

تفہیم البخاری

عربی متن مع اردو شرح

صَحِيْحُ الْبُخَارِيِّ

امیر المؤمنین فی الحدیث ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ و شرح

مولانا ظہور الباری اعظمی فاضل دارالعلوم دیوبند

جلداول ○ حصہ سوئم

کتاب المناسک ابواب الحمرۃ کتاب الصوم

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
۴۲۴۵
امادیت معارف نوی علی ندوی علم کاندہ بہار گلشن

تفسیر البخاری

عربی متن مع اردو شرح

صحيح البخاری

جلد اول

امیر المؤمنین الحدیث ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بخاری رحمہ اللہ
ترجمہ و شرح
مولانا ظہور السبیری اعظمی حاصل دارالعلوم دیوبند

دارالانشاء

مقابل مولوی مسافر خانہ ۵ اردو بازار، کراچی ۱

طبع اولیٰ دارالاشاعت
طباعت بیکل پبلشنگ پریس اسلام آباد، کراچی
ناشر: دارالاشاعت کراچی

ترجمہ کے ذمہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں
کاپی رائٹ رجسٹریشن نمبر

ملنے کے پتے:

دارالاشاعت اردو بازار کراچی
مکتبہ دارالعلوم - کورنگی - کراچی
ادارۃ المعارف کورنگی - کراچی
ادارہ اسلامیات علیہ انارکلی، لاہور

باب	مضامین	صفحہ	باب	مضامین	صفحہ	باب	مضامین	صفحہ
۹۶۸	مدینہ والوں کا میقات	۷۰۹	۹۹۲	جس نے آپ کی طرح احرام باندھا	۷۲۰			
۹۶۹	شام کے لوگوں کے احرام باندھنے کی جگہ	۷۱۰	۹۹۳	حج کے مہینے متعین ہیں	۷۲۲			
۹۷۰	ہندوؤں کے لیے احرام باندھنے کی جگہ	"	۹۹۴	حج میں شیعہ	۷۲۳			
۹۷۱	میقات کے اندر کے لوگوں کے احرام باندھنے کی جگہ	"	۹۹۵	جس نے حج کا نام سے تکبیر کہا	۷۲۷			
۹۷۲	بین والوں کے احرام باندھنے کی جگہ	"	۹۹۶	بنی کریم کے عبد میں شیعہ	۷۲۸			
۹۷۳	حراق والوں کے احرام باندھنے کی جگہ	۷۱۱	۹۹۷	مسجد الحرام میں نہ رہنے والوں کے لئے ایک حکم	"			
۹۷۴	ذوالحلیفہ میں نماز	"	۹۹۸	مکہ میں داخل ہوتے وقت غسل	۷۲۹			
۹۷۵	بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم شجرہ کے راستے تشریف لے چکے ہیں	۷۱۲	۹۹۹	رات یا دن میں داخلہ کو میں	"			
۹۷۶	عقیقہ مبارک دادی ہے	"	۱۰۰۰	مکہ میں کدھر سے داخل ہوا جائے	۷۳۰			
۹۷۷	پکڑوں میں لگی ہوئی مخلوق	۷۱۳	۱۰۰۱	مکہ سے کدھر کو نہ نکلا جائے	"			
۹۷۸	احرام کے وقت خوشبو	"	۱۰۰۲	مکہ اور اس کی عمارتوں کی فضیلت	۷۳۱			
۹۷۹	جس نے تکبیر کر کے احرام باندھا	"	۱۰۰۳	حرم کی فضیلت	۷۳۳			
۹۸۰	ذوالحلیفہ کے قریب لبیک کہنا	"	۱۰۰۴	مکہ کی اراضی کی وراثت	۷۳۴			
۹۸۱	حرم کس طرح کے کپڑے پہننے	۷۱۴	۱۰۰۵	بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں نزول	۷۳۵			
۹۸۲	حج کے لیے سواہ ہونا	"	۱۰۰۶	مکہ کو حرمت والا گھر بنانا	۷۳۶			
۹۸۳	حرم کس طرح کے کپڑے پہنا دیں اور تہبند پہننے	"	۱۰۰۷	مکہ پر خلافات	"			
۹۸۴	جس نے رات صبح تک ذوالحلیفہ میں گزاری	۷۱۵	۱۰۰۸	مکہ کا انہدام	۷۳۷			
۹۸۵	لبیک بلند آواز سے کہنا	"	۱۰۰۹	جراسود کے مشفق روایات	"			
۹۸۶	تلبیہ	"	۱۰۱۰	بیت اللہ کو بند کرنا	۷۳۸			
۹۸۷	سوار ہوتے وقت اللہ تعالیٰ کی حمد	"	۱۰۱۱	مکہ میں نماز	"			
۹۸۸	جس نے سواہ پر احرام باندھا	"	۱۰۱۲	جو مکہ میں نہ داخل ہوا	"			
۹۸۹	قبلہ رو ہو کر احرام باندھنا	۷۱۶	۱۰۱۳	جس نے مکہ میں چاروں طرف تکبیر کہی	۷۳۹			
۹۹۰	دادی میں اترتے وقت تلبیہ	"	۱۰۱۴	رہل کی ابتدا کیونکر ہوئی	"			
۹۹۱	حائضہ اور نفاس کی طرح احرام باندھنا	۷۱۷	۱۰۱۵	مکہ آتے ہی پہلے طواف میں جراسود	۷۴۰			
۷۰۹	احرام باندھنے کی جگہ	"	"	کو دوسرے دنیا	"			
			۱۰۱۶	حج اور عمرہ میں رُحل	"			
			"	جراسود کا استعمال پھڑکی کے ذریعہ	"			
			"	جس نے دونوں ارکان بچائی	"			
			۷۱۹	کا استعمال کیا	۷۴۱			
			"	جراسود کو دوسرے دنیا	۷۴۲			
			"	جراسود کی طرف اشارہ	"			

باب	مضامین	صفحہ	باب	مضامین	صفحہ	باب	مضامین	صفحہ
۱۰۲۱	جزا سو کے قریب تک میرا کہنا	۴۴۳	۱۰۵۰	میدان عرزی غفر خطہ	۴۴۳	۱۰۷۶	کسی کا اپنی بیویوں کی طرف سے لگی	۴۸۱
۱۰۲۲	جو کہ کر رہ آیا	"	۱۰۵۱	عرز پیچنے کی جلدی کرنا	"	۱۰۷۷	اچانک کے تیر کاٹے ذبح کرنا	"
۱۰۲۳	خود توں کا طواف مردوں کیساتھ	"	۱۰۵۲	میدان عرزی میں ٹھہرنا	"	۱۰۷۸	منی میں نبی کریم کی قربانی کی جگہ	۴۸۲
۱۰۲۴	طواف میں گفستگو	۴۴۴	۱۰۵۳	عرز سے کس طرح واپس ہوا جائے	۴۴۵	"	قربانی کرنا	"
۱۰۲۵	جب کوئی شخص تہہ یا کوئی اور چیز دیکھے	۴۴۵	۱۰۵۴	عرز اور مزدلفہ کے درمیان رکنا	۴۴۶	"	جس نے اپنے ہاتھ سے قربانی کی	"
۱۰۲۶	بیت اشرف کا طواف تنگ آئی نہیں کر سکتا	۴۴۶	۱۰۵۵	ردائی کے متعلق آپ کی ہدایت	۴۴۷	"	ادف بائد ہر قربانی کرنا	"
۱۰۲۷	جب کوئی طواف کے درمیان رک جائے	"	۱۰۵۶	مزدلفہ میں دو نمازیں ایک ساتھ پڑھنا	"	۱۰۸۰	قربانی کے جانور رکھنے کے ذبح کرنا	۴۸۳
۱۰۲۸	نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے طواف کیا	"	۱۰۵۷	جہنم کے دو نمازیں ایک ساتھ	۴۴۸	"	تصا ب کو قربانی کے جانور میں سے کچھ نہ دیا جائے	"
۱۰۲۹	جو کہہ دجائے نہ طواف کرے	۴۴۷	"	پڑھیں اور سنت و نوافل نہ پڑھیں	"	"	قربانی کے چم سے حد نہ دیئے جائیں	"
۱۰۳۰	جس نے طواف کی دو رکعتیں	"	۱۰۵۸	جس نے دو دنوں کے لئے اذان دے	"	۱۰۸۲	قربانی کے چم سے حد نہ دیئے جائیں	"
۱۰۳۱	مسجد الحرام سے باہر پڑھیں	"	"	اقامت کہی	"	۱۰۸۳	قربانی کے جانوروں کے جھول	۴۸۴
۱۰۳۲	جس نے طواف کی دو رکعتیں مقام	"	۱۰۵۹	جو اپنے گھر کے کمزور افراد کو رات	۴۴۹	"	حد ذکر دیئے جائیں	"
۱۰۳۳	ابراہیم کے پیچھے پڑھیں	"	"	ہی میں بیچ دے	"	۱۰۸۴	کس طرح قربانی کے جانوروں کا گوشت خود کھا سکتا ہے؟	"
۱۰۳۴	صبح اور عصر کے بعد طواف	۴۴۸	۱۰۶۰	جس نے فجر کی نماز مزدلفہ میں پڑھی	۴۵۱	۱۰۸۵	اللہ تعالیٰ کا ارشاد	۴۸۵
۱۰۳۵	مرہن سوار ہر طواف کرتا ہے	"	۱۰۶۱	مزدلفہ سے کب ردائی ہوگی؟	۴۵۲	۱۰۸۶	سر منڈانے سے پہلے ذبح	۴۸۶
۱۰۳۶	حاجیوں کو پانی پانا	۴۴۹	۱۰۶۲	یوم نحر کی صبح کو رمی جمرہ کے	"	۱۰۸۷	جس نے احرام کے وقت سر کے	۴۸۷
۱۰۳۷	زہم کے متعلق احادیث	۴۵۰	"	وقت تلبیہ اور تکبیر	"	۱۰۸۸	بالوں کو جھانپا اور سر منڈا دیا	۴۸۸
۱۰۳۸	دریافت کیا	"	۱۰۶۳	جو شخص تہہ کرے حج کیساتھ عمر کا	۴۵۳	"	حلال ہوتے وقت بال منڈانا	"
۱۰۳۹	قارن کا طواف	۴۵۱	۱۰۶۴	قربانی کے جانور پر سوار ہونا	"	۱۰۸۹	یا ترشوانا	۴۸۹
۱۰۴۰	طواف و صندوق کے	۴۵۲	۱۰۶۵	جو اپنے ساتھ قربانی کا جانور لے جائے	۴۵۴	"	تہہ کرنے والا عمر کے بعد بال	۴۹۰
۱۰۴۱	صفا اور مردہ کی کسی واجب ہے	۴۵۳	۱۰۶۶	جس نے ہری راستہ میں خریدی	۴۵۵	"	تہہ کرنا ہے	۴۹۱
۱۰۴۲	صفا اور مردہ کی کسی سے متعلق احادیث	۴۵۴	۱۰۶۷	جس نے ذوالحجۃ میں اشعار کیا	"	۱۰۹۰	قربانی کے بعد طواف افاضہ	۴۹۲
۱۰۴۳	حائضہ بیت اللہ کے طواف الخ	۴۵۵	۱۰۶۸	گائے وغیرہ قربانی کے جانوروں کے قتل دے	۴۵۶	۱۰۹۱	شام ہونے کے بعد جس نے رمی کی	۴۹۳
۱۰۴۴	مکہ کے باشندے کا احرام	۴۵۶	۱۰۶۹	قربانی کے جانور کا اشعار	۴۵۷	۱۰۹۲	جرم کے پاس ساری پرہیز کر	"
۱۰۴۵	یوم توبہ میں نہ کہیں پڑھیں جائے؟	۴۵۷	"	جس نے اپنے ہاتھ سے قتل دے پہنایا	۴۵۸	"	مسند تہانا	"
۱۰۴۶	منی میں نماز	۴۵۸	۱۰۷۰	بکریوں کو قتل دے پہنایا	۴۵۹	۱۰۹۳	ایام منی میں خطبہ	۴۹۴
۱۰۴۷	عرز کے دن کا روزہ	۴۵۹	۱۰۷۱	ردائی کے قتل دے	"	۱۰۹۴	کیا پانی پانیوں منی کی راتوں میں	۴۹۵
۱۰۴۸	منی سے عرز جاتے ہوئے تلبیہ اور تکبیر	"	۱۰۷۲	جو توں کا قتل دے	۴۶۰	۱۰۹۵	رمی جمار	۴۹۶
۱۰۴۹	عرز کے دن دہر کو ردائی	"	۱۰۷۳	قربانی کے جانوروں کیلئے جھول	"	۱۰۹۶	رمی جمار وادی کے نصیب سے	"
۱۰۵۰	عرز میں وقت سوا ری پر	۴۶۱	۱۰۷۴	جس نے ہری راستہ میں خریدی	"	۱۰۹۷	رمی جمار سات کنکریوں سے	۴۹۷
۱۰۵۱	عرز میں دو نمازیں ایک ساتھ پڑھنا	"	"	اور اسے قتل دے پہنایا	"			

باب	مضامین	صفحہ	باب	مضامین	صفحہ	باب	مضامین	صفحہ
۱۰۹۸	جس نے جبرۃ عقبہ کی رمی کی	۷۹۶	۱۱۲۱	عرہ کرنے والے نے جب عرہ کا طواف کیا	۸۱۱	۱۱۳۴	اللہ تعالیٰ کا ارشاد اور زمانہ	۸۲۳
۱۰۹۹	ہرنگری سارے وقت تکیر کچے	"	"	"	"	"	شکار جب کرم احرام میں ہو	۸۲۳
۱۱۰۰	جس نے جبرۃ عقبہ کی رمی کی	۷۹۷	۱۱۳۲	جرج میں کیا جاتا ہے وہی عرہ میں کیا جائے	۸۱۲	۱۱۳۵	شکار اس نے کیا جو عرہ میں تھا	۸۲۵
۱۱۰۱	اور وہاں ٹھہرا نہیں	"	"	"	"	۱۱۳۶	عرہ شکار دیکھ کر ہنسنے لگے	۸۲۶
۱۱۰۱	جب دونوں جبروں کی رمی کی	"	۱۱۳۳	عرہ کرنے والا کب حلال ہوگا؟	۸۱۳	۱۱۳۷	شکار میں عرہ میر عرہ کی مدد کرے	۸۲۷
۱۱۰۲	پہلے اور دوسرے جبر سے کے	"	۱۱۳۴	حج، عرہ یا غزوہ سے واپسی پر	۸۱۴	۱۱۳۸	میر عرہ کے شکار کرنے کے لئے	۸۲۸
"	مسافر ہاتھ اٹھانا	"	"	کیا دعا پڑھی جائے؟	۸۱۵	"	عرہ شکار کی طرف اشارہ کرے	۸۲۸
۱۱۰۳	دو جبروں کے پاس دُعا	۷۹۸	۱۱۳۵	آنے والے حاجیوں کا استقبال	"	۱۱۳۹	جس نے عرہ کے لئے زندہ	۸۲۸
۱۱۰۴	رمی جمار کے بعد خوشبید	۷۹۹	۱۱۳۶	صبح کے وقت آنا	۸۱۶	"	گور غریبیا	۸۲۸
۱۱۰۵	طواف دو اربع	"	۱۱۳۷	دو پہرے کے بعد گھر آنا	"	۱۱۴۰	کونسا جانور عرہ مار سکتا ہے؟	۸۲۹
۱۱۰۶	طواف اناضل کے بعد اگر عورت	"	۱۱۳۸	جب شہر میں پہنچی تو گھروں کے وقت نہ جائے	"	۱۱۴۱	عرہ کے درخت نہ کاٹے جائیں	۸۳۱
"	حائضہ ہوگئی	"	"	"	"	۱۱۴۲	عرہ کے شکار میں کھانے نہ جائیں	۸۳۲
۱۱۰۷	جس نے روانگی کے دن عرہ کی	"	۱۱۳۹	جس نے مدینہ کے قریب پہنچ کر	"	۱۱۴۳	کر میں جنگ جائز نہیں	"
"	خارجی، میں پڑھی	۸۰۱	"	اپنی سواری تیز کر دی	"	۱۱۴۴	عرہ کو کھینچنا لگوانا	۸۳۳
۱۱۰۸	محصب	۸۰۲	۱۱۴۰	اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ گھروں میں دروازے داخل ہو کر	۸۱۷	۱۱۴۵	عرہ کا شکار کرنا	"
۱۱۰۹	کر میں داخلہ سے پہلے ذی طوی میں قیام	"	۱۱۴۱	سفر مذاب کا ایک ٹکڑا ہے	"	۱۱۴۶	عرہ مرد اور عورت کے لیے کس طرح کی خوشبو کی ممانعت ہے؟	۸۳۴
۱۱۱۰	زمانہ حج میں تجارت اور بائیت کے بازاروں میں غریہ و فرقت	۸۰۳	۱۱۴۲	جب مسافر گھر صلیبی پہنچا ہے	"	۱۱۴۷	عرہ کا غسل	۸۳۵
۱۱۱۱	جس نے کوسے واپس ہوتے ہوئے ذی طوی میں قیام کیا	"	۱۱۴۳	محصر اور شکار کی جزا	۸۱۸	۱۱۴۸	جب عرہ کو پہلے زمین توڑے	"
"	"	"	۱۱۴۴	اگر عرہ کرنے والے کو روک دیا گیا؟	"	"	پہن سکتا ہے	"
۱۱۱۲	محصب سے آخرات میں چلنا	۸۰۴	۱۱۴۵	حج سے روکنا	۸۱۹	۱۱۴۹	جب عرہ ہو تو باجا نہیں سکتا ہے	۸۳۶
"	ابواب العصرۃ	"	۱۱۴۶	حصرن پر نہ لٹنے سے پہلے قربانی	۸۲۰	۱۱۵۰	عرہ کا ہتھیار نہ بدھونا	"
۱۱۱۳	عرہ کا وجوب اور فضیلت	۸۰۵	۱۱۴۷	جس نے کہا کہ محصر پر تقاضا ضرور نہیں ہے	"	۱۱۵۱	عرہ اور کر میں احرام کے بنیر	۸۳۷
۱۱۱۴	جس نے حج سے پہلے عرہ کیا	۸۰۵	۱۱۴۸	اللہ تعالیٰ کا ارشاد	۸۲۱	۱۱۵۲	اگر نادانیت کی وجہ سے	۸۳۸
۱۱۱۵	آپ نے کتنے عرہ کئے	۸۰۶	۱۱۴۹	اللہ تعالیٰ کا ارشاد	۸۲۲	"	کوئی قیاس پہنچے احرام باندھے	"
۱۱۱۶	عرہ رمضان میں	۸۰۸	۱۱۵۰	غریہ کے بعد پر نصف صاع	۸۲۳	۱۱۵۳	عرہ میدان عرفہ میں مرگیا	"
۱۱۱۷	محصب کی رات یا اس کے علاوہ کسی دن کا عرہ	"	۱۱۵۱	کھانا کھانا	"	۱۱۵۴	اگر عرہ کا انتقال ہو جائے تو لغز	۸۳۹
۱۱۱۸	تینیم سے عرہ	۸۰۹	۱۱۵۲	نفس سے مراد بکری ہے	"	۱۱۵۵	میت کی طرف سے حج اور نذر	"
۱۱۱۹	حج کے بعد ہدی کے بغیر عرہ کرنا	۸۱۰	۱۱۵۳	اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ حج میں سواری	۸۲۴	۱۱۵۶	اس کی طرف سے حج میں سواری	۸۴۰
۱۱۲۰	عرہ کا ثواب بعد از شہادت	۸۱۱	"	حد سے برضا ہو اور نہ الخ	"	"	پر پہنچنے کی سکت دہر	"

صفحہ	مضامین	باب	صفحہ	مضامین	باب	صفحہ	مضامین	ب
۸۴۲	روزہ دار کا پچھن گھوٹانا اور بے کرنا	۱۲۱۴	۸۵۸	کیا اگر کسی کو گالی دی جائے تو	۱۱۹۲	۸۵۰	عورت کا حج مرد کے بدل میں	۱۱۶۰
۸۴۳	سفر میں روزہ اور افطار	۱۲۱۵		اسے یہ کہنا چاہیے کہ میں الخ	۸۴۱		بچوں کا حج	۱۱۶۱
۸۴۴	رمضان کے کچھ روزے رکھنے کے بعد اگر کسی نے سفر کیا	۱۲۱۶	"	روزہ اس شخص کے لئے جو	۱۱۹۳	۸۴۲	عورتوں کا حج	۱۱۶۵
۸۴۵	بانتھنا	۱۲۱۷	"	مرد جو بونے کی وجہ سے خوف رکھتا ہو	۸۴۳		جس نے کعبہ تک پہنچ لیا چلنے کی نذر مانی؟	۱۱۶۶
"	آپ کا ارشاد ایک شخص کے الخ	۱۲۱۸	"	آپ کا ارشاد کہ جب چاند دیکھو تو روزے رکھو	۱۱۹۴	"	مدینہ کا حرم	۱۱۶۱
۸۴۶	روزہ رکھنے یا نہ رکھنے کی وجہ سے ایک دوسرے پر نکتہ چینی	۱۲۱۹	۸۶۰	عید کے دونوں پہلے ناقص نہیں	۱۱۹۵	۸۴۴	مدینہ کی تقصیرات	۱۱۶۲
"	جس نے سفر میں اس لئے روزہ چھوڑا کہ روگ لگ گیا	۱۲۲۰	۸۶۱	آپ نے فرمایا کہ تم لوگ صاب کتاب نہیں جانتے	۱۱۹۶	"	مدینہ کا نام طاب	۱۱۶۳
"	قرآن کی آیت	۱۲۲۱	"	رمضان سے پہلے ایک یا دو دن کے روزہ نہ رکھے جائیں	۱۱۹۷	"	مدینہ کے دو چھریلے علاقے	۱۱۶۴
۸۴۷	رمضان کی تھناک کی جائے؟	۱۲۲۲	۸۶۲	انشاء عرضی کا ارشاد	۱۱۹۸	"	جس نے مدینہ سے اعراض کیا	۱۱۶۵
۸۴۸	حائضہ روزہ اور نماز چھوڑ دے	۱۲۲۳	۸۶۳	انشاء قالی کا ارشاد	۱۱۹۹	"	ایمان مدینہ کی طرف سے آئے گا	۱۱۶۶
۸۴۹	کسی کے ذمے روزے رکھنے کی ضرورت تھی کہ اس کا انتقال ہو گیا	۱۲۲۴	۸۶۴	نبی کریم کا ارشاد کہ بلال کی اذان الخ	۱۲۰۰	۸۴۹	اہل مدینہ سے فریب کرنے والے کا گناہ	۱۱۶۷
۸۵۰	روزہ دار افطار کرے گا؟	۱۲۲۵	"	سحری میں تاخیر	۱۲۰۱	۸۵۰	مدینہ کے محلات	۱۱۶۸
۸۵۱	جو چیز بھی آسانی سے مل جائے اس سے افطار کر لیتا جائے	۱۲۲۶	"	سحری اور فجر کی نماز میں کتنا فاصلہ ہونا چاہیے	۱۲۰۲	"	دجال مدینہ میں نہیں آئے گا	۱۱۶۹
۸۵۲	آنکھوں کا پارہ	۸۶۵	"	سحری کی برکت جبکہ وہ واجب نہیں ہے	۱۲۰۳	"	مدینہ بڑائی کو دور کر دیتا ہے	۱۱۷۰
"	افطار میں جلدی کرنا	۱۲۲۷	۸۶۶	اگر روزہ کی نیت دن میں کی	۱۲۰۴	۸۵۱	بانتھنا	۱۱۷۱
"	رمضان میں اگر افطار کے بعد سورج نکل آیا	۱۲۲۸	"	روزہ دار صبح کو اٹھا تو جنبی تھا	۱۲۰۵	۸۵۲	نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا اظہار ناپسندیدگی کہ مدینہ سے ترک تفت کی جائے	۱۱۷۲
۸۵۳	بچوں کا روزہ	۱۲۲۹	۸۶۷	روزہ دار کی اپنی بیوی سے مباشرت	۱۲۰۶	"	بانتھنا	۱۱۷۳
"	صوم وصال اور جنوں نے یہ کہا کہ رات میں روزہ نہیں ہوتا	۱۲۳۰	۸۶۸	روزہ دار کا بوسہ لینا	۱۲۰۷	۸۵۳	کتاب الصوم	۱۱۷۴
۸۵۴	صوم وصال پر اصرار کرنے والے کو سزا دینا	۱۲۳۱	۸۶۹	روزہ دار کا غصہ کرنا	۱۲۰۸	۸۵۴	رمضان کے روزوں کی فرضیت	۱۱۷۵
۸۵۵	سحری تک وصال	۱۲۳۲	"	روزہ دار اگر بمبھل کر کھائی لے	۱۲۰۹	۸۵۵	روزہ کی تقصیرات	۱۱۷۶
۸۵۶	کسی نے اپنے بھائی کو نفلی روزہ توڑنے کے لیے قسم دی	۱۲۳۳	"	روزہ دار کے لیے تریا نیک سواک	۱۲۱۰	۸۵۶	روزہ کفارہ بنتا ہے	۱۱۷۷
۸۵۷		۸۷۱	۸۷۰	نبی کریم کا ارشاد کہ جب کوئی وضو کرے تو تان میں پانی ڈالے	۱۲۱۱	"	روزہ داروں کے لیے دیاں	۱۱۷۸
۸۵۸		"	"	اگر رمضان میں کسی نے جاع کیا؟	۱۲۱۲	۸۵۷	رمضان کہا جائے یا ماہ رمضان؟	۱۱۷۹
۸۵۹		"	"	رمضان میں اپنی بیوی کے ساتھ ہمبستر ہونا یا شخص	۱۲۱۳	۸۵۸	جس نے رمضان کے روزے ایمان کے ساتھ رکھے	۱۱۸۰
۸۶۰		"	"		"	۸۵۹	نبی کریم رمضان میں سب سے زیادہ جواد ہوتا ہے	۱۱۸۱
۸۶۱		"	"		"	۸۶۰	جس نے رمضان میں جھوٹا ولا الخ	۱۱۸۲

باب	مضامین	صفحہ	باب	مضامین	صفحہ	باب	مضامین	صفحہ
۱۲۳۴	شعبان کے روزے	۸۸۷	۱۲۶۱	رات میں اعتکاف	۹۰۸			
۱۲۳۵	آپ کے روزہ رکھنے نہ رکھنے کے بارہ میں روایات	۸۸۸	۱۲۶۲	عورتوں کا اعتکاف	۹۰۹			
۱۲۳۶	روزہ میں مہمان کا حق	۸۸۹	۱۲۶۳	مسجد میں خیمے	۹۱۰			
۱۲۳۷	روزہ میں جسم کا حق	۸۹۰	۱۲۶۴	کیا معتکف اپنی ضرورت کے لئے مسجد کے دروازے تک جاسکتا ہے	۹۱۱			
۱۲۳۸	ساری عمر روزے سے	۸۹۱	۱۲۶۵	اعتکاف	۹۱۲			
۱۲۳۹	روزہ میں بیوی کا حق	۸۹۲	۱۲۶۶	مسما ضرورت کا اعتکاف	۹۱۳			
۱۲۴۰	ایک دن روزہ اور ایک دن افطار	۸۹۳	۱۲۶۷	شعبہ سے اعتکاف میں بیوی کا ملاقات کے لئے جانا	۹۱۴			
۱۲۴۱	داؤد علیہ السلام کا روزہ	۸۹۴	۱۲۶۸	کیا معتکف اپنے پرے کسی مکان یا مکانی کو رد کر سکتا ہے؟	۹۱۵			
۱۲۴۲	ایام بیض، ۱۲، ۱۴، ۱۵، ۱۶ کا روزہ	۸۹۵	۱۲۶۹	جو اپنے اعتکاف سے صبح کے وقت باہر نکلا	۹۱۶			
۱۲۴۳	جس سے کچھ لوگوں سے ملاقات کی اور ان کے یہاں روزہ نہیں توڑا	۸۹۶	۱۲۷۰	شرال میں اعتکاف	۹۱۷			
۱۲۴۴	جینے کے آخر کا روزہ	۸۹۷	۱۲۷۱	اعتکاف کے لئے جو روزہ ضروری نہیں سمجھتے	۹۱۸			
۱۲۴۵	جد کے دن کا روزہ	۸۹۸	۱۲۷۲	اگر کسی نے جاہلیت میں اعتکاف کی نذر مانی تھی پھر اسلام لایا	۹۱۹			
۱۲۴۶	کیا کچھ دن خاص کئے جاسکتے ہیں	۸۹۹	۱۲۷۳	رمضان کے درمیانی عشرہ کا اعتکاف	۹۲۰			
۱۲۴۷	عز کے دن کا روزہ	۹۰۰	۱۲۷۴	اعتکاف کا ارادہ ہوا لیکن آخر معتکف دھوئے کے لئے اپنا سر گھر میں داخل کرنا ہے	۹۲۱			
۱۲۴۸	عید الفطر کا روزہ	۹۰۱	۱۲۷۵		۹۲۲			
۱۲۴۹	قربانی کے دن کا روزہ	۹۰۲	۱۲۷۶		۹۲۳			
۱۲۵۰	ایام تشریق کے روزے	۹۰۳	۱۲۷۷		۹۲۴			
۱۲۵۱	عاشورادہ روزہ	۹۰۴	۱۲۷۸		۹۲۵			
۱۲۵۲	رمضان میں قیام کی فضیلت	۹۰۵	۱۲۷۹		۹۲۶			
۱۲۵۳	شب قدر کی فضیلت	۹۰۶	۱۲۸۰		۹۲۷			
۱۲۵۴	شب قدر کی تلاش آخری سات راتوں میں	۹۰۷	۱۲۸۱		۹۲۸			
۱۲۵۵	شب قدر کی تلاش آخری عشرہ کی طاق راتوں میں	۹۰۸	۱۲۸۲		۹۲۹			
۱۲۵۶	آخری عشرہ میں عمل	۹۰۹	۱۲۸۳		۹۳۰			
۱۲۵۷	آخری عشرہ کا اعتکاف مسجد میں	۹۱۰	۱۲۸۴		۹۳۱			
۱۲۵۸	حائضہ معتکف کے سر میں کنگھا کر سکتی ہے	۹۱۱	۱۲۸۵		۹۳۲			
۱۲۵۹	معتکف بلا ضرورت گھر میں نہ آئے	۹۱۲	۱۲۸۶		۹۳۳			
۱۲۶۰	معتکف کا غسل	۹۱۳	۱۲۸۷		۹۳۴			

فضل اس عورت کو دیکھنے لگے و عورت بھی انہیں دیکھ رہی تھی لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فضل رضی اللہ عنہ کا چہرہ دوسری طرف کرنا چاہتے تھے مگر اس عورت نے کہا کہ یا رسول اللہ! اللہ کا فریضہ حج میرے والد کے لئے ذفا عہ کے مطابق! اور اگر نا ضروری ہو گیا۔ لیکن وہ بہت بوڑھے ہیں کیا میں ان کی طرف سے حج کر سکتی ہوں؟ اس حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہاں۔ یہ حجۃ الوداع کا واقعہ ہے !!

۹۶۲۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ لوگ آپ کے پاس پیدل اور سواریوں پر دور دراز راستوں کو قطع کر کے اپنا منافع حاصل کرنے آئیں گے۔ نما جا کے معنی وسیع راستوں کے ہیں !!

۱۴۱۹۔ ہم سے احمد بن عیسیٰ نے حدیث بیان کی کہ ہمیں ابن وہب نے خبر دی انہیں یونس نے انہیں ابن شہاب نے کہ سالم بن عبد اللہ بن عمر نے انہیں خبر دی اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ذی الحلیفہ میں دیکھا کہ اپنی سواری پر چڑھ رہے تھے، پھر جب پوری طرح بیٹھ گئے تو بیک کہا (احرام باندھا)

۱۴۲۰۔ ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے حدیث بیان کی کہ ہمیں ولید نے خبر دی، کہا کہ ہم سے اوزاعی نے حدیث بیان کی انہوں نے عطائے سنا وہ جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ عنہ کے واسطے سے حدیث بیان کرتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ذی الحلیفہ میں اس وقت بیک کہا (احرام باندھا) جب آپ اپنی سواری پر پوری طرح بیٹھ گئے۔ یہ ابراہیم بن موسیٰ کی حدیث ابن عباس اور انس رضی اللہ عنہم سے بھی مروی ہے !!

۹۶۳۔ سفر حج سواری پر! ابان نے بیان کیا کہ ہم سے مالک بن دینار نے حدیث بیان کی ان سے قاسم بن محمد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے ساتھ ان کے بھائی عبد الرحمن رضی اللہ عنہ کو بھیجا اور انہوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا کو تنعیم سے عہ کرایا، وہ انہیں (اپنی سواری کے پیچھے) ایک چھوٹے سے کجاوہ پر بٹھا کر لے گئے تھے

فَجَعَلَ الْفَضْلُ يَنْظُرُ إِلَيْهَا وَتَنْظُرُ إِلَيْهِ وَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْرِفُ وَجْهَهُ الْفَضْلُ إِلَى النَّبِيِّ الْوَاهِقِ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ قَوْمِي مَعَهُ اللَّهُ عَلَى عِبَادِهِ فِي الْحَجَّةِ أَذْكَرَ كُنْتُ أَبِي شَيْخًا كَبِيرًا لَا تُبَيِّتُ عَلَيَّ الرَّاحِلَةَ أَفَأَحْجُّ عَنْهُ قَالَ تَعْمَدُ ذَلِكَ فِي حُجَّةِ الْوَدَاعِ !!

باب ۹۶۲۔ قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَتَأْتُوا اللَّهَ حُدُودَ الْأَمْثَلِ

وَعَلَى كُلِّ ضَامِرٍ يَأْتِينَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيقٍ، لِيَشْهَدُوا أَمَانَتَهُمْ فَأَجْزَأُ اللَّهُ الشُّكُوفَ الْوَامِقَةَ

۱۴۱۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو عِيْسَى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ عَنْ ابْنِ شَقَابٍ أَنَّ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَخْبَرَنَا أَنَّ ابْنَ عُمَرَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَزُكُّ رَاحِلَتَهُ يَذِي الْحُلَيْفَةِ ثُمَّ يَحِلُّ حِينَ تَسْتَوِي قَائِمَةً !!

۱۴۲۰۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ سَمِعَ عَطَاءً يُحَدِّثُ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّ هَلْدَلَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ حِينَ اسْتَوَى بِهِ رَاحِلَتُهُ دَرَاكُ الْإِسْيِ وَأَبْنُ عَبَّاسٍ يُغْنِي حَدِيثُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُوسَى !!

باب ۹۶۳۔ الْحَجَّةُ عَلَى الرَّحْلِ وَقَالَ ابْنُ

حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ دِينَارٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ مَعَهَا أَخَاهَا عَبْدَ الرَّحْمَنِ فَلَمَّا قَرَّبَ

مِنَ الشَّنْعَيْنِ وَحَمَلَهَا عَلَى قَتَبٍ وَقَالَ

لَعَمْرُؤُا شَدُّوا الرِّحَالَ فِي الْحَجَّةِ قَائِلَةً أَحَدُاهُمَا نِي

سے عورت کیلئے چہرہ اور ہتھیلیاں چھنا ضروری نہیں ہیں، نماز کے اندر اور نماز سے باہر عورت کے لئے پردہ کا کیا حکم ہے اور عورت کسی اجنبی کے سامنے اگر فتنہ کا خوف نہ ہو تو اپنا چہرہ اور ہتھیلیاں نکال رکھ سکتی ہے، لیکن زمانہ کے بدل جانے کے وجہ سے اب پوری طرح پردہ کرنے کا فتویٰ دیا گیا ہے، بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فضل رضی اللہ عنہ کا چہرہ بھی اہتیا طاً پھیر دیا تھا !!

وَقَالَ مُعْتَدٍ بْنُ أَبِي بَكْرٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ
شَرِيحٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَزْرَةُ بْنُ قَامِيَةٍ عَنْ ثَمَامَةَ
بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَنَسٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عَجَلٍ
وَلَمْ يَكُنْ قَبْلُهَا وَحَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عَجَلٍ
أَمْلَهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ رَجُلٍ وَكَانَتْ زَامِلَتُهُ

مرو رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حج کے لئے خندہ حال (سفر) کرو کیونکہ
یہ بھی ایک جہاد ہے محمد بن ابی بکر نے بیان کیا کہ ہم سے یزید
بن زریع نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے عروہ بن ثابت نے
حدیث بیان کی، ان سے ثمامہ بن عبد اللہ بن انس نے بیان
کیا کہ انس رضی اللہ عنہ سواری پر حج کے لئے تشریف لے گئے
تھے آپ بخیل نہیں تھے آپ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
بھی سواری پر حج کے لئے تشریف لے گئے تھے آپکی زاملہ بھی وہی تھی!

۱۴۲۱۔ حَدَّثَنَا عَسْرَةُ بْنُ عَجَلٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ
قَالَ حَدَّثَنَا آيَمَةُ بْنُ نَابِلٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ
مُعْتَدٍ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ اعْتَمَرَ
كَأَلِ يَابِقِ اللَّحْمِ اذْهَبْ بِأَخِيكَ فَأَغِيزْهُمَا مِنَ التَّعِيمِ
فَأَغْبَقْهُمَا عَلَى نَاقَةٍ فَأَعْتَمَرْتُ !!

۱۴۲۱۔ ہم سے عروہ بن علی نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے ابو عامر نے حدیث
بیان کی کہا کہ ہم سے ایمن بن نابل نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے قاسم بن محمد
نے حدیث بیان کی اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ انہوں نے کہا، یا رسول
اللہ! آپ لوگوں نے تو عمرہ کر لیا لیکن میں نہ کر سکی اس لئے ان حضورؐ نے فرمایا
عبد الرحمن اپنی بہن کو لے جاؤ اور انہیں تیغیم سے عمرہ کراؤ، چنانچہ انہوں نے

عائشہ رضی اللہ عنہا کو اپنے اونٹ کے پیچھے بٹھالیا اور عائشہ رضی اللہ عنہا نے عمرہ ادا کیا۔

۹۶۴۔ حج مقبول کی فضیلت !!

باب ۹۶۴۔ فضیل الحجۃ المبرورۃ !!

۱۴۲۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ
حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي هَاشِمٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ الزُّهْدِيِّ عَنْ سَعِيدِ
بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا أَقْبَلَ أَفْضَلُ قَالَ إِيْمَانٌ
بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ قِيلَ ثُمَّ مَاذَا قَالَ جَهَادٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ
قِيلَ ثُمَّ مَاذَا قَالَ حَجٌّ مَبْرُورٌ !!

۱۴۲۲۔ ہم سے عبد العزیز بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے
ابراہیم بن سعد نے حدیث بیان کی، ان سے زہری نے ان سے سعید بن
مسیب نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ نبی کریم صلی
اللہ علیہ وسلم سے کسی نے سوال کیا کہ کون سا عمل افضل ہے آپؐ نے فرمایا
کہ اللہ اور اس کے رسول پر ایمان۔ پوچھا گیا کہ اس کے بعد؟ آپؐ نے فرمایا
کہ اللہ کے راستے میں جہاد۔ پوچھا گیا کہ اس کے بعد؟ آپؐ نے فرمایا کہ حج مقبول!

۱۴۲۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْمُبَارَكِ

۱۴۲۳۔ ہم سے عبد الرحمن بن مبارک نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے

لے زاملہ ایسے اونٹ کو کہتے ہیں جس پر کھانا وغیرہ ضرورت کی چیزیں رکھی جاتی تھیں۔ عام طور سے اس کے لئے ایک الگ جانور ہوتا تھا۔ راوی کا مقصد یہ ہے
کہ ان حضور صلی اللہ علیہ وسلم جس اونٹ پر سوار تھے اسی پر آپ کی ضرورت کی چیزیں بھی رکھی ہوئی تھیں یعنی آپؐ نے دو اونٹ استعمال نہیں کئے بلکہ ایک ہی سے کام چل گیا!
سے مطلب یہ ہے کہ ان حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے عبد الرحمن رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ پہلے تم انہیں تیغیم لے جاؤ، جو حد و حرام سے باہر ہے۔ پھر ان سے
یہ احرام باندھیں اور اگر عمرہ ادا کریں، حنیفہ کا یہی مذہب ہے کہ مکہ میں مقیم لوگ حج کے لئے حرم کے اندر بھی سے احرام باندھیں گے لیکن عمرہ کے لئے
حد و حرم سے باہر جا کر احرام باندھنا پڑے گا۔ عبد الرحمن رضی اللہ عنہ کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اس ہدایت سے حنیفہ کے مسلک کی تائید ہوتی ہے!
سے یعنی وہ حج جس میں کوئی جنات نہ ہوئی ہو اور حج ادا کرنے والے نے کوئی کام آداب حج کے خلاف نہ کیا ہو، لوگوں میں جو یہ مشہور ہے کہ جمعہ کے دن اگر
حج پڑے تو حج اکبر موزا ہے اس کی شریعت میں کوئی اصل نہیں حج اکبر کا لفظ قرآن مجید میں بھی آیا ہے لیکن دوسرے معنی میں۔ حج سے مظالم اور بندوں کے
حقوق معاف نہیں ہوتے۔ البتہ دوسرے گناہ معاف ہو جاتے ہیں اس میں بھی علماء کا اختلاف ہے کہ صرف صغائر معاف ہو جاتے ہیں یا کبائر بھی، اکثر علماء
کا خیال یہی ہے کہ کبائر اور صغائر سب حج مقبول سے معاف ہو جاتے ہیں، فیض الباری ص ۳۶ ج ۱۔

قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا جَبِيْبُ بْنُ أَبِي عُمَرَ عَنْ
عَائِشَةَ بِنْتِ طَلْحَةَ عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ أَنَّهَا
قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ تَوَلَّى الْجِهَادَ أَفْضَلَ النَّسْلِ أَفْضَلًا جَاهِدُ
قَالَ أَفْضَلُ الْجِهَادِ حَجُّ مَبْرُورٍ ۝

خالد نے حدیث بیان کی کہ ایک جہیب بن ابی عمرہ نے خبر دی، انہیں عائشہ بنت طلحہ نے اور ان سے ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ انہوں نے پوچھا، یا رسول اللہ! ظاہر ہے کہ جہاد سب سے افضل عمل ہے، پھر ہم بھی کیوں نہ جہاد کریں؟ آپ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سب سے افضل جہاد قبول جہاد ہے ۝

۱۴۲۴- ہم سے آدم نے حدیث بیان کی کہ ایک ہم سے شعبہ نے حدیث بیان کی کہ ایک ہم سے سیار ابو النکم نے حدیث بیان کی کہ ایک میں نے ابو حازم سے سنا انہوں نے بیان کیا کہ میں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا کہ جس شخص نے اللہ کے لئے اس شان سے حج کیا کہ نہ کوئی فحش بات ہوئی اور نہ کوئی گناہ، تو وہ اس دن کی طرح واپس ہوگا، جیسے کسی مال نے اسے جتنا خارج مقبول یا مبرور ہی ہے

۹۶۵- حج اور عمرہ کے میقات کی فرضیت ۝

۱۴۲۵- ہم سے مالک بن اسماعیل نے حدیث بیان کی کہ ایک ہم سے زہیر نے حدیث بیان کی کہ ایک مجھ سے زید بن جبیر نے حدیث بیان کی کہ وہ عبداللہ بن عمرؓ کی قیام گاہ پر حاضر ہوئے، وہاں شامیانہ لگا ہوا تھا (زید بن جبیر نے کہا کہ) میں نے پوچھا کہ کس جگہ سے عمرہ کا احرام باندھنا چاہیئے، عبداللہ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نجد والوں کے لئے قرن، مدینہ والوں کے لئے ذوالخلفہ اور شام والوں کے لئے جحفہ متعین کیا تھا ۝

۹۶۶- اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ زادراہ لے لو، اور سب سے

بہتر زادراہ تقویٰ ہے ۝

۱۴۲۶- ہم سے یحییٰ بن بشر نے حدیث بیان کی، کہ ایک ہم سے شبابہ نے حدیث بیان کی ان سے ورقاء نے ان سے عمرو بن دینار نے ان سے عکرمہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں کے لوگ زادراہ کے بغیر حج کے لئے آجاتے تھے، کہتے تھے قویہ تھے کہ ہم تو کم کرتے ہیں لیکن جب مکہ آتے تو لوگوں سے مانگتے تھے اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی، اور زادراہ لے لیا کہ وکرب

سے کہ معطر کے قرب و جوار میں چاروں طرف جو شہر اور ممالک تھے، آپ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے، انہیں کا نام لے کر اس کی تعین کر دی تھی کہ فلاں جگہ سے آنے والوں کے لئے احرام فلاں جگہ سے باندھنا چاہیئے، جو ممالک دور دراز پڑتے ہیں ظاہر ہے کہ وہ بھی انہیں راستوں سے گزر کر حرم میں داخل ہونے اس لئے وہ جب بھی ان مقامات سے گزریں، جن کی تعین احرام باندھنے کے لئے حدیث میں کی گئی ہے، تو احرام باندھنے کے بغیر نہ گزریں ۝

۱۴۲۴- حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ
حَدَّثَنَا سَيَّارُ أَبُو الْعَلَمِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا حَازِمٍ قَالَ سَمِعْتُ
أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ
مَنْ حَجَّ لِلَّهِ فَلَمْ يَزِفْهُ وَلَمْ يَفْسُقْ رَجَعَ كَيَوْمٍ وَلَدَتْهُ
أُمُّهُ ۝

باب ۹۶۵- حَرَمِيْنَ مَوَاقِيْتُ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ
۱۴۲۵- حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا
زُهَيْرٌ قَالَ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ جَبْرِ أَنَّ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَا سَمِعْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ
يَجُوزُ أَنْ أَعْتَمِرَ قَالَ فَدَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَا أَهْلَ نَجْدٍ مِنْ قُرَيْشٍ وَلَا أَهْلَ الْمَدْيَنَةِ وَلَا الْحَبَشَةِ
وَلَا أَهْلَ الشَّامِ وَالْحِمْيَرِ ۝

باب ۹۶۶- قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى وَتَزَوَّدُوا
قَالَ حَبِيبُ الرَّازِ وَالْقَوِيُّ ۝

۱۴۲۶- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بَشَرَ قَالَ حَدَّثَنَا
شَبَّابَةُ عَنْ وَرْقَاءَ عَنْ عُمَرَ بْنِ دِينَارٍ عَنْ عِكْرَمَةَ
عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ أَهْلُ الْيَمَنِ يَحُجُّونَ وَلَا
يَكْرَهُ دُونََ وَيَقْتُلُونَ نَحْنُ الْمُتَوَكِّلُونَ فَإِذَا قَدِمُوا
مَكَّةَ سَأَلُوا النَّاسَ قَالَتِلَ اللَّهُ سَعَوْا وَجَلَّ وَتَزَوَّدُوا
وَأَنْ خَيْرَ الزَّوَادِ الْتَقْوَى رَوَاهُ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عُمَرَ

عَنْ يَكْرِيمَةَ مُوسَى ۖ

سے بہتر زاد راہ تقویٰ ہے اس کی روایت ابن عیینہ نے عمر سے بواسطہ مکرّمہ مرسلہ کی ہے !!

باب ٩٩. مُهَلِّ أَهْلِ مَكَّةَ لِلْعَجَّةِ وَالْعُسْرَةِ؛

۹۶۔ بیع اور عمرہ کے لئے مکہ والوں کے احترام باندھنے کی جگہ !!

١٢٢٤- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا

وَهَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ كَلَّابٍ عَنْ ابْنِ أَبِي عَتَّابٍ
قَالَ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَمَّتْ لِأَهْلِ الْمَدِينَةِ
وَالْعُلَيْفَةِ وَالْأَهْلِ الْكَاثِرِ الْعُجْفَةُ وَالْأَهْلُ تَجْدِدُونَ
الْمَسَارِيلَ وَالْأَهْلُ الْيَمِينَ يَكْتُمُونَ هُنَّ لَهْمٌ وَلَيْسَ أَفَى عَلَيْهِمْ
مِنْ غَيْرِهِمْ وَمَنْ أَرَادَ الْعَجَّةَ وَالْعُمُومَةَ وَمَنْ كَانَتْ دُونَ
ذَلِكَ فَسَوْفَ يَنْشَأُ حَتَّى أَهْلُ مَكَّةَ مِنْ مَكَّةَ
احرام اس جگہ سے باندھیں جہاں سے انہیں سفر شروع کرنا ہے چنانچہ

۴۲۱۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی کہ ان کے والد نے اور ان سے ہی عیسیٰ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ والوں کے احرام کے لئے ذوالحجۃ شام والوں کے لئے حجۃ بکرة والوں کے لئے قرنی منازلی میں والوں کے لئے یلمم متعین کیا تھا یہاں سے ان منکات والے بھی احرام باندھیں گے اور ان کے علاوہ وہ لوگ بھی جو ان راستوں سے آئیں اور حج یا عمرہ کرنے کا ارادہ رکھتے ہوں لیکن جن کی اقامت مسقات اور مکہ کے درمیان ہے تو وہ کے لوگ مکہ سے ہی احرام باندھیں گے۔

بَابُ ٩٤٨ - مِيقَاتُ أَهْلِ الْمَدِينَةِ وَلَا

يَهْتَدُوا تَبْلَ ذِي الْحَيْفَةِ ۖ

۸۶- مدینہ والوں کا میقات، اور انہیں ذوالحلیفہ سے

۱۴۲۸- حَدَّثَنَا - عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ

أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ تَائِفٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍاءَ رَسُولٍ

۱۴۲۸ھ - ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی کہما کہ ہمیں مالک نے

اَخْبَرَنَا مَا لِكُ عَنْ تَائِفٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَسُولَ
خَبَر دِی اِنہیں نافع نے اور انہیں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ
سے بیوقوفی نے لکھا ہے کہ آیت میں تقویٰ سے مراد مانگنے سے بچنا اور تقویٰ اختیار کرنا ہے۔ علامہ انور شاہ صاحب کشمیری رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ
میرے نزدیک تقویٰ کے یہاں بھی اس کے مشہور و معروف معنی ہی مراد ہیں، مطلب یہ ہے کہ زاد سفر تو بہر حال ضروری ہے لیکن اس سے بھی زیادہ اہم سفر
تمہارے آگے ہے اس لئے اس کے زاد کی فکر سب سے زیادہ ہونی چاہیئے اور اس سفر کا "زاد" تقویٰ ہے، دوسری روایتوں میں بھی آیت کے اس
مفہوم کی تائید ہوتی ہے!! ۱۔ اس سے پہلے ہم نے لکھا تھا کہ حج اور عمرہ کے میقات میں مصنف رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک کوئی فرق نہیں، لیکن احناف
کے یہاں بعض صورتوں میں فرق ہے اس حدیث کی بنا پر امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ احرام صرف انہیں کے لئے ضروری ہے جو حج یا عمرہ کا ارادہ
رکھتے ہوں اگر کوئی تجارت کی نیت سے حرم میں جانا چاہے تو اس کے لئے احرام باندھنا ضروری نہیں، لیکن امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک یہ
مسئلہ ہے کہ خواہ منقصد کچھ ہو حدود و حرم میں احرام کے بغیر داخل نہیں ہوا جاسکتا، امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک احرام اس بقعہ مبارکہ کی تعظیم
کے لئے ضروری ہے حج یا عمرہ کی اس میں کوئی تخصیص نہیں۔ اس سلسلے کی تفصیلات کا مطالعہ فقہ و مسائل کی کتابوں میں کیا جاسکتا ہے
۲۔ مصنف رحمۃ اللہ علیہ کا مقصد یہ ہے کہ میقات پر پہنچ کر ہی احرام باندھنا چاہیئے، کیونکہ مدینہ کا میقات سب سے قریب تھا اس کے
باوجود اہل حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے میقات نہ پہنچ کر احرام باندھا، علامہ انور شاہ صاحب کشمیری رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ مدینہ کی حد تک
حنیفہ کو بھی امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ ہونا چاہیئے اول اس وجہ سے کہ مدینہ کا میقات بالکل قریب ہے دوسرے اسلئے کہ آنحضور صلی اللہ
علیہ وسلم کی اس میں پوری طرح اتباع ہو جاتی ہے۔ لیکن مدینہ کے سوا دوسرے شہروں کے اگر میقات سے پہلے احرام باندھیں تو بہتر ہے اس لئے کہ
یہ عزیمت پر عمل ہے شوق حج کا بھی اس سے اظہار ہوتا ہے اور سنت کے خلاف بھی نہیں!!

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مدینہ کے لوگ ذوالحلیفہ سے احرام باندھیں
شام کے لوگ جحفہ سے اور نجد کے لوگ قرن سے عبداللہ نے کہا مجھے معلوم
ہوا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور میں کے لوگ یلم سے
احرام باندھیں !!

۹۶۹۔ شام کے لوگوں کے احرام باندھنے کی جگہ !!

۱۴۲۹۔ ہم سے سعد بن عقیق نے حدیث بیان کی کہ ہم سے حماد بن عمار نے حدیث
بیان کی ان سے عمرو بن دینار نے حدیث بیان کی ان سے طاؤس نے اور ان
سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ
والوں کے لئے ذوالحلیفہ میقات بنایا، شام والوں کے لئے جحفہ نجد والوں کے
لئے قرن منازل اور میں والوں کے لئے یلم۔ یہ میقات ان شہروں کے باشندوں
کے لئے ہیں اور ان لوگوں کے لئے بھی جو ان شہروں سے گزر کر حرم میں داخل
ہوں اور حج یا عمرہ کا ارادہ رکھتے ہوں۔ لیکن جو لوگ میقات کے اندر اقامت
رکھتے ہوں ان کے لئے احرام باندھنے کی جگہ ان کے گھر ہیں، وعلیٰ ہذا القیاس
یہاں تک کہ مکہ کے لوگ احرام مکہ ہی سے باندھیں !!

۹۷۰۔ نجد والوں کے لئے احرام باندھنے کی جگہ !!

۱۴۳۰۔ ہم سے علی نے حدیث بیان کی کہ ہم سے سفیان نے حدیث
بیان کی کہ ہم نے زہری سے (سن کر) یہ حدیث یاد کی تھی ان سے سالم
نے اور ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
میقات بتلین کر دیئے تھے۔ ۷ اور مجھ سے احمد نے حدیث بیان کی۔ کہ ہم سے
ابن وہب نے حدیث بیان کی کہ مجھے یونس نے خبر دی انہیں ابن شہاب
نے انہیں سالم بن عبد اللہ نے اور ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ میں نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ یہ فرما رہے تھے کہ مدینہ والوں کے احرام
باندھنے کی جگہ ذوالحلیفہ ہے، شام والوں کے لئے جیسو یعنی جحفہ ہے اور نجد والوں
کے لئے قرن ہے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ لوگ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں والوں کے احرام باندھنے کی جگہ یلم ہے، لیکن میں نے
اسے آپ سے نہیں سنا تھا !!

۹۷۱۔ میقات کے اند لوگوں کے احرام باندھنے کی جگہ !!

۱۴۳۱۔ ہم سے فقیر نے حدیث بیان کی کہ ہم سے حماد نے حدیث
بیان کی ان سے عمرو نے ان سے طاؤس نے اور ان سے ابن عباس رضی

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ يُهَلُّ أَهْلُ الْمَدِينَةِ مِنْ
ذِي الْحُلَيْفَةِ وَأَهْلُ الشَّامِ مِنَ الْحُجْفَةِ وَأَهْلُ نَجْدٍ
مِنْ قَرْنٍ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ وَبَلَغَنِي أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُهَلُّ أَهْلُ الْيَمَنِ مِنْ يَكْنَمُ
بَابُ ۹۶۹۔ مُهَلِّ أَهْلِ الشَّامِ !!

۱۴۲۹۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ
عَمْرٍو عَنْ أَبِي عَمْرٍو عَنْ هِشَامِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ
وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَهْلِ الْمَدِينَةِ
ذِي الْحُلَيْفَةِ وَالْأَهْلُ الشَّامِ الْحُجْفَةَ وَالْأَهْلُ نَجْدٍ قَرْنٍ
الْمَنَازِلَ وَالْأَهْلُ الْيَمَنِ يَكْنَمُ قَهْتٌ لَهْمٌ وَلَيْسَ آتَى
عَلَيْهِمْ مِنْ غَيْرِ أَهْلِهِمْ لَيْسَ كَانَ يُؤَيِّدُ الْحَجَّ وَالْ
الْعُمْرَةَ فَسَيُكُنْ دُونَ قَهْتٍ قَهْمَةٌ مِنْ أَهْلِهِ وَكَذَلِكَ
حَتَّى أَهْلُ مَكَّةَ يَهْلُونَ مِنْهَا !!

بَابُ ۹۷۰۔ مُهَلِّ أَهْلِ نَجْدٍ !!

۱۴۳۰۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ
حَفِظْنَا كَمَا سَمِعْنَا مِنْ زُهْرِي عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ وَقَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حَدَّثَنِي أَحْمَدُ
قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ
شَهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مُهَلِّ أَهْلِ
الْمَدِينَةِ ذِي الْحُلَيْفَةِ وَمُهَلِّ أَهْلِ الشَّامِ الْحُجْفَةُ
وَهِيَ الْحُجْفَةُ وَأَهْلُ نَجْدٍ قَرْنٌ قَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضُوا
أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَلَمْ أَسْمَعْهُ وَمُهَلِّ
أَهْلِ الْيَمَنِ يَكْنَمُ !!

بَابُ ۹۷۱۔ مُهَلِّ مَنْ كَانَ دُونَ الْمَوَاقِفِ !!

۱۴۳۱۔ حَدَّثَنَا ثَعْلَبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ
عَنْ عَمْرِو بْنِ طَاوُسٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَتَ لَأَهْلِ الْمَدِينَةِ ذُو الْحُلَيْفَةِ
وَالْأَهْلِ الشَّامِ الْحُجَّةَ وَالْأَهْلِ الْيَمَنِ يَكْتُمُ وَلَا أَهْلَ
تَجْدٍ قَرْنَا فَهَنْ تَهَنْ وَلِمَنْ أَفَى عَلَيْهِمْ مِنْ غَيْرِ
أَهْلِهِمْ وَمَنْ كَانَ يُرِيدُ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ فَسَنَ كَانَ
ذُو تَهَنْ قَسَنَ أَهْلِهِ حَتَّى إِنَّ أَهْلَ مَكَّةَ يَهْلُكُونَ مِنْهَا

باب ۹۷۲ - مَهْلِ أَهْلِ الْيَمَنِ !!

۱۴۳۲ - حَدَّثَنَا - مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا
وَهْبٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ
عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَتَ لَأَهْلِ
الْمَدِينَةِ وَالْحُلَيْفَةِ وَالْأَهْلِ الشَّامِ الْحُجَّةَ وَلَا أَهْلَ
تَجْدٍ قَرْنَا الْمَنَازِلَ وَلَا أَهْلَ الْيَمَنِ يَكْتُمُ هَنْ لَأَهْلِهِمْ
وَلِكُلِّ آتٍ أَفَى عَلَيْهِمْ مِنْ غَيْرِهِمْ وَمَنْ أَرَادَ الْحَجَّ
وَالْعُمْرَةَ فَسَنَ ذُو ذَلِكَ فَسَنَ حِينَئِذٍ أَنْشَأَ حَتَّى أَهْلُ
مَكَّةَ مِنْ مَكَّةَ !!

مکہ کے لوگ احرام مکہ ہی سے باندھیں گے سہ !!

باب ۹۷۳ - ذَاتِ عِرْقٍ لَأَهْلِ الْعِرَاقِ !!

۱۴۳۳ - حَدَّثَنَا - عَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ كَيْسٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ لَمَّا فُتِحَ هَذَا الْبَصْرَانِ أَكْوَأَ
عُمَرَ فَقَالُوا يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَ لَأَهْلٍ تَجْدٍ قَرْنَا وَهُوَ جَوْزٌ عَنْ
طَرِيفَتَا دَنَا إِنْ أَرَدْنَا قَرْنَا شَقَّ عَيْنَانَا قَالَ قَانْظُرُوا
هَذَا وَهَذَا مِنْ طَرِيفِكُمْ فَحَدِّثْ فَحَدَّثَهُمْ ذَاتَ عِرْقٍ !!

عمرؓ نے فرمایا کہ پھر تم لوگ اپنے راستے میں اس کے برابر کوئی جگہ تجویز کرو، چنانچہ ان کے لئے ذاتِ عرق کی تعیین کر دی !!

سہ مصنف رحمۃ اللہ علیہ کی یہ عادت ہے کہ جب ایک حدیث کے پاس مختلف روایتوں سے موجود ہوتی ہے تو مختلف عنوانات کے تحت نئے نئے فائدے کے ساتھ ان کی تخریج کرتے ہیں !!

سہ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ احرام باندھنے کے لئے جن جگہوں کی آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تعیین کی ہے۔ خاص طور پر انہیں سے گزرنا ضروری نہیں ہے بلکہ دوسرے راستوں سے بھی گزرا جاسکتا ہے البتہ متین مقام کے برابر پہنچنے تک احرام باندھنا ضروری ہے !!

۹۷۴۔ ذوالحلیفہ میں نماز !!

۱۴۳۴ھ۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی کہ ایک شخص نے خروید ایسی نافع نے انہیں عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بطحا ذوالحلیفہ میں اپنی سواری روکی پھر وہیں آپ نے نماز پڑھی، عبد اللہ بن عمر بھی ایسا ہی کرتے تھے !!

۹۷۵۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم شجرہ کے راستے تشریف

لے چلتے ہیں !!

۱۴۳۵ھ۔ ہم سے ابراہیم بن منذر نے حدیث بیان کی کہ ایک شخص نے عمر ابن ابی ایاض نے حدیث بیان کی، ان سے عبد اللہ نے ان سے نافع نے اور ان سے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شجرہ کے راستے سے گزرتے ہوئے "معوس" کے راستے پر آجاتے تھے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب مکہ جاتے تو شجرہ کی مسجد میں نماز پڑھتے تھے لیکن واپسی ذوالحلیفہ کی بطن وادی میں نماز پڑھتے، آپ رات وہیں گزرتے تاکہ صبح ہو جاتی،

۹۷۶۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد کہ عقیق مبارک

وادی ہے !!

۱۴۳۶ھ۔ ہم سے حمید نے حدیث بیان کی کہ ایک شخص نے ولید اور بشر بن بکر تینوں نے حدیث کی انہوں نے کہا کہ ہم سے اور اعلیٰ نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے عکرمہ نے حدیث بیان کی انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے سنا وہ بیان کرتے تھے کہ میں نے عمر رضی اللہ عنہ سے سنا، ان کا بیان تھا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے وادی عقیق میں سنا آپ نے فرمایا تھا کہ رات میرے پاس میرے رب کا ایک فرستادہ آیا اے

کہا کہ اس مبارک وادی میں نماز پڑھو اور اعلان کر دو کہ حج کے ساتھ میں نے عمرہ کا احرام بھی باندھ لیا ہے !!

۱۴۳۷ھ۔ ہم سے محمد بن ابی بکر نے حدیث بیان کی کہ ایک شخص نے فضیل بن سلیمان نے حدیث بیان کی کہ ایک شخص سے موسیٰ بن عقبہ نے حدیث بیان کی کہ ایک شخص سے مسلم بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی اور ان سے ان کے والد نے نبی کریم صلی اللہ علیہ

بَاب ۹۷۴۔ الصَّلَاةُ بِذِي الْحُلَيْفَةِ !!
۱۴۳۴ھ۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكَاخَرَهُ بِالْبَطْحَاءِ بِذِي الْحُلَيْفَةِ فَمَلَأَ بِهَا وَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ يَفْعَلُ ذَلِكَ بَاب ۹۷۵۔ وَسَلَّمَ عَلَى طَرِيقِ الشَّجَرَةِ !!

۱۴۳۵ھ۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُنْذِرٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَكْسُ بْنُ عِيَّاضٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَخْرُجُ مِنْ طَرِيقِ الشَّجَرَةِ وَيَدْخُلُ مِنْ طَرِيقِ الْمَعْرَسِ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا خَرَجَ إِلَى مَكَّةَ يُصَلِّي فِي مَسْجِدِ الشَّجَرَةِ وَإِذَا رَجَعَ صَلَّى بِذِي الْحُلَيْفَةِ يَطْلُعُ الْوَادِيَّ وَبَاتَ حَتَّى يُصْبِحَ !!

بَاب ۹۷۶۔ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَقِيقُ وَادٍ مُبَارَكٌ !!

۱۴۳۶ھ۔ حَدَّثَنَا الْحَمِيدُ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ وَبَشَرُ بْنُ بَكْرِ بْنِ النَّسَبِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا عِكْرَمَةُ أَنَّ عَمْرَةَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ أَنَّ سَمِعَ عُمَرَ يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْوَادِي عَقِيقٍ يَقُولُ أَتَانِي الْمَلَكَةُ رُبِّي فَقَالَ صَلِّ فِي هَذَا الْوَادِي الْمُبَارَكِ وَقُلْ عُمَرَةُ فِي حُجَّتِكَ

۱۴۳۷ھ۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا فَضِيلُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

صلی اللہ علیہ وسلم کا نام ذوالحلیفہ تھا لیکن اسے "شجرہ" کے نام سے بھی پکارا جاتا تھا اس مقام کا نام "بڑی علی" ہے۔ یہ علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی طرف منسوب نہیں بلکہ یہ علی دوسرے ہیں، حدیث میں "معوس" کا لفظ آیا ہے۔ یہ بھی ایک جگہ ہے ذوالحلیفہ کے قریب، ان مقامات کی نشاندہی آج کل مشکل ہے کیونکہ تمام نشانہات مٹ چکے ہیں۔ غالباً مدینہ سے جاتے ہوئے سب سے پہلے ذوالحلیفہ پر پہنچے پھر معوس اور اسکے بعد وادی عقیق، مہودئی نے لکھا ہے کہ یہ تمام مقامات قریب

و مسلم کے والد سے کہ معرے کے قریب ذوالحلیفہ کی بطن وادی (وادی عقیق) میں آپ کو دکھایا گیا خواب۔ آپ سے کہا گیا تھا کہ آپ اس وقت "بطی مبارکہ" میں ہیں۔ جہاں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قیام کرنے کی جگہ ٹھہر کر رہتے تھے، اخصی اسی جگہ سالم بھی ہمارے ساتھ قیام کرتے تھے۔ یہ جگہ اس مسجد سے نیچے پڑتی ہے جو وادی عقیق کے درمیان میں ہے ان کے قیام کی جگہ راستے اور بطن وادی کے بیچ میں پڑتی ہے !!

۹۷۷۔ کپڑوں پر لگی ہوئی مخلوق (ایک قسم کی خوشبو) کو

تین مرتبہ دھونا !!

۸۳۸۱۔ ہم سے محمد نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے ابو عاصم نبیل نے حدیث بیان کی کہا کہ ہمیں ابن جریر سے خبر دی کہا کہ مجھے عطاء نے خبر دی انہیں صفوان بن یعلیٰ نے خبر دی کہ یعلیٰ رضی اللہ عنہ نے عمر رضی اللہ عنہ سے سنا کہ کبھی آپ مجھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس حال میں دکھائے جب آپ پر وحی نازل ہو رہی ہو انہوں نے بیان کیا کہ ابھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو حرا میں اپنے اصحاب کی ایک جماعت کے ساتھ قیام فرماتے تھے کہ شخصی نے آکر دریافت کیا کہ یا رسول اللہ! اس شخص کے متعلق آپ کا کیا حکم ہے جس نے عمرہ کا احرام باندھا اس طرح کہ اس کے کپڑے خوشبو میں بے ہوئے تھے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس پر فتویٰ دیا کہ اسے خوشبو دے پھر آپ پر وحی نازل ہوئی تو عمر رضی اللہ عنہ نے یعلیٰ رضی اللہ عنہ کو اشارہ کیا یعلیٰ حاضر ہوئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک کپڑے کے سایہ میں تشریف رکھتے تھے انہوں نے کپڑے کے اندر اپنا سر کیا تو کیا دیکھتے ہیں کہ روئے مبارک سرخ ہے اور سانس کی آواز زور زور سے آرہی ہے (وحی کی عظمت کی وجہ سے آپ کی یہ کیفیت تھی) پھر یہ کیفیت ختم ہوئی تو آپ نے دریافت فرمایا کہ وہ شخص کہاں ہے جس نے عمرہ کے متعلق سوال کیا تھا، شخصی مذکور حاضر کیا گیا تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ یہ خوشبو لگا رکھی ہے اسے تین مرتبہ دھو لو اور اپنا جبہ اتار دو، عمرہ میں بھی اسی طرح کرو جس طرح حج میں کرتے ہو، میں نے عطا سے پوچھا کیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ دھونے کے حکم سے مراد پوری طرح سے صفائی تھی؟ تو انہوں نے فرمایا کہ ہاں !!

۹۷۸۔ احرام کے وقت خوشبو !! احرام کے ارادہ کے

وقت کیا پہننا چاہیئے؟ اور کنگھا کرے اور خوشبو لگائے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ عرم خوشبو سونگھ سکتا ہے اسی طرح آئینہ دیکھ سکتا ہے اور ان چیزوں کو بوکھا جاتی ہیں

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ أَدَى وَهُوَ فِي مَعْرَسٍ بِذِي الْحَلِيفَةِ يَبْطِنُ الْوَادِي قِيلَ لَهُ إِنَّكَ يَنْطَعَاءُ مُبَادِلَةٍ وَقَدْ أَنَاخَ بِمَا سَأَلَ تَتَوَقَّى النَّسَاخَ الَّذِي كَانَ عَبْدًا مَلِيًّا يُنْبِئُ مَعْرَضِي مَعْرَضِي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ أَشَقُّ مِنِّكَ الْمَسْجِدِ الَّذِي يَبْطِنُ الْوَادِي يَنْتَهُمُ وَيَنْتَظِرُ فِي الْمَسَاكِينِ وَنُطْرُقُ ذَلِكَ !!

بَاب ۹۷۷۔ غَسْلُ الْخَلْقِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ

وَمِنَ الْبُيُوتِ !!

۸۳۸۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ بْنُ النَّبِيلِ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَطَاءُ بْنُ مَفْصُوتٍ ابْنُ يَعْلَى أَخْبَرَنَا أَنَّ يَعْلَى قَالَ لِعُمَرَ ابْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ يُوحَى إِلَيْهِ قَالَ قَبَيْمَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَانِجِعَةً أَمْرًا وَمَعَهُ هَوْنٌ مِّنْ أَصْحَابِهِ جَاءَهُ دَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ تَكُونُ فِي رَجُلٍ أَكْرَمَ مَعْرُوفَةٍ وَهُوَ مُتَّصِفٌ بِطَيْبٍ فَسَكَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاعَةً فَجَاءَهُ الْوَحْيُ فَأَشَارَ عُمَرُ ابْنُ يَعْلَى وَعَلَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَوْبًا قَدْ أُطْلِيَ بِهِ فَادْخَلَ رَأْسَهُ قِيَادًا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُحْضَرُ الْوُجْهِ وَهُوَ يَخْطُ ثُمَّ سُرِيَ عَنْهُ فَقَالَ آتِنِ الَّذِي سَأَلَ عَنِ الْعُمَرَةِ قَائِلِي بِرَجُلٍ فَقَالَ أُعْطِيَ الطَّيِّبُ الَّذِي يَكُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَأَنْزِلُ عَنْكَ الْجُبَّةَ وَأَضَعُ فِي عُمَرَتِكَ كَمَا قَضَيْتُمْ فِي حَبْلِكَ فَقُلْتُ لِعَطَاءٍ أَرَادَ الْإِنْعَاءَ حِينَ أَمَرَكَ أَنْ تَغْسِلَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَقُلْتَ نَعَمْ!

فرمایا کہ یہ خوشبو لگا رکھی ہے اسے تین مرتبہ دھو لو اور اپنا جبہ اتار دو، عمرہ میں بھی اسی طرح کرو جس طرح حج میں کرتے ہو، میں نے عطا سے پوچھا کیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ دھونے کے حکم سے مراد پوری طرح سے صفائی تھی؟ تو انہوں نے فرمایا کہ ہاں !!

بَاب ۹۷۸۔ الطَّيِّبُ عِنْدَ الْإِحْرَامِ !!

وَمَا يَلْبَسُ إِذَا أَرَادَ أَنْ يُحْرِمَ وَيَتَرَجَّلُ وَيَدْنُ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ مِمَّنْ يَشْتُمُ الْمَحْرُومُ التَّرِيحَاتِ وَيَنْظُرُ فِي الْمَسَاكِينِ وَيَنْتَظِرُ فِي الْمَسَاكِينِ

بطور رد استعمال کر سکتا ہے، مثلاً زیتون کا تیل اور گھی۔ عطاء
نے فرمایا کہ محرم انگوٹھی پہن سکتا ہے اور بیٹی باندھ سکتا ہے
ابن عمر رضی اللہ عنہ نے طواف کیا اس وقت آپ محرم تھے لیکن
پیٹ پر ایک کپڑا باندھ رکھا تھا، عائشہ رضی اللہ عنہا نے
جائیگے میں کوئی مضائقہ نہیں سمجھا تھا ابو عبد اللہ نے کہا کہ

عائشہ رضی اللہ عنہا کی مراد اس حکم سے ان لوگوں سے نفی جو ان کے ہودج کو اٹھاتے تھے ۱۱

۱۴۲۹۔ ہم سے محمد بن یوسف نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے سفیان
نے حدیث بیان کی، ان سے منصور نے ان سے سعید بن جبیر نے بیان کیا
کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ زیتون کا تیل استعمال کرتے تھے (احرام کے باوجود
بشرطیکہ خوشبودار نہ ہوتا) میں نے اس کا ذکر ابراہیم سے کیا تو انہوں نے فرمایا
کہ تم ابن عمر رضی اللہ عنہ کی بات نقل کرتے ہو! مجھ سے اسود نے حدیث بیان کی
اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
محرم میں اور گویا میں آپ کی مانگ میں خوشبو کی چمک دیکھ رہی ہوں ۱۱

۱۴۳۰۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی کہا کہ ہمیں مالک نے
غبر دی انہیں عبد الرحمن بن قاسم نے، انہیں ان کے والد نے اور ان سے
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ جب
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احرام باندھتے تو میں آپ کے احرام کے لئے اور
اسی طرح بیت اللہ کے طواف سے پہلے حلال ہونے کے لئے خوشبو لگا کر نفی
۹۷۹۔ جس نے تلبید کر کے احرام باندھا ۱۱

۱۴۳۱۔ ہم سے اصنع نے حدیث بیان کی، کہا کہ ہمیں ابن وہب نے خبر
دی انہیں یونس نے انہیں ابن شہاب نے انہیں سالم نے اور ان سے ان
کے والد نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تلبید کی حالت
میں لیک بکتے (احرام باندھنے کے لئے) سنا ۱۱

۹۸۰۔ ذوالحلیفہ کے قریب لیسک کہنا ۱۱

۱۴۳۲۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے سفیان
حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے موسیٰ بن عقبہ نے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے

بِصَايَا كُلِّ الثَّوْبِ وَالسَّنَنِ وَقَالَ عَطَاءٌ
يَتَخَنَّمُ وَيَلْبَسُ الْهِنْيَانِ وَطَافَ ابْنُ عُمَرَ
وَهُوَ مُحْرِمٌ وَقَدْ حَزَمَ عَلَى بَطْنِهِ يَتُوبُ
وَكَمْ تَرَعَائِشَةً بِلَثَائِبَانِ بَا سَأَقَالَ أَبُو
عَبْدِ اللَّهِ تَعْنِي لِّلَّذِينَ يَزْحَكُونَ هُوَ دَجَّهَا

۱۴۲۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ حَدَّثَنَا
سُفْيَانٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ كَانَ
ابْنُ عُمَرَ يَدَّ هُنَّ يَلْتَوِيَتْ فَكَذَرْتُهُ لِيَبْرَأَ هَيْمَةَ فَقَالَ
مَا أَصْنَعُ يَقُولُ حَدَّثَنِي الْأَسْوَدُ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَأَنِّي
أَنْظُرُ إِلَى وَبَيْضِ الطَّيِّبِ فِي مَفَارِقِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ ۱۱

۱۴۳۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ
أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ
عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ
كُنْتُ أَطِيبُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَخْوَاهِ
حِينَ يُحْرِمُ وَلِحِلِّهِ قَبْلَ أَنْ يَطُوفَ بِالْبَيْتِ ۱۱

۱۴۳۱۔ حَدَّثَنَا أَصْبَغُ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ
عَنْ يُونُسَ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ
قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَهْلُ
مَلْبِدًا ۱۱

۹۸۰۔ الْإِهْلُ عِنْدَ ذِي الْحَلِيقَةِ ۱۱
۱۴۳۲۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا
سُفْيَانٌ قَالَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ

۱۔ محرم کے لئے پاجامہ پہننا سب کے نزدیک مکروہ ہے مطلب یہ ہے کہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے نزدیک جا بگیا پہننے میں کوئی عرج نہیں لیکن عام
علمائے امت پا جامے اور جائیگے میں کوئی فرق نہیں کرنے کیونکہ دونوں سے جوئے ہوئے ہیں جن کا احرام کی حالت میں پہننا مکروہ ہے ۱۱
۲۔ یعنی کسی لیسدار چیز کا استعمال کر کے آپ نے بالوں کو اس طرح جمع کر دیا تھا کہ احرام کی حالت میں وہ پرانگندہ نہ ہونے پائیں ۱۱

سالم بن عبد اللہ سے سنا انہوں نے کہا کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے سنا کہ اور ہم سے عبد اللہ بن سلمہ نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے ان سے موسیٰ بن عقبہ نے ان سے سالم بن عبد اللہ نے انہوں نے اپنے والد سے سنا، آپ فرما رہے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد ذوالخلیفہ کے قریب پہنچ کر ہی احرام باندھا تھا !!

۹۸۱۔ حرم کس طرح کے کپڑے پہنے ؟

۱۴۴۴۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی کہا کہ ہمیں مالک نے خبر دی انہیں نافع نے اور انہیں عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہ ایک شخص نے دریافت کیا یا رسول اللہ! حرم کو کس طرح کا کپڑا پہننا چاہیئے؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قمیص پہنے، نہ ٹھکانا باندھے، نہ پا جاملے پہنے نہ ٹوپی نہ موزے۔ لیکن اگر کسی کے پاس چپل نہ ہوں تو وہ موزے اس وقت پہن سکتا ہے جب ٹخنوں کے نیچے سے اسے کاٹ لیا ہو۔ اور احرام کی حالت میں کوئی ایسا کپڑا نہ ہو جس میں زعفران یا درس لگا ہوا ہو، ابو عبد اللہ نے کہا کہ حرم کو اپنا سر دھولینا چاہیئے، لیکن کنگھا نہ کرنا چاہیئے، بدن بھی نہ کھلانا چاہیئے (ضعیفہ کے یہاں یہ جائز ہے) اور ہوں مگر اور بدن سے نکال کر زمین پر ڈالی جاسکتی ہے !!

۹۸۲۔ حج کے لئے سوار ہونا یا سواری پر کسی کے پیچھے بیٹھنا

۱۴۴۴۔ ہم سے عبد اللہ بن محمد نے حدیث بیان کی ان سے وہب بن جریر نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے میرے والد نے حدیث بیان کی ان سے یونس امی نے ان سے زہری نے اور ان سے عبید اللہ بن عبد اللہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ عرفہ سے عرفہ جاتے ہوئے اسامہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری پر پیچھے بیٹھے ہوئے پھر مزدلفہ سے منیٰ جاتے وقت فضل رضی اللہ عنہ پیچھے بیٹھ گئے تھے، دونوں حضرات نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمرہ عقبہ کی رمی تک برابر تبلیہہ کہتے رہے تھے

۹۸۳۔ حرم کس طرح کے کپڑے پہنے، چادریں اور ہنڈی پہنے

عائشہ رضی اللہ عنہا حرم تھیں لیکن کسم دیکسو کے پھول ایسی رنگے کپڑے پہنے ہوئے تھیں آپ نے فرمایا کہ لوڑیں اپنے چہرہ پر نقاب نہ ڈالیں اور نہ درس یا زعفران کا رنگا ہو کپڑا پہنیں جعفر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں کسم کو خوشبو نہیں سمجھتا، عائشہ

سالم بن عبد اللہ قال سمعت ابن عمر وحدثنا عبد الله بن مسleme عن مالك عن موسى بن عقبه عن سالم بن عبد الله انه سمع اباك يقول ما اهل رسول الله صلى الله عليه وسلم الا من عند المسجد يعني مسجد اذى الحليفة !!

باب ۹۸۱ - ما يلبس المهرم من الثياب

۱۴۴۴۔ حدثنا عبد الله بن يوسف قال أخبرنا مالك عن نافع عن عبد الله بن عمر أن رجلاً قال يا رسول الله صلى الله عليه وسلم ما يلبس المهرم من الثياب قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يلبس القميص ولا العمامة ولا السراويلات ولا البرانس ولا الخفاف إلا أحد لا يجد ثخينين فليلبس خفين وليقطعهما أسفل من الكعبين ولا تلبسوا من الثياب شيئاً منه زعفراناً أو درساً قال أبو عبد الله يغسل المهرم رأسه ولا يترجل ولا يخلت جسده ولا يلبس القميص من رأسه وجسده في الأرض !!

باب ۹۸۲ - التوكب والأذية في الحج

۱۴۴۴۔ حدثنا وهب بن جرير قال حدثني أبي عن يونس الأيلي عن الزهري عن عبيد الله بن عبد الله عن ابن عباس أن أسامة كان ردف النبي صلى الله عليه وسلم من عرفة إلى المزدلفة ثم أراذف الفضل من المزدلفة إلى منى قال فكانا هما قال لم ينزل النبي صلى الله عليه وسلم يلبس حتى رمى الجمرات العقبه !!

باب ۹۸۳ - ما يلبس المهرم من الثياب

والأذية والأذر ولبست عائشة الثياب المعصورة وهي مخرمة قالت لا تلبس ولا تلبو قم ولا تلبس ثوباً يورس ولا زعفران وقال جابر لا أرى المعصرة طيباً ولا كد

رضی اللہ عنہا نے عورتوں کے لئے زیور، سیاہ یا گلابی کپڑے اور موزوں کے پہننے میں کوئی مضائقہ نہیں خیال کیا ہے۔ ابراہیم نے فرمایا کہ کپڑے بدل لینے میں کوئی حرج نہیں !!

۱۴۴۵- ہم سے محمد بن ابی بکر مقدی نے حدیث بیان کی کہ ہم سے فیصل بن سلیمان نے حدیث بیان کی کہ ہم سے موسیٰ بن عقبہ نے حدیث بیان کی کہ ہم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم گنگھا کرتے تیل لگانے اور لڑا اور رداع پہننے کے بعد اپنے صحابہ رضوان علیہم اجمعین کے ساتھ مدینہ سے تشریف لے چلے آپ نے اس وقت زلفان میں رنگے ہوئے ایسے کپڑے کے سوا جس کا رنگ بدن پر لگتا ہو، کسی قسم کی چادر یا تہ بند پہننے سے منع نہیں کیا دن میں آپ ذوالحلیفہ پہن گئے (اور رات میں گزاری) پھر آپ سوار ہوئے اور میدان میں آپ نے اور آپ کے ساتھیوں نے لبیک کہا اور اپنے اونٹوں کو قلاوہ پہنا یا ذی قعدہ کے چہینے میں ابھی پانچ دن باقی تھے۔ پھر آپ جب کم پہننے تو ذی الحجہ کے چار دن گزر چکے تھے آپ نے یہاں بیت اللہ کا طواف کیا اور صفا اور مروہ کی سعی کی آپ (طواف سعی کے بعد) حلال نہیں ہوئے کیونکہ قربانی کے جانور ساتھ تھے اور آپ نے ان کی گردن میں قلاوہ ڈال دیا تھا آپ حجون کے قریب مکہ کے بالائی حصہ میں انترے حج کا احرام آپ کا اب بھی باقی تھا، بیت اللہ کے طواف کے بعد پھر آپ وہاں سے اس وقت تک تشریف نہیں لے گئے جب تک میدانِ معرفہ سے واپس نہ ہوئے آپ نے اپنے ساتھیوں کو حکم دیا تھا کہ وہ بیت اللہ کا طواف کریں اور صفا اور مروہ کے درمیان سعی کریں پھر اپنے سروں کے بال ترشوا کر حلال ہو جائیں یہ فرمان ان لوگوں کے لئے تھا جن کے ساتھ قربانی کے جانور نہیں تھے رحلال ہونے کے بعد حج سے پہلے اگر کسی کے ساتھ اس کی بیوی ہے تو وہ اس سے ہم بستر ہو سکتا تھا۔ اسی طرح خوشبو اور

تَرَعَا لَشْتَهُ بَاسًا بِالْحُلِيِّ وَالْثُوبِ الْأَسْوَدِ وَالْمُزَوَّرِ وَالْخُفِّ لِلْمَرْأَةِ وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ رَوَّابًا مَنْ أَنْ يُتَدَلَّ فَيَا بَهُ !!

۱۴۴۵- حَتَّاش - مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمَقْدِسِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُصَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي كُرَيْبٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمَدِينَةِ بَعْدَ مَا تَرَجَّلَ وَادَّهَنَ وَلَيْسَ إِزْدَادُ وَادَّاهُ هُوَ وَاصْحَابُهُ فَلَمْ يَنْهَ عَنْ قُبَى مِنَ الْأَزْوَاجِ وَالْأَزْوَاجِ أَنْ تُلْبَسَ إِلَّا الْمَرْغُورَةُ الَّتِي تَرْدُمُ عَلَى الْجِلْدِ فَاصْبَحَ يَذِي الْحُلَيْفَةَ رَاكِبًا رَاحِلَتَهُ حَتَّى اسْتَوَى بَعَثَى الْبَيْدَاءَ أَهْلًا هُوَ وَاصْحَابُهُ وَقَدْ بَدَأَتْهُ وَأُولَئِكَ يَحْسِبُ بَقِيَّةً مِنْ ذِي الْقَعْدَةِ فَقَدِمَ مَكَّةَ لِأَدْبَعِ لَيَالٍ تَخْلُوتُ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ قَطَافَ بِالْبَيْتِ وَمَعَى بَيْنَ الْمَقَامِ وَالْمَرْوَةِ وَلَمْ يَجْعَلْ مِنْ أَجْلِ بَدَنِهِ لَئِنْ قَدْ عَاثَرْتَهُ لَيَا عَلَى مَكَّةَ عِنْدَ الْعَبُودِ وَهُوَ مُوَلِّدٌ بِالْحَجِّ وَلَمْ يَقْرَبِ الْكَعْبَةَ بَعْدَ طَوَافِهِ بِهَا حَتَّى رَجَعَ مِنْ عَرَفَةَ وَأَمَرَ اصْحَابَهُ أَنْ يَقْطَعُوا بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ يَقْصُرُوا مِنْ رُءُوسِهِمْ ثُمَّ يَحْلِلُوا وَذَلِكَ لِمَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ بُدْنَةٌ قَدْ هَا وَمَنْ كَانَتْ مَعَهُ امْرَأَتُهُ فَهِيَ لَهُ حَلَالٌ وَالطَّيِّبُ وَالنَّيِّبُ !!

رہے ہوئے) کپڑے کا استعمال بھی اب جائز تھا !!

باب ۹۸۴ - مَن بَاتَ يَذِي الْحُلَيْفَةَ حَتَّى اصْبَحَ قَالَ ابْنُ عَسَاكَرٍ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ !!

۹۸۴- جس نے رات، صبح تک ذوالحلیفہ میں گزاری اس کی روایت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق کی ہے !!

لے حنفیہ کے یہاں عوم کے لئے اس کی اجازت نہیں ہے یہ موقوف رہے کہ یہ طرز عمل عائشہ رضی اللہ عنہا کا اپنا تھا !!
اے اگر کوئی ایسی صورت ہو کہ چہرہ سے نقاب کو جدا رکھا جائے اور چہرہ سے کپڑا اس نہ کرے تو نقاب پہننے میں کوئی مضائقہ نہیں !!

۱۴۴۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ الْمُنْكَدَرِ عَنْ أَنَسٍ بْنِ مَالِكٍ قَالَ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِينَةِ أَرْبَعًا وَبِذِي الْحَلِيفَةِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ بَاتَ حَتَّى أَصْبَحَ بِذِي الْحَلِيفَةِ فَلَمَّا رَأَيْتُ رَأَيْتُهَا وَاسْتَوَيْتُ بِهِ أَهْلًا

۱۴۴۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ أَوْفَى قَالَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الظُّهْرَ بِالْمَدِينَةِ أَرْبَعًا وَالْعَصْرَ بِذِي الْحَلِيفَةِ رَكْعَتَيْنِ قَالَ وَاحْتَبَرْتُهَا حَتَّى أَصْبَحَ

باب ۹۸۵۔ رَفْعُ الصَّوْتِ بِالْأَهْلِ

۱۴۴۸۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِينَةِ الظُّهْرَ أَرْبَعًا وَالْعَصْرَ بِذِي الْحَلِيفَةِ رَكْعَتَيْنِ وَسَمِعْتُهُمْ يَرْفَعُونَ بِهَا جَمِيعًا

باب ۹۸۶۔ التَّحِيَّةُ

۱۴۴۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ ثَارِفٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ تَلْبِيَةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَبَيَّنَتْ أَلَهُمْ تَبَيَّنَتْ لَكَ لَشْرِيكَ لَكَ تَبَيَّنَتْ إِنَّ الْحَمْدُ وَالْإِثْمَةُ لَكَ وَالْمُلْكُ لَكَ لَشْرِيكَ لَكَ

۱۴۵۰۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْأَعْمَشِ عَنْ عُمَادَةَ عَنْ أَبِي عَظِيمَةَ عَنْ عَالِيشَةَ قَالَتْ فِي رَأْسِهَا كَيْفَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكْتُبُ تَبَيَّنَتْ أَلَهُمْ تَبَيَّنَتْ لَكَ لَشْرِيكَ لَكَ تَبَيَّنَتْ إِنَّ الْحَمْدُ وَالْإِثْمَةُ

۱۴۴۶۔ ہم سے عبد اللہ بن محمد نے حدیث بیان کی کہا ہم سے ہشام بن یوسف نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھے ابن جریج نے خبر دی کہا کہ مجھ سے ابن المنکدر نے حدیث بیان کی اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ میں چار رکعتیں پڑھیں لیکن ذوالحلیفہ میں دو رکعت ادا فرمائیں۔ آپ نے رات وہیں گزاری تھی۔ صبح کے وقت جب آپ اپنی سواری پر تشریف فرما ہوئے تو لبیک کہا۔

۱۴۴۷۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے عبد الوہاب نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے ایوب نے حدیث بیان کی ان سے ابو قلابہ نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ میں ظہر چار رکعت پڑھی لیکن ذوالحلیفہ میں عصر دو رکعت (مسافر ہو جانے کی وجہ سے) انہوں نے کہا میرا خیال ہے کہ رات صبح تک آپ نے ذوالحلیفہ میں ہی گزاری !!

۹۸۵۔ لبیک بلند آواز سے کہنا !!

۱۴۴۸۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے حماد بن زید نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے، ان سے ابو قلابہ نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر مدینہ میں چار رکعت پڑھی، لیکن عصر ذوالحلیفہ میں دو رکعت پڑھی۔ میں نے نو سنا کہ لوگ با آواز بلند رجب اور عمرہ دونوں کے لئے لبیک کہہ رہے تھے !!

۹۸۶۔ تلبیہ !!

۱۴۴۹۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی کہا کہ ہمیں مالک نے خبر دی، انہیں ثارف نے اور انہیں عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا تلبیہ یہ تھا "حاضر ہوں" اے اللہ حاضر ہوں میں تیرا کوئی شریک نہیں، حاضر ہوں، تمام حمد تیرے لئے ہی ہے اور تمام لعنتیں تیری ہی طرف سے ہیں، ملک تیرا ہی ہے، تیرا کوئی شریک نہیں !!

۱۴۵۰۔ ہم سے محمد بن یوسف نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے سفیان نے اعش کے واسطے حدیث بیان کی ان سے عمارہ نے ان سے ابو عظیمہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا میں جانتی ہوں کہ کس طرح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تلبیہ کہتے تھے، آپ تلبیہ یوں کہتے تھے تَبَيَّنَتْ أَلَهُمْ تَبَيَّنَتْ لَكَ لَشْرِيكَ لَكَ تَبَيَّنَتْ إِنَّ الْحَمْدُ وَالْإِثْمَةُ

لَكَ . (توجہ مگر نہ چکا ہے) اس کی متابعت ابو معاویہ نے المشرق کے واسطہ سے کی ہے اور شعبہ نے بیان کیا کہ ہمیں سیماں نے خبر دی کہا کہ میں نے خشم سے سنا اور انہوں نے ابو عقیلہ سے انہوں نے بیان کیا کہ میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے سنا ۔ !!

۹۸۷۔ سوار ہوتے وقت، احرام سے پہلے، اللہ تعالیٰ کی حمد اور اس کی تسبیح و تکبیر !

۱۴۵۱۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے وہب نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے ابو بکر نے حدیث بیان کی ان سے ابو قتیبہ نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ میں، ہم بھی آپ کے ساتھ تھے، ظہر کی نماز چار رکعت پڑھی اور ذوالحلیفہ میں عصر کی دو رکعت، آپ رات کو وہیں رہے، صبح ہوئی تو مقام بیداء سے سواری پر بیٹھے ہوئے اللہ تعالیٰ کی حمد، اس کی تسبیح اور تکبیر کہی، پھر حج اللہ عمرہ کے لئے ایک ساتھ احرام باندھا، لوگوں نے بھی آپ کے ساتھ دونوں کا ایک ساتھ احرام باندھا جب ہم مکہ آئے تو آپ کے حکم سے لوگ حلال ہو گئے (افعال عمرہ ادا کرنے کے بعد وہ لوگ جنہوں نے تمتع کا احرام باندھا تھا) پھر یوم ترویہ میں سب نے حج کا احرام باندھا، انہوں نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ سے کھڑے ہو کر بہت سے اونٹ ذبح کئے حضور اکرمؐ نے مدینہ میں بھی دو سنگوں والے سینڈھے ذبح کئے تھے، ابو عبد اللہ (مصنف) نے کہا کہ روایت کا یہ مکمل ایوب کے واسطہ سے ہے انہوں نے کسی شخص سے بواسطہ انس رضی اللہ عنہ روایت کی ہے !!

۹۸۸۔ جس نے سواری پر اس وقت احرام باندھا جب

سواری انہیں لیکر پوری طرح کھڑی ہو گئی !!

۱۴۵۲۔ ہم سے ابو عاصم نے حدیث بیان کی کہا کہ ہمیں ابن حزمیج نے خبر دی کہا کہ مجھے صالح بن کیسان نے خبر دی "انہیں نافع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو لے کر آپ کی سواری پوری طرح کھڑی ہو گئی تو آپ نے احرام باندھا !!

۹۸۹۔ قبلہ رو ہو کر احرام باندھنا، ابو عمر نے کہا کہ ہم سے

عبد الوارث نے حدیث بیان کی، انہوں نے کہا کہ ہم سے ایوب نے نافع کے واسطہ سے حدیث بیان کی انہوں نے بیان کیا کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ جب ذوالحلیفہ میں صبح کی نماز پڑھ چکے

لَكَ تَابَعَهُ أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ وَقَالَ شُعْبَةُ أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ قَالَ سَمِعْتُ خَيْثَمَةَ عَنْ أَبِي عَقِيلَةَ قَالَ سَمِعْتُ عَائِشَةَ !!

باب ۹۸۷۔ التَّحْمِيدُ وَالْتَّسْبِيحُ،

وَالْتَّكْبِيرُ قَبْلَ الْإِحْلَالِ عِنْدَ التَّكْوُبِ عَلَى الدَّائِرَةِ

۱۴۵۱۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا وَهْبُ قَالَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي قَلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَحْنُ مَعَهُ بِالْمَدِينَةِ الظُّهْرَ أَرْبَعًا وَالْعَصْرَ بِيْذِي الْعُحَيْقَةِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ بَاتَ يَمْلَأُ أَصْبَحَ ثُمَّ رَأَيْتُ حَتَّى اسْتَوَتْ بِهِ عَلَى الْبَيْتِ أَوْ حَيْدَ الْمَلَّةِ وَسَبَّحَ وَكَبَّرَ ثُمَّ أَهْلُ يَحْجُجَ وَعُمْرَةَ وَأَهْلُ النَّاسِ يَهْبِطُ قَلَمًا قَدِمْنَا أَمْرَ النَّاسِ فَحَتُّوا حَتَّى إِذَا كَانَ يَوْمُ التَّروِيَةِ أَهَلُّوا بِالْحَجِّ قَالَ وَنَحْرُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَدَنَاتٍ يَبْدُوهُ قِيَامًا وَدَبَّحَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَيْتَيْنِ كَبْتَيْنِ أَمَدَحَيْنِ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ قَالَ بَعَثَهُمْ هَذَا عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَجَلٍ عَنْ أَنَسٍ !!

(مصنف) نے کہا کہ روایت کا یہ مکمل ایوب کے واسطہ سے ہے انہوں نے کسی شخص سے بواسطہ انس رضی اللہ عنہ روایت کی ہے !!

باب ۹۸۸۔ مَنِ أَهْلَ حَيْتَ اسْتَوَتْ

بِهِ رَأَيْتُهُ !!

۱۴۵۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي صَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ أَبِي عُمَرَ قَالَ أَهْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ اسْتَوَتْ بِهِ رَأَيْتُهُ قَائِمَةً !!

باب ۹۸۹۔ الْإِحْلَالُ مُسْتَقْبِلَ الْبَيْتَةِ

وَقَالَ أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ نَافِعٍ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا صَلَّى الْقَدَاةَ يَبْذُرُ الْعُحَيْقَةَ أَمْرًا بِرَأَيْتُهُ

فَوُحِلَّتْ لَكُمْ زَكَاتُ فَيَاذَا اسْتَوَتْ بِهِ اسْتَقْبَلَتْ
الْقِبْلَةَ قَائِمًا ثُمَّ يُكَبِّرُ حَتَّى يَبْلُغَ الْخَدَمَ
ثُمَّ يُسَبِّحُ حَتَّى إِذَا اجْتَاؤَ دَاوُلَى بَاتَ
بِهِ حَتَّى يُضَيِّعَ فَيَاذَا صَلَّى الْقَدَا لَا أَغْتَسِلَ
وَرَزَعَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَعَلَ ذَلِكَ تَابِعَهُ رُسُلُ عِيسَى عَنْ أَيُّوبَ فِي الْغُلِّ
یہ جانتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اسی طرح کیا تھا۔ اس روایت کی متابعت اسماعیل نے ایوب کے واسطے سے

فعل کے ذکر کے سلسلے میں کی ہے ۱۱

۱۴۵۳۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ أَبُو التَّوَيْمِ
قَالَ حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ عَنْ تَافِيعٍ قَالَ قَالَ ابْنُ عُسْرٍ إِذَا ارَادَ
الْخُرُوجَ إِلَى مَكَّةَ أَدْعَى يَدَهُ يَمِينًا لِيَسْتَلِمَ رَأْسَهُ فَيَكْبِتُ
ثُمَّ يَأْتِي مَسْجِدَهُ فِي الْحَيْفَةِ فَيُصَلِّي ثُمَّ يَرْكُبُ فَيَاذَا
اسْتَوَتْ بِهِ رَأْسَهُ قَائِمَةً آخِرَةً ثُمَّ قَالَ هَكَذَا رَأَيْتُ
الَّتِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ ۱۱

باب ۹۹۔ التَّيْمِيَّةُ إِذَا اخْتَدَى الْوَادِيَّ

۱۴۵۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا
ابْنُ عَدِي عَنْ ابْنِ عُيُوفٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ كُنَّا عِنْدَ ابْنِ
عَبَّاسٍ فَقَدْ كَرَّوْا الدَّجَالَ أَنَّهُ قَالَ مَكْتُوبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ
كَافِرٌ قَالَ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ كَذَبْتُكُمْ وَلَيْسَ كَذِبُهُ قَالَ
أَمَّا مُوسَى كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْهِ إِذَا اخْتَدَى فِي الْوَادِي يَكْبِتُ

آپ نے یہ فرمایا تھا کہ گویا موسیٰ علیہ السلام کو میں دیکھ رہا ہوں کہ جب آپ وادی میں اترتے ہیں تو تلبیہ کہتے ہیں ۱۱

باب ۹۹۱۔ كَيْفَ نَهَلَ الْعَائِضُ وَالشَّفَاءُ

أَهْلُ نَهْلِهِ بِهِ وَاسْتَهْلَكْنَا وَاهْلَكْنَا الْهَيْلَ
كُنْهُ وَمِنَ الْكُفُورِ وَاسْتَهْلَكْنَا الْمَطَرُ خَرَجَ مِنْ

تو سواری تیار کرنے کے لئے فرمایا، سواری لائی گئی تو آپ
اس پر سوار ہوئے اور جب آپ کو لے کر کھڑی ہو گئی تو آپ
کھڑے ہو کر قبلہ رو ہو گئے اور پھر تلبیہ کہنا شروع کیا نا انکہ حرم
میں داخل ہو گئے۔ وہاں پہنچ کر آپ لبیک کہنا بند کر دیتے
پس پھر طوسی تشریف لا کر رات وہیں گزارتے ہیں، صبح ہوتی
ہے تو نماز پڑھتے ہیں اور غسل کرتے ہیں۔ آپ یقین کے ساتھ

یہ جانتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اسی طرح کیا تھا۔ اس روایت کی متابعت اسماعیل نے ایوب کے واسطے سے

۱۴۵۳۔ ہم سے ابوالریح سلیمان بن داؤد نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم
سے فلیح نے حدیث بیان کی کہ ان سے نافع نے بیان کیا کہ ابن عمر رضی اللہ
عنه جب مکہ جانے کا ارادہ کرتے تو پہلے ایک بے خوشو کا تیل استعمال کرتے
اس کے بعد جب مسجد و الحیفہ تشریف لائے، یہاں نماز پڑھتے اور سوار ہوتے
جب سواری آپ کو لے کر پوری طرح کھڑی ہو جاتی تو احرام باندھتے اپنے
کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح کرتے دیکھا تھا ۱۱

۹۹۰۔ وادی میں اترتے وقت تلبیہ ۱۱

۱۴۵۴۔ ہم سے محمد بن مثنیٰ نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے ابن عدی
حدیث بیان کی ان سے ابن عون نے ان سے مجاہد نے بیان کیا کہ ہم ابن عباس
رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر تھے مجلس میں دجال کا ذکر چلا کہ اہل حضور
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان یہ لکھا ہوا
ہوگا "کافر" تو ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے یہ نہیں سنا ہے، ہاں

آپ نے یہ فرمایا تھا کہ گویا موسیٰ علیہ السلام کو میں دیکھ رہا ہوں کہ جب آپ وادی میں اترتے ہیں تو تلبیہ کہتے ہیں ۱۱

۹۹۱۔ حائضہ اور نساء کس طرح احرام باندھیں ؟ اہل

زبان سے اس کو ادا کرنے کے معنی میں آتا ہے استہلکنا

اور اهلنا الہلال۔ یہ سب ظاہر ہونے کے معنی میں مستعمل ہے

۱۱۔ اس روایت کی بعض تفصیلات کتاب اللباس میں آئیں گی، غالباً موسیٰ علیہ السلام نے اپنی زندگی میں حج نہیں کیا تھا اس لئے وفات کے بعد
کے بعد عالم مثال میں حج کیا عیسیٰ السلام نے بھی حج نہیں کیا تھا، چنانچہ آپ قرب قیامت میں نزول کے بعد حج کریں گے وفات کے بعد عالم مثال
میں صالح بندوں کے لئے عمل نیک احادیث سے ثابت ہے۔ حدیث میں ہے کہ اہل حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے موسیٰ علیہ السلام کو ان کی
قبر میں نماز پڑھتے دیکھا، اس طرح کی احادیث بکثرت ہیں اور یہ امت کا اجماعی مسئلہ ہے ۱۱

النِّكَاحِ وَمَا أَهْلَ لَيْعُونِ اللَّهُ بِهِ وَهُوَ

وَمِنْ اسْتِهْلَالِ النَّسَبِ ۝

۱۴۵۵۔ حَدَّثَنَا - عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُسْلِمَةَ قَالَ

أَخْبَوْنَا مَالِكًا عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ
الرَّبِيعِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَأَمَلْنَا لِعُمُورَةَ ثَمْرَةً قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ مَعَهُ هَذِي فَلْيَهْلُ بِالْعَجَةِ مَعَ
الْعُمُورَةَ ثَمْرَةً لَا يَحِلُّ حَتَّى يَحِلَّ مِنْهَا جَمِيعًا فَقَدِمَتْ
مَكَّةَ وَأَنَا حَائِضٌ وَلَمَّا أَطَلْتُ بِالْبَيْتِ وَلَوْ بَيْنَ الْهَضَا
وَالْمَرْوَةِ لَشَكُوتُ ذَلِكَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَ انْفُضِي رَأْسَكَ وَأَمْتِشِطِي وَأَهْلِي بِالْعَجَةِ وَدُمِي
الْعُمُورَةَ لَقَعَلْتُ قَلَمًا قَضَيْتَا الْحَجَّ أَرْسَلَنِي النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ
إِلَى التَّنْعِيمِ فَأَقْتَمَرْتُ فَقَالَ هَذِهِ مَكَانُ عُمُرَاتِكَ
قَالَتْ فَطَوَّافُ الَّذِينَ كَانُوا أَهْلُوا بِالْعُمُورَةِ بِالْبَيْتِ
وَبَيْنَ الْهَضَا وَالْمَرْوَةِ ثَمْرَةً حَتَّى تَمَّ طَوَّافُوا طَوَّافًا
أَتَحَرَّبَعْدَ أَنْ تَرَجَعُوا مِنْ مَكَّةَ وَأَمَّا الَّذِينَ جَمَعُوا
الْحَجَّ وَالْعُمُورَةَ فَإِنَّمَا طَوَّافُوا طَوَّافًا وَاحِدًا ۝

کر کے حلال ہو گئے۔ پھر مٹی سے واپس ہونے پر دوسرا طواف کیا، لیکن جن لوگوں نے حج اور عمرہ کا ایک ساتھ احرام باندھا تھا تو انہوں نے

صرف ایک طواف کیا ۝

۹۹۲۔ مَنِ أَهَلَ فِي ذِمِّنِ النَّبِيِّ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَاهِلًا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ابْنُ عُمرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۝

کہتے ہیں کہ استہلال المطر، یعنی بارش بادل سے باہر آگئی

و ماہل بغیر اللہ بہر استہلال العصبی سے ماخوذ ہے ۝

۱۴۵۵۔ ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی کہا کہ جس ماکہ
نے ابن شہاب کے واسطے سے خبر دی، انہیں مروہ بن زبیر نے اور ان سے
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا
کہ ہم حجۃ الوداع میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چلے۔ پہلے ہم نے
عمرہ کا احرام باندھا تھا لیکن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس کے
ساتھ ہدی ہو تو اسے عمرہ کے ساتھ حج کا بھی احرام باندھ لینا چاہیئے ایسا
شخصی درمیان میں حلال نہیں ہو سکتا بلکہ حج اور عمرہ دونوں سے ایک
ساتھ حلال ہو گا۔ میں بھی مکہ آئی تھی اس وقت میں حائضہ ہو گئی تھی
اس لئے بیت اللہ کا طواف نہ کر سکی اور نہ صفا اور مروہ کی سعی، میں نے
اس کے متعلق نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا تو آپ نے فرمایا کہ اپنا
سر کھول لو کنگھا کر لو اور عمرہ چھوڑ کر حج کا احرام باندھ لو، چنانچہ میں نے
ایسا ہی کیا۔ پھر جب ہم برج سے فارغ ہو گئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے مجھے عبد الرحمن بن ابی بکر (حضرت عائشہ کے بھائی) کے ساتھ تنعم
بھیجا، میں نے وہاں سے عمرہ کا احرام باندھا (اور عمرہ ادا کیا) ان حضور
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ تمہارے اس عمرہ کے بدلہ میں ہے (جسے
تم نے چھوڑ دیا تھا)، عائشہ نے بیان کیا کہ جن لوگوں نے حجۃ الوداع میں
صرف عمرہ کا احرام باندھا تھا، وہ بیت اللہ کا طواف صفا اور مروہ کی سعی
کر کے حلال ہو گئے، لیکن جن لوگوں نے حج اور عمرہ کا ایک ساتھ احرام باندھا تھا تو انہوں نے

۹۹۲۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں جس نے ان

حضور کی طرح احرام باندھا، اس کی روایت ابن عمر رضی اللہ

عنہ نے ان حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے کی ہے ۝

لے احصاف کے نزدیک بھی صورت حال یہی تھی کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے پہلے صرف عمرہ کا احرام باندھا تھا جسے حیض کی وجہ سے چھوڑنا پڑا، اشواف
یہ کہتے ہیں کہ ام المومنین نے قرآن کا احرام باندھا تھا لیکن سوال یہ ہے کہ احرام مگر باقی تھا تو اس حضور انہیں کنگھا کرنے کا کیوں حکم دیا، اس طرح
عمرہ کے احرام کو چھوڑ دینے کا کیوں حکم دیا اشواف کی طرف سے ان اعتراضات پر جو تاویل کی جاتی ہیں وہ ناکافی ہیں، یہ حدیث اپنے
مسئلہ میں بہت واضح ہے ۝

ہم سے مکی بن ابراہیم نے حدیث بیان کی ان سے ابن جریج نے ان سے عطاء نے بیان کیا کہ جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے علی رضی اللہ عنہ کو حکم دیا تھا کہ وہ اپنے اہرام کو نہ توڑیں، انہوں نے سراقہ کا قول بھی ذکر کیا تھا مگر محمد بن ابی بکر نے ابن جریج کے واسطے سے یہ زیادتی کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا۔ علی! آپ نے کس چیز کا احرام باندھا ہے؟ انہوں نے عرض کی، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جس کا احرام باندھا ہو اسی کا میں نے بھی باندھا ہے، آنحضور

۱۴۵۷۔ ہم نے حسن بن علی غلال ہذلی نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے عبد الصمد نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے سلیم بن جہان نے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے مروان اصغر سے سنا اور ان سے اس بن مانک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا تھا کہ علی رضی اللہ عنہ میں سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے پوچھا کہ کس کا احرام باندھا ہے آپ نے کہا کہ جس کا آنحضور نے باندھا ہو، اس پر آپ نے فرمایا کہ اگر میرے ساتھ ہدی نہ ہوتی تو میں حلال ہو جاتا۔

۱۴۵۸۔ ہم سے محمد بن یوسف نے حدیث کی کہا کہ ہم سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے قیس بن مسلم نے ان سے طارق بن شہاب نے اور ان سے موسیٰ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ مجھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے میری قوم کے پاس میں بھیجا تھا جب حجۃ الوداع کے موقع پر امی آیا تو آپ سے بطحا میں ملاقات ہوئی آپ نے دریافت فرمایا کہ کس کا احرام باندھا ہے؟ میں نے عرض کی کہ آنحضور نے جس کا باندھا ہو، آپ نے دریافت فرمایا کیا تمہارے ساتھ ہدی ہے (قربانی کا جانور) میں نے عرض کی کہ نہیں اس لئے آپ نے مجھے حکم دیا کہ میں بیت اللہ کا طواف اور صفارہ کی سعی کروں۔ اس کے بعد آپ نے حلال ہو جانے کے لئے فرمایا چنانچہ میں اپنی قوم کی ایک خاتون کے پاس آیا، انہوں نے میرے سر کا کنگھا کیا۔ یا میرا سر دھویا، پھر عمر رضی اللہ عنہ کا دور کیا، تو آپ نے فرمایا کہ ہمیں اللہ کی کتاب پر عمل کرنا چاہیے کہ اس میں پورا کرنے کا حکم ہے، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے ”حج اور عمرہ اللہ کی رضا کے لئے پورا کرو“ اور ہمیں نبی کریم صلی اللہ

۱۴۵۹۔ حَدَّثَنَا النُّعْمِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ قَالَ جَابِرُ امْرِئِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدِمَا أَنْ يُعِينَهُ عَلَى احْرَامِهِ وَذَكَرَ قَوْلَ سَوَاقِةٍ وَلَا أَدْرِي مَنْ بَنِي عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ لَمْ يَأْتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا أَهْلَنْتُ بِمَا عَلَيَّ قَالَ يَمَّا أَهَلَّ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَاهِدٌ وَأَمَلْتُ حَرَامًا كَمَا أَنْتَ !!

نے فرمایا کہ پھر قربانی کرو اور اپنی اسی حالت پر احرام پہن لی رکھو ۱۴۵۷۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْغَلَالِيُّ الْهَذَلِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْقَسِيدِ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمُ بْنُ جِهَانَ قَالَ سَمِعْتُ مَرْوَانَ الْأَصْفَرَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَدِمَ عَلَيَّ هَلِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْيَمَنِ فَقَالَ يَمَّا أَهْلَنْتُ قَالَ يَمَّا أَهَلَّ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ تَوَلَّأْتُ أَتَا مَعِيَ الْهَدْيُ رَاخُلْتُ !!

۱۴۵۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ قَيْسِ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ بَعَثَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى قَوْمِي بِالْيَمَنِ فَجِئْتُ وَهُوَ بِالْبَطْحَاءِ فَقَالَ يَمَّا أَهْلَنْتُ فَقُلْتُ أَهْلَنْتُ كَالْهَذَلِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هَلْ مَعَكَ مِنْ هَدْيٍ قُلْتُ لَا فَأَمَرَ أَنْ أَطُوفَ بِالْبَيْتِ لَطُفْتُ بِالْبَيْتِ وَبِالضُّعَا وَالْمُزَوَّةِ ثُمَّ آمَرَنِي فَاخْلَلْتُ كَمَا تَأْتِي أَمْرًا قَوْمِي فَمَسَّطَنِي أَوْ عَسَلْتُ رَأْسِي فَقَدِمَ عُسْرٌ فَقَالَ إِنَّ تَأْخُذُ بِكِتَابِ اللَّهِ فَإِنَّهُ يَأْمُرُنَا بِالنِّسَامِ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى وَاتَّبِعُوا النِّجْمَ وَالْعُمُودَةَ إِلَيْهِ وَأَنْ تَأْخُذُوا سُنَّةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّهُ لَمْ يَحِلَّ حَتَّى تَحْذَرُوا الْهَدْيَ !!

ساقہ سراقہ کا سوال اور ان حضور کا جواب آئندہ موصول آئے گا !!

۳

علیہ وسلم کی سنت پر بھی عمل کرنا چاہیے کہ آپ قربانی کا جانور ذبح کرنے سے پہلے حلال نہیں ہوئے تھے ۱۱

۹۹۳۔ قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى الْحَجَّ أَشْهَرُ
تَعْلُومَاتٍ ۱۱ فَمَنْ قَرَضَ فِيهِمْ الْحَجَّ
فَلَا دَفْعَ وَلَا مُسَوِّقَ وَلَا حِدَالَ فِي الْحَجِّ
يَسْتَلُونَكَ عَنِ الْآهْلِةِ فُلْ هِيَ مَوَاقِفُ
الْبَنَاتِ وَالْحَجَّ وَقَالَ ابْنُ عُثْمَانَ أَشْهَرُ الْحَجِّ
سَوَالٌ وَذَلِكَ الْقَعْدَةُ وَعَشْرُونَ ذِي الْحِجَّةِ
وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ مِنَ الشُّعْبَةِ أَنْ لَا يَحْرِمَ
بِالْحَجِّ إِلَّا فِي أَشْهُرِ الْحَجِّ وَكَرَّةَ عُثْمَانَ
أَنْ يُحْرِمَ مِنْ حُدُودِهَا أَوْ كَرَامَاتٍ ۱۱

۹۹۳۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ حج کے مہینے متعین ہیں
اس لئے ہوشیاری ان مہینوں میں خود پر حج لازم کرے تو
نہ جماع اور دواغی جماع کے قریب جائے، نہ گناہ کے اور
نہ جھگڑے کے، آپ سے لوگ چاند کے بارے میں دریافت
کرتے ہیں آپ بنا دیجئے کہ یہ لوگوں کے باہمی معاملات اور
حج کی تعیین کے لئے ہے، ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ
حج کے مہینے شوال ذی قعدہ اور ذی الحجہ کے دس دن ہیں
ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ سنت یہ ہے کہ حج کا احرام
حج کے مہینوں ہی میں باندھا جائے، عثمان رضی اللہ عنہ

خراسان یا کرمان جیسی دور جگہوں سے حج کا احرام باندھنا پسند نہیں فرماتے تھے ۱۱

۱۲۵۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا
أَبُو بَكْرِ الْخَثْعَمِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ حُسَيْنٍ قَالَ
سَمِعْتُ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ
حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي
أَشْهُرِ الْحَجِّ وَلَيَالِي الْحَجِّ تَنْزِلُنَا يَسْتَرِفُ ثَلَاثُ
فَخَرَجَ إِلَى أَصْحَابِهِ فَقَالَ مَنْ لَمْ يَكُنْ فَيَنْكُرْ مَعَهُ
هَذِهِ فَأَتَتْ أَنْ يَجْعَلَهَا عُمَرَةً فَلْيَفْعَلْ وَمَنْ كَانَ
مَعَهُ الْهَذِي فَلَا قَالَتْ فَلَا يَخِذُ بِهَا وَالتَّارِكُ لَهَا،

۱۲۵۹۔ ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی کہ ہم سے ابو بکر خثعمی
نے حدیث بیان کی کہ ہم سے القاسم بن محمد نے حدیث بیان کی کہ میں نے
قاسم بن محمد سے سنا ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا تھا کہ ہم
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج کے مہینوں میں حج کی راتوں میں
اور حج کے ایام میں نکلے۔ ہم نے مقام صرف میں قیام کیا، آپ نے بیان کیا
کہ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کو خطاب کر کے ارشاد فرمایا کہ
جس کے ساتھ ہدی (قربانی کا جانور) نہ ہوا اور وہ چاہتا ہو کہ اپنے
احرام کو صرف عمرہ کا بنالے تو اسے ایسا کر لینا چاہیئے، لیکن جس کے ساتھ

رہے ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے مختلف روایتوں کی روشنی میں یہ لکھا ہے کہ یہ خاقون ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کی بھادج تھیں ۱۱

۱۲۵۹ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ باب کی ان تمام احادیث سے یہ واضح کرنے چاہتے ہیں کہ آیا اگر کوئی شخص احرام اس طرح باندھے کہ فلاں شخص
نے جس طرح کا احرام باندھا، اسی طرح کا میں بھی باندھنا ہوں تو اس سے وہ حرم ہو جائے گا یا نہیں؟ حنفیہ کا مسلک یہ ہے کہ حرم تو ہو جائے گا
لیکن انفعال حج کے شروع کرنے سے پہلے اسے اس کی تعیین کرنی پڑے گی کہ وہ اپنے اس احرام سے دو عبادتوں، حج اور عمرہ میں کون سی عبادت
بجالائے گا حضرت ابو موسیٰ اور حضرت علی دونوں بزرگوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے احرام کی طرح احرام باندھا، لیکن ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کو
یہ حکم ہوا کہ وہ عمرہ کے بعد حلال ہو جائیں اور پھر احرام حج باندھیں، دوسری طرف علی رضی اللہ عنہ کو ایسا کوئی حکم نہیں، بلکہ انہیں اپنا احرام باقی رکھنا تھا
اور حج کے بعد حلال ہونا تھا، کیونکہ اس کے ساتھ ہدی تھی جس کا مطلب یہ تھا کہ وہ حج میں حلال نہیں ہو سکتے تھے دونوں بزرگوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ
وسلم کے احرام پر اپنا احرام باندھا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بذات خود تدارن تھے لیکن دونوں صحابہ کے احرام میں اختلاف ہو جاتا ہے اس لئے معلوم ہوا
کہ اصل احرام تو اس طرح کی نیت سے ہو جاتا ہے لیکن نیت کی تعیین نہیں ہوتی اور انفعال حج یا عمرہ کرنے سے پہلے تعیین کر لینا ضروری ہے اس
باب میں ضحنا متعدد ایسی احادیث آگئی ہیں جو ان کے مابین مختلف فیہ ہیں، نہایت طویل مباحث اس ضمن میں ہیں جو مطولات میں دیکھے جاسکتے ہیں ۱۱

وَمِنْ أَصْحَابِهِ قَالَتْ قَامَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَجُلًا مِنْ أَصْحَابِهِ فَكَانُوا أَهْلَ مُؤَدَّةٍ وَكَانَ مَعَهُمُ الْهَدْيُ فَلَمَّا رَفَعُوا رَأَى الْعُمَرُ قَالَتْ فَذَلِكِ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا ابْنُكِ فَقَالَ مَا يَكُونُ يَا هُنَا قُلْتُ سَمِعْتُ قَوْلَكَ لَا أَصْحَابِكَ فَمَنَعْتُ الْعُمَرُ قَالَ وَمَا سَأَلْتُ قُلْتُ لَا أَصْلِي قَالَ فَلَا يَصْرُفُكِ إِلَّا مَا أَنْتِ أُمْرًا وَمِنْ مَاتِ أَدَمَ كَتَبَ اللَّهُ عَلَيْكَ مَا كَتَبَ عَلَيْهِمْ فَكَوْنِي فِي حِجَابِكَ فَقَسَى اللَّهُ أَنْ يَزِدَّ قَلْبُهَا قَالَتْ فَخَرَجْنَا فِي حَاجَتِهِ حَتَّى قَدِمْنَا وَنَحْنُ فَمَقْهُرْتُ ثُمَّ خَرَجْتُ مِنْ مَتْنِي فَأَقْصْتُ بِالْبَيْتِ قَالَتْ ثُمَّ خَرَجْتُ مَعَهُ فِي الْغَدْرِ الْأَجِيرِ حَتَّى تَرَلِ الْمُعْصَبِ وَتَرَلْنَا مَعَهُ قَدَمًا عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ فَقَالَ اخْذُ بِأُخْرِكَ مِنَ الْعَمْرِ فَلْتَهْمِلِي بِعُمَرَةَ ثُمَّ اغْوِهَا ثُمَّ انْتَبِهَا فَإِنِّي أَنْظُرُ كَمَا حَتَّى تَأْتِيَا قَالَتْ فَخَرَجْنَا حَتَّى إِذَا اقْرَعْتُ وَقَرْنَا مِنَ الطَّوَافِ ثُمَّ سَجَدْتُ بِسَجْدَةٍ فَقَالَ هَلْ قَرَعْتُمْ قُلْتُ نَعَمْ قَالَتْ يَا زَيْلِ فِي أَصْحَابِهِ فَأَذْهَلِ النَّاسُ فَمَرَّ مَتَوَّجَهَا إِلَى التَّيْمِ نَسَتْ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ يُضَيِّقُونَ مَنَاصِدَ يُضَيِّقُونَ قَبِيْرًا وَيَقَالُ صَالِحٌ يَضُوْرُ ضَوْرًا أَوْ فَتْرِيْفُْرُ فَتْرًا ۝

ہدی ہے وہ ایسا نہیں کر سکتا عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا کہ ان حضور کے بعض اصحاب نے اس فرمان پر عمل کیا اور بعض نے نہیں کیا۔ سہ انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے بعض اصحاب جو استطاعت و وسعت و ولے تھے۔ ان کے ساتھ ہدی بھی تھی اس لئے وہ تنہا لڑہ نہیں کر سکتے تھے، یعنی تیس، جس میں لڑہ کرنے کے بعد حاجی حلال ہو جاتا ہے اور پھر نئے تہرے سے حج کا احرام باندھتا ہے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے یہاں تشریف لائے تو میں رو رہی تھی آپ نے دریافت فرمایا کہ رو کیوں رہی ہو؟ میں نے عرض کی کہ میں نے آپ کے اصحاب سے کوسن لیا، اب تو میں عمرہ نہیں کر سکتی گی آپ نے پوچھا کیا بات ہے؟ میں بولی، میں نماز پڑھنے کے قابل نہیں رہی، یعنی عائشہ ہو گئی، آپ نے فرمایا، کوئی تہرج نہیں، تم بھی آدم کی بیٹیوں کی طرح ایک عورت ہو اور اللہ نے تمہارے لئے بھی وہ مقدر کیا ہے جو تمام عورتوں کے لئے کیا ہے، اس لئے (لڑہ چھوڑ کر) حج میں آجاؤ، اللہ تعالیٰ تمہیں جلد ہی عمرو کی توفیق دے گا۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ہم حج کے لئے نکلے، جب ہم مٹی پیٹنے تو میں پاک ہو گئی، پھر مٹی سے جب میں نکلی تو بیت اللہ کا طواف کیا، آپ نے بیان کیا کہ اگر الامر میں آں حضور کے ساتھ جب واپس ہونے لگی تو آپ نے وادی مسیب میں پڑا دیا، ہم بھی آپ کے ساتھ ٹھہرے آپ نے، عبدالرحمن بن ابی بکر کو بلا کر کہا کہ اپنی بہن کو لے کر دم سے باہر جاؤ اور وہاں سے عمرہ کا احرام باندھو، عمرہ سے فارغ ہو کر تم لوگ ہمیں واپس آجاؤ، میں تہدی واپس کا انتظار کرتا ہوں گا عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ہم (آں حضور کی ہدایت کے مطابق) چلے اور جب میں اور میرے بھائی طواف سے فارغ ہوئے تو میں سحر کے وقت آپ کی خدمت میں پہنچی آپ نے پوچھا کہ فارغ ہوئیں؟ میں نے کہا ہاں۔ تب آپ نے اپنے ساتھیوں سے سفر شروع کر دینے کے لئے کہا، سفر شروع ہو گیا اور آپ (مدینہ منورہ واپس ہوئے تھے) ابو عبد اللہ (مصنف رحمۃ اللہ علیہ) نے کہا کہ یغیر، ضار یغیر یغیر اے مشتق ہے ضار یغیر ضرور! بھی استعمال ہوتا ہے۔ اور ضر یغیر ضرر! بھی ۝

سے کیونکہ درود و نئے احرام باندھ لینے کی صورت میں جنابات کا خطرہ ہوتا ہے اس لئے آپ نے پسند نہیں فرمایا۔ پہلے آپ نے رخصت دی تھی پھر جب آپ کو پہنچے تو افعال حج شروع کرنے سے پہلے آپ نے حکم دیا بعض روایتوں میں ہے کہ کسی نے اس پر عمل نہیں کیا اس روایت میں اگرچہ بعض کا لفظ ہے لیکن اکثریت نے تامل کیا تھا اس پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم بہت غصہ ہوئے، ان حزب حج سے مینوں میں لڑہ کرنا چھایا نہیں سمجھتے تھے اور تامل بھی غالباً اسی وجہ سے ہوا تھا، آں حضور کا حکم محض رخصت کے دہر میں تھا اور آپ غصہ اسی وجہ سے ہوئے تھے کہ صحابہ نے اللہ کی دی ہوئی ایک رخصت پر عمل کرنے میں اظہار تامل کیا تھا بہت سے موانع پر آپ کا اس طرح کی وجوہ کی بنا پر غصہ ثابت ہے، سفر میں رزہ رکھنے کی وجہ سے بھی آپ نے ایک مرتبہ تنگی کا اظہار فرمایا تھا، اور فرمایا کہ سفر میں رزہ رکھنا کوئی بڑی نیکی نہیں ہے، بعض اہل سنت نے مسجد نبوی میں الکلاف کیا، آپ نے ان کے جھوٹے دیکھا تو ناگواری کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا کہ اچھا نیکی کرنے چلی ہیں یہ مثال بھی اسی نوعیت کی ہے!

باب ۹۹۴۔ التَّمَتُّعُ وَالْفِرَانُ وَالْأَفْرَادُ بِالْحَجِّ وَقَسْمُ الْحَجِّ لِمَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ هَدًى ۱۱

۹۹۴۔ حج میں تمتع، قرآن اور افراد اور جس کے ساتھ ہدی نہ ہو اسے حج فسخ کرنے کی اجازت ۱۱

۱۴۶۰۔ حَدَّثَنَا عَنْ ثَابِتٍ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا تَرَى إِلَّا أَكْثَرَ الْحَجِّ فَلَمَّا قَدِمْنَا تَطَوَّفْنَا بِابْتِئَاتٍ فَأَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَمْ يَكُنْ سَاقٍ الْهَدْيِ أَنْ يَجْلُ فَعَلْنَا مَنْ لَمْ يَكُنْ سَاقٍ الْهَدْيِ وَنِسَاءُ كَلَّا لَيْسَتْ قَاخَلْنِ قَالَتْ عَائِشَةُ تَحِضُّتُ لَكُمَا أَطْفُ بِابْتِئَاتٍ فَلَمَّا كَانَتْ لَيْلَةُ الْحَضْبَةِ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ يَرْجِعُ النَّاسُ بِعُسْرَةٍ وَحَجَّةٍ وَأَرْجِعُ أَنَا بِعُسْرَةٍ قَالَ أَوْ مَا طُفْتُ لِيَايَ قَدِمْنَا مَتَلَةً قُلْتُ لَا قَالَ قَادُ هَبْنِي مَعَ أَخِيكَ إِلَى الشَّعْبِ كَأَهْلِي بِعُسْرَةٍ ثَمَّ مَوْعِدُكَ كَذَا وَكَذَا أَوْ قَالَتْ حَفِيَّةُ مَا أَرَانِي إِلَّا حَاسِبَتَكُمْ تَقَالَ عُقْرَى خَلْفِي أَوْ مَا طُفْتُ يَوْمَ الْخَيْرِ قَالَتْ قُلْتُ بَلَى قَالَ لَا بَأْسَ أَفْعُرِي قَالَتْ عَائِشَةُ فَلْيَقِنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُصْعِدٌ مِنْ مَتَلَةٍ وَأَنَا مِنْهُيْطَةٌ عَلَيْهَا أَوْ أَنَا مُصْعِدَةٌ وَهُوَ مِنْهُيْطٌ مِنْهَا ۱۱

۱۴۶۰۔ ہم سے عثمان نے حدیث بیان کی کہ ایک ہم سے جریر نے حدیث بیان کی ان سے منصور نے، ان سے ابراہیم نے اور ان سے اسود نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ہم حج کے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چلے، ہمارا مقصد حج کے سوا اور کچھ نہ تھا، جب ہم مکہ پہنچے تو بیت اللہ کا طواف کیا، اس حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم تھا جو ہدی اپنے ساتھ نہ لایا ہو اسے حلال ہو جانا چاہیئے چنانچہ جن کے پاس ہدی نہیں تھی وہ حلال ہو گئے دافال عمرہ کے بعد آں حضور کی ازواج مطہرات ہدی نہیں لے گئی تھیں اس لئے وہ بھی حلال ہو گئیں، عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں عائشہ ہو گئی تھی اس لئے بیت اللہ کا طواف نہ کر سکی (یعنی عمرہ چھوٹ گیا) جب عصر کی رات آئی تو میں نے کہا یا رسول اللہ! اور لوگ توجع اور عمرہ دونوں کر کے واپس ہو رہے ہیں لیکن میں صرف حج کر سکی ہوں، اس پر آپ نے پوچھا کیا جب ہم مکہ آئے تھے تو تم طواف کر چکی تھیں؟ میں نے کہا کہ نہیں؟ آپ نے فرمایا کہ اپنے بھائی کے ساتھ تنعیم چل جاؤ اور وہاں سے عمرہ کا احرام باندھو (پھر افعال عمرہ ادا کرو) ہم لوگ تھرا فلاں جگہ انتظار کریں گے اور صفید رضی اللہ عنہا نے کہا تھا کہ معلوم ہوتا ہے، میں آپ لوگوں کو روکنے کا سبب بن جاؤں گی آں حضور نے فرمایا عقریٰ (عقرا) کیا تم نے یوم نحر کا طواف نہیں کیا؟ انہوں نے بیان کیا کہ میں نے کہا کیوں نہیں، آپ نے فرمایا، پھر کوئی حرج نہیں چلی چلو عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ پھر میری ملاقات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ہوئی تو آپ مکہ سے جلتے ہوئے بالائی حصہ پر چڑھ رہے تھے اور میں شیب میں اتر رہی تھی، یا یہ کہ مکہ میں اوپر چڑھ رہی تھی اور آنحضور اس پر چڑھاؤ کے بعد اتر رہے تھے ۱۱

۱۴۶۱۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں مالک نے خبر دی، انہیں ابوالاسود محمد بن عبد الرحمن بن نوفل نے، انہیں عروہ بن سہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے حائضہ ہو جانے کا علم آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم پہلے ہی سے تھا اور آپ کی ہدایت کے مطابق ہی انہوں نے عمرہ اچھوڑ دیا تھا اس روایت میں بھی راوی کی تغیر کا فرق ہے ورنہ بات وہی ہے وگزرشتہ روایتوں میں تفصیل سے بیان ہوئی ہے صفیہ رضی اللہ عنہا کا واقعہ کتاب الحج کے آخر میں کسی قدر تفصیل سے آئے گا۔ سہ ازراہ محبت آپ نے یہ الفاظ ان کے متعلق فرمائے تھے ۱۱

۱۴۶۱۔ حَدَّثَنَا عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ مُصْعِدٌ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ سَهْلِ حَضْرَتِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا كَيْفَ كَانَ عِلْمُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَا مِنْ قَبْلِ أَنْ يَخْرُجَ مِنْهَا ۱۱

زیر نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ہم حجۃ الوداع کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چلے، بہت سے لوگوں نے عمرہ کا احرام باندھا تھا، بہتوں نے حج اور عمرہ دونوں کا اور بہتوں نے صرف حج کا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی حج کا احرام باندھے ہوئے تھے۔ جن لوگوں نے صرف حج کا احرام باندھا تھا یا حج اور عمرہ دونوں کا تو وہ یوم نحر تک حلال نہیں ہوئے تھے !!

۱۴۶۲۔ ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی کہ ہم سے عند نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے حکم نے ان سے علی بن حسین نے اور ان سے مروان بن حکم نے بیان کیا کہ عثمان اور علی رضی اللہ عنہما کو میں نے دیکھا ہے عثمان رضی اللہ عنہ حج اور عمرہ ایک ساتھ کرنے سے روکتے تھے لیکن علی رضی اللہ عنہ نے اس کے باوجود دونوں کا ایک ساتھ احرام باندھا اور کہا: بیک بعرة و حجة، آپ نے فرمایا تھا، کہ میں کسی ایک شخص کی بات پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کو نہیں چھوڑ سکتا !!

بْنِ كَوْفَلٍ عَنْ عُرْوَةَ بِنِ الرَّبِيعِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ يَمْنَانًا مِنْ أَهْلِ بَعْثَرَةٍ وَمِنَّا مِنْ أَهْلِ بَعْجَةٍ وَعُصْرَةٍ وَمِنَّا مِنْ أَهْلِ بِلْعَجٍ وَأَهْلَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبِلْعَجٍ فَمِنَّا مِنْ أَهْلِ بِلْعَجٍ أَوْ جَمَعَ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لَمْ يَحِلُّوا حَتَّى كَانَ يَوْمَ النَّحْرِ ۱۴۶۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَنْدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عَاطِي بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ قَالَ شَهِدْتُ عُثْمَانَ وَعَلِيًّا وَعُثْمَانَ يَنْهَوْنِي عَنِ السُّنْعَةِ وَأَن يَخْتَصِمَ بَيْنَهُمَا قَلَمًا رَأَى عَلِيٌّ أَهْلَ بِلْعَجٍ يَمْسُكُ بَعْثَرَةَ وَحَجَّةً قَالَ كُنْتُ لِأَدْعِ مُنْتَهَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَحَدٌ !!

۱۴۶۳۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا وَهْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانُوا يَذَرُونَ الْعُمْرَةَ فِي أَشْهُرِ الْحَجَّةِ

اس سلسلے میں بنیادی بات یہ ہے کہ احرام میں صرف نیت کا اعتبار ہوتا ہے الفاظ میں اپنے اس دلی ارادہ کا ادا کرنا ضروری نہیں ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاران تھے، سب سے بڑی اس کی دلیل یہ ہے کہ آپ کے ساتھ ہدی تھی اور آپ نے خود حکم دیا تھا، جیسا کہ متواتر احادیث اسی بخاری میں آرہی ہیں کہ جس کے ساتھ ہدی ہے وہ عمرہ کے بعد حلال نہیں ہو سکتا۔ اس لئے ظاہر ہے کہ آپ نے بھی جب عمرہ کیا۔ جیسا کہ احادیث صحیحہ سے ثابت ہے تو اس کے بعد آپ حلال نہیں ہو سکتے تھے۔ راوی اس میں آپ کے احوال مختلف اس وجہ سے بیان کرنے ہیں کہ ان کی نظر عام طور سے محقق تلبیسہ کے الفاظ پر ہوتی تھی، کبھی تلبیسہ میں آپ صرف حج کہتے کبھی عمرہ اور کبھی دونوں۔ جن لوگوں نے جوسا اسی اعتبار سے آپ کے حج کے متعلق فیصلہ کیا !! اسے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے بھی اسی طرح کی مخالفت منقول ہے ان بزرگوں کی طرف سے اس کی ممانعت کوئی اسے ناجائز سمجھ کر نہیں ہوتی تھی بلکہ محض اس وجہ سے کہ ان کے نزدیک افضل حج کا طریقہ یہ تھا کہ تنہا حج کیا جائے شریعت کی نظر میں پسندیدہ یہ ہے کہ مسلمان اپنا سفر حج کے لئے کریں اور اسی طرح عمرہ کے لئے ایک علیحدہ سفر کریں، یہ ان لوگوں کے لئے ہے جو دومرتبہ سفر کی استطاعت رکھتے ہوں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے منع کرتے ہوئے قرآن کی یہ آیت پڑھی تھی: وَالْمَوَالِغُ وَالْعَمْرَةَ لِلَّهِ یعنی پوری طرح حج اور پوری طرح عمرہ اسی صورت میں ہو گا جب دونوں الگ الگ دو سفر کئے جائیں گے، لیکن جن لوگوں میں اتنی استطاعت نہ ہو ظاہر ہے، ان سے ایک عبادت، عمرہ چھوڑنے سے کیونکر کہا جاسکتا ہے، حضرت عمرؓ اور یا حضرت عثمانؓ کے ارشاد کا جو اشارہ تھا اس سے اختلاف کسی کو نہیں ہو سکتا لیکن ضابطہ عام حالات کیلئے ہوتا ہے اور خفیہ کے یہاں حج کا افضل طریقہ عام حالات میں قرآن ہے، حضرت علیؓ یہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حج اور عمرہ ایک ساتھ خود کیا تھا، اسلئے حضرت عثمانؓ کی بات پر میں کیوں آپ کے طریقہ کو چھوڑوں !!

أَفْجَرُ الْفُجُورِ فِي الْأَرْضِ وَيَجْعَلُونَ الْمُعْتَمِرَ مَقَرًّا يَقُولُونَ
إِذَا بَرَأَ الذَّبَرُ وَعَفَا الْأَثَرُ وَالسَّبَّحُ مَقَرًّا حَلَّتِ الْعُمْرَةُ
لَيْسَ الْمُتَمَتِّعُ قَدِيمَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُ
مَيْمَنَتِهِ رَابِعَةُ مُهَلِّينَ بِالْحَجِّ قَامَرُهُمْ يَجْعَلُوا هَذَا
مُتَمَرَّةً فَقَالُوا ذَلِكَ يَكُونُ مَقَرًّا لِيَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ
الْحَدِيثَ قَالَ حَيْثُ كَلَّمَهُ ۝

پر بزرگواران گزرا، انہوں نے پوچھا، یا رسول اللہ! کیا چیز حلال ہوگئی؟ حج اور عمرہ کے درمیان آپ نے فرمایا کہ تمام چیزیں حلال ہو جائیں گی ۝
۱۴۶۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا
عُثْمَانُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَيْنَسِ بْنِ مُسْلِمٍ
عَنْ حَارِثِ بْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ قَدِمْتُ عَلَى
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَرًا لَا بِالْعَلَى ۝

۱۴۶۵۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ
عَنْ وَحْدَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يُونُسَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ
ثَامِرِ بْنِ أَبِي عُمَرَ عَنْ حَفْصَةَ زَوْجَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَنَّهَا قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا شَأْنُ النَّاسِ حَلُّوا
يَعْتَمِرُونَ وَكَمْ تَحِلُّ أَنْتَ مِنْ عُمْرَتِكَ قَالَ إِنْ تَبَدَّدَتْ
تَأْسِي وَفَلَدَتْ هَذِي قَلَا أَمِلُ حَتَّى آتِيَهُ ۝

تلمیذ (باوں کو جانے کے لئے ایک لیس دا چیر کا استعمال کرنا) کی ہے اور میں اپنے ساتھ بدی (قربانی کا جانور) لایا ہوں اس لئے میں قربانی کرنے سے پہلے حلال نہیں ہو سکتا ۝

۱۴۶۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو حَسَنَةَ نَصْرُ بْنُ عِمْرَانَ الصَّبَّغِيُّ قَالَ تَمَثَّلْتُ
لَهَا فِي نَاسٍ تَسَالَتْ ابْنُ عَبَّاسٍ قَامَرًا فِي قَرَأَتِ
فِي الْمَسَامِكِ كَانَتْ رَجُلًا يَقُولُ لِي عَجَبٌ مِنْبُورٌ وَعُمَرُ لَا
مُتَقَبِّلَةً قَاتَبَرْتُ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقَالَ سَلِّطْهُ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحَرَ قَالَ لِي أَقِمُّ عِنْدِي وَاجْعَلْ
لَكَ سَهْمًا مِنْ تَمَارِي قَالَ شُعْبَةُ فَقُلْتُ لِمَ فَقَالَ لِلزَّوْجِ
الَّتِي رَأَيْتُ ۝

دیکھو گا شعبہ نے بیان کیا کہ میں نے (ابو حمزہ سے) پوچھا کہ ابن عباس نے یہ کیوں کیا تھا (یعنی مال کس بات پر دیئے گئے کہا انہوں نے

سمجھتے تھے کہ حج کے دنوں میں عمرہ کرنا روئے زمین پر سب سے بری بات ہے یہ لوگ حرم کو صفر بنا لیتے ہیں اور کہتے تھے کہ جب اونٹ کی پیٹھ سنا لے، ان کے نشانات قدم مٹ چکیں اور صفر کا مینہ ختم ہو جائے (یعنی حج کے ایام گزر جائیں) تو عمرہ حلال ہوتا ہے پھر جب بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہ کے ساتھ جو غنی کی صبح کو حج کا احرام باندھے ہوئے آئے تو آپ نے انہیں حکم دیا کہ اپنے حج کو عمرہ بنالیں۔ یہ حکم (حرم کے سابقہ تغلی کی بنا پر) عام صحابہ

۱۴۶۴۔ ہم سے محمد بن مثنیٰ نے حدیث بیان کی کہ کہا کہ ہم سے غزرنے حدیث بیان کی کہ کہا کہ ہم سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے قینس بن مسلم نے ان سے حارث بن شہاب نے اور ان سے ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں (حجۃ الوداع کے موقع پر) حاضر ہوا تو آپ نے (عمرہ کے بعد) حلال ہو جانے کا حکم دیا ۝

۱۴۶۵۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی کہ کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی ۷۔ اور ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی کہ کہا کہ میں مالک نے خبر دی، انہیں نافع نے اور انہیں ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ حفصہ رضی اللہ عنہا انھیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ نے بیان کیا کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا یا رسول اللہ! کیا بات ہے اور لوگ تو عمرہ کو حلال ہو گئے لیکن آپ حلال نہیں ہوئے آپ حضور نے فرمایا کہ میں نے اپنے سر کی

۱۴۶۶۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی کہ کہا کہ ہم سے شعبہ نے حدیث بیان کی کہ کہا کہ ہم سے ابو حمزہ نصر بن عمران ضعی نے حدیث بیان کی انہوں نے بیان کیا کہ میں حج اور عمرہ کا ایک ساتھ احرام باندھا تو کچھ لوگوں نے مجھے منع کیا، اس لئے میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے اس کے متعلق دریافت کیا آپ نے تمہیں کرنے کے لئے کہا پھر میں نے ایک شخص کو خواب میں دیکھا کہ مجھ سے کہہ رہا ہے کہ حج بھی مقبول اور عمرہ بھی، میں نے خواب ابن عباس کو سنایا تو آپ نے فرمایا کہ یہ بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت تھی، پھر آپ نے فرمایا کہ میرے یہاں قیام کرو میں اپنے پاس سے تمہارے لئے کچھ مال متعین کر کے دیکروں گا شعبہ نے بیان کیا کہ میں نے (ابو حمزہ سے) پوچھا کہ ابن عباس نے یہ کیوں کیا تھا (یعنی مال کس بات پر دیئے گئے کہا انہوں نے

بیان کیا کہ اسی خواب کی وجہ سے جو میں نے دیکھا تھا۔

۱۴۶۷۔ **حَدَّثَنَا أَبُو تَيْمِيَّةٍ حَدَّثَنَا أَبُو شَيْبَةَ قَالَ قَدِمْتُ مُتَشَبِّحًا مَكَّةَ يُعْمَرُ قَدْ خَلْنَا قَبْلَ التَّرْوِيَةِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فَقَالَ أَنَسٌ بْنُ أَهْلِ مَكَّةَ تَصِيرُوا الْآنَ حَتَّى تَكُونَ مَكَّةَ قَدْ خَلْتُمْ عَلَى عَطَاةٍ اسْتَفْتَيْتُمْ فَقَالَ حَدَّثَنِي جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ حَجَّ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ مَسَاقِ الْبُذَيْنِ مَعَهُ وَقَدْ أَهَلُّوا بِالْحَجِّ مُفَرِّقًا فَقَالَ لَهُمْ أَجِلُوا مِنْ إِحْرَامِكُمْ يَكُونُ الْبَيْتُ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَوْقِدِ وَتَقِيرُوا لِمَا تَرَوْنَ عِلَالًا حَتَّى إِذَا كَانَ يَوْمَ التَّرْوِيَةِ قَامُوا بِالْحَجِّ وَابْعَثُوا إِلَيْنَا قَدَمَكُمْ بِهَا مُتَعَةً فَقَالُوا كَيْفَ تَبْعَثُهَا مُتَعَةً وَقَدْ سَتَيْنَا الْحَجَّ فَقَالَ افْعَلُوا مَا أَمَرْتُكُمْ تَكُونُوا إِلَى سَفْهِ الْقَدَمِ تَفْعَلُونَ وَمِثْلَ الَّذِي أَمَرْتُكُمْ وَلَكِنْ لَا يَحِلُّ مِنِّي حَرَامٌ حَتَّى يَبْلُغَ الْقَدَمُ مَحِلَّهُ فَفَعَلُوا قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ أَبُو شَيْبَةَ لَيْسَ كَذَلِكَ مُسْتَدًّا وَلَا هَذَا ۝**

قرانی کے جائفوں کی قربانی نہ ہو جائے، چنانچہ صحابہ نے آپ کے حکم کی تعمیل کی۔ ابو عبد اللہ (مضعف) نے کہا کہ ابو شہاب کی، اس حدیث کی سوا اور کوئی مرفوع حدیث نہیں ہے ۝

۱۴۶۸۔ **حَدَّثَنَا مُعْتَمِدُ بْنُ شُعْبَةَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَرْثَدَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ اخْتَلَفَ عَلِيُّ وَعُثْمَانُ وَهُمَا يَقْسِمَانِ فِي الْمُتَعَةِ فَقَالَ عَلِيُّ مَا تُؤَيِّدُ إِلَيَّ أَنْ تَهْلِي عَنْ أَمْرِ فَعَلَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عُثْمَانُ دَغْنِي عَنْكَ قَالَ فَلَمَّا رَأَى ذَلِكَ عَلِيُّ أَهَلَ بِهِمَا جَمِيعًا ۝**

باب ۹۹۔ مَنْ لَبَّى بِالْحَجِّ وَنَسَا ۝

۱۴۶۹۔ **حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ قَالَ سَمِعْتُ مُجَاهِدًا يَقُولُ حَدَّثَنَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَدِمْنَا مَعَ رَسُولِ**

۱۴۶۷۔ ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی ان سے ابو شہاب نے کہا کہ میں مکہ عمرہ کا احرام باندھنے کے، یوم ترویہ سے تین دن پہلے پہنچا، اس پر مکہ کے کچھ لوگوں نے کہا کہ اب تو نہا راجع، مکی ہوگا (یعنی خواب کم لے گا) میں عطاء کی خدمت میں حاضر ہوا، یہی پوچھنے کے لئے، انہوں نے فرمایا کہ مجھ سے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ وہ حج کیا تھا جس میں آپ اپنے ساتھ قربانی کے اونٹ لائے تھے (یعنی حجۃ الوداع) صحابہ نے صرف حج کا احرام باندھا تھا لیکن آنحضرت نے ان سے ارشاد فرمایا کہ عمرہ کا احرام باندھ لو اور بیت اللہ کے طواف اور صغاروہ کی سعی کے بعد حلال ہو جاؤ اور بال ترشوا۔ یوم ترویہ تک برابر اسی طرح حلال رہو، پھر یوم ترویہ میں حج کا احرام باندھو اور اس سے پہلے جو احرام باندھ چکے ہیں اسے متع بناؤ صحابہ نے عرض کیا کہ ہم متع کیسے بنا سکتے ہیں ہم تو حج کا احرام باندھ چکے ہیں، لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس طرح میں کہہ رہا ہوں، ویسے ہی کرو اگر میرے ساتھ ہدیہ نہ ہوتی تو خود میں بھی اسی طرح کرتا، جس طرح تمہارے کہہ رہا ہوں اب میرے لئے کوئی چیز اس وقت تک حلال نہیں ہو سکتی جب تک میرے قربانی کے جانوروں کی قربانی نہ ہو جائے، چنانچہ صحابہ نے آپ کے حکم کی تعمیل کی۔ ابو عبد اللہ (مضعف) نے کہا کہ ابو شہاب کی، اس حدیث کی سوا اور کوئی مرفوع حدیث نہیں ہے ۝

۱۴۶۸۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے محمد بن الطور نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے، ان سے عمرو بن مرہ نے ان سے سعید بن مسیب نے کہ جب عثمان اور علی رضی اللہ عنہما عسفان آئے تو ان میں باہم تمتع کے سلسلے میں اختلاف ہوا، علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مجھے اپنے حال پر رہنے دو، یہ دیکھ کر علی رضی اللہ عنہ نے حج اور عمرہ دونوں کا احرام ایک ساتھ باندھا ۝

۹۹۔ جِسْنِ عَجْ كَانَا لَمْ كَرْتَلْبِسْ كَمَا ۝

۱۴۶۹۔ ہم سے سعد بنے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے حماد بن زید نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے کہا کہ میں نے مجاہد سے سنا انہوں نے فرمایا کہ ہم سے جابر بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی انہوں نے بیان کہ

کہ جب ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آئے تو یہ کہہ رہے تھے
"لیک بایح" پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حکم دیا تو ہم نے
اسے عمرہ بنالیا !!

۹۹۶- نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں تمتع

اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَقُولُ بَيِّنَاتٍ
بِالْحَجِّ مَا مَرَّرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَجَعَلْنَاهَا عُمَرَةً !!

باب ۹۹۶- التَّمَتُّعُ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ !!

۱۴۷۰- حَدَّثَنَا - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ
قَالَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ ثَنَادَةٍ قَالَ حَدَّثَنِي مُطَرِّفٌ
عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ تَشْتَعِلُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَذَلُّ الْقُرْآنُ قَالَ رَجُلٌ
يَتَرَاهُمْ مَا شَاءَ !!

باب ۹۹۷- قَوْلُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ ذَلِكَ لَكُمْ

لَمْ يَكُنْ أَهْلُهُ حَاضِرِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ
وَقَالَ أَبُو كَامِلٍ فَضِيلُ بْنُ حُسَيْنٍ الْبَصْرِيُّ
حَدَّثَنَا أَبُو مَعْشَرٍ الْبَدَائِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عِشَاءُ
بْنُ غِيَاثٍ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَفِ
أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ مُتَمَتِّعٍ الْحَجِّ فَقَالَ أَهْلُ
السَّهَابِ حُرُونَ وَالْأَصْدَاءُ وَأَزْوَاجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ وَأَهْلَانَا فَلَمَّا تَدَمَّنَا
مَكَّةَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اجْعَلُوا أَهْلَكُمْ بِالْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ إِلَّا مَنْ
قَدَّ أَهْلَهُ حَتَّى تُطْفِئَ بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا
وَالْمَرْوَةِ وَآتَيْنَا النَّسَاءَ وَلَبَّسْنَا الثِّيَابَ
وَقَالَ مَنْ قَدَّ أَهْلَهُ حَتَّى قَامَهُ لَا يَحِلُّ
لَهُ حَتَّى يَبْلُغَ الْهَدْيُ مَحِلَّهُ ثُمَّ آمَرْنَا
عَشِيَّةَ النَّوْهِ أَنْ تَهْلُ بِالْحَجِّ فَإِذَا
قَرَعْنَا مِنَ الْمُنَا مَكَ حِمْيَا فَطُفْنَا بِالْبَيْتِ
وَالصَّفَا وَالْمَرْوَةَ فَقَدْ ثُمَّ حَجَّجْنَا ،
وَعَلَيْنَا الْهَدْيَ كَمَا قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ
فَمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ فَمَنْ لَمْ يَجِدْ

۱۴۷۰- ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم اسے
ہمام نے قتادہ کے واسطے سے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے مطرف نے
عمران بن حصین کے واسطے سے حدیث بیان کی انہوں نے بیان کیا کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں ہم نے تمتع کیا تھا اور قرآن بھی نازل ہوا
تھا (اس کے حوازیں) اب ایک شخص نے اپنی رائے سے جو چاہا کہہ دیا !!

۹۹۷- اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ "یہ حکم ان کے لئے ہے

جو مسجد الحرام کے رہنے والے نہ ہوں" ابو کامل فضیل بن
حسین بصری نے بیان کیا کہ ہم سے ابو معشر بدائی نے حدیث
بیان کی کہا کہ ہم سے عثمان بن غیاث نے حدیث بیان کی
ان سے عکرمہ نے، ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے ابن
عباس سے حج میں تمتع کے متعلق سوال کیا گیا تھا آپ نے
نے فرمایا کہ حجۃ الوداع کے موقع پر مہاجر بن انصار بنی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج اور ہم سب نے (صرف حج
کا) احرام باندھا تھا، جب ہم مکہ آئے تو رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنے احرام کو حج اور عمرہ دونوں کیلئے
کرو۔ لیکن جو لوگ ہدی اپنے ساتھ لائے ہیں (وہ عمرہ کرنے
کے بعد حلال نہیں ہونگے) چنانچہ ہم نے جب بیت اللہ کا
طواف کیا اور صفا اور مروہ کی سعی کر لی تو اپنی بیویوں کے
پاس گئے اور پکڑے پھینے، آپ نے فرمایا تھا کہ جس کے ساتھ
ہدی ہے وہ اس وقت تک حلال نہیں ہو سکتا جب تک
ہدی اپنی جگہ نہ پہنچے (یعنی قربانی نہ ہوئے) ہمیں (جنہوں
نے ہدی ساتھ نہیں لی تھی) آپ نے یوم نرویہ کی شام کو حکم
دیا کہ ہم حج کا احرام باندھ لیں، پھر جب ہم مناسک حج سے
فارغ ہو گئے تو ہم نے اگر بیت اللہ کا طواف اور صفا اور

فَمِثْلًا مِّثْلَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ فِي الْحَجَّةِ وَتَبَعِيَّةٍ
إِذَا دَجَعْتُمْ إِلَى أَصْدَارِكُمُ الشَّاهِدَ تَجْزِي
فَجَعَلُوا نُسُكَيْنِ فِي عَامِ بَيْنِ الْحَجَّةِ وَالْعُمْرَةِ
فَإِنَّ اللَّهَ أَلَزَمَهُ فِي كِتَابِهِ وَسَلَّمَ نَبِيَّهُ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَاحَهُ لِلنَّاسِ
غَيْرِ أَهْلِ مَكَّةَ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى ذَلِكَ لِيَنْ
كُنْ أَهْلُهُ حَاضِرِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ
وَأَشْهَرُ الْحَجَّةِ الَّتِي ذَكَرَ اللَّهُ تَعَالَى فِي
كِتَابِهِ سُؤَالَ وَذُو الْقَعْدَةِ وَذُو الْحِجَّةِ
فَمَنْ تَبَعَهُ فِي هَذِهِ الْأَشْهُرِ فَعَلَيْهِ دَمٌ أَوْ
صَوْمٌ وَالزَّكَاةُ وَالْحَجُّ وَالْفَسْقُ وَالْمَعَاصِي
وَالْجِدَالُ الْمَرَاوُ ۱۱

مذہب کی سعی کی، پھر ہمارا حج پورا ہو گیا اور قربانی ہم پر
واجب رہی جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے، جسے قربانی
کا جانور میسر ہو (تو وہ قربانی کرے) اور اگر کسی کو قربانی
کی استطاعت نہ ہو تو تین دن روئے حج میں اور سات
دن بھر واپس ہونے پر رکھے (قربانی میں) اگر کسی بھی کافی
ہے لوگوں نے حج اور عمرہ دونوں ایک ہی سال میں ایک
ساتھ کیا تھا، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے خود اپنی کتاب میں یہ حکم
نازل کیا تھا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر خود عمل
کر کے تمام لوگوں کے لئے مباح قرار دیا تھا البتہ مکہ کے باشندوں
کا اس سے استثناء ہے، کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے ”یَعْلَمُ
ان لوگوں کے لئے ہے جو مسجد الحرام کے سہنے والے نہ ہوں
اور حج کے بن ہینوں کا قرآن میں ذکر ہے، وہ شوال، ذی القعدہ
اور ذی الحجہ ہیں، ان مہینوں میں جو کوئی عمرہ کرے گا تو اس پر یا ایک قربانی واجب ہوگی یا روزے (قرآن مجید میں) رفت معنی
میں جماع کے ہے، فسوق معنی میں معاصی کے اور جدال معنی میں جھگڑے کے ۱۱

۴۹۸۔ مکہ میں داخل ہوتے وقت غسل ۱۱

بَابُ ۴۹۸۔ اغْتِسَالٌ عِنْدَ دُخُولِ مَكَّةَ ۱۱

۱۴۷۱۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي
عَلِيَّةَ أَخْبَرَنَا أَيُّوبُ عَنْ تَارِيفٍ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمرَ
إِذَا دَخَلَ أَدَّى الْحَدَمَ أَمْسَكَ عَنِ التَّلْبِيَةِ ثُمَّ يَمِئْتُ
بِيَدِي طَوِي ثُمَّ يُصَلِّي بِهَ الصُّبْحَ وَيَغْتَسِلُ وَيُحَدِّثُ
أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۱۱

بَابُ ۴۹۹۔ دُخُولُ مَكَّةَ نَهَارًا أَوْ لَيْلًا ۱۱

۱۴۷۱۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ
عُبَيْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا تَارِيفٌ عَنْ ابْنِ عُمرَ قَالَ بَاتَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذِي طَوِي حَتَّى أَصْبَحَ ثُمَّ دَخَلَ

۱۴۷۱۔ ہم سے یعقوب بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے علیہ
نے حدیث بیان کی انہیں ایوب نے خبر دی، انہیں نافع نے انہوں نے
بیان کیا کہ جب ابن عمر رضی اللہ عنہم کے قریب پہنچے تو تلبیہ کہنا بند کر دیتے
رات ذی طوی میں گزارتے صبح کی نماز وہیں پڑھتے اور غسل کرتے، پھر مکہ میں
داخل ہونے) آپ بیان کرتے تھے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی اسی طرح کرتے تھے

۴۹۹۔ مکہ میں رات یا دن میں داخلہ ۱۱

۱۴۷۱۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان
کی ان سے عبید اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے نافع نے ابن عمر کے واسطے
سے حدیث بیان کی آپ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے رات ذی طوی
سے احناف کا بھی یہی مسلک ہے کہ مکہ کے باشندے نہ قرآن کریں نہ نیتھ۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ کے ارشاد میں بھی اس کی تائید موجود ہے ۱۱
سے حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے ابن المنذر کا یہ قول نقل کیا ہے کہ مکہ میں داخل ہونے وقت غسل کرنا تمام علماء کے نزدیک منفقہ طور پر مستحب ہے
لیکن اگر کوئی نہ کرے تو اس پر مذہب وغیرہ بھی نہیں بعض علماء نے لکھا ہے کہ غسل نہیں کر سکتا، تو تیمم ہی کر لے ۱۱ اسے اس عنوان کے تحت
حدیث میں چونکہ اس کا ذکر ہے کہ آن حضور صلی اللہ علیہ وسلم دن میں داخل ہوئے، اس لئے مصنف رحمۃ اللہ علیہ ”رات“ کا لفظ بڑھا کر یہ بتانا
چاہتے ہیں کہ رات میں بھی مکہ میں داخل ہونا جائز ہے اگرچہ مستحب دن ہی میں داخلہ ہے ۱۱

دَخَلَ مَكَّةَ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَفْعَلُهُ ۥ

میں گزری تھی پھر جب صبح ہوئی تو آپ مکہ میں داخل ہوئے، ابن عمر بھی اسی طرح کرتے تھے ۥ

باب - من أين يدخل مكة ۥ

۱۴۷۲۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُ مَكَّةَ مِنَ الثَّنِيَّةِ الْعُلْيَا وَيَخْرُجُ مِنَ الثَّنِيَّةِ السُّفْلَى ۥ

باب - من أين يخرج من مكة ۥ

۱۴۷۳۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرَّمٍ ابْنُ ابْنِ عُمَرَ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ مَكَّةَ مِنْ كَدَاءِ مِنَ الثَّنِيَّةِ الْعُلْيَا الَّتِي بِالْبَطْحَاءِ وَيَخْرُجُ مِنَ الثَّنِيَّةِ السُّفْلَى ۥ

۱۴۷۴۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا جَاءَ إِلَى مَكَّةَ دَخَلَهَا مِنْ أَعْلَاهَا وَخَرَجَ مِنْ أَسْفَلِهَا ۥ

۱۴۷۵۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَامَ الْفَتْحِ مِنْ كَدَاءِ وَخَرَجَ مِنْ كَدَاءِ مِنْ أَعْلَى مَكَّةَ ۥ

۱۴۷۶۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا جَاءَ إِلَى مَكَّةَ دَخَلَهَا مِنْ أَعْلَاهَا وَخَرَجَ مِنْ أَسْفَلِهَا ۥ

۱۰۰۰۔ مکہ میں کہ صحرے داخل ہوا جائے ۹۱
۱۴۷۲۔ ہم سے ابراہیم بن منذر نے حدیث بیان کی، ان سے معنی نے حدیث بیان کی ان سے مالک نے حدیث بیان کی ان سے نافع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں ثنیہ علیا کی طرف سے داخل ہوتے تھے اور ثنیہ سفلی کی طرف سے تھے ۱۰۰۱۔ مکہ سے کہ صحرے کو نکلا جائے ؟

۱۴۷۳۔ ہم سے مسدد بن مسرمد بصری نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے عبید اللہ نے، ان سے نافع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثنیہ علیا یعنی کداء کی طرف سے داخل ہوتے ہوئے بطحاء میں ہے اور نکلنے ثنیہ سفلی کی طرف سے تھے ۥ

۱۴۷۴۔ ہم سے حمید بن ابی محمد بن مشی نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے سفیان بن یثیہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام بن عروہ نے ان کے والد نے ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ تشریف لے گئے تو بالائی حصہ سے شہر کے اندر داخل ہوئے اور (مکہ سے) نکلے شبی علاقہ کی طرف سے ۥ

۱۴۷۵۔ ہم سے محمود نے حدیث بیان کی کہا ہم سے ابواسامہ نے حدیث بیان کی کہا ہم سے ہشام بن عروہ نے حدیث بیان کی ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے موقع پر شہر میں کداء کی طرف سے داخل ہوئے اور کداء کی طرف سے نکلے، مکہ کے بالائی علاقہ سے !

۱۴۷۶۔ ہم سے احمد نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے ابن وہب نے حدیث بیان کی کہا کہ ہمیں عروہ نے خبر دی، انہیں ہشام بن عروہ نے انہیں ان کے

سے کہ مکہ کا بالائی حصہ ہے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اسی طرف سے شہر میں داخل ہوئے تھے اور کداء شبی ہے، مکہ سے آپ اسی طرف سے نکلے تھے اس روایت سے بظاہر کہ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ کداء مکہ کا بالائی علاقہ ہے یہ راویوں کا تقریباً وہی ہے جو ہم نے اوپر لکھا، خود بخود کی دوسری روایتوں میں اس کی تصریح ہے ان حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ میں داخل ہونے وقت اور اس سے نکلنے وقت بیت اللہ الحرام کا پوری طرح ادب قائم رکھا تھا، راوی اس کو بیان کرنا چاہتے ہیں کہ اسے داخل ہونے میں بیت اللہ بالکل سامنے پڑتا ہے اور کداء شبی علاقہ سے نکلے ہیں پشت بیت اللہ کی طرف نہیں پڑتی، دنیا کے بڑوں کے

عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَامَ الْقَنْحِ مِنْ كَدَّاءٍ مِنْ أَعْلَى مَسْجِدِهِ قَالَ هِشَامٌ وَكَانَ عُرْوَةُ يُدْخِلُ عَلَى كُتَيْبِهِمَا مِنْ كَدَّاءٍ وَكَدَّاءِي وَكَدَّاءِي مَا يَدْخُلُ مِنْ كَدَّاءٍ وَكَانَتْ آتُوهُمَا إِلَى مَنْزِلِهِمَا
۱۴۷۸۔ حَدَّثَنَا - مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا وَهْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْقَنْحِ مِنْ كَدَّاءٍ وَكَانَ عُرْوَةُ يُدْخِلُ مِنْهَا كُتَيْبَهُمَا وَكَانَ أَكْثَرُ مَا يَدْخُلُ مِنْ كَدَّاءِي أَقْرَبَهُمَا إِلَى مَنْزِلِهِ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ كَدَّاءٌ وَكَدَّاءِي مَوْضِعَانِ !!

والد نے اور انہیں عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے موقع پر داخل ہوتے وقت مکہ کے بالائی علاقہ کدواء سے داخل ہوئے تھے ہشام نے بیان کیا کہ عروہ اگرچہ کدائی اور کدی دونوں طرف سے داخل ہوتے تھے لیکن اکثر کدی سے داخل ہوتے کیونکہ یہ راستہ ان کے گھر سے زیادہ قریب تھا ۱۴۷۸۔ ہم سے موسیٰ نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے وہیب سے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے ہشام نے اپنے والد کے واسطے سے حدیث بیان کی انہوں نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے موقع پر کدواء سے داخل ہوتے تھے عروہ خود اگرچہ دونوں طرف سے کدواء اور کدی، داخل ہوتے لیکن اکثر آپ کدی کی طرف سے داخل ہوتے تھے کیونکہ یہ راستہ ان کے گھر سے زیادہ قریب تھا، ابو عبد اللہ مصنف نے کہا کہ کدواء اور کدی دو مقامات کے نام ہیں

باب ۱۰۰۔ قَضِيلٌ مَكَّةَ وَبَنِيْنَاهَا. وَقَوْلُهُ تَعَالَى وَإِذَا جَعَلْنَا الْبَيْتَ مَشَابَهُ قِلْعَاتٍ وَأَمْنًا وَتَأْخُذُوا مِنْ مَقَامٍ إِبْرَاهِيمَ مَعْلًى وَتَعْبُدُونَ آلِي إِبْرَاهِيمَ وَإِسْمَاعِيلَ أَنْ طَهَّرَا بَيْتِي لِلْعَاقِبِينَ وَالْعَاقِبِينَ وَالرَّكْعَ السُّجُودِ وَإِذَا قَالَ إِبْرَاهِيمُ رَبِّ اجْعَلْ هَذَا بَكَّةَ آسَةً وَأَرْضِي أَهْلَهُ مِنَ الشُّرَكَاتِ مَنْ آمَنَّا مِنْهُمْ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ قَالَ وَمَنْ كَفَرَ فَأُمَتِّعُهُ قَلِيلًا ثُمَّ أَضْطَرُّوهُ إِلَى عَذَابِ النَّارِ وَبِئْسَ الْمَصِيرُ وَإِذْ يَرْفَعُ إِبْرَاهِيمُ الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَيْتِ وَإِسْمَاعِيلُ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا مُسْلِمَيْنِ لَكَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِنَا أُمَّةً مُسْلِمَةً لَكَ وَإِنَّا مَتَّسِقُونَ وَتَبَّ عَلَيْنَا إِنَّكَ أَنْتَ السَّخَّاءُ السَّخَّاءُ !!

۱۰۰۔ کہ اور اس کی عمارتوں کی فضیلت، اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد: ”اور جب کہ بنا دیا ہم نے خانہ کعبہ کو بار بار لوٹنے کی جگہ لوگوں کے لئے اور کر دیا اس کو امن کی جگہ، اور حکم دیا ہم نے کہ مقام ابراہیم کو نماز پڑھنے کی جگہ بناؤ اور ہم نے ابراہیم اور اسماعیل کے لئے ضروری قرار دیا کہ وہ دونوں پاک کر دیں میرے مکان کو، طواف کرنے والوں کے لئے الشکاف کرنے والوں کے لئے اور رکوع، سجدہ کرنے والوں (مساز) پڑھنے والوں کے لئے اے اللہ کر دیجئے اس شہر کو امن کی جگہ اور یہاں کے رہنے والوں کے پھلوں کی روزی دیجئے جو اللہ اور یوم آخرت پر ایمان لائے، اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ابراہیم علیہ السلام کی اس آخری دعا کے جواب میں) اور جس نے کفر کیا اس کو میں مختصر دنیاوی زندگی اسے نفع اٹھا کا موقع دوں گا، پھر اس کو کھینچ لاؤں گا، دوزخ کے عذاب کی طرف اور وہ جہنم، برا مکان ہے اور جب ابراہیم اور اسماعیل علیہما السلام خانہ کعبہ کی بنیاد اٹھا رہے تھے تو وہ یوں دعا کرتے جلتے تھے، اے ہمارے رب، ہماری اس کوشش کو قبول فرما لیجئے آپ ہی (دعاؤں کو) سننے والے اور (ہماری نیتوں کو) جاننے والے ہیں، اے ہمارے رب، ہیں اپنا فرمانبردار بنالیجئے اور نسل سے ایک جماعت بنائیے جو آپ ہی کی فرمانبردار ہو، ہم کو احکام حج سکھا دیجئے، ہمارے حال پر توجہ فرمائیے کہ آپ ہی بہت توجہ فرمانے والے اور بڑے رحیم ہیں !!

یہاں بھی داخلہ اور نکلنے کا یہی ادب ہے بہر حال یہ صرف ادب کے درجہ کی چیز ہے !!

۱۴۷۹۔ حَدَّثَنَا - عَنِ اللَّهِ بْنِ مُعْتَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ لَمَّا بُنِيَتْ الْكَعْبَةُ دَهَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَبَّاسُ بْنُ يُقْلَانَ الْوَحِيدَ قَالَ قَالَ الْعَبَّاسُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجَعْلُ إِذَا رَأَيْتَ عَلَى رَقَبَتِكَ فَخَرَّ إِلَى الْأَرْضِ فَطَمَعَتْ يَدَاكَ إِلَى السَّمَاءِ فَقَالَ إِرْثِي إِرْثِي تَبَشَّرَ اللَّهُ عَلَيْهِ !!

۱۴۷۹۔ ہم سے محمد ابن عبد اللہ نے حدیث بیان کی کہ ہم سے ابو عاصم نے حدیث بیان کی کہ مجھے ابن جریج نے خبر دی کہ مجھے عمرو بن دینار نے خبر دی کہ جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے سنا انہوں نے بیان کیا کہ جب کعبہ کی مرمت ہوئی تو بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور ابن عباس رضی اللہ عنہ بھی (آں حضور کی بعثت سے پہلے) پتھر لا رہے تھے عباس رضی اللہ عنہ نے بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ اپنا تہبند کا منہ پر رکھو ورنہ گناہ پتھر اٹھانے میں زیادہ تکلیف نہ ہو (آں حضور نے ایسا کیا تو آپ زمین پر گر پڑے اور آپ کی پتلی چڑھ گئی، آپ کہنے لگے مجھے میرا تہبند دے دو، چنانچہ آپ نے اسے باندھ لیا !!

۱۴۸۰۔ حَدَّثَنَا - عَنِ اللَّهِ بْنِ مُسْلِمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مُحَمَّدٍ بْنَ أَبِي بَكْرٍ أَخْبَرَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ عَنْ عَائِشَةَ دَوَّجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهَا أَلَمْ تَرَوْا أَنَّ قَوْمَكِ حِينَ بَنَوْا الْكَعْبَةَ اقْتَصَوْا عَنْ قَوَاعِدِ إِبْرَاهِيمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَا تَرَوْهَا عَلَى قَوَاعِدِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ تَوَلَّاهُ حَدَّثَانِ قَوْمَكِ بِالْكَفْرِ لَقَعْتُ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ لَمَّا كَانَتْ عَائِشَةُ سَمِعَتْ هَذَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَرَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَلَّى اسْتِلاَةَ الْكُوثَيْنِ الْوَتَيْنِ يَلِيَانِ الْحَجَرَ إِلَّا أَنَّ الْبَيْتَ كَمْ يُنْتَمِ عَلَى قَوَاعِدِ إِبْرَاهِيمَ !!

۱۴۸۰۔ ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے ابن سے ابن شہاب نے ان سے سالم بن عبد اللہ نے کہ عبد اللہ بن محمد بن ابی بکر نے انہیں خبر دی انہیں عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے خبر دی اور انہیں بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا تمہیں معلوم ہے جب تمہاری قوم نے کعبہ کی تعمیر کی تو قواعدا براہیم کو چھوڑ دیا تھا، میں نے عرض کی، یا رسول اللہ پھر آپ قواعدا براہیم کو بھی شامل کر لیجئے، لیکن آپ نے فرمایا کہ اگر تمہاری قوم کا زمانہ کفر ہے بالکل قریب نہ ہوتا تو میں ایسا کر دیتا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے یقیناً یہ بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے میرا خیال ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں رکنوں کے استلام کو جو حجر اسود سے قریب ہیں اسی وجہ سے ترک کر دیا تھا کہ بیت اللہ کی تعمیر براہیم علیہ السلام کی رکھی ہوئی بنیاد پر پوری نہیں ہوئی تھی !!

۱۴۸۱۔ حَدَّثَنَا - مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَسِ حَدَّثَنَا الْأَشْعَثُ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْجِدَارِ أَوْ مِنَ الْبَيْتِ هُوَ قَالَ لَعَنَ قُلْتُ فَمَا لَهُمْ يُدْخِلُوهُ فِي الْبَيْتِ قَالَ إِنْ قَوْمُكَ قَصُرَتْ بِهِمُ الثَّقَّةُ قُلْتُ فَمَا شَأْنُ بَابِهِمْ مُؤْتَفِعًا قَالَ فَعَلْ ذَلِكَ قَوْمُكَ لِيُدْخِلُوا مِنْ شَأْؤِهَا وَيَمْتَعُوا مِنْ شَأْؤِهَا وَكَوَلَا

۱۴۸۱۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی کہ ہم سے ابو الاحوص نے حدیث بیان کی ان سے اشعث نے حدیث بیان کی ان سے اسود بن یزید نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ کیا عظیم بھی بیت اللہ میں داخل ہے تو آپ نے فرمایا کہ ہاں، پھر میں نے پوچھا کہ پھر لوگوں نے اسے عمارت میں کیوں نہیں شامل کیا، آپ نے جواب دیا کہ تمہاری قوم کے پاس خیرج کی کمی پڑ گئی تھی (اس لئے یہ حصہ تعمیر سے رہ گیا) پھر میں نے پوچھا کہ یہ دروازہ کیوں اوپر کر

أَنَّ قَوْمَكَ حَدِيثٌ عَهْدُهُمْ بِالْجَاهِلِيَّةِ فَأَخَذَ أَنْ
تُنْكِرُوا قَوْلَهُمْ أَنْ أُدْخِلَ الْجُدْرَ فِي الْبَيْتِ وَ أَنَّ
الْحُصْنَ بَابَهُ بِالْأَرْضِ !!

۱۴۸۲۔ حَدَّثَنَا - عُثَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ
حَدَّثَنَا أَبُو اسْمَاطَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ أَبِي عَاصِمٍ عَنْ عَائِشَةَ
قَالَتْ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَوْنُوا
لَا حِدَاثَةً قَوْمِيَّاتٍ بِالْكَفْرِ لَتَقْعُضَنَّ الْبَيْتُ ثُمَّ لَتَبَيِّنَنَّ
عَلَى آسَاسٍ إِبْرَاهِيمَ فَإِنَّ تَرَبُّسًا اسْتَفْصَحَتْ بِنَاءَهُ
وَجَعَلَتْ لَهُ حَلْفًا وَقَالَ أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا هِشَامُ خَلْفًا
يَعْنِي بَابًا !!

۱۴۸۳۔ حَدَّثَنَا - يَحْيَى بْنُ عَمْرِو قَالَ حَدَّثَنَا
يَزِيدُ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ بْنُ حَازِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ
بْنُ زُوَيْدٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهَا يَا عَائِشَةُ كَوْنُوا
قَوْمِيَّاتٍ حَدِيثٌ عَهْدٌ بِجَاهِلِيَّةٍ لَا مَوْتَ بِالْبَيْتِ
فَهَذَا مَا قَدْ خَلَّتْ فِيهِ مَا أَخْرَجَ مِنْهُ وَالْكَفْرُ بِالْأَرْضِ
وَجَعَلَتْ لَهُ بَابَيْنِ بَابًا شَرْفِيًّا وَبَابًا قَرِيبًا فَبَلَّغَتْ
بِهِ آسَاسَ إِبْرَاهِيمَ قَدْ لَكَ الَّذِي حَسَلَ ابْنُ الزُّبَيْرِ
عَلَى هَذِهِ قَالَ يَزِيدُ وَشَهِدْتُ ابْنُ الزُّبَيْرِ حِينَ
هَذَا وَبَنَاهُ وَأَدْخَلَ يَزِيدُ مِنَ الْحَجَرِ وَقَدْ رَأَيْتُ
آسَاسَ إِبْرَاهِيمَ حِجَابَةً كَأَنَّمَا نَسِيتُ الْإِبِلَ قَالَ جَرِيرٌ
فَقُلْتُ لَهُ أَيْنَ مَوْضِعُهُ قَالَ أُرِيكُمْ الْآنَ قَدْ خَلَّتْ
مَعَهُ الْحَجَرُ فَاسْتَدْرَكَ فَقَالَ هُمَا قَالَ جَرِيرٌ
فَعَوْرَتُ مِنَ الْحَجَرِ سِنَةٌ أَرْبَعٌ وَتَحْوَاهَا !!

۱۰۰۳۔ فَعُشِلَ الْحَرَمُ، وَكُوِّلَهُ إِنَّمَا
أُمِرْتُ أَنْ أَعْبُدَ رَبَّ هَذِهِ الْبَلَدَةِ الَّذِي

دیگیا ہے، آپ نے فرمایا کہ یہ بھی تمہاری قوم ہی نے کیا ہے تاکہ جسے چاہیں
اندر آنے دیں اور جسے چاہیں روک دیں اگر تمہاری قوم کی جاہلیت کا زمانہ
قریب نہ ہوتا، اور مجھے اس کا خوف نہ ہوتا کہ وہ برائیاں کئے تو اس عظیم کو بھی
میں بیت اللہ میں شامل کر دیتا، اور دروازہ کو زمین کے برابر کر دیتا تاکہ ہر
شخص آسانی سے اندر جا سکے !!

۱۴۸۲۔ ہم سے عیید اللہ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے ابو اسامہ
نے حدیث بیان کی ان سے ہشام نے ان سے ان کے والد نے اور ان سے
عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا
اگر تمہاری قوم کا زمانہ کفر سے قریب نہ ہوتا تو میں خانہ کعبہ کو توڑ کر اسے ابراہیم
علیہ السلام کی بنیاد پر بنانا کیونکہ قریش نے اس میں کمی کر دی ہے میں اپنی
نئی اور ابراہیم علیہ السلام کی بنیاد کے مطابق تعمیر میں ایک اور پیچھے کی طرف دروازہ
بناتا، ابو معاویہ نے کہا کہ ہم سے ہشام نے بیان کیا کہ خلف کے معنی دروازے کے ہیں

۱۴۸۳۔ ہم سے بیان بن عمرو نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے یزید نے
حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے جریر بن حازم نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے
یزید بن رومان نے حدیث بیان کی ان سے عروہ نے اور ان سے عائشہ رضی
اللہ عنہا نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، عائشہ! اگر تمہاری قوم
کا زمانہ جاہلیت سے قریب نہ ہوتا تو میں بیت اللہ کو گرانے کا حکم دے دیتا،
تاکہ (نئی تعمیر میں) اس حصہ کو بھی داخل کر دوں تو اس سے کھل گئی ہے، اسے
زمین کے برابر کر دیتا اور اس کے دروازے بنا دیتا ایک مشرق کا اور ایک مغرب
کا اور اس طرح ابراہیم علیہ السلام کی بنیاد پر اس کی تعمیر ہو جاتی، ابن زبیر رضی
اللہ عنہ کا بھی کعبہ کو گرانے کا بھی مقصد تھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے بیان کیا تھا، یزید نے بیان کیا کہ میں اس وقت موجود تھا، جب ابن زبیر نے
اسے مہندم کیا تھا اور اس کی نئی تعمیر کے حجر اسود کو اس میں رکھا تھا، میں
نے ابراہیم علیہ السلام کی تعمیر کے پتھر میں دیکھے تھے ہواؤں کے کوہان کی طرح
تھے، جریر نے بیان کیا کہ میں نے ان سے پوچھا، اس کی جگہ کہاں ہے؟ انہوں نے
نے فرمایا کہ ابھی نہیں دکھانا ہوں، چنانچہ میں آپ کے ساتھ حجر اسود لے گیا،

اور آپ نے ایک جگہ کی طرف اشارہ کر کے کہا کہ یہ وہ جگہ ہے، جریر نے کہا کہ میں نے اندازہ لگایا کہ وہ جگہ حجر اسود سے تقریباً چھ ہانڈے کے فاصلہ پر تھی

۱۰۰۴۔ حرم کی فیضیت، اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد مجھ کو

یہی حکم ہے کہ بندگی کروں اس شہر کے مالک کی جس نے اس کو

حَرَمًا دَلَّ كُلُّ شَيْءٍ وَأَمَرْتُ أَنْ أَكُونَ
مَعَ السُّبُلِيِّينَ وَقَوْلُهُ أَوْلَدَ كَسَمَنَ تَهْمَدُ
حَرَمًا أَيْ مَا يَخِلُّ إِلَيْهِ تَمَرَاتُ كُلِّ شَيْءٍ
وَرِثَاتِهِمْ لَدُنَا وَلَكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ

حرمت دی اور اسی کے قبضہ قدرت میں ہے، ہر چیز، اور
مجھے حکم ہے کہ رہوں حکم برداروں میں۔ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد
تیکہ ہم نے جگہ نہیں دی ان کو حرمت والے پناہ کے مکان
میں، اکھنچے چلے آتے ہیں اس کی طرف میسے ہر طرح کے۔
روزی ہماری طرف سے لیکن بہت سے ان میں سمجھ نہیں رکھتے،

۱۴۸۲۔ حَدَّثَنَا عَيْنُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ
قَالَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَمِيدِ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ
مَعْبُودٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ إِنَّ هَذَا الْبَلَدَ
حَرَمُهُ اللَّهُ لَا يُعْمَدُ شَوْكُهُ وَلَا يُفَقَدُ قَيْدُهُ وَلَا
يُلْتَقِطُ لُقَطَتُهُ إِلَّا مَنْ عَرَفَهَا !!

۱۴۸۲۔ ہم سے علی بن عبد اللہ بن جعفر نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے
جویریہ بن عبد الحمید نے منصور کے واسطے سے حدیث بیان کی، ان سے مجاہد
نے، ان سے طاؤس نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے موقع پر یہ فرمایا تھا کہ اللہ تعالیٰ
نے اس شہر دکھ کو حرمت والا بنایا ہے اس کے درخت کے کاٹنے بھی نہیں
کاٹے جاسکتے یہاں کے شکار بھی بھڑکاٹے نہیں جاسکتے اور نہ ان کے سوا جو

اعلان کر کے، مالک تک پہنچانے کا ارادہ رکھتے ہوں کوئی شخص یہاں کی گری پڑی چیز اٹھا سکتا ہے !!

باب ۱۰۴۔ تَوْرِيثُ دُورِ مَكَّةَ وَبَيْعُهَا
وَمَسَرَّاتُهَا وَأَوَّاقُ النَّاسِ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ
سَوَاءً خَاصَّةً تَقُولُهُ إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا وَ
يَصُدُّونَ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ وَالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ
الَّذِي جَعَلْنَاهُ لِلنَّاسِ سَوَاءً مِنَ الْعَالَمِ
فِيهِ وَالْبَادِ وَمَنْ يَرُدُّهُ بِإِحَادٍ يُطْلَمِ
ثُنْيَاهُ مِنْ عَذَابٍ أَلِيمٍ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ
الْبَادِي الْقَطَارِيُّ مَعْلُومًا مَحْبُوسًا !!

۱۰۴۔ مکہ کی آراضی کی وراثت اور اس کی بیع و شراء اہدیه
کہ مسجد حرام میں سب لوگ برابر ہیں، دلیل اللہ تعالیٰ کا ارشاد
ہے۔ جن لوگوں نے کفر کیا اور جو لوگ اللہ کی راہ اور مسجد حرام
سے لوگوں کو روکتے ہیں کہ جسے ہم نے تمام لوگوں کے لئے یکساں
بنایا ہے، خواہ وہیں کے رہنے والے ہوں یا باہر سے آنے
والے، اور جو شخص بے راہ روی کے ساتھ حد سے تجاوز کرنے
کا ارادہ کرے گا، ہم اسے دردناک عذاب کا مزہ چکھائیں گے
ابو عبد اللہ (مصنف) نے کہا کہ بادی، باہر سے آنے والے
کے معنی میں ہے اور معلومًا مایم کے معنی میں ہے !!

سے احناف اور شوافع کا اس مسئلے میں اختلاف ہے کہ مکہ کی آراضی وقف ہیں یا ملک۔ شوافع کے نزدیک تو یہ ملک ہیں وقف نہیں لیکن احناف کہتے ہیں کہ وقف
ہیں۔ اور یہ ابراہیم علیہ السلام کے بعد سے ہی چلی آرہی ہیں ان کا کوئی ملک نہیں اس اختلاف کی اصل اس بات کے اختلاف میں ہے کہ اس حصہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے مکہ پر صلح کے ذریعے قبضہ کیا تھا یا لڑکر اسے فتح کیا تھا اگر لڑائی کے بعد اس کی فتح ثابت ہو جائے تو یہ بھی ثابت ہو جاتا ہے کہ مکہ کی آراضی وقف ہیں
کیونکہ لڑائی کے بعد مفتوحہ ملک کا تو نا غازیوں میں تقسیم ہونا چاہیئے تھا اور کہ فتح ہوا لیکن اس کا ایک ایچ بھی کسی کو نہیں دیا گیا، احناف یہ کہتے ہیں کہ اس حصہ
صلی اللہ علیہ وسلم بزرگوں صحابہ کی فوج سے کر کے فتح کرنے کے ارادہ سے تشریف لے گئے تھے اور رسولی سی ہی سی لیکن بعض مقامات پر خون خرابہ بھی ہوا، پھر اب اس
ابتداء کے بعد، مکہ کی فتح کو صلی فتنہ کی طرح کہا جاسکتا ہے، مغلوب قوم غالب کے مقابل میں، انجام کار ہتھیار توڑ دے ہی گئی، مکہ میں بھی یہی صورت پیش آئی، لیکن امام
شافعی ابتداء کا اعتبار نہیں کرتے، بلکہ لڑائی کے بعد بھی اگر انجام کار صلح ہو جائے تو وہ اس کا نام بھی صلح ہی رکھتے ہیں، مکہ میں یہ صورت ضرور پیش آئی اور اسی
وجہ سے وہ کہتے ہیں کہ مکہ صلی فتح ہوا۔ بس اس اختلاف کی بنیاد یہی ہے اور امام بخاری بھی امام شافعی کے ساتھ ہیں !!

١٣٨٥ - حَدَّثَنَا - أَصْبَغُ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ
وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَتِيقِ بْنِ
حُسَيْنٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ عَنْ أَسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ
أَنَّهُ قَالَ يَارَسُولَ اللَّهِ أَيْنَ تَنْزِلُ فِي دَارِكَ بِسَلَّةَ
فَقَالَ وَهَلْ تَدْرِكُ عَقِيلَ بْنِ رِبَاعٍ أَذْذُورُ وَكَانَ عَقِيلُ
دَرِكَ يَقُولُ لَا يَرِيكَ الْمُؤْمِنِينَ الْكَافِرُ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ
وَكَانُوا يَمْنُونُ قَوْلَ اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا
وَهَاجَرُوا وَجَاهَدُوا بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ فِي سَبِيلِ
اللَّهِ وَالَّذِينَ آوَوْا وَاتَّقَوْا أُولَئِكَ هُمْ بِغَضَائِهِم
أَوْلِيَاءُ بَعْضُ الْآيَةِ ۝

کی اور اپنے مال اور جان کے ساتھ اللہ کی راہ میں جہاد کیا۔ اے
بَابُ تَذْوِيلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ مَاتَ ۥ

١٢٨٤ - حَدَّثَنَا أَبُو أَيْسَافٍ قَالَ أَخْبَرَنَا
 شُعَيْبُ بْنُ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ أَنَّ
 أَبَاهُ بَرْدَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 حِينَ أَرَادَ قُدُومَ مَكَّةَ مُزِلْنَا عَدَا إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى
 يَخِيفُ بَنِي كِنَانَةَ حِينَئِذٍ تَقَامِسُوا عَلَيَّ الْكُفْرَ ۖ

١٣٨٤ - حَدَّثَنَا - الْحَسِيدُ قَالَ قَالَ حَدَّثَنَا
الْوَلِيدُ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ
عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْقَدِيدِ يَوْمَ النُّجْدِ وَهُوَ يَمِينُ أَخِي
تَارِلُونَ عَدَا ابْنِ عَدِيٍّ بَنِي كِنَانَةَ حَيْثُ تَقَامَسُوا عَلَى
الْكُفْرِ يَعْنِي بِذَلِكَ الْمُعَصَّبَ وَذَلِكَ أَنَّ قَدِيشًا وَكَانَتْ
تَحَابَلَتْ عَلَى بَنِي هَاشِمٍ وَبَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ أَوْ بَنِي

۱۶۸۵۔ ہم سے الصغی نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھے ابن وہب نے خبر دی انہیں یونس نے انہیں ابن شہاب نے انہیں علی بن حسین نے انہیں عمر بن عثمان نے اور اثامہ بن زید نے کہ انہوں نے پوچھا، یا رسول اللہ آپ مکہ میں کہاں قیام فرمائیں گے، کیا اپنے گھر میں قیام ہوگا؟ اس پر آپ نے ارشاد فرمایا، عقیل نے گھر ہمارے لئے چھوڑا ہی کب ہے عقیل اور طالب ابو طالب کے وارث ہوئے تھے، جعفر اور علی رضی اللہ عنہ کو وراثت میں کچھ نہیں ملا تھا، کیونکہ یہ دونوں مسلمان ہو گئے تھے اور عقیل رضی اللہ عنہ (ابتداء میں) اور طالب اسلام نہیں لائے تھے اس بنیاد پر عمر رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ مومن کا فرکا وارث نہیں ہوتا، ابن شہاب نے کہا کہ لوگ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کی تاویل کرتے ہیں کہ "جو لوگ ایمان لائے ہجرت

۱۰۵۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا کعبہ میں نزول !!

۱۴۸۶- ہم سے ابوایمان نے حدیث بیان کی کہ ایک شخص نے شیعہ نے خبر دی، انہیں زہری نے کہا کہ محمد سے ابو سلمہ نے بیان کی کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب (منا) سے لوٹے ہوئے حجۃ الوداع کے موقع پر، مکہ آنے کا ارادہ کیا تو فرمایا کہ کل انشاء اللہ ہمارا قیام اسی خیف بنی کنانہ میں ہو گا جہاں (قریش نے) کفر کی حمایت کی قسم کھائی تھی۔

۱۲۸۷۔ ہم سے عید می نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے وید نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے اور اعلیٰ نے حدیث بیان کی کہا۔ مجھ سے زہری نے حدیث بیان کی ان سے ابوسلمہ نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ یوم نحر کی صبح کو جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم منیٰ میں تھے تو یہ فرمایا تھا کہ ہم کل خیف بنی کنانہ میں قیام کریں گے، اجماعاً قریش نے کفر کی حمایت کی قسم حاثی تھی آپ کی مراد محض سے تھی کیونکہ یہیں قریش اور بنو کنانہ اور بنو ہاشم اور بنو عبد المطلب یا (راوی نے) بنو المطلب (کہا) کے خلاف حلف اٹھایا تھا کہ

سہ یہ بھی ایک شوافع کی دلیل ہے کہ عقیل رضی اللہ عنہ کو ابو طالب کی وراثت ملی تھی اور انہوں نے اپنے تمام گھر چچ دیئے تھے اگر ملکیت نہ ہوتی تو بیچے کیوں پھر اس حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اس پر کچھ نہیں فرمایا لیکن ایک بات اور ہے ابو طالب کے گھروں میں جعفر اور علی رضی اللہ عنہما کا بھی حق تھا اور عقیل رضی اللہ عنہ نے سب بیچ دیا تھا۔ ظاہر ہے کہ یہ فروخت ایک ایسی جائیداد کی ہوتی جس کے ایک بڑے حصے کے وہ مالک نہیں تھے اور اس حضور نے اس پر کچھ نہیں کہا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس وقت آپ کا اس سے کوئی تعرض نہ کرنا اس وجہ سے تھا کہ ایک بات ہو چکی تھی آپ نے کھد اس کے متعلق مرد و تانہیں کنا یا جعفر کے حق میں بھی

جب تک وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کے والد نہ کریں، ان کے یہاں نکاح کریں گے اور نہ ان سے خرید و فروخت کریں گے، سلام نے غفیل اور یحییٰ بن صفاک کے واسطے کہا ان سے اولاد کی نہ کہ مجھے ابن شہاب نے خبر دی انہوں نے (اپنی روایت میں) بنو ہاشم اور بنو المطلب کہا، ابو عبد اللہ (مصنف) نے کہا کہ بنو المطلب زیادہ صحیح ہے !!

۱۰۰۶۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد اور جب ابراہیم نے کہا میرے

رب اس شہر کو امن کا شہر بنا اور مجھے اور میری اولاد کو اس سے محفوظ رکھ کہ ہم تئوں کی پرستش کریں، میرے رب! ان تئوں نے بہنوں کو گمراہ کیا ہے، اللہ تعالیٰ کے فرمانِ تعلیم شکر و نیک

۱۰۰۷۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اللہ تعالیٰ نے کعبہ کو حرمت

والا گھر اور لوگوں کے قیام کی جگہ بنایا اور حرمت کا جہنہ بنایا"

اللہ تعالیٰ کے فرمان "وان اللہ بكل شیء عليم" تک !!

۱۷۸۸۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے سفیان

حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے زیاد بن سعد نے حدیث بیان کی ان سے زہری نے، ان سے سعید بن مسیب نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کعبہ کو دوپتلی پنڈلیوں والا ایک حبشی بٹاہ کرے گا !!

۱۷۸۹۔ ہم سے یحییٰ بن یحییٰ نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے یثرب

حدیث بیان کی ان سے عقیل نے ان سے ابن شہاب نے ان سے عروہ نے

اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے ج اور مجھ سے محمد بن مقاتل نے

حدیث بیان کی کہا کہ مجھے عبد اللہ نے خبر دی کہا کہ ہمیں محمد بن ابی حفصہ

نے خبر دی انہیں زہری نے انہیں عروہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ

عنہا نے بیان فرمایا کہ رمضان (کے روزے) فرض ہونے سے پہلے مسلمان

عاشوراء کا روزہ رکھتے تھے عاشوراء ہی کے دن (جاہلیت میں) کعبہ پر

غلاف پڑھایا جاتا تھا۔ پھر جب اللہ تعالیٰ نے رمضان فرض فرمایا تو رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں سے فرمایا کہ اب جس کا جی چاہے عاشوراء

کا بھی روزہ رکھے اور جس کا جی چاہے چھوڑ دے (حدیث آئندہ آئے گی) !!

۱۷۹۰۔ ہم سے احمد بن حفص نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے میرے

والد نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے ابراہیم نے حدیث بیان کی ان

المطلب ان لا یتایحواھم ولا یتأیبا یموتھم حتی یشکونہا
الیھم النبی صلی اللہ علیہ وسلم وقال سلامۃ من
عقیل و یحیی بن صفاک عن الاولاد انی اخبرونی
ابن شہاب و قال ابی ہاشم و ابی المطلب قال
ابو عبد اللہ بنی المطلب أشبهہ !!

باب ۱۰۰۶۔ قول اللہ تعالیٰ و اذ قال

ابراہیم رب اجعل هذا البکة امنا واجنبی

و بنی ان تعبد الا صنام رب انھن اضلن

عن ید اسن الناس انی قولہ تعلم یشکرون

باب ۱۰۰۷۔ قول اللہ تعالیٰ جعل اللہ

الکعبة البیت الحرام قیاما للنا من والشہر

الحرام الی قولہ و ان اللہ بكل شیء علیم

۱۷۸۸۔ حدیثنا۔ علی بن عبد اللہ قال حدثنا

سفیان قال حدثنا زیاد بن سعد عن الزہری عن

سعید بن المسیب عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی

اللہ علیہ وسلم قال یعرب الکعبة ذو السویقتین

من الحبشۃ

۱۷۸۹۔ حدیثنا۔ یحیی بن یحییٰ قال حدثنا

اللیث عن عقیل عن ابن شہاب عن عروۃ عن

عائشۃ و حدیثنا محمد بن مقاتل قال اخبرنا

عبد اللہ قال اخبرنا محمد بن ابی حفصہ عن

الزہری عن عروۃ عن عائشۃ قالت کانوا

یصومون عاشورا قبل ان یفرض رمضان

و کان یومنا شرفینہ الکعبة فلما فرض اللہ رمضان

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من شاء

ان یصومہ فلیصمہ ومن شاء ان یتروکہ فلیترکہ

کا بھی روزہ رکھے اور جس کا جی چاہے چھوڑ دے (حدیث آئندہ آئے گی) !!

۱۷۹۰۔ حدیثنا۔ احمد بن حفص قال

حدثنا ابراہیم عن العجاج بن حجاج عن

قَتَادَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ
بْنِ الْخَدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
لَيُحْجَجَنَّ الْبَيْتَ وَلَيُعْتَمَرَنَّ بَعْدَ خُرُوجِ يَأْجُوجَ
وَمَا جُورَ تَابِعَهُ أَبَانُ وَعِمْرَانُ عَنْ قَتَادَةَ وَقَالَ
عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ شُعْبَةَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى لَا
يُحْجَجَ الْبَيْتُ وَالْأَوَّلُ أَكْثَرُ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ سَمِعَ
قَتَادَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ وَعَبْدُ اللَّهِ أَبَا سَعِيدٍ !!

سے حجاج بن حجاج نے ان سے قنادہ نے ان سے عبد اللہ بن ابی
غالب نے اور ان سے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے اور ان سے نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بیت اللہ کا حج اور عمرہ یا جوج اور جوج
کے خروج کے بعد بھی ہوتا رہے گا اس روایت کی متابعت ابان اور
عمران نے قنادہ کے واسطے سے کی اور عبد الرحمن نے شعبہ کے واسطے سے
بیان کیا کہ قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی، جب تک بیت اللہ
کا حج بند نہ ہو جائے، پہلی روایت باہر راویوں نے کی ہے ابو عبد اللہ نے
سنا اور عبد اللہ نے ابو سعید رضی اللہ عنہ سے !!

۱۰۰۸۔ کعبہ پر غلاف !!

۱۴۹۱۔ ہم سے عبد اللہ بن عبد الوہاب نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے خالد
بن حارث نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے سفیان نے حدیث بیان کی اور
ان سے ابو وائل نے بیان کیا کہ میں شیبہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ ۱۶ اور ہم
سے قبیصہ نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے سفیان نے واصل کے واسطے سے
حدیث بیان کی اور ان سے ابو وائل نے بیان کیا کہ میں شیبہ کے ساتھ کعبہ
میں گری پر بیٹھا ہوا تھا تو شیبہ نے فرمایا کہ سہی جگہ عمر رضی اللہ عنہ نے بیٹھ
کر (ایک مرتبہ) فرمایا کہ میرا ارادہ یہ ہو گیا ہے کہ کعبہ کے اندر سونے چاندی
جیسی کوئی چیز نہ چھوڑوں (جسے زمانہ جاہلیت میں کفار نے جمع کیا تھا) اور سب
(مسلمانوں میں) تقسیم کر دوں، میں نے عرض کی کہ آپ کے ساتھیوں دآن ہضو

باب ۱۰۰۸۔ کعبۃ الکعبۃ !!
۱۴۹۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ
حَدَّثَنَا وَاصِلُ الْأَخْذَبِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ جِئْتُ إِلَى
شَيْبَةَ ثُمَّ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ وَاصِلٍ
عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ جَلَسْتُ مَعَ شَيْبَةَ عَلَى الْكُرْسِيِّ فِي
الْكَعْبَةِ فَقَالَ قَدْ جَلَسَ هَذَا الْمَجْلِسُ عُمَرُ فَقَالَ لَقَدْ
هَمَمْتُ أَنْ لَا أَدْمَ فِيهَا صَفَرَاءَ وَلَا بَيْضَاءَ إِلَّا قَسَمْتُ
تِلْكَ إِنْ صَاحِبَتِكَ لَوْ يَفْعَلُ قَالَ هُمَا الْكُرْآنُ أَتَدْرِي
بِهِمَا !!

صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو جحر رضی اللہ عنہ نے ایسا نہیں کیا تھا، انہوں نے فرمایا کہ میں بھی انہیں کی اقتداء کرتا ہوں !!

۱۰۰۹۔ کعبہ کا اندام، عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ایک فوج بیت اللہ پر
پر چڑھائی کرے گی اور دھنسا دی جائے گی !!

باب ۱۰۰۹۔ قَدِيمُ الْكَعْبَةِ وَقَالَتْ عَائِشَةُ

قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْرُوْ حَيْشُ
الْكَعْبَةِ فَيُخْصَفُ بِهِمْ !!

۱۴۹۲۔ ہم سے عمرو بن علی نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے یحییٰ بن سعید
نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے عبید اللہ بن احنس نے حدیث بیان کی کہا
کہ مجھ سے ابن ابی ملیکہ نے حدیث بیان کی ان سے ابن عباس نے اور ان

۱۴۹۲۔ حَدَّثَنَا عَنْزُ بْنُ عَمِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا
يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ الْأَخْذَبِ
قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ

سے دوسری روایت میں ہے کہ جب فوج میداد کے قریب پہنچے گی تو زمین کے اندر دھنسا دی جائے گی اس کے بعد کہ روایت میں ہے جو پہلے گزر
چکی ہے، کہ خانہ کعبہ کو ایک پتی پنڈلیوں والا حبشی تباہ کرے گا، ان دونوں روایتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ ایک مرتبہ کعبہ پر حملہ آور فوج
خود تباہ ہو جائے گی، اور دوسری مرتبہ کعبہ پر ایک فوج قابض ہوگی اور خانہ کعبہ کو تباہ کرے گی، غالباً پہلا واقعہ پہلے ہوگا، پھر خانہ کعبہ کی بڑی
کے بعد قیامت آجائے گی، خدا تعالیٰ ان فتنوں سے مجھے اور تمام مسلمانوں کو محفوظ رکھے، آمین !!

الَّتِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَأَنِّي بِهِ أَسْوَدُ أَنْجَعَهُ
يَقْلَعُهَا حَجْرًا حَجْرًا ۝

۱۴۹۳- حَدَّثَنَا - يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا
اللِّثْمِيُّ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ
السَّيِّبِ أَنَّ أَبَاهُ دَيَّانَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْقَبُ فِي الْكَعْبَةِ ذُو السَّوْيِقَتَيْنِ مِنَ الْعَجَبَةِ
بَابُ ۱۰ - مَا ذَكَرَ فِي الْحَجَرِ الْأَسْوَدِ ۝

۱۴۹۴- حَدَّثَنَا - مُحَمَّدُ بْنُ كَيْسٍ قَالَ أَخْبَرَنَا
سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَارِسِ بْنِ
رَبِيعَةَ عَنْ عُمَرَ أَنَّهُ جَاءَهُ إِلَى الْحَجَرِ الْأَسْوَدِ فَقَبَّلَهُ
فَقَالَ إِنِّي لَا أَعْلَمُ أَنَّكَ حَجَرٌ لَا تَصُومُ وَلَا تَنْفَعُ وَلَا تُولَا
إِنِّي رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَبِّلُكَ وَتَبْلُتُكَ
بَابُ ۱۱ - إِغْلَاقُ الْبَيْتِ وَيُصَلِّي فِي
أَيِّ نَوَاحِي الْبَيْتِ شَاءَ ۝

۱۴۹۵- حَدَّثَنَا - ثُمَيْمَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ
حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ
أَنَّهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
الْبَيْتُ هُوَ أَسْمَاءُ بْنُ زَيْدٍ وَبِلَالٌ وَعُثْمَانُ بْنُ
طَلْحَةَ فَامْلِكُوا عَلَيْهِمُ الْبَابَ فَلَمَّا فَتَحُوا كُنْتُ
أَوَّلَ مَنْ دَخَلَ فَلَقِيتُ بِلَالًا فَسَأَلْتُهُ هَلْ صَلَّى فِيهِ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ بَيْنَ
الْعَمُودَيْنِ الْيَمَانِيِّينَ ۝

بَابُ ۱۲ - الصَّلَاةُ فِي الْكَعْبَةِ ۝

۱۴۹۶- حَدَّثَنَا - أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ
أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ
عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ إِذَا دَخَلَ الْكَعْبَةَ
مَشَى قِبَلَ الْوُجْهِ حِينَ يَدْخُلُ وَيَجْعَلُ الْبَابَ قِبَلَ
لَهُ اِمَامُ بَخَارِي رَحِمَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ بَنَانَا جَابِتِي فِي كِه اَمْرٍ جِهْ اَپْ نِي مَنِي سَنُونُوں كِه دَمِيَانِ نَمَازِ پُرْمِي مَكِن يِه اَنْفَاقِي جِيزِ مَقِي، كَعْبَه كِه اَنْدَر جِهَانِ بِي
اور جس طرح بھی چاہے نماز پُرْمی جاسکتی ہے ۝

سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، گویا میری نظروں کے سامنے دو پتلی
ٹانگوں والا سیاہ آدمی ہے جو خانہ کعبہ کے ایک ایک پتھر کو اکھاڑ پیٹے گا ۝
۱۴۹۳- ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے یث سے حدیث
بیان کی ان سے یونس نے ان سے ابن شہاب نے ان سے سعید بن مسیب
نے کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کہ کعبہ کو دو پتلی پتھریوں والا جیسی تباہ کرے گا ۝

۱۰۱۰- حجر اسود کے متعلق روایت ۝

۱۴۹۴- ہم سے محمد بن کثیر نے حدیث بیان کی کہا کہ میں سفیان نے خبر
دی انہیں المثنیٰ نے انہیں ابراہیم نے انہیں عمار نے انہیں ربیعہ نے
کہ عمر رضی اللہ عنہ حجر اسود کے پاس آئے اور اسے بوسہ دیا، پھر فرمایا، میں خوب
جانتا ہوں کہ تم صرف ایک پتھر ہو، نہ کسی کو نقصان پہنچا سکتے ہو نہ نفع، مگر
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تمہیں بوسہ دیتے نہ دیکھنا تو میں کہیں نہ دیتا،
۱۰۱۱- بیت اللہ کو بند کرنا، اور بیت اللہ میں جس طرف

بھی چاہے رخ کر کے نماز پڑھ سکتا ہے ۝

۱۴۹۵- ہم سے ثمیمہ بن سعید نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے یث
نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے ان سے سالم نے اور ان سے
ان کے والد نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، اسماء بن زید، بلال
اور عثمان بن طلحہ خانہ کعبہ کے اندر گئے، اور اندر سے دروازہ بند کر لیا پھر
جب دروازہ کھولا تو میں پہلا شخص تھا جو اندر گیا، میری ملاقات بلال سے ہوئی
تو میں نے پوچھا کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے (اندر) نماز پڑھی تھی؟ انہوں
نے بتایا کہ ہاں، دونوں یعنی ستونوں کے درمیان آپ نے نماز پڑھی تھی، اے

۱۰۱۲- کعبہ میں نماز ۝

۱۴۹۶- ہم سے احمد بن محمد نے حدیث بیان کی کہا کہ میں عبد اللہ نے خبر
دی کہا کہ میں موسیٰ بن عقبہ نے خبر دی، انہیں نافع نے کہ ابن عمر رضی اللہ
عنہ جب بیت اللہ کے اندر داخل ہوئے تو سامنے کی طرف چلتے اور دروازہ
پشت کی طرف چھوڑ دیتے آپ اسی طرح چلتے رہتے اور جب سامنے کی دیوار
سے امام بخاری رَحِمَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ بَنَانَا جَابِتِي فِي كِه اَمْرٍ جِهْ اَپْ نِي مَنِي سَنُونُوں كِه دَمِيَانِ نَمَازِ پُرْمِي مَكِن يِه اَنْفَاقِي جِيزِ مَقِي، كَعْبَه كِه اَنْدَر جِهَانِ بِي
اور جس طرح بھی چاہے نماز پُرْمی جاسکتی ہے ۝

تشریف لائے تھے تو نماز پڑھتے تھے اس طرح آپ اس جگہ نماز پڑھتے
کا اہتمام کرتے تھے جس کے متعلق بلال رضی اللہ عنہ نے بتایا تھا کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے وہیں نماز پڑھی تھی، لیکن اس میں کوئی مضائقہ نہیں
بیت اللہ میں جس جگہ بھی کوئی چاہے نماز پڑھ سکتا ہے !!

۱۰۱۳۔ جو کعبہ میں نہ داخل ہوا، ابن عمر رضی اللہ عنہ کھڑے

تھکرتے تھے اور بیت اللہ کے اندر نہیں جاتے تھے !!

۱۴۹۷۔ ہم سے مسد نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے خالد بن عبد اللہ
نے حدیث بیان کی انہیں اسماعیل بن ابی خالد نے خبر دی، انہیں عبد اللہ بن
ابی اوفیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرہ کیا تو آپ نے بیت اللہ کا
طواف کر کے مقام ابراہیم کے پیچھے دو رکعتیں پڑھی، آپ کے ساتھ ایک صاحب
تھے جو آپ کے اور لوگوں کے درمیان آڑ بنے ہوئے تھے، ان سے ایک صاحب
نے دریافت کیا، کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کعبہ کے اندر تشریف لے گئے
تھے تو انہوں نے بتایا کہ نہیں !!

۱۰۱۴۔ جس نے کعبہ میں چاروں طرف تکبیر پڑھی !!

۱۴۹۸۔ ہم سے ابو معمر نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے عبد الوارث نے
حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے ابو ایوب نے حدیث بیان کی، کہا کہ ہم سے
عمرہ نے بن عباس رضی اللہ عنہ کے واسطے سے حدیث بیان کی آپ نے فرمایا
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب دکنہ تشریف لائے تو آپ نے بیت اللہ
کے اندر جانے سے اس لئے انکار کر دیا کہ اس میں بت رکھے ہوئے تھے، پھر
آپ نے حکم دیا اور وہ نکالے گئے لوگوں نے (خانہ کعبہ سے) ابراہیم اور اسماعیل
علیہما السلام کے بت بھی نکالے (ان بتوں کے) ہاتھوں میں خال نکالنے کے
تیرے تھے۔ یہ دیکھ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ ان مشرکوں کو برباد
کرے، انہیں اچھی طرح سے معلوم تھا کہ ان بزرگوں نے تیرے خال کبھی نہیں

الْقَهْرَ يَتَنَسَّى حَتَّى يَكُونَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْحِجَابِ الَّذِي
قَبْلَ وَجْهِهِ قَرِيبًا مِنْ ثَلَاثَةِ أَرْبَاعٍ قَبَضَتِي يَتَوَقَّى
السَّكَنَ الَّذِي أَخْبَرَهُ بِلَالٌ أَنِّي دَسَّوْتُ إِلَيْهِ صَلَاتِي
إِلَهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاتِي فِيهِ وَكَيْسَى عَلَى أَحَدٍ بَأْسِي أَنِّي
يُصَلِّي فِي آتِي تَوَاحِي الْبَيْتِ شَاءَ !!

باب ۱۰۱۔ مَن لَّمْ يَدْخُلِ الْكَعْبَةَ وَكَانَ

ابْنُ عُمَرَ يُعْجِرُ كَتَبُوا وَلَا يَدْخُلُ !!

۱۴۹۷۔ حَدَّثَنَا مُسَدُّ بْنُ قَالٍ حَدَّثَنَا خَالِدُ

بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَرَنَا سُلَيْمِيُّ بْنُ أَبِي خَالِدٍ عَنْ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى قَالَ اعْتَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
إِلَيْهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَوَافَ بِالْبَيْتِ وَصَلَّى خَلْفَ الْقَامِرِ
رَكْعَتَيْنِ وَمَعَهُ مَن يَسْتَنْزِلُ مِنَ النَّاسِ فَقَالَ لَهُ
دَجْلٌ أَدْخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى إِلَيْهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكَعْبَةَ قَالَ لَا

باب ۱۰۱۔ مَن كَتَبَ فِي تَوَاحِي الْكَعْبَةِ !!

۱۴۹۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو مُعْمَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ

قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو بَرٍّ قَالَ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ عَنْ عَيْنِ بْنِ عَبَّاسٍ
قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى إِلَيْهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا قَدِمَ
أَبَى أَنْ يَدْخُلَ الْبَيْتَ وَفِيهِ الْإِلَهِةُ فَامْرَأَتُهَا فَأُجِزَتْ
وَأُخْرِجُوا إِبْرَاهِيمَ وَإِسْمَاعِيلَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ
فِي إِيْدِيهِمَا الْأَزْلَامُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى إِلَيْهِ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَاتِلَهُمُ اللَّهُ أَمَا وَاللَّهِ قَدْ عَلِمُوا أَنَّهُمْ
لَمْ يَسْتَقْسِمُوا بِهَا قَطُّ فَدْخَلَ الْبَيْتَ فَكَبَّرَ فِي تَوَاحِيهِ
وَلَمْ يُصَلِّ فِيهِ !!

سے یعنی بیت اللہ کے اندر جانا کوئی ضروری نہیں اس حضور صلی اللہ علیہ وسلم خود حجۃ الوداع کے موقع پر اندر نہیں گئے تھے آپ صلح حدیبیہ کے بعد
جب عمرہ تفرار کرنے کے تشریف لے گئے تو اس موقع پر آپ بیت اللہ کے اندر نہیں گئے تھے عمرہ جعرانہ کے موقع پر بھی نہیں گئے تھے یہ دو ایسے مواقع ہیں جہاں
بیت اللہ کے اندر بت رکھے ہوئے تھے اور غالباً آپ اسی وجہ سے اندر نہیں گئے ہوں گے، پھر جب مکہ فتح ہوا تو آپ اندر تشریف لے گئے اور بتوں سے
کعبہ کی نظیر کی حجۃ الوداع کے موقع پر کعبہ کے اندر بت نہیں تھے لیکن اس مرتبہ بھی آپ اندر نہیں گئے، اس لئے مشتبہ ہو گا کہ کعبہ کی تقدیس کے پورے
اہتمام کے ساتھ بغیر کسی قسم کے رشوت کے اندر جانا ممکن ہو سکے تو یہ ملل مستحب ہے لیکن رشوت دے کر اندر جانے کی کوشش نہ کرنی چاہیے !!

نکالی۔ اس کے بعد آپ بیت اللہ کے اندر تشریف لے گئے اور اس کے چاروں طرف تکبیر کہی، آپ نے اندر نماز بھی نہیں پڑھی تھی (بیت اللہ کے اندر نماز پڑھنے یا نہ پڑھنے کے متعلق نوٹ اس سے پہلے گزر چکا ہے) ۱۱

باب ۱۵۱۔ کَتَفَ كَاتَ بَدَاؤُ الرَّمْلِ ۱۱

۱۵۱۔ رمل کی ابتدا کیوں کر ہوئی ۱۱

۱۴۹۹۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے حماد

بن زید نے حدیث بیان کی ان سے ایوب نے ان سے سعید بن جبیر نے اور

ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

(مکہ) تشریف لائے تو مشرکوں نے کہا کہ تمہارے یہاں ایسے لوگ آئے ہیں جنہیں

یثرب (مدینہ منورہ) کے بھانجے کمزور کر رکھا ہے اس لئے رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم نے حکم دیا کہ تین چکروں میں رملی (تیز چلنا جس سے اظہار قوت ہو)

کریں، اور دونوں رکنوں کے درمیان حب معمول چلیں۔ چونکہ آپ کے پیش

نظر انہیں پوری طرح انجام دینا تھا، صرف اسی وجہ سے آپ نے تمام چکروں

میں رمل کا حکم نہیں دیا ۱۱

۱۰۱۶۔ مکہ آتے ہی پہلے طواف میں حجر اسود کا استلام

(بوسہ دینا) اور تین چکروں میں رمل کرنا چاہیئے ۱۱

باب ۱۵۲۔ اسْتَلَامُ الْحَجَرِ الْأَسْوَدِ

حِينَ يَقْدُمُ مَكَّةَ أَوَّلَ مَا يَطُوفُ وَ

يَوْمَلْ ثَلَاثًا ۱۱

۱۵۰۰۔ حَدَّثَنَا أَصَمَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو

وَهْبٌ عَنْ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ

أَبِيهِ قَالَ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ

يَقْتَامُ مَكَّةَ إِذَا اسْتَلَمَ الرُّكْنَ الْأَسْوَدَ أَوَّلَ مَا

يَطُوفُ يُحِبُّ ثَلَاثَةَ أَطْوَافٍ مِنَ السَّبْعِ ۱۱

باب ۱۵۳۔ الرَّمْلُ فِي الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ ۱۱

۱۵۰۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شَرِيحُ

ابْنِ الْكَلْبِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ عَنْ تَافِعٍ عَنِ ابْنِ

عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةَ أَشْوَاطٍ

وَمَثَلِ الْبَعَةِ فِي الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ تَابِعَهُ الْإِنْسُ قَالَ

حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ قَزَافٍ عَنْ تَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ

۱۵۰۰۔ ہم سے اصمغ نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھے ابن وہب نے خبر

دی انہیں یونس نے انہیں زہری نے انہیں سالم نے اور ان سے ان

کے والد نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا جب

آپ مکہ تشریف لائے تو پہلے طواف میں حجر اسود کو بوسہ دیتے اور سات

چکروں میں سے تین میں رمل کرتے تھے ۱۱

۱۰۱۷۔ حج اور عمرہ میں رمل ۱۱

۱۵۰۱۔ ہم سے محمد نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے شریح بن نعمان نے

حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے فلیح نے حدیث بیان کی، ان سے تافع نے اور

ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تین

چکروں میں تو تیز چلے (رمل کیا) اور بقیہ چار چکروں میں حب معمول چلے

حج اور عمرہ دونوں میں۔ اس روایت کی متابعت لیث نے کی ہے کہا کہ مجھ

سے بہت سی مشرکانہ رسوم کے ساتھ تیرے قال نکالنے کا طریقہ بھی عمرو بن لُحی کا ایجاد کیا ہوا تھا قریش کو اس کا علم تھا عمرو کو ظاہر ہے

کہ ابراہیم کے بہت بعد پیدا ہوا۔ لیکن قریش کا یہ ظلم تھا کہ انہوں نے ابراہیم اور اسماعیل علیہما السلام کے بتوں کے باغیوں میں

نیز دے دیئے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے اسی افتراء پر ہر دعا دی۔

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

سے کثیرین فرقہ نے حدیث بیان کی، ان سے نافع نے اور ان سے

ابن عمر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے،

۱۵۰۲۔ ہم سے سعد بن ابی مریم نے حدیث بیان کی کہا کہ ہمیں محمد بن

جعفر نے خبر دی کہا کہ مجھے زید بن اسلم نے خبر دی، انہیں ان کے والد نے کہ

عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حجر اسود کو خطاب کر کے فرمایا، بخدا مجھے خوب

معلوم ہے کہ تم صرف پتھر ہو، نہ کوئی نفع پہنچا سکتے ہو نہ نقصان، اور

اگر میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں استلام کرتے (بوسہ دیتے)

نہ دیکھا ہوتا تو میں کبھی نہ کرتا، اس کے بعد آپ نے استلام کیا، پھر فرمایا، اور

ہمیں رمل کی کیا ضرورت بھی تھی؟ ہم نے تو اس کے ذریعہ مشرکوں کو (اپنی قوم)

دکھائی تھی، پھر فرمایا جو عمل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا ہے اسے

چھوڑنا ہم پر بند نہیں کرتے۔

۱۵۰۳۔ ہم سے سعد نے حدیث بیان کی ان سے یحییٰ نے حدیث بیان

کی ان سے عبید اللہ نے ان سے نافع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ

بیان کیا جب میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان دونوں رکنِ یمنی کا

استلام کرنے دیکھا، میں نے بھی اس کے استلام کو، خواہ سخت محلات ہوں

یا نرم، نہیں چھوڑا، میں نے نافع سے پوچھا کیا ابن عمر ان دونوں یمنی رکنوں

کے درمیان معمول کے مطابق چلتے تھے؟ تو انہوں نے بتایا کہ آپ معمول

کے مطابق اس لئے چلتے تھے تاکہ اس کے استلام میں آسانی رہے۔

۱۵۰۴۔ ہم سے احمد بن صالح اور یحییٰ بن سلیمان نے حدیث بیان کی انہوں

نے کہا کہ ہم سے ابن وہب نے حدیث بیان کی کہا کہ ہمیں یونس نے ابن شہاب

کے واسطے سے خبر دی انہیں عبید اللہ بن عبد اللہ نے اور ان سے ابن عباس

رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقع

پر اپنی اوٹنی پر طواف کیا تھا اور آپ حجر اسود کا استلام ایک چھڑی کے ذریعہ

کر رہے تھے اس کی روایت راوردی نے زہری کے جھتیجے کے واسطے سے کی

اور انہوں نے اپنے چچا (زہری) کے واسطے سے۔

۵۰۲۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ

أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ أَخْبَرَنِي زَيْدُ بْنُ

عَمْرِو بْنِ أَبِي عُمَرَ بْنِ الْقَطَّابِ قَالَ لَقِيتُ أَمَّا دَالَهُ

إِنِّي لَا أَعْلَمُ أَنَّكَ حَجَرٌ لَا نَفْعَ وَلَا تَنْفَعُ وَلَا آفِي،

رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَلَمَكَ مَا

اسْتَلَمَكَ قَامَسْتَلَمَكَ ثُمَّ قَالَ وَمَا لَنَا لِلرَّمْلِ رِمًا

كَمَا رَأَيْنَاهُمُ الْمُشْرِكِينَ وَقَدْ أَهْلَكَهُمُ اللَّهُ ثُمَّ قَالَ

شَيْءٌ مَتَعَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا

نُحِبُّ أَنْ نُتْرَكَهُ.

۵۰۳۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ

عَبِيدِ اللَّهِ عَنْ تَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ مَا تَرَكْتُ

اسْتِلَامَ هَذَيْنِ الرُّكْنَيْنِ فِي شِدَّةٍ وَلَا رُخَاءٍ مِنْهُ

رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَلِمُهُمَا

فُلْتُ لِمَا نَفِيعَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَمْنِي بَيْنَ الرُّكْنَيْنِ قَالَ

إِنَّمَا كَانَ كَشَيْءٍ لِيَكُونَ اقْتِرَافًا لِسِتْلَامِهِ.

۵۰۴۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَرْيَمَ وَيَحْيَى بْنُ

سُلَيْمَانَ قَالَ لَنَا أَبُو وَهَبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ

عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ

ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ طَافَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ عَلَى بَعِيرٍ يَسْتَلِمُ الرُّكْنَيْنِ بِخِجْنٍ

تَابَعَهُ الدَّارُودِيُّ عَنْ ابْنِ أَبِي الزُّهْرِيِّ عَنْ

عَبْدِهِ.

ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رمل صرف ایک وقتی مصلحت تھے، یہ سنت نہیں ہے لیکن عام علماء امت اسے سنت کہتے ہیں خود چھوڑ صحابہ کے عمل سے بھی اور قول سے بھی یہی معلوم ہوتا ہے۔ حنفیہ کا مسلک اس سلسلے میں یہ ہے کہ جس طواف کے بعد بھی، اصفا مروہ کی سعی ہوگی، اس طواف میں رمل بھی ہوگا اس کے سوا طواف میں رمل نہیں۔

باب ۱۰۱۹۔ مَنْ كَمْ يَسْتَلِمُ إِلَّا الرُّكْنَيْنِ
الْيَمَانَيْنِ ، وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ جَبْرِ أَخْبَرَنَا
ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَنْ زُوَيْبِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ أَبِي
الشَّعْثَاءِ أَنَّهُ قَالَ وَمَنْ يَقِفُ شَيْئًا مِنَ
الْبَيْتِ وَكَانَ مُعَاوِيَةَ يَسْتَلِمُ الْأَرْكَانَ
فَقَالَ لَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ إِنَّهُ لَا تَسْتَلِمُ هَذَا
بُنِ الرُّكْنَيْنِ فَقَالَ لَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ إِنَّهُ
لَا تَسْتَلِمُ هَذَيْنِ الرُّكْنَيْنِ فَقَالَ لَهُ
لَيْسَ شَيْءٌ مِنَ الْبَيْتِ بِمُعْجَرٍ وَكَانَ
ابْنُ الزُّبَيْرِ يَسْتَلِمُهُنَّ كُلَّهُنَّ

۱۵۰۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو أُوَيْسٍ ثَابِتُ بْنُ
شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَمْ
أَرَانِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَلِمُ مِنَ الْبَيْتِ
إِلَّا الرُّكْنَيْنِ الْيَمَانَيْنِ

باب ۱۰۲۰۔ تَفْهِيمُ الْعَجَرِ

۱۵۰۶۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سِتِّينَ حَدَّثَنَا
يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا وَرْقَاءُ أَخْبَرَنَا زَيْدُ بْنُ
أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَأَيْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَبْلَ
الْعَجَرِ وَقَالَ لَوْلَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَكَ مَا قَبَّلْتُكَ

۱۵۰۷۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا بُو
زَيْدٌ عَنِ الثَّوْبِيِّ عَنْ عُرَيْقٍ قَالَ سَأَلَ رَجُلٌ ابْنَ
عُمَرَ عَنِ اسْتِلَامِ الْعَجَرِ فَقَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَلِمُهُ وَيُقْبِلُهُ وَقَالَ آيَةُ
إِنْ دُرُجْتُ أَرَأَيْتُ إِنْ غُلِبْتُ قَالَ اجْعَلْ آيَةً
بِالْيَمِينِ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَسْتَلِمُهُ وَيُقْبِلُهُ

۱۰۱۹۔ جس نے صرف دونوں ارکانِ یمانی کا استلام کیا !
محمد بن ابی بکر نے بیان کیا کہ ہمیں ابن جریر نے خبر دی انہیں
عمرو بن دینار نے خبر دی کہ ابو الشعثاء نے فرمایا : بیت اللہ
کے کسی بھی حصہ سے جلا کو نہ ہرگز کر سکتا ہے ، معاویہ
رضی اللہ عنہ تمام ارکان کا استلام کرتے تھے اس پر ابن عباس
رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا کہ ہم ان دو ارکان کا استلام نہیں
کرتے ، تو معاویہ نے فرمایا کہ بیت اللہ کا کوئی جز ایسا
نہیں جسے چھوڑ دیا جائے ، ابن زبیر رضی اللہ عنہ بھی تمام
ارکان کا استلام کرتے تھے ۔

۱۵۰۵۔ ہم سے ابو ولید نے حدیث بیان کی ان سے بیٹھنے حدیث
بیان کی ان سے ابن شہاب نے ان سے سالم بن عبد اللہ نے ان سے
ان کے والد نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو صرف دونوں
یمانی ارکان کا استلام کرتے دیکھا ۔

۱۰۲۰۔ حجر اسود کو بوسہ دینا

۱۵۰۶۔ ہم سے احمد بن سنان نے حدیث بیان کی ان سے یزید بن ہارون
نے حدیث بیان کی انہیں ورقاء نے خبر دی انہیں زید بن اسلم نے خبر دی ان
کے والد نے بیان کیا کہ میں نے دیکھا کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حجر اسود
کو بوسہ دیا اور پھر فرمایا کہ اگر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں بوسہ
دیتے نہ دیکھتا تو کبھی نہ دیتا ۔

۱۵۰۷۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی ان سے حماد بن زید نے حدیث بیان
کی ، ان سے زبیر بن عریق نے بیان کیا کہ ایک شخص نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے
حجر اسود کے استلام (بوسہ دینے) کے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا کہ میں
نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس طرح کا استلام کرتے اور بوسہ دینے دیکھا
ہے اس پر اس شخص نے کہا کہ اگر از دحام ہو جائے اور میں پیچھے رہ جاؤں پھر آپ
کا کیا خیال ہے ؟ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اس اگر وگرو کہ میں چھوڑ کے
آؤں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے کہ آپ حجر اسود کا استلام
کر رہے تھے اسے بوسہ دے رہے تھے ۔

۱۔ معلوم ہوتا ہے کہ مسائل میں کارہینے والا تھا ابن عمر رضی اللہ عنہ کو ناگواری اس بات پر ہوئی کہ حدیث رسول کے بعد پھر اس میں اختلاف نکالے

باب ۱۰۲ - مَنِ اشَارَ إِلَى التُّرْكِ

إِذَا آتَى عَلَيْهِ

۱۵۰۸ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ مَوْحَابٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ طَافَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْبِيتُ عَلَى بَيْعِ كَلَمَاتٍ آتَى عَلَى التُّرْكِ إِشَارًا، أَيْ يَشِيءُ .

باب ۱۰۲ - التَّكْبِيرُ عِنْدَ التُّرْكِ :

۱۵۰۹ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ طَافَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَيْتِ عَلَى بَيْعِ كَلَمَاتٍ آتَى التُّرْكُ إِشَارًا، أَيْ يَشِيءُ عِنْدَ ذَلِكَ وَكَثُرَ تَابِعُهُ إِبرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ خَالِدِ بْنِ الْعَدَاءِ :

باب ۱۰۳ - مَنِ طَافَ بِالْبَيْتِ إِذَا قَدَّمَ

مَلَّةً قَبْلَ أَنْ يَزِيحَ إِلَى بَيْتِهِ ثُمَّ صَلَّى

وَكُعَتَيْنِ ثُمَّ خَرَجَ إِلَى الصَّفَاءِ

۱۵۱۰ - حَدَّثَنَا أَصْبَغُ بْنُ ذُهَيْبٍ

قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ ذَكَرْتُ يَعْقُوبَ قَالَ قَالَتْ بَنَاتِي عَائِشَةُ أَنَّ أَوَّلَ شَيْءٍ بَدَأَ بِهِ حِينَ قَدَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ تَوَضَّأَ ثُمَّ طَافَ ثُمَّ لَمْ يَكُنْ

۱۰۲ - حجر اسود کے قریب پہنچ کر اس کی طرف اشارہ

۱۵۰۸ - ہم سے محمد بن مثنیٰ نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے عبد الوہاب نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے خالد نے عکرمہ کے واسطے سے حدیث بیان کی ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک اونٹنی پر طواف کر رہے تھے اور جب بھی آپ حجر اسود کے قریب پہنچتے تو تو کسی چیز سے اس کی طرف اشارہ کرتے تھے۔

۱۰۲۲ - حجر اسود کے قریب تکبیر کہنا۔

۱۵۰۹ - ہم سے محمد بن مثنیٰ نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے خالد بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے خالد حذاء نے حدیث بیان کی، ان سے عکرمہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیت اللہ کا طواف ایک اونٹنی پر کیا۔ جب بھی آپ حجر اسود کے قریب پہنچتے تو کسی چیز سے اس کی طرف اشارہ کرتے اور تکبیر کہتے تھے اس روایت کی متابعت ابراہیم بن طہمان نے خالد حذاء کے واسطے سے کی ہے۔

۱۰۳۳ - جو مکہ آیا اور گھر واپس ہونے سے پہلے بیت اللہ کا

طواف کیا پھر دو رکعت نماز پڑھ کر صفا کی طرف گیا۔

۱۵۱۰ - ہم سے اصبع نے حدیث بیان کی ان سے ابن وہب نے بیان کیا

کہ مجھے عمرو نے محمد بن عبد الرحمن کے واسطے سے خبر دی انہوں نے کہا کہ میں نے عروہ سے (حج کے ایک مسئلہ کے متعلق پوچھا ہے) تو انہوں نے فرمایا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے مجھے خبر دی تھی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب (مکہ) تشریف لائے تو سب سے پہلا کام آپ نے یہ کیا کہ وضو کیا، پھر طواف کیا آپ کا یہ عمل

جابرہ ہیں، رسول اللہ کی سنت اور آپ کے طریقہ کے ساتھ اس وجہ لگا دھماکہ کو تھا، غالباً آپ نے سائل کے طرز سے یہ سمجھا جو گا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کے مقابلہ میں اپنی رائے سے کام لے رہا ہے، اس سے پہلے گزر چکا ہے کہ ازحام وغیرہ کی صورت میں چھڑی کے ذریعہ بھی اسلام کیا جاسکتا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ خود ایسا کیا تھا۔ اس سے پہلے یہ حدیث قدرے تفصیل کے ساتھ گزر چکی ہے کہ آپ کے پاس ایک چھڑی تھی جس کے ذریعہ آپ حجر اسود کا اسلام کرتے تھے اسے سوال کی تفصیل دوسری روایتوں میں ہے اصل میں راوی ابن عباسؓ کے اس سلسلے میں مسلک پر توضیح کرنا چاہتے ہیں ان کا مسلک جہودیت کی رائے کے خلاف یہ تھا کہ اگر کوئی شخص صرف حج کا احرام باندھ کر مکہ میں داخل ہوگا تو بیت اللہ پر نظر پڑنے ہی خود بخود اس کا احرام ٹوٹ جائے گا، اس لئے اگر کوئی چاہتا ہے کہ صرف حج کا احرام باندھے تو اس کے لئے ضروری ہے کہ بیت اللہ کو نہ دیکھے اور اسے دیکھے بغیر عرفات میں جا کر تیام کرے۔

مُسْرَةً ثُمَّ جَعَلَ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَمَنْ لَهُ ثُمَّ جَعَلَ
مَعَ أَبِي الرَّبِيعِ فَأَوَّلَ قِسْمِي بَدَأَ بِهِمُ الطَّوَافُ
ثُمَّ دَأَيْتُ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارَ يَفْعَلُونَهُ وَقَدْ أَخْبَرَنِي
أُمِّي أَنَّهَا أَهْلَتْ هِيَ وَأَخْتُهَا وَالرَّبِيعُ وَمُلَايٌ وَ
فُلَانٌ يَعْمُرُونَ فَلَمَّا مَسَحُوا لِلتَّوَكُّلِ حَلَّوْا :

۱۵۱- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ
قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو صُرَّةَ أَسَى بْنُ عِيَانٍ قَالَ
مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ تَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُكْبَةَ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا طَافَ
فِي الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ أَوَّلَ مَا يَقْدَمُ سَعَى قَلْبَهُ
أَطْوَفَ وَمَشَى أَرْبَعَةَ ثُمَّ سَجَدَ يَنْتَهِئُ ثُمَّ يَطُوفُ
بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ :

۱۵۲- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ
حَدَّثَنَا أَسَى بْنُ عِيَانٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ تَافِعٍ
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُكْبَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا طَافَ بِالْبَيْتِ الطَّوَافِ الْأَوَّلَ
يُحِبُّ ثَلَاثَةَ أَطْوَافٍ وَيَمْسُحُ أَرْبَعَةَ وَآتَهُ
كَانَ يَسْعَى بَطْنَ السَّبِيلِ إِذَا طَافَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ :

باب طَوَافِ النِّسَاءِ مَعَ الرِّجَالِ
وَقَالَ لِي عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ
قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ إِذَا مَنَّعَ
ابْنُ هِشَامٍ النِّسَاءَ الطَّوَافَ مَعَ الرِّجَالِ

عمرہ کے لئے نہیں تھا اس کے بعد ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہما نے بھی اسی طرح
جج کیا، پھر میں نے ابو بکر کے ساتھ حج کیا، انہوں نے بھی سب سے پہلے طواف
کیا، مہاجرین اور انصار کو بھی میں نے اسی طرح کرتے دیکھا تھا میری والدہ
دسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا انے بھی مجھے بتایا کہ انہوں نے اپنی بہن رعائشہ
رضی اللہ عنہا اور زبیر اور فلال فلال رضی اللہ عنہم کے ساتھ عمرہ کا احرام
تھا جب ان لوگوں نے حجر اسود کا استلام کر لیا تو حلال ہو گئے تھے۔

۱۵۱- ہم سے ابراہیم بن منذر نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے ابو صرو
نے حدیث بیان کی، ان سے انس بن عیاض نے کہ موسیٰ بن عقبہ نے نافع کے
واسطے سے بیان کیا اور ان سے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے (کہ) آنے کے بعد سب سے پہلے حج اور عمرہ کا جو طواف
کیا، اس کے تین چکروں میں آپ نے سعی درمل کی اور باقی چار میں حسب
معمول چلے۔ پھر دو رکعت نماز پڑھی اور صفا مروہ کی سعی کی۔

۱۵۲- ہم سے ابراہیم بن منذر نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے انس
بن عیاض نے حدیث بیان کی ان سے عبید اللہ نے ان سے نافع نے اور
ان سے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بیت
اللہ کا پہلا طواف کرتے تو اس کے تین چکروں میں رمل کرتے اور چار میں
حسب معمول چلتے پھر جب صفا مروہ کی سعی کرتے تو بطن میں (دواہی)
میں دوڑ کر چلتے۔

۱۰۲۴- عورتوں کا طواف مردوں کے ساتھ
اور محمد سے عمرو بن علی نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے
ابو عاصم نے حدیث بیان کی ان سے ابن جریج نے بیان کیا
اور انہیں عطاء نے خبر دی کہ ہشام نے عورتوں کو مردوں کے

سہ اس آخری ٹکڑے کا ابن عباس کے مسک سے کوئی تعلق نہیں ہے اس میں ہے کہ حجر اسود کے استلام کے بعد لوگ حلال ہو جائیں
گئے تھے، حالانکہ صفا مروہ سعی اس کے بعد ہے اور پھر حلال ہونا چاہیے۔ غالباً "مسح رکن" فراغت سے کنیہ ہے راوی کے پیش نظر
تفصیل بیان کرنا نہیں ہے، بلکہ اپنی علت کو بتانا ہے۔

سہ مطلب یہ ہے کہ مردوں اور عورتوں کے طواف میں کوئی امتیاز نہیں تھا کہ فلاں وقت مرد کیں اور فلاں وقت عورتیں، اتنا ضرور
تھا کہ عورتوں کے طواف کی جگہ مردوں سے علیحدہ تھی مرد طواف کرنے وقت بیت اللہ سے بالکل قریب ہونے لگتے اور عورتیں ان کے
بعد، اس طرح عورتوں کا دائرہ مردوں کی بہ نسبت کچھ بڑا ہوتا تھا۔

قَالَ كَيْفَ كُنْتُمْ عَنْهُمْ وَقَدْ طَافَ بِسَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ الرِّجَالِ قُلْتُ بَعْدَ حِجَابٍ أَوْ قَبْلُ قَالَ ابْنُ لُعْمَرٍ لَقَدْ أَذْرَكْنَاهُ بَعْدَ الْحِجَابِ قُلْتُ كَيْفَ يُخَالِطُهُنَّ الرِّجَالُ قَالَ لَمْ يَكُنْ يُخَالِطُهُنَّ كَأَنَّهُنَّ عَارِشَةٌ تُطَوُّوْنَ حَبْرَةً مِنَ الرِّجَالِ لَا تُخَالِطُهُمْ فَقَالَتْ امْرَأَةٌ إِنِّي أَنْطَلِقُ أَسْتَلِمُ يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ قَالَتْ أَنْطَلِقِي عَنْكَ وَابْتُ يَخْرُجْنَ مُتَكَلِّمَاتٍ بِاللَّيْلِ فَيَطْلُنْنَ مَعَ الرِّجَالِ وَلَكِنَّهُنَّ كُنَّ إِذَا دَخَلْنَ الْبَيْتَ فَمَنْ حِينَ يَدْخُلْنَ وَأُخْرِجَ الرِّجَالُ وَ كُنْتُ أَرَى عَارِشَةً أَنَا وَعَبِيدُ بْنُ عَمِيرٍ وَ هِيَ مُجَاوِرَةٌ فِي جَوْفِ بَيْتٍ قُلْتُ وَمَا حِجَابُهَا قَالَ هِيَ فِي ثُبَّةٍ شَرِيفَةٍ لَهَا نَفْسَاءٌ وَمَا بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمَا عَيْنٌ ذَلِكَ وَادْرَأْتُ عَلَيْهِمَا دُرْعًا مَوْسَدًا ۝

ساتھ طواف کرنے سے روک دیا تو اس سے انہوں نے کہا کہ تم کس بنیاد پر لوگوں کو اس سے روک رہے ہو؟ جب کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات غمروں کے ساتھ طواف کیا تھا، میں نے پوچھا یہ پردہ کی آیت نازل ہونے کے بعد کا واقعہ ہے یا اس سے پہلے کا، انہوں نے کہا، میری جان کی قسم، میں نے انہیں پردہ کی آیت نازل ہونے کے بعد دیکھا تھا، اس پر میں نے پوچھا کہ مردوں کا ان کے ساتھ اختلاط کیسے ہوتا تھا، انہوں نے فرمایا کہ اختلاط نہیں ہوتا تھا، عائشہ رضی اللہ عنہا مردوں سے جدا رہ کر طواف کرتی تھیں، ان کے ساتھ مل کر نہیں کرتی تھیں ایک عورت نے ان سے کہا ام المؤمنین! چلے (حجر اسود) کا استلام کریں تو آپ نے انکار کر دیا اور کہا کہ چلو بھی! ازواج مطہرات رات میں پردہ کر کے نکلتی تھیں اور مردوں کے ساتھ طواف کرتی تھیں، لیکن جب بیت اللہ کے اندر جانا چاہتیں تو اندر جانے سے پہلے (باہر) کھڑی ہو جاتیں اور مرد باہر آ جاتے (تو وہ اندر جاتیں) میں اور عبید اللہ بن عمر عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے پس جب آپ غیر پہاڑ کے درمیان میں مقیم تھیں۔ میں نے پوچھا کہ اس وقت پردہ کس چیز سے تھا؟ عطار نے بتایا کہ ایک ترکی قبہ میں مقیم تھیں اس پر پردہ بڑا ہوا تھا ہمارے اور ان کے درمیان اس کے سوا اور کوئی چیز حائل نہیں تھی اس وقت میں نے ان کے بدن پر ایک گلابی رنگ کا کر نہ دیکھا تھا۔

۱۵۱۳۔ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ قَوْقِلٍ عَنْ عَوْرَةَ ابْنِ التَّيْبِيِّ عَنْ زَيْنَبِ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ دَوَّجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كُنْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَشْتَكَيْ فَقَالَ طُوفِي مِنْ دَوَائِ النَّاسِ وَابْتِ دَاكِبَةً قَطَعْتُ مِنْ دَوَائِ النَّاسِ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَئِذٍ يَصْلِي إِلَى جَنْبِ الْبَيْتِ وَهُوَ يَقْرَأُ وَانْظُرْ وَكِتَابٍ مَسْطُورٍ ۝

۱۵۱۴۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی ان سے مالک نے ان سے محمد بن عبد الرحمن بن نوفل نے ان سے عروہ بن زبیر نے ان سے زینب بنت ابی سلمہ نے اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے بیمار ہو جانے کی شکایت کی تو آپ نے فرمایا کہ سواری پر چڑھ کر اور لوگوں سے علیحدہ رہ کر طواف کرو، چنانچہ میں نے عام لوگوں سے الگ رہ کر طواف کیا، اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیت اللہ کے پہلو میں نماز پڑھ رہے تھے قراءت والطور و کتاب مسطور کی پورہی تھی۔

۱۵۱۴۔ حَدَّثَنَا - إِسْرَٰهِيْلُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ أَبِي جَرِيْجٍ أَخْبَرَنَا قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ الْأَحْوَلُ أَنَّ طَاوُسًا أَخْبَرَهُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ وَهُوَ يَطُوفُ بِالْكَعْبَةِ بِالنَّسَائِنِ رِبْطَ يَدَيْهِ إِلَى النَّسَائِنِ يَسِيرُ أَوْ يَجْنِبُ أَوْ يَشِيْ غَيْرَ ذَلِكَ فَقَطَعَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمِيْدُهُ ثُمَّ قَالَ تَذَكَّرْ يَمِيْدُهُ :

باب ۲۶ - إِذَا رَأَى سَيِّئًا أَوْ شَيْئًا يَكْرَهُهُ

فِي الطَّوْفِ فَقَطَعَهُ :

۱۵۱۵۔ حَدَّثَنَا - أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ سُلَيْمَانَ الْأَحْوَلِ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَجُلًا يَطُوفُ بِالْكَعْبَةِ يُمِيسُ أَوْ غَيْرَ ذَلِكَ فَقَطَعَهُ :

باب ۲۷ - لَا يَطُوفُ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ

وَلَا يَجْعَلُ مُشْرِكًا :

۱۵۱۶۔ حَدَّثَنَا - يَحْيَى بْنُ يَكِيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ ثنا يُونُسُ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ حَدَّثَنِي حُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ أَبَاهُ وَبَرَّاءَ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقَ بَعَثَهُ فِي الْحَجَّةِ الَّتِي آمَرَ اللَّهُ عَلَيْهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ يَوْمَ النَّحْرِ فِي رَهْطٍ يُؤَدُّونَ فِي النَّاسِ أَنْ لَا يَحُجَّ بِعَدَا الْعَامِ مُشْرِكًا وَلَا يَطُوفُ بِالْبَيْتِ عُرْيَانًا :

باب ۲۸ - إِذَا وَقَفَ فِي الطَّوْفِ وَقَالَ

عَلَّاهُ وَيَمْنَنُ يَطُوفُ فَقَامَ النَّصْلُ لَهُ أَوْ يَذُقُ قَعًّ عَنْ مَكَانِهِ إِذَا سَلَّمَ يَرْجِعُ إِلَى حَيْثُ قَطَعَ عَلَيْهِ قَيْبَنِي وَيَذْكُرُ قَحْوَةً عَنْ ابْنِ عُمَرَ وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ :

۱۵۱۴۔ ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے حدیث بیان کی ان سے ہشام نے حدیث بیان کی کہ ابن جریر نے انہیں خبر دی کہا کہ سلیمان اول نے خردی انہیں طاووس نے خردی اور ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کعبہ کا طواف کرتے ہوئے ایک ایسے شخص کے پاس سے گزرے جس نے اپنا ہاتھ دوسرے شخص کے ہاتھ سے تھام لیا یا کسی اور چیز سے باندھ رکھا تھا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ سے اسے کاٹ دیا اور پھر فرمایا اگر کوئی ساتھ ہی چلتا ہے تو ہاتھ پکڑ کے چلو۔ اس روایت سے معلوم ہوا کہ طواف میں ان حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے گفتگو کی نفی اور ہاتھ پکڑنے کو منع کیا۔

۱۰۲۶۔ جب کوئی شخص نسر یا کوئی اور چیز دیکھے، جو طواف میں ناپسندیدہ ہو تو اسے کاٹ کر نیشا چاہیے۔

۱۵۱۵۔ ہم سے ابو عاصم نے حدیث بیان کی ان سے ابن جریر نے ان سے سلیمان اول نے، ان سے طاووس نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا کہ ایک شخص کعبہ کا طواف رسی یا اور کسی چیز سے کر رہا ہے تو آپ نے اسے کاٹ دیا۔

۱۰۲۷۔ بیت اللہ کا طواف کوئی ننگا آدمی نہیں کر سکتا

اور نہ کوئی مشرک حج کر سکتا ہے۔

۱۵۱۶۔ ہم سے یحییٰ بن یکریم نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے لیث نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے یونس نے حدیث بیان کی کہ ابن شہاب نے بیان کیا کہ مجھ سے حمید بن عبد الرحمن نے حدیث بیان کی اور ابن عباس رضی اللہ عنہ نے خبر دی تھی کہ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اس حج کے موقع پر جس کا امیر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں بنایا تھا، انہیں یوم نحر میں ایک مجمع کے سامنے یہ اعلان کرنے کے لئے بھیجا تھا کہ اس سال کے بعد کوئی مشرک حج بیت اللہ نہیں کر سکتا، اور نہ کوئی شخص ننگا طواف کر سکتا ہے۔

۱۰۲۸۔ جب کوئی طواف کے دوران رک جائے؟ ایک شخص

ایسے کے متعلق جو طواف کر رہا تھا کہ نماز پڑھی ہو گئی یا اسے اس کی جگہ سے ہٹا دیا گیا، عطاء یہ فرمایا کرتے تھے کہ جہاں سے اس نے طواف چھوڑا تھا وہیں سے بنا کر دہرا دہرا کر دینا شروع کرے) ابن عمر اور عبد الرحمن بن ابی بکر رضی اللہ عنہم سے بھی اسی طرح منقول ہے۔

باب ۱۰۲۹۔ طَافَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَلَّى رُكْعَتَيْنِ وَقَالَ تَارِعٌ كَانَ بَنُ عُمَرَ يُصَلِّي بِكُلِّ سُبُوحٍ ، رُكْعَتَيْنِ وَقَالَ رِسْتَا عَيْلُ بْنُ أُمَيَّةَ ثَلَاثُ لُكُؤَاتٍ آتَى عَطَاءٌ يَقُولُ تَجْزِيئُهُ أَلَكُؤَاتُ مِنْ رُكْعَتَي الطَّوَافِ فَقَالَ الشُّنَّةُ أَفَلَسُ لَمْ يَكُنْ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُبَايِعُ قَطْرًا إِلَّا صَلَّى رُكْعَتَيْنِ ۔

۱۵۱۷۔ حَدَّثَنَا - ثِيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُهَيْلُ بْنُ عُمَرَ وَقَالَ سَالَتُنَا ابْنُ عُمَرَ أَيْقَعَ الرَّجُلُ عَلَى أَمْرَانِهِ فِي الْعُمُورَةِ قَبْلَ أَنْ يَطُوفَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَوْزَةِ قَالَ قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَطَافَ بِالْبَيْتِ سَبْعًا ثُمَّ صَلَّى خَلْفَ النَّقَرِ لِعُكْبَيْنِ وَطَافَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَوْزَةِ وَقَالَ قَدْ كَانَ كَكُؤُ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسُوءَ حَسَنَةً قَالَ وَسَلْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ فَقَالَ لَا يَقْرُبُ امْرَأَتَهُ حَتَّى يَطُوفَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَوْزَةِ ۔

باب ۱۰۳۰۔ مَنْ لَمْ يَقْرُبِ الْكَعْبَةَ وَلَمْ يَطُفْ حَتَّى يَخْرُجَ إِلَى عُرْقَةٍ ، وَ يَخْرُجَ بَعْدَ الطَّوَافِ الْأَوَّلِ ۔

۱۵۱۸۔ حَدَّثَنَا - مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا قُضَيْلٌ قَالَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي كُرَيْبٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ فَطَافَ سَبْعًا وَ سَعَى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَوْزَةِ وَلَمْ يَقْرُبِ الْكَعْبَةَ بَعْدَ طَوَافِهِ بِهَا حَتَّى رَجَعَ مِنْ عُرْقَةٍ ۔

باب ۱۰۳۱۔ مَنْ صَلَّى رُكْعَتَيِ الطَّوَافِ خَارِجًا مِنَ الْمَسْجِدِ وَ صَلَّى عُمُومًا جَا

۱۰۲۹۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے طواف کیا تو سات چکر پورے کرنے کے بعد آپ نے نماز پڑھی، نافع نے بیان کیا کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سات چکر پر (طواف میں) دو رکعت پڑھتے تھے۔ اسماعیل بن اُمیہ نے بیان کیا کہ میں نے زہری سے کہا کہ طواف پختے ہیں کہ طواف کی دو رکعت فرض نماز سے بھی ادا ہو جاتی ہے تو انہوں نے فرمایا کہ سنت پر عمل زیادہ بہتر ہے، ایسا کبھی نہیں ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سات چکر پورے کئے ہوں اور دو رکعت نماز نہ پڑھی ہو،

۱۵۱۷۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے سفیان نے حدیث بیان کی ان سے عمرو نے کہا کہ ہم سے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ کیا کوئی عمرہ میں صفا مروہ کی سعی سے پہلے اپنی بیوی سے ہم بستہ ہو سکتا ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور بیت اللہ کا طواف سات چکروں میں پورا کیا پھر مقام ابراہیم کے پیچھے دو رکعت نماز پڑھی اور صفا اور مروہ کی سعی کی، پھر ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تمہارے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقہ میں بہترین اسوہ ہے عمرو نے بیان کیا عمرو نے بیان کیا کہ پھر میں نے جابر بن عبد اللہ سے اس کے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے بتایا کہ صفا مروہ کی سعی سے پہلے اپنی بیوی کے قریب بھی نہ جائے۔

۱۰۳۰۔ جو کعبہ نہ جائے، نہ طواف کرے اور عرفہ چلا جائے اور طواف اول کے بعد جائے۔

۱۵۱۸۔ ہم سے محمد بن ابی بکر نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے فضیل نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے موسیٰ بن عقبہ نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھے کربہ نے عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کے واسطے سے خبر دی، انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ تشریف لائے اور سات چکروں کے ساتھ طواف کیا۔ پھر صفا مروہ کی سعی کی، اس سعی کے بعد آپ کعبہ اس وقت تک نہیں گئے جب تک عرفہ سے واپس نہ ہوئے۔

۱۰۳۱۔ جس نے طواف کی دو رکعتیں مسجد الحرام سے باہر پڑھیں، عمر رضی اللہ عنہ نے بھی حرم سے باہر پڑھی تھیں،

قَالَ الْحَدَّثُ:

۱۵۱۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ مُعْتَمِدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ زَيْنَبَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كُنْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو مَرْوَانَ يَحْيَى بْنُ أَبِي زَكْوَيَاءَ الْقَسَابِيُّ عَنْ هِشَامٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هُوَ مَكَّةَ وَآرَادَ الْخُرُوجَ وَلَمْ تَكُنْ أُمُّ سَلَمَةَ طَائِفَتِ بِالْبَيْتِ وَآرَادَتِ الْخُرُوجَ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَقْبَلْتِ الْمَلَاةَ لِلْقُبُحِ فَطَوُفِي عَلَى بَعِيرِكَ وَالنَّاسُ يَمْشُونَ فَقَعَلْتُ ذَلِكَ وَلَمْ تَمْلِكْ حَتَّى حَرَجْتُ:

بَابُ ۳۱۔ مَنْ صَلَّى رُكْعَتِي الطَّوَّافِ

خَلَّفَ الْمَقَامَ:

۱۵۲۰۔ حَدَّثَنَا إِدْرِمُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا عَنْزُ بْنُ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَطَّافَ بِالْبَيْتِ سَبْعًا وَصَلَّى خَلْفَ الْمَقَامِ رُكْعَتَيْنِ ثُمَّ خَرَجَ إِلَى الصَّفَا وَقَدْ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَقَدْ كَانَتْ تَكْمُرُ فِي رَسُولِ اللَّهِ أَسْوَدٌ حَسَنَةٌ:

بَابُ ۳۲۔ الطَّوَّافُ بَعْدَ الْقُبُحِ وَالْعَطْوُ

وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يُصَلِّي رُكْعَتِي الطَّوَّافِ مَا تَخَّرَ طَلْعُ الشَّمْسِ وَطَافَ مَرَّةً بَعْدَ صَلَاةِ الْقُبُحِ فَكَرِبَ حَتَّى صَلَّى الرُّكْعَتَيْنِ

يَذِي طَوًى:

۱۵۲۲۔ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ حَبِيبٍ عَنْ قَالَ حَمْرُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عُمَرَ يَمْرِي نَعْدِثُ بِيَانُ كِي كَهَا كَم نَهِي مَالِكُ

۱۵۱۹۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی کہ کہ نہیں مالک نے خبر دی انہیں محمد بن عبد الرحمن نے عروہ نے انہیں زینب نے اور ان سے ام سلمہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے شکایت کی ج۔ کہا مجھ سے محمد بن حرب نے حدیث بیان کی کہ ہم سے ابو مرثدہ یحییٰ بن ابی زکریا نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے ان سے عروہ نے اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ سلمہ رضی اللہ عنہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مکہ میں تھے اور وہاں سے روانہ ہوئے کہ ارادہ ہوا تو آپ نے فرمایا ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے بیت اللہ کا طواف نہیں کیا تھا اور وہ بھی روانہ کیا ارادہ رکھتی تھیں آپ نے انہیں سے فرمایا کہ جب صبح کی نماز پڑھی ہو اور وہ لوگ نماز پڑھنے میں مشغول ہو جائیں تو تم اپنی اونٹنی پر طواف کر لینا چنانچہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے ایسا ہی کیا آپ نے باہر نکلنے تک نماز نہیں پڑھی۔

۳۳۱۔ جس نے طواف کی دو رکعتیں مقام ابراہیم کے

پیچھے پڑھیں۔

۱۵۲۰۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی کہ کہ ہم سے عمرو بن دینار نے حدیث بیان کی کہ کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے سنا، انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم (کہ تشریف لائے تو آپ نے خانہ کعبہ کا سات رچکروں سے) طواف کیا اور مقام ابراہیم کے پیچھے دو رکعت نماز پڑھی، پھر صفا کی طرف (سعی کرنے) آئے اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ تمہارے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی بہترین نمونہ ہے۔

۳۳۲۔ صبح اور عصر کے بعد طواف، سورج طلوع ہونے

سے پہلے ابن عمر رضی اللہ عنہ طواف کی دو رکعت پڑھ لیتے

تھے، عمر رضی اللہ عنہ نے صبح کی نماز کے بعد طواف کیا پھر سوا

ہوئے اور (طواف کی) دو رکعتیں ذی طوے میں پڑھیں

۱۵۲۲۔ ہم سے حسن بن عمر یمری نے حدیث بیان کی کہ کہ ہم سے یزید

بن زریع نے حدیث بیان کی ان سے حبیب نے ان سے عطاء نے ان سے

عَطَاءٌ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ تَامًا كَانُوا
بِالْبَيْتِ بَعْدَ صَلَوةِ الصُّبْحِ ثُمَّ قَعَدُوا إِلَى
الْمَدَنِيِّ حَتَّى إِذَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ قَامُوا يُصَلُّونَ
فَقَالَتْ عَائِشَةُ قَعَدُوا حَتَّى إِذَا كَانَتِ السَّاعَةُ
الَّتِي تَكُونُ فِيهَا الصَّلَاةُ قَامُوا يُصَلُّونَ .

۱۵۲۲۔ حَدَّثَنَا - إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ
قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو مَرْثُومَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ
عَنْ تَارِيفِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْبِي عَنِ الصَّلَاةِ عِنْدَ طُلُوعِ
الشَّمْسِ وَعِنْدَ غُرُوبِهَا .

۱۵۲۳۔ حَدَّثَنَا - الْغَنَاءُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ
حَدَّثَنَا عُثَيْبَةُ بْنُ حُسَيْنٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الْعَزِزِ
بْنُ رُفَيْعٍ قَالَ رَأَيْتُ عَبْدَ اللَّهِ ابْنَ الزُّبَيْرِ يَطُوفُ
بَعْدَ الْفَجْرِ وَيُصَلِّي رَكَعَتَيْنِ قَالَ عَبْدُ الْعَزِزِ
وَرَأَيْتُ عَبْدَ اللَّهِ ابْنَ الزُّبَيْرِ يَصَلِّي رَكَعَتَيْنِ
بَعْدَ الْعَصْرِ وَيُخِيرُ أَنْ عَائِشَةُ حَدَّثَتْهُ أَنَّ
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَدْخُلْ بَيْتَهَا
إِلَّا صَلَاةً .

بَابُ ۱۳۴ - التَّوْبَةُ يَطُوفُ رَاكِبًا .

۱۵۲۴۔ حَدَّثَنَا - إِسْحَاقُ التَّوَّاسِيُّ قَالَ
حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ خَالِدِ بْنِ الْحَدَّادِ عَنْ عِكْرِمَةَ
عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَافَ بِالْبَيْتِ وَهُوَ عَلَى بَعِيرٍ
فَلَمَّا آتَى عَلَى الرُّكْنِ أَشَارَ إِلَيْهِ بِشِيءٍ فِي يَدِهِ وَكَثُرَ
۱۵۲۵۔ حَدَّثَنَا - عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ سَلَمَةَ قَالَ

عروہ نے ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کچھ لوگوں نے صبح کی نماز کے بعد
بیت اللہ کا طواف کیا۔ پھر ایک وعط و تذکر کرنے والے کے پاس بیٹھ گئے
اور جب سورج طلوع ہونے لگا تو وہ لوگ نماز (طواف کی دو رکعت)
پڑھنے کے لئے کھڑے ہو گئے اس پر عائشہ رضی اللہ عنہا نے دنا گوری کے
ساتھ فرمایا جب سے یہ لوگ بیٹھ گئے اور جب وہ وقت آیا جس میں نماز
کرو ہے تو نماز کے لئے کھڑے ہو گئے۔

۱۵۲۲۔ ہم سے ابراہیم بن منذر نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے ابو مَرْثُومَةَ
نے حدیث بیان کی کہا ہم سے موسیٰ بن عقبہ نے روایت بیان کی ان سے
نافع نے کہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، میں نے نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم سے سنا ہے، آپ سورج طلوع ہوتے اور غروب ہوتے وقت
نماز پڑھنے سے روکتے تھے۔

۱۵۲۳۔ ہم سے حسن بن محمد نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے عبید اللہ
بن حمید نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے عبد العزیز بن رفیع نے حدیث
بیان کی کہا کہ میں نے عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ آپ فجر کی نماز
کے بعد طواف کر رہے ہیں اور پھر آپ نے دو رکعت (طواف کی نماز
پڑھی۔ عبد العزیز نے بیان کیا کہ میں نے عبد اللہ بن زبیر کو عصر بعد دو
رکعت نماز پڑھتے بھی دیکھا تھا وہ بتاتے تھے کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے
ان سے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بھی ان کے
گھر آئے (عصر کے بعد) تو یہ دو رکعت ضرور پڑھتے تھے (تفصیلی بحث گزر چکی ہے)
۱۵۲۴۔ مریض سوار ہو کر طواف کرتا ہے۔

۱۵۲۴۔ ہم سے اسحاق واسطی نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے خالد
نے خالد ہذاع کے واسطے سے حدیث بیان کی ان سے عکرمہ نے ان سے
ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیت اللہ کا
طواف اونٹ پر سوار ہو کر کیا (آپ جب بھی طواف کرتے ہوئے) حجر
اسود کے قریب آئے تو اپنے ہاتھ کی ایک چیز (چھری) سے اشارہ کرنے اور تذکر کرتے
۱۵۲۵۔ ہم سے عبد اللہ بن سلمہ نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے مالک

الاحناف کے یہاں فجر کی نماز کے بعد نوافل وغیرہ مکروہ ہیں، جب سورج طلوع ہو جائے اور وقت مکروہ نکل جائے تب نماز پڑھنی
چاہیئے، طواف کی دو رکعت کے متعلق صحابہ کے طرز عمل میں بھی اختلاف ہے۔ بعض احناف کے مسلک کے موافق ہیں اور بعض نہیں ہیں
اسی طرح احناف کے یہاں عصر بعد بھی نوافل وغیرہ و دوسری نمازیں مکروہ ہیں، اسی کا تفصیلی ذکر پہلے گزر چکا ہے۔

نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن عبد الرحمن بن نوفل نے، ان سے عروہ نے ان سے زینب بنت ام سلمہ نے ان سے ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے شکایت کی کہ میں بیمار ہو گئی ہوں، آپ نے فرمایا پھر لوگوں کے پیچھے سے ہو کر طواف کرو چنانچہ میں نے جب طواف کیا تو اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیت اللہ کے پہلو میں (نماز کے اندر) والطور و کتاب سطور کی تلاوت کر رہے تھے۔

۱۰۳۵۔ حاجیوں کو پانی پلانا۔

۱۵۲۶۔ ہم سے عبد اللہ بن محمد بن ابی الاسود نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے ابو ضرہ نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے عبید اللہ نے حدیث بیان کی ان سے نافع نے ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے پانی در زمزم کا حابیوں کو پلانے کے لئے مکہ میں منی کے دنوں میں ٹھہرنے کی اجازت چاہی تو آپ نے اجازت دے دی۔

۱۵۲۷۔ ہم سے اسحاق بن شاپین نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے خالد نے خالد کے واسطے حدیث بیان کی، ان سے عکرمہ نے ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پانی پلانے کی جگہ در زمزم کے پاس ان شریف لائے اور پانی مانگا (حج کے موقع پر) عباس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ فضل! اپنی ماں کے یہاں جاؤ اور ان کے یہاں سے پانی مانگ لاؤ، لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے (یہی) پانی پلاؤ عباس رضی اللہ عنہ نے عرض کیا، یا رسول اللہ! ہر شخص اپنا ہاتھ اس میں ڈال دیتا ہے اس کے باوجود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہی کہتے رہے کہ مجھے (یہی) پانی پلاؤ چنانچہ آپ نے پانی پیا، پھر زمزم کے قریب آئے، لوگ کنویں سے پانی کھینچ رہے تھے اور کام کر رہے تھے آپ نے (انہیں دیکھ کر فرمایا) کام کرتے جاؤ کہ ایک اچھے کام پر لگے ہوئے ہو۔ پھر فرمایا، (اگر یہ خیال نہ

۱۰۳۶۔ زمزم کے متعلق احادیث، عبدان نے کہا کہ میں

عبد اللہ نے خبر دی کہا کہ میں یونس نے خبر دی (میں نہیں بھری

تَحَدَّثَنَا مَالِكُ عَنْ مُعْتَمِدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ كَوْفَلٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ زَيْنَبِ بِنْتِ أُمِّ سَلَمَةَ كَأَنَّهَا كُنْتُ مَعَهُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ أَشْتَكَيْتُ فَقَالَ طُوفِي مِنْ وَرَاءِ النَّاسِ وَأَنْتِ رَأْسُ رَأْسِي فَطُفْتُ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْشِي إِلَى جَنْبِ الْبَيْتِ وَهُوَ يَقْرَأُ بِالطُّورِ وَكِتَابِ مَسْطُورٍ

باب ۳۵۔ سقایۃ الحجاج :

۱۵۲۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي الْأَسْوَدِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو صُرَّةٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ تَارِغِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ أَسْأَلْتُ النَّبِيَّ بْنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُبَيِّتَ بِمَكَّةَ لِيَأْتِيَ مِنِّي مِنْ أَجْلِ سِقَايَةِ كَافِرٍ

۱۵۲۷۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ شَاطِئٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ خَالِدٍ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَهُ إِلَى السَّقَايَةِ فَاسْتَسْقَى فَقَالَ الْعَبَّاسُ يَا فَضْلُ أَذْهَبَ إِلَى أُمِّكَ فَأَتَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَرَابٍ مِنْ عِنْدِهَا فَقَالَ اسْقِنِي قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهُمْ يَجْعَلُونَ أَيْدِيَهُمْ فِيهِ قَالَ اسْقِنِي فَشَرِبَ مِنْهُ ثُمَّ أَتَى دَرَزِمَ وَهُمْ وَيَعْمَلُونَ فِيهِمَا فَقَالَ اغْتَسِلُوا فَإِنَّكُمْ عَلَى عَمَلٍ صَالِحٍ ثُمَّ قَالَ كَوَلَا أَنْ تَعْلَبُوا الْكَوَلُوتَ حَتَّى آفَسَمَ أَلْعَبَلُ عَلَى هَذِهِ يَعْني عَاتِقَهُ وَآشَارَ إِلَى عَاتِقِهِ :

ہوتا کہ آئینہ لوگ انہیں پریشان کر دیں گے تو میں بھی اترا اور سی اپنے اس پر رکھ لینا، مراد آپ کی شانہ سے مٹی آپ نے اس کی طرف اشارہ کر کے کہا تھا یعنی تمہارے ساتھ در زمزم میں بھی نکالتا)

باب ۳۶۔ مَا جَاءَ فِي زَمْرَمَ، وَقَالَ

عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنَا

نے، ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب میں مکہ میں تھا تو میری (جس گھر میں آپ بیٹے ہوئے تھے) اس کی اچھت کھلی اور جبرائیل علیہ السلام نازل ہوئے انہوں نے میرا سینہ چاک کیا اور اسے زمزم کے پانی سے دھویا، اس کے بعد ایک سونے کا طشت لائے جو حکمت اور ایمان سے भरپڑھا ہے انہوں نے میرے سینے میں ڈال دیا اور پھر سینہ بند کر دیا، اب وہ مجھے ہاتھ پکڑ کر آسمان دنیا کی طرف لے چلے، آسمان دنیا کے دروازے سے جبریل نے کہا کہ دروازہ کھولو، انہوں نے دریافت کیا، کون صاحب ہیں؟ کہا، جبریل!

يُونُسُ عَيْنَ الزُّهْرِيِّ قَالَ قَالَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ كَانَ أَبُو ذَرٍّ يُحَدِّثُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فُجِّرَ سَفِينِي وَأَنَا بِمَكَّةَ فَتَوَلَّى جِبْرِيلُ فَقَرَجَ صَدْرِي ثُمَّ غَسَلَهُ بِمَاءٍ زَمْزَمٍ ثُمَّ جَاءَ بِطَبَسٍ مِنْ ذَهَبٍ مُنْتَلِئٍ حِلْمَةً وَرَأَيْتُنَا فَأَغْرَغَهَا فِي صَدْرِي ثُمَّ أَطْبَقَهُ ثُمَّ أَخَذَ بِيَدِي فَقَرَجَ بِي إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا فَقَالَ جِبْرِيلُ يَخَازِنُ السَّمَاءِ الدُّنْيَا رَفْتُحُ قَالَ مَنْ هَذَا قَالَ جِبْرِيلُ

۱۵۲۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ أَخْبَرَنَا الْقَوَارِئِيُّ عَنِ الشَّعْبِيِّ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ حَدَّثَهُ قَالَ سَقَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ زَمْزَمٍ فَسُيِّبَ وَهُوَ قَائِمٌ قَالَ عَصِمٌ فَخَلَفَ بِكَزَمَةٍ مَا كَانَتْ يَوْمَئِذٍ إِلَّا عَلَى بَعِيرٍ؛
باب ۳۱۔ طَوَائِفُ الْقَارِئِينَ

۱۵۲۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ حَدَّثَنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَأَهْلَلْنَا بِعُمْرَةٍ ثُمَّ قَالَ مَنْ كَانَ مَعَهُ هَذِي فَلْيَهْلِلْ بِالْحِجَةِ وَالْعُمْرَةِ ثُمَّ لَا يَهْلِلْ حَتَّى يَهْلِلَ مِنْهُمَا فَقَدِمْتُ مَكَّةَ وَأَنَا حَائِضٌ فَلَمَّا تَقَبَّلْنَا حَجَّتَنَا أَرْسَلَنِي مَعَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ إِلَى التَّعْشِيمِ فَأَعْتَسَرْتُ فَرَأَى الَّذِينَ جَمَعُوا بَيْنَ الْحِجَةِ وَالْعُمْرَةِ فَإِنَّمَا طَفَأُوا طَوَافَنَا وَاحِدًا

۱۵۲۸۔ ہم سے محمد بن سلام نے حدیث بیان کی کہ ابی ہریرہؓ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو زمزم کا پانی پلا تاہم آپ نے پانی کھڑے ہو کر پیا تھا۔ عاصم نے بیان کیا کہ عکرمہ نے قسم کھا کر کہا کہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس دن اونٹ پر سوار تھے۔
۳۱۔ طواف کا طواف۔

۱۵۲۹۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی کہ ابی ہریرہؓ نے بیان کیا کہ میں نے ابن شہاب کے واسطے خبر دی انہیں مروی ہے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا کہ حجۃ الوداع کے موقع پر ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے۔ ہم نے عمرہ کا احرام باندھا تھا، لیکن اس حضور نے فرمایا کہ جس کے پاس ہدی (قربانی کا جانور) ہو اسے حج اور عمرہ کا دونوں کا ایک ساتھ احرام باندھنا چاہیے، ایسے لوگ دونوں کے احرام سے ایک ساتھ حلال ہونگے، میں بھی مکہ آئی تھی، لیکن مجھے حیض آگیا تھا، اس لئے جب ہم نے حج کے افعال پورے کر لئے تو اس حضور نے مجھے عبد الرحمن کے ساتھ تیعمم کی طرف بھیجا، میں نے وہاں سے عمرہ کا احرام باندھا، اس حضور نے ارشاد فرمایا کہ یہ تمہارے اس عمرہ کے بدلہ میں ہے (جسے تم نے حیض کی وجہ سے چھوڑ دیا تھا) جن لوگوں نے عمرہ کا احرام باندھا تھا، وہ سعی کے بعد حلال ہو گئے اور وہ

لے زمزم کا پانی کھڑے ہو کر پینا مستحب ہے!

طواف منی سے واپسی پر کیا، لیکن جن لوگوں نے حج اور عمرہ کا احرام ایک ساتھ باندھا تھا انہوں نے صرف ایک طواف کیا۔
۱۵۳۔ حدیث شریف۔ یَعْقُوبُ بْنُ إِسْرَاحِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُثَيْمٍ عَنْ أَبِي يُوْبَ عَنْ تَارْفِيعِ ابْنِ عُسْوٍ دَخَلَ ابْنَهُ عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَكَفَّهُهُ فِي الدَّارِ فَقَالَ رَقِي لَأَنْ تَكُونَ الْعَامَ بَيْنَ النَّاسِ فَقَالَ قَيْصُودُكَ عَنِ الْبَيْتِ قَلُّوْ قُلْتُ فَقَالَ قَدْ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَالَ كِفَارُ مُدَيْشِ بَيْنَتِهِ وَبَيْنَ الْبَيْتِ فَلَمَّا بَعَثَ بَيْنِي وَبَيْنَتِهِ أَفْعَلَ كَمَا فَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدْ كَانَ تَكْمٌ فِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْوَأَ حَسَنَةٍ ثُمَّ قَالَ أَشْهَدُكُمْ أَنِّي قَدْ أَذْجَبْتُ مَعَ عُمَرُو حَبَا قَالَ ثُمَّ قَدِمَ قَطَافَ لَهْمًا طَوَافًا وَاحِدًا

۱۵۳۔ ہم سے یعقوب بن ابراہیم نے حدیث بیان کی کہ ہم سے ابن علیہ نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے ان سے تارفع نے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ کے لڑکے عبداللہ بن عبداللہ کے یہاں گئے، سواری گھر میں کھڑی تھی، انہوں نے فرمایا کہ مجھے خطرہ ہے کہ اس سال مسلمانوں میں باہم تفرق و قتال پھوٹ پڑے گا اور آپ کو بیت اللہ سے روک دیا جائے گا، اس لئے اگر آپ رک جاتے تو بہتر تھا۔ ابن عمر نے جواب دیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی تشریف لے گئے تھے عمرہ کرنے، صلح حدیبیہ کے موقع پر اور کفار قریش نے آپ کو بیت اللہ تک پہنچنے سے روک دیا تھا اس لئے اگر مجھے بھی روک دیا گیا تو میں بھی وہی کروں گا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا تھا اور نہ اس لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی بہترین نمونہ ہے پھر آپ نے فرمایا کہ میں تمہیں گواہ بنانا ہوں کہ میں نے اپنے عمرہ کے ساتھ حج (اپنے پر) واجب کر لیا ہے انہوں نے بیان کیا کہ پھر آپ آئے اور دونوں کے لئے ایک طواف کیا۔

اس مسئلہ میں ائمہ کا اختلاف ہے کہ قارن جو حج اور عمرہ کا ایک ساتھ احرام باندھتا ہے اور دونوں سے ایک ساتھ حلال ہوتا ہے وہ حج اور عمرہ دونوں کے لئے ایک طواف کرے گا یا الگ الگ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ قارن اور مفرد، یعنی جو صرف حج کا احرام باندھتا ہے میں عملی حیثیت سے کوئی فرق نہیں صرف نیت کا فرق ہے ان کے یہاں جس طرح مفرد صرف حج کا ایک طواف کرے گا، اسی طرح قارن بھی اور قارن کا ایک طواف حج اور عمرہ دونوں کی طرف سے ادا ہو جائے گا لیکن امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ قارن نے جب خود عمرہ اور حج دونوں کی نیت کی ہے تو دونوں کے لئے الگ الگ طواف ہی کرنا پڑے گا کیونکہ اگر یہی شخص صرف حج کا یا صرف عمرہ کا احرام باندھتا ہے تو قاعدہ کے لحاظ سے الگ الگ طواف کرنے اور دونوں کے افعال کرنے پڑتے، اب اگر دونوں کا احرام کوئی ایک ساتھ باندھ لے تو کیا وہ ہے کہ دونوں کے افعال حسب معمول نہ کرے؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے جو روایتیں اس سلسلے میں ہیں بعض امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے مسلک کی تائید میں جاتی ہیں۔ مثلاً یہی مذکورہ روایت اس میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں کے لئے ایک طواف کیا تھا سب جانتے ہیں کہ ان حضورو قارن تھے۔ اب کوئی وجہ نہیں کہ آپ کی سنت ہر عمل نہ کیا جائے لیکن احناف یہ کہتے ہیں کہ یہ روایت واضح نہیں ہے روایت میں ہے کہ ان حضورو نے دونوں کے لئے ایک طواف کیا، حالانکہ اس بات پر سب کا اتفاق ہے کہ حضور نے تین طواف کئے تھے، سوال یہ ہے کہ اس روایت سے دو مزید طواف کہاں گئے؟ اس لئے بات صاف یہ معلوم ہوتی ہے کہ راوی صرف اس بات کو بتانا چاہتا ہے کہ حج اور عمرہ دونوں سے حلال ہونے کے لئے آپ نے صرف ایک طواف کیا تھا، یعنی راوی کے پیش نظر ان حضورو کا آخری طواف ہے کیونکہ قدرتی طور پر یہ سوال ذہن میں پیدا ہوتا ہے کہ جب دو احرام تھے تو دونوں سے ایک ساتھ حلال ہونے کے لئے دو طواف بھی ہونے چاہئیں۔ راوی صرف اس ذہنی علمان کو دور کر رہا ہے کہ ان حضورو نے دونوں سے حلال ہونے کیلئے دو نہیں صرف ایک طواف کیا۔ اسی روایت کو اگر ایک مرتبہ اور غور سے پڑھ لیا جائے تو روایت کی تفصیلات میں بھی بعض ایسے مضمرات ملیں گے جس سے اس وجہ کی تائید ہوگی جو حنیفہ کے یہاں اس کے مقابلہ میں صاف اور واضح احادیث ہیں کہ ان حضورو نے حج اور عمرہ کے

فَكَانَ أَوَّلَ شَيْءٍ بَدَأَ بِهِ الطَّوَافُ بِالْبَيْتِ ثُمَّ
لَمْ تَكُنْ عُمَرَةَ ثُمَّ رَأَيْتُ الْمُحَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارَ
يَفْعَلُونَ ذَلِكَ ثُمَّ لَمْ تَكُنْ عُمَرَةَ ثُمَّ أَحَدُ
مَنْ رَأَيْتُ تَعَلَ ذَلِكَ ابْنُ عُمَرَ لَمْ يَفْقَهُهَا
عُمَرَةَ وَ لَعَدَّ ابْنُ عُمَرَ عِنْدَهُمْ فَلَا يَسْأَلُونَهُ
وَلَا أَحَدٌ مِمَّنْ مَضَى مَا كَانُوا يَبْدَأُونَ بِشَيْءٍ
حَتَّى يَضَعُونَ أَقْدَامَهُمْ قِبَلَ الْقَوَافِ بِالْبَيْتِ
ثُمَّ لَا يَحِثُّونَ وَ هَذَا مَا رَأَيْتُ أُحْيَى وَ خَالَتِي حَيَّةً
لَعَدَّ مَا نِ لَا تُبَدِّعُ ابْنِ يَشْمُ عِ أَوَّلَ وَمِنَ الْبَيْتِ
تَطْلُفَانِ بِهِ ثُمَّ أَتَاهُمَا لَا تُحِلَّانِ وَ قَدْ أَخْبَرْتَنِي
أُمِّي أَنَّهَا أَهْلَتْ هِيَ وَ اخْتَتَمَهَا وَ التَّرْبِيءُ وَ فُلَانٌ
وَ فُلَانٌ بِعُمَرَةَ فَلَمَّا مَسَحُوا التَّرَكُّنَ حَلَّوْا

باب ۱۳۹ - دَجُوبِ الصَّافَا وَالْمَرْوَةِ

وَجُعِلَ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ :

۵۳۳ - حَدَّثَنَا أَبُو يَسَّانَ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبُ
عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ عُمَرَةُ مَاتَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ
لَهَا آيَاتُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى إِنَّ الصَّافَا وَالْمَرْوَةَ
مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ أَوْ عَمَرَ
فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَطُوفَ بِهِمَا قَوْلُ اللَّهِ مَا عَلَى
أَحَدٍ جُنَاحٌ أَنْ لَا يَطُوفَ بِالصَّافَا وَالْمَرْوَةِ قَالَتْ
يَسَّاسُ قُلْتُ يَا ابْنَ أُخْتِي إِنَّ هَذِهِ تَوَكَّأْتُ
كَمَا أَوَّلْتُهَا كَأَنَّتُ لَاجُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ لَا يَطُوفَ
بِهِمَا وَلَكِنَّهَا أُنْزِلَتْ فِي الْأَنْصَارِ كَانُوا أَقْبَلَ أَنْ
يُسَلِّمُوا يَهْلُكُونَ لِيَسَاقَةَ الْخَالِيفَةِ الَّتِي كَانُوا
يَعْبُدُونَ وَ هِيَ عِنْدَ الْمُشَلَّلِ تَكَانَ مَنْ أَهْلٌ يَخْرُجُ
أَنْ يَطُوفَ بِالصَّافَا وَالْمَرْوَةِ فَلَمَّا أَسْأَلُوا
سَأَلُوا اللَّهَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ
ذَلِكَ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا كُنَّا نَخْتَرُجُ أَنْ

بھی میں نے حج کیا یہ (سارے اکابر) پہلے بیت اللہ الحرام ہی کے طواف
سے ابتدا کرنے لگے تھے جب کہ یہ عمرہ نہیں ہوتا تھا۔ اس کے بعد میں نے
مہاجرین و انصار کو دیکھا کہ وہ بھی اسی طرح کرتے تھے اور ان کا بھی
یہ عمرہ نہیں ہوتا تھا۔ آخری شخصیت جسے میں نے اس طرح کرتے دیکھا
ابن عمر رضی اللہ عنہ کی تھی انہوں نے بھی عمرہ نہیں کیا تھا ابن عمر بھی موجود
ہیں لیکن ان سے لوگ اس کے متعلق پوچھتے نہیں۔ اسی طرح جو حضرات
گزر گئے ان کا بھی مکہ میں داخل ہوتے ہی سب سے پہلا قدم طواف
کے لئے اٹھنا تھا۔ پھر یہ حلال بھی نہیں ہو جاتے تھے ایسی نے اپنی والدہ
(اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا) اور خالہ (عائشہ رضی اللہ عنہا) کو
بھی دیکھا کہ جب وہ آئیں تو سب سے پہلے طواف کرتیں اور یہ اس کے
بعد حلال نہیں ہو جاتیں تھیں۔ مجھے میری والدہ نے خبر دی کہ انہوں نے
اپنی بہن اور زبیر اور فلان فلان رضی اللہ عنہم کے ساتھ عمرہ کیا ہے، یہ
سب لوگ جب حجر اسود کا استلام کر لیتے تو (عمرہ سے) حلال ہوتے۔

۵۳۴ - (۱) - صفا اور مروہ کی سعی واجب ہے کہ یہ اللہ تعالیٰ

کے شعائر ہیں۔

۵۳۳ - ہم سے ابوایمان نے حدیث بیان کی کہاکہ ہمیں شعیب نے
زہری کے واسطے سے خبر دی کہ مروہ نے بیان کیا کہ میں نے عائشہ رضی اللہ
عنہا سے دریافت کیا اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کے متعلق آپ کا خیال ہے
• صفا اور مروہ اللہ تعالیٰ کے شعائر اللہ کی اطاعت اور فرمانبرداری کے
لئے نشان راہ ہیں اس لئے جو بیت اللہ کا حج یا عمرہ کرے اس کے لئے ان
کا طواف کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں۔ بخدا پھر تو کوئی حرج نہ ہونا چاہیئے
اگر کوئی صفا اور مروہ کی سعی نہ کرنی چاہیئے۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا
بجانبہ: تم نے بری بات کہی ہے اگر بات وہی ہوتی جس کی تم تاویل کر رہے
ہو تو واقعی ان کی سعی کرنے میں کوئی حرج نہ ہوتا، لیکن یہ آیت تو انصار
کے لئے انری تھی، جو اسلام سے پہلے منات بت کے نام پر، جو شغل میں
رکھا ہوا تھا اور جس کی یہ پوجا کرنے تھے احرام باندھتے تھے یہ لوگ جب
(زمانہ جاہلیت) میں احرام باندھتے تو صفا مروہ کی سعی کو اچھا خیال نہیں
کرتے تھے اب جب اسلام لائے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے
متعلق دریافت کیا کہاکہ یا رسول اللہ! ہم صفا اور مروہ کا طواف اچھا

نہیں سمجھتے تھے؟ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دو پہاڑوں کے درمیان سعی کی سنت چھوڑی ہے اس لئے کسی کے لئے مناسب نہیں ہے کہ سعی ترک کر دے، پھر میں نے اس کا ذکر عبدالرحمن بن ابی بکر سے کیا تو انہوں نے فرمایا کہ یہ تو ایسی بات ہے کہ میں نے اب تک نہیں سنی تھی بلکہ میں نے بہت سے اصحاب علم سے تو یہ سنا ہے کہ اس استثناء کے ساتھ جن کے متعلق عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہ بیان کیا ہے کہ وہ (زمانہ جاہلیت میں) امناء کے نام پر احرام باندھتے تھے کہ تمام لوگ صفا اور مروہ کی سعی کیا کرتے تھے (زمانہ جاہلیت میں) پھر جب اللہ تعالیٰ نے قرآن میں بیت اللہ کا ذکر کیا اور صفا اور مروہ کی سعی کا ذکر نہیں کیا تو لوگوں نے کہا، یا رسول اللہ ہم صفا اور مروہ کی سعی (زمانہ جاہلیت میں) کیا کرتے تھے اور اللہ تعالیٰ نے بیت اللہ کا ذکر کیا ہے لیکن صفا کا ذکر نہیں کیا، تو کیا اگر ہم صفا اور مروہ کی سعی کر لیا کریں تو اس میں کوئی حرج ہے؟ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی (ترجمہ) صفا اور مروہ اللہ تعالیٰ کے شعائر ہیں الخ، ابوبکر نے کہا میں سنتا ہوں کہ یہ آیت (مذکورہ) دونوں طرح کے لوگوں کے لئے نازل ہوئی تھی ان کے بارے میں بھی جو جاہلیت میں صفا اور مروہ کی سعی کو اچھا خیال نہیں کرتے تھے اور ان کے بارے میں بھی جو جاہلیت میں سعی کرنے تھے لیکن اب اسلام میں اس وجہ سے کہ اللہ تعالیٰ نے صرف بیت اللہ کے طواف کا حکم دیا اور صفا کا کوئی ذکر ہی نہیں کیا تھا اس میں انہیں تامل ہو گیا تھا تا آنکہ اللہ تعالیٰ نے بیت اللہ کے طواف کے ذکر کے بعد اس کا بھی ذکر کر دیا (تو ان کا اشکال دور ہو گیا تھا)

۱۰۴۰۔ صفا اور مروہ کی سعی سے متعلق احادیث

ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ بنی عباد کے گھروں

تَطُوفُ بِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ تَمَازُلُ اللَّهُ رَأَى الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ الْآيَةَ قَالَتْ عَائِشَةُ وَقَدْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّطَوَّفَ بَيْنَهُمَا فَلَيْسَ لِأَحَدٍ أَنْ يَتْرُكَ الطَّوْفَ بَيْنَهُمَا ثُمَّ أَخْبَرْتُ أَبَا بَكْرٍ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ فَقَالَ إِنْ عَذَا يَعْلَمُ مَا كُنْتُ سَمِعْتُهُ وَلَقَدْ سَمِعْتُ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ يَذْكُرُونَ أَنَّ النَّاسَ إِلَّا مَنْ ذُكِرَتْ عَائِشَةُ يَتَمَسَّ كَأَنْ يَهْلُ لِيْنَاةٍ كَانُوا يَطُوفُونَ كُلُّهُمْ بِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَلَمَّا ذَكَرَ اللَّهُ الطَّوْفَ بِالْبَيْتِ وَلَمْ يَذْكُرِ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ فِي الْقُرْآنِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ كُنَّا نَطُوفُ بِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَإِنَّ اللَّهَ تَعَالَى أَنْزَلَ الطَّوْفَ بِالْبَيْتِ فَلَمْ يَذْكُرِ الصَّفَا تَهْلُ عَلَيْنَا مِنْ حَرَجٍ أَنْ تَطُوفَ بِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ تَمَازُلُ اللَّهُ تَعَالَى رَأَى الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ الْآيَةَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ قَالَتْ هَذِهِ الْآيَةُ تَوَكَّلْ فِي الْقَرْنَيْنِ كِلَيْهِمَا فِي الدِّينِ كَانُوا يَتَحَرَّجُونَ أَنْ يَطُوفُوا فِي الْجَاهِلِيَّةِ بِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَالَّذِينَ يَطُوفُونَ لَمْ يَتَحَرَّجُوا أَنْ يَطُوفُوا بِهِمَا فِي الْإِسْلَامِ مِنْ أَجْلِ أَنَّ اللَّهَ أَمَرَ بِالطَّوْفِ بِالْبَيْتِ وَلَمْ يَذْكُرِ الصَّفَا حَتَّى ذَكَرَ ذَلِكَ بَعْدَ مَا ذَكَرَ الطَّوْفَ بِالْبَيْتِ :

باب ۱۰۔ مَا جَاءَ فِي السَّعْيِ

بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَقَالَ ابْنُ

سے اس حدیث میں آیت کے شان نزول کے متعلق جس اختلاف پر بحث کی گئی ہے۔ حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے اس پر ایک طویل مباحثہ کے بعد لکھا ہے کہ غالباً انصار کے زمانہ جاہلیت میں دو فرقے تھے، جن کا ذکر حدیث میں تفصیل سے ہے اور جب آیت نازل ہوئی اور اس میں حکم صرف طواف کا تھا تو دونوں کو تامل ہو کہ صفا اور مروہ کی سعی کرنی چاہیے یا نہیں۔ کیونکہ تھا تو وہ ہر صورت سب کے نزدیک جاہلیت کا کام آیت میں صرف ان کے اس خیال کو دور کیا گیا ہے۔ چنانچہ حنفیہ کے یہاں صفا اور مروہ کی سعی واجب ہے اور بہت سے ائمہ کے یہاں رکن ہے مروہ نے آیت کی جو توجیہ بیان کی اور اس سے انہوں نے یہ سمجھا کہ سعی واجب نہیں وہ صرف آیت کے الفاظ کی بنیاد پر تھا، لیکن عائشہ رضی اللہ عنہا کے جواب کا حاصل یہ تھا کہ آیت کے شان نزول کو سمجھے بغیر اس کے حقیقی مفہوم و منشاء کا تعین نہیں کیا جاسکتا۔

سے ابی حنین کی گلی تک سعی کی جائے گی۔

عَمَرَ السَّعْيُ مِنْ دَارِ بَيْنِي عَبَادٍ إِلَى
رُقَاتِي بَيْنِي أَبِي حَنِِينٍ :

۱۵۳۴۔ حَدَّثَنَا مُعْتَدُ بْنُ عُبَيْدٍ
قَالَ حَدَّثَنَا عِيسَى ابْنُ يُوْكَيْسَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
بْنِ عُمَرَ عَنْ تَارِفِ بْنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا طَافَ
الْقُلُوفَ الْأَوَّلَ حَبَّتْ قَلْبًا وَ مَشَى أَرْبَعًا
وَكَانَ يَسْعَى بَطْنِ السَّيْلِ إِذَا طَافَ بَيْنَ
الصُّفَا وَالْمَرْوَةِ قُلْتُ لِمَ تَارِفِ أَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ
يَسْعَى إِذَا بَلَغَ الْكُنْزَ الْيَسَّيَ قَالَ لَا إِلَّا
أَنْ يُوَاحِمَ عَلَى التَّوَكُّي فَإِنَّهُ كَانَ لَا يَدَعُهُ
حَتَّى يَسْتَلِمَهُ :

۱۵۳۵۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ قَالَ سَأَلْنَا
ابْنَ عُمَرَ عَنْ رَجُلٍ طَافَ بِالْبَيْتِ فِي عُمَرَةٍ
وَلَمْ يَطُفْ بَيْنَ الصُّفَا وَالْمَرْوَةِ أَيَا فِي امْرَأَتِهِ
قَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَطَافَ
بِالْبَيْتِ سَبْعًا وَ مَشَى خَلْفَ الْمَقَامِ الرَّكْعَتَيْنِ
وَ طَافَ بَيْنَ الصُّفَا وَالْمَرْوَةِ سَبْعًا وَ قَدْ كَانَ
تَكْمُرُ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ وَ سَأَلْنَا
جَاهِدَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ فَقَالَ لَا يَفْرَ بَنِمَا حَتَّى يَطُوفَ
بَيْنَ الصُّفَا وَالْمَرْوَةِ :

۱۵۳۶۔ حَدَّثَنَا النَّسَائِيُّ بْنُ إِسْرَافِيلَ
عَنِ ابْنِ جُدَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ
قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ قَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ فَطَافَ بِالْبَيْتِ
ثُمَّ مَشَى الرَّكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَعَى بَيْنَ الصُّفَا وَالْمَرْوَةِ
ثُمَّ تَلَا لَقَدْ سَأَلَ رَسُولُ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ

۱۵۳۴۔ ہم سے محمد بن عبید نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے عیسیٰ بن یونس نے حدیث بیان کی، ان سے عبید اللہ بن عمر نے ان سے نافع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پہلا طواف کرتے تو اس کے تین چکروں میں دل کرتے اور بقیہ چار میں معمول کے مطابق چلتے اور جب صفا اور مروہ کی سعی کرتے تو آپ بطن میل میں سعی (دور نا) کرتے تھے، میں نے نافع سے پوچھا، ابن عمر رضی اللہ عنہ جب رکن کے پاس پہنچتے تو کیا جب معمول چلنے لگتے تھے، انہوں نے فرمایا کہ نہیں، البتہ اگر رکن پر اڑھام ہوتا تو ایسا کرتے تھے (کیونکہ اسلام آپ نہیں چھوڑنے تھے۔

۱۵۳۵۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے سفیان بن عمرو بن دینار کے واسطے سے حدیث بیان کی کہا کہ ہم نے عمر رضی اللہ عنہ سے ایک ایسے شخص کے متعلق پوچھا جو عمرہ میں بیت اللہ کا طواف تو کر لیتا ہے لیکن صفا اور مروہ کی سعی نہیں کرتا، کیا اپنی بیوی سے ہم بستر ہو سکتا ہے انہوں نے جواب دیا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم (کہہ) تشریف لائے تو آپ نے بیت اللہ کا سات چکروں کے ساتھ طواف کیا اور مقام ابراہیم کے پیچھے دو رکعت نماز پڑھی۔ پھر صفا اور مروہ کی سات مرتبہ سعی کی اور تنہا رہے لے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ننگی بہترین نمونہ ہے۔ ہم نے اس کے متعلق جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے بھی پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ صفا اور مروہ کی سعی سے پہلے بیوی کے قریب بھی نہ جاؤ۔

۱۵۳۶۔ ہم سے مکہ بن ابراہیم نے حدیث بیان کی ان سے ابن جریج نے بیان کیا کہ مجھے عمرو بن دینار نے خبر دی کہا کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے سنا آپ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب مکہ تشریف لائے تو آپ نے بیت اللہ الحرام کا طواف کیا اور دو رکعت نماز پڑھی۔ پھر صفا اور مروہ کی سعی کی، اس کے بعد آپ نے یہ آیت تلاوت کی ترجمہ ”تنہا رہے لے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی بہترین نمونہ ہے۔“

۱۵۳۷۔ حَدَّثَنَا - أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ

قَالَ أَخْبَرَنَا عَمَّا سَمِعُ قَالَ ثَلُثُ رَأْسِي
بْنِ مَالِكٍ أَكُنْتُ تَكْرَهُهُ اسْتَعَى بَيْنَ
الْبَصْفَا وَالْمُرُورَةِ فَقَالَ نَعَمْ لَا تَهْمَا كَانَتْ
مِنْ شَعَائِرِ الْجَاهِلِيَّةِ حَتَّى أُنْزَلَ اللَّهُ
تَعَالَى رَأْسَ الْبَصْفَا وَالْمُرُورَةِ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ
فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ أَوْ اعْتَمَرَ فَلَا جَنَاحَ عَلَيْهِ
أَنْ يَطُوفَ بِهِمَا

۱۵۳۸۔ حَدَّثَنَا - سَيِّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ

قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ
عَنْ عَطَاءِ بْنِ عَقَبٍ قَالَ إِنَّمَا
سَعَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الْبَصْفَا وَالْمُرُورَةِ لِيُورِيَ
الشُّرَكِيَّينَ قُوَّتَهُ رَأَى الْحُسَيْدِيُّ قَالَ
حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو قَالَ سَمِعْتُ
عَطَاءَ بْنَ ابْنِ عَبَّاسٍ وَمِثْلَهُ :

۱۵۳۷۔ ہم سے احمد بن محمد نے حدیث بیان کی کہا کہ میں جب اللہ نے خبر دی کہا کہ ہمیں عاصم نے خبر دی انہوں نے کہا کہ میں نے اس رضی اللہ عنہ سے پوچھا کیا آپ لوگ صفا اور مرہ کی سعی کو برا سمجھتے تھے انہوں نے فرمایا ہاں ! کیونکہ یہ جاہلیت کا شعار تھا لیکن جب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمادی :

” صفا اور مرہ اللہ تعالیٰ کے شعائر ہیں ، اس لئے جو بھی حج یا عمرہ کرے اسے ان کی سعی کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔“ تو ہم نے پھر اس کی بھی سعی کی !

۱۵۳۸۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے سفیان نے حدیث بیان کی ، ان سے عمرو بن دینار نے ان سے عطاء نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیت اللہ کا طواف اور صفا مرہ کی سعی اس طرح کی کہ مشرکین کو آپ کی قوت کا اندازہ ہو جائے ، حمیدی نے یہ زیادتی کی ہے ، ہم سے سفیان نے حدیث بیان کی ، ان سے عمرو نے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے عطاء سے سنا اور انہوں نے ابن عباس سے اسی طرح ۔

۱۰۴۱۔ تَقْضِي الْحَاضِرُ مَنَائِكَ

كُلَّمَا إِلَّا الطَّوْفَ بِالْبَيْتِ وَإِذَا
سَعَى عَلَى غَيْرِ وَضَوْءِ بَيْنَ

الْبَصْفَا وَالْمُرُورَةِ +

۱۵۳۹۔ حَدَّثَنَا - عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ

قَالَ أَخْبَرَنِي مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ
أَنَّهَا قَالَتْ قَدِمْتُ مَكَّةَ وَأَنَا حَائِضٌ
وَلَمْ أَطُفْ بِالْبَيْتِ وَلَا بَيْنَ الْبَصْفَا
وَالْمُرُورَةِ قَالَتْ شَكُوتُ ذَلِكَ إِلَى رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَفْعَلِي كَمَا يَفْعَلُ
الْحَاجُّ غَيْرَ أَنْ لَا تَطُوفِي بِالْبَيْتِ حَتَّى تَطْهُرِي،

۱۰۴۱۔ حائضہ بیت اللہ کے طواف کے سوا تمام

مناسک بجالائے ، اور اگر کسی نے صفا اور مرہ کی سعی وضو کے بغیر کی ؟

۱۵۳۹۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی کہا کہ ہمیں مالک نے خبر دی انہیں عبد الرحمن بن قاسم نے انہیں ان کے والد نے اور انہیں عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ میں مکہ آئی تو حائضہ ہو گئی اس لئے نہ بیت اللہ کا طواف کر سکی ، نہ صفا مرہ کی سعی ، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے اس کی شکایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کی تو آپ نے فرمایا کہ جس طرح دوسرے حاجی کرتے ہیں تم بھی اسی طرح (ارکان حج) ادا کر لو ، لیکن ہاں بیت اللہ کا طواف پاک ہونے سے پہلے نہ کرنا۔

۱۵۴۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابُ ۚ وَقَالَ رِجَالُ خَلِيفَتِهِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابُ قَالَ حَدَّثَنَا حَبِيبُ بْنُ الْبَعْلَمِ عَنْ عَقْلَاءٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ أَقْبَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ وَأَصْحَابُهُ بِالْحَجِّ وَكَانَ مَعَ أَحَدٍ مِنْهُمْ هَذِي غَيْرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَطَلَحَتْ وَقَدِمَ عَلَى مِنَ الْيَتَمِ وَمَعَهُ هَذِي فَقَالَ أَهْلَكْتُ بِمَا أَهَلَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصْحَابَهُ أَنْ يَجْعَلُوا عُمُرَةً وَيَطْلُقُوا ثَمَّ يَقْضِرُوا وَيَحِلُّوا إِلَّا مَنْ كَانَ مَعَهُ الْهَذِي فَقَالُوا نَنْطَلِقُ إِلَى مِثِّي وَذَكَرُوا أَحَدَنَا يَفْطُرُ مِثْيَا فَبَلَغَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَوِاسْتَقْبَلْتُ مِنْ أَمْرِي مَا اسْتَدْبُرْتُ مَا أَهَدَيْتُ وَكَلَوْلَا أَنَّ مَعَ الْهَذِي لَأَخْلَلْتُ وَخَاصَّتْ عَائِشَةُ فَتَنَسَّكَ الْمُنَاسِكَ كُلَّهَا غَيْرَ أَنَّهَُا لَمْ تَطْفُ بِالْبَيْتِ فَلَمَّا طَهَرْتُ طَاقْتُ بِالْبَيْتِ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ نَنْطَلِقُونَ يَحْجُّونَ وَعُمُرَةً وَنَنْطَلِقُ يَحْجُّ قَامَرُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنُ أَبِي بَكْرٍ أَنْ يَخْرُجَ مَعَهَا إِلَى النَّعِيمِ فَأَعْتَمَرَتْ بَعْدَ الْحَجِّ ۝

۱۵۴۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ عَنْ حَفْصَةَ قَالَتْ كُنَّا نَسْتَعِ عَوَاقِمَنَا أَنْ يَخْرُجَ فَقَدِمَتْ امْرَأَةٌ فَتَزَلَّتْ قَصْرَ بَنِي خَلْفٍ فَحَدَّثَتْ أَنَّ أُخْتَهَا كَانَتْ

۱۵۴۰۔ ہم سے محمد بن مثنیٰ نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے عبد الوہاب نے حدیث بیان کی۔ ۱ اور مجھ سے خلیفہ نے بیان کیا کہ ہم سے عبد الوہاب نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے حبیب معلّم نے حدیث بیان کی ان سے علقاء نے اور ان سے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اور آپ کے اصحاب نے حج کا احرام باندھا، آں حضور اور طلحہ کے سوا اور کسی کے ساتھ ہدی نہیں نفی، علی رضی اللہ عنہ یمن سے آئے تھے اور ان کے ساتھ بھی ہدی تھی اس لئے بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ سب لوگ اپنے حج کے احرام کو عمرہ کا کر لیں پھر طواف اور سعی کے بعد بال ترشوالیں اور حلال ہو جائیں، لیکن وہ لوگ اس حکم سے مستثنیٰ ہیں جن کے ساتھ ہدی ہو، اس پر صحابہ نے کہا کہ کیا ہم متی اس طرح جاؤں گے کہ اس سے پہلے اپنی بیویوں سے ہم بستر ہو چکے ہوں لے یہ بات جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو معلوم ہوئی تو آپ نے فرمایا اگر مجھے پہلے معلوم ہوتا تو میں اپنے ساتھ قربانی کا جانور نہ لاتا اور جب قربانی کا جانور ساتھ نہ ہوتا تو میں بھی (عمرہ اور حج کے درمیان) حلال ہو جاتا، عائشہ رضی اللہ عنہا (اس حج میں) عائشہ ہو گئی یقین اس لئے انہوں نے بیت اللہ کے طواف کے سوا اور دوسرے ارکان حج ادا کئے پھر جب پاک ہو لیں تو طواف بھی کیا، انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نفا کی نفی کہ آپ سب لوگ توجہ اور عمرہ دونوں کر کے جا رہے ہیں، لیکن میں نے صرف حج کیا ہے اچانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عبد الرحمن بن ابی بکر کو حکم دیا کہ انہیں تنعیم لے جائیں اور وہاں سے عمرہ کا احرام باندھیں، اس طرح عائشہ رضی اللہ عنہا نے حج کے بعد عمرہ کیا۔

۱۵۴۱۔ ہم سے موئل بن ہشام نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی ان سے ایوب نے اور ان سے حفصہ نے بیان کیا کہ ہم اپنی کنواری لڑکیوں کو باہر نکلنے سے روکتے تھے۔ پھر ایک خاتون آئیں اور بنی خلف کے محل میں ٹھہریں، انہوں نے حدیث بیان کی کہ ان کی بہن

لے صحابہ کو یہ بات عجیب معلوم ہوئی کہ دو احرام کے درمیان حلال ہو جائے اور منی جانے سے پہلے تک اپنی بیویوں سے ہم بستہ ہونا جائز رہے، اس لئے انہوں نے اپنا اشکال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پیش کیا بعض لوگوں نے یہ بھی لکھا ہے کہ صحابہ کے اشکال کی وجہ زمانہ جاہلیت کا یہ خیال تھا کہ حج کے ایام میں عمرہ بہت ہوا ہے۔

تَحْتَ رَجُلٍ مِّنْ أَمْجَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ غَزَىٰ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ غَزْوَةً وَكَانَتْ أُخْتِي فِي سِتِّ غَزَوَاتٍ قَالَتْ كُنَّا تَدَاوِي الْكَلْبُ وَنَعْمُ عَالِي الْمَوْضِعِ قَالَتْ أُخْتِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ هَلْ عَلَى إِحْدَانَا مِثْلُ رَنْ يَكُونُ لَهَا جِلْبَابٌ أَنِّي لَا تُخْرِجُ قَالَ يَتْلِيْنَهَا صَاحِبَتَاهُمَا مِنْ جِلْبَابِيهَا وَلَتَشْهَدِ الْخَيْرَ وَدَعْوَةَ الْمُؤْمِنِينَ فَلَمَّا قَدِمَتْ أُمُّ عَطِيَّةٍ سَأَلَتْهَا أَوْ قَالَتْ سَأَلَتْهَا قَالَتْ وَكَانَتْ لَا تُذَكِّرُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَدًا إِلَّا قَالَتْ يَا بِي قَعْلْتُ أَسِيعَتْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ كَذَا وَكَذَا قَالَتْ نَعَمْ يَا بِي قَالَتْ لِيُخْرِجِ الْعَوَاتِقُ وَذَوَاتِ الْخُدُودِ وَالْعَوَاتِقُ وَذَوَاتِ الْخُدُودِ وَالْحَيْضُ تَشْهَدْنَ الْخَيْرَ وَدَعْوَةَ الْمُسْلِمِينَ وَتَعْتَزِلُ الْحَيْضُ الْمُسْلِمُ قَعْلْتُ الْحَائِضُ قَالَتْ أَوَلَيْسَ تَشْهَدُ غَزْوَةً وَتَشْهَدُ كَذَا وَتَشْهَدُ كَذَا +

باب ۱۰۲۲ - بَابُ الْإِهْلَالِ مِنَ الْبَطْحَاءِ وَ

غَيْرِهَا لِلنِّسَاءِ وَالْحَاجَّ إِذَا خَرَجَ إِلَى مِثْلٍ وَسَمِلَ عَطَاءٌ عَنِ الْمَجَاوِرِ أَيْتَنِي الْحَجَّ فَقَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَكُونُ يَوْمَ النَّوْذِيَّةِ إِذَا صَلَّى الظُّهْرَ وَاسْتَوَى عَلَى رَأْسِهِ وَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَدِمْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَحْلَلْنَا حَتَّى يَوْمَ النَّوْذِيَّةِ وَجَعَلْنَا مَتَّةً بِظَهْرِ لُبِنَا بِالْحَجَّةِ وَقَالَ أَبُو الرَّبِيعِ عَنْ جَابِرٍ أَهْلَلْنَا مِنَ الْبَطْحَاءِ وَقَالَ عُبَيْدُ بْنُ جُرَيْجٍ لَا بَيْنَ عُمَرَ مَا أَيْسُرُكَ إِذَا كُنْتَ بِمَكَّةَ أَهْلَ النَّاسِ إِذَا رَأَوْا الْإِهْلَالَ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی کے گھر میں نفیس ان کے شوہر نے ان حضو کے ساتھ بارہ غزوے کئے تھے اور میری بہن چھ غزووں میں ان کے ساتھ رہی نفیس - وہ بیان کرتی نفیس کہ ہم دمیدان جنگ میں (زخمیوں کی مرہم پٹی کرتی نفیس اور ربیعوں کی نیناداری کرتی نفیس، میری بہن نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ اگر ہمارے پاس چادر (برقع) نہ ہو تو کیا کوئی حرج ہے اگر ہم مسلمانوں کے دینی اجتماعات میں شریک ہونے کے لئے، باہر نہ نکلیں؟ تو ان حضو نے فرمایا، اس کی پہلی کو اپنی چادر اسے (جس کے پاس چادر نہ ہو اور ہا دینی چاہیئے اور پھر مسلمانوں کے دعاء اور موقع خیر میں شرکت کرنی چاہیئے پھر جب ام عطیہ رضی اللہ عنہا آئیں تو ان سے بھی میں نے یہی پوچھا یا یہ کہا کہ ہم نے ان سے پوچھا، انہوں نے بیان کیا کہ ام عطیہ جب بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کریں تو کہتیں میرے باپ آپ پر ندا ہوں، ہاں تو میں نے ان سے پوچھا، کیا آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس طرح سنا ہے انہوں نے فرمایا کہ ہاں میرے باپ آپ پر ندا ہوں، انہوں نے فرمایا کہ دوشیزائیں اور پردہ والیاں باہر نکلیں، یا یہ فرمایا کہ پردہ والی دوشیزائیں اور حائضہ غزنین باہر نکلیں اور مسلمانوں کی دعاء اور خیر کے مواقع میں شرکت کریں لیکن حائضہ غزنین عید گاہ سے ہٹ کر قیام کریں میں نے کہا، اور حائضہ بھی؟ انہوں نے فرمایا، کیا حائضہ عورت عرفہ اور فلال فلال جگہ نہیں قیام کرتی۔

۱۰۲۲ - مکہ کے باشندے کا احرام بٹھا دیا اس کے سوا کسی اور جگہ سے اور جب حاجی منیٰ جائے، عطاء سے بیت اللہ کے پڑوس میں رہنے والوں کے لئے حج کے تلبیہ کے متعلق پوچھا گیا تو انہوں نے کہا کہ ابن عمرؓ یوم ترویہ میں، ظہر پڑھنے کے بعد جب سواری پر اچھی طرح بیٹھ جائے تو تلبیہ کہنے، عبد الملک نے عطاء کے واسطے سے انہوں نے جابر رضی اللہ عنہ کے واسطے سے بیان کیا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مکہ آئے پھر یوم ترویہ تک کے لئے حلال ہو گئے اور اس دن مکہ سے نکلے ہوئے، جب ہم نے مکہ کو اپنی پشت پر چھوڑا تو حج کا تلبیہ کہہ رہے تھے۔ ابو الزبیر نے جابر رضی اللہ عنہ کے واسطے سے بیان کیا کہ ہم نے بطحاء سے احرام باندھا تھا عبید بن جریج

وَلَمْ تَهَلْ أَنْتَ بِزَمَةِ النَّزْوِيَّةِ فَقَالَ لَمْ
أَرِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَهْلُ حَتَّى
تَنْبَعِثَ رَأَيْتُكَ ؟
کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس وقت احرام باندھتے دیکھا جب آپ کی سواری (ذوالجلیفہ سے) چلنے کے
لئے تیار ہو گئی ہے۔

۱۰۴۳۔ یوم ترویہ میں ظہر کہاں پڑھی جائے ؟

بَاب ۱۰۴۳۔ آيَتُ يُصَلِّي الظُّهْرَ فِي
يَوْمِ النَّزْوِيَّةِ

۱۵۴۲۔ ہم سے عبد اللہ بن محمد نے حدیث بیان کی کہ ہم سے اسحاق
ارزق نے حدیث بیان کی کہ ہم سے سفیان نے عبد العزیز بن ربیع کے
واسطہ سے حدیث بیان کی کہ ہم نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے
سنا، میں نے ان سے سوال کیا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر اور
عصر یوم ترویہ میں کہاں پڑھی تھی ؟ مگر آپ کو اس حضور صلی اللہ علیہ وسلم
کا کوئی عمل و قول یاد ہے تو مجھے بتائیے، انہوں نے جواب دیا کہ سنی میں میں
نے پوچھا کہ بارہویں تاریخ کو عصر کہاں پڑھی تھی ؟ فرمایا کہ بطح میں، پھر انہوں
نے فرمایا کہ جس طرح تمہارے حکام کرتے ہیں اسی طرح تم بھی کرو۔

۱۵۴۲۔ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ
قَالَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ الْأَرَزَقِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ
عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رَبِيعٍ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ
قُلْتُ أَخْبِرْنِي بِمَا عَقَلْتَهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيَّنَ صَلَّي الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ يَوْمَ النَّزْوِيَّةِ
قَالَ بَيِّنَتِي قُلْتُ فَأَيَّنَ صَلَّي الْعَصْرَ يَوْمَ النَّفْرِ قَالَ
بِالْبَطْحِ ثُمَّ قَالَ أَفَعَلْتُ كَمَا يَفْعَلُ أَمْرًا وَكَذَا

۱۵۴۳۔ ہم سے علی نے حدیث بیان کی انہوں نے ابو بکر بن عیاش
سے سنا کہ ہم سے عبد العزیز نے حدیث بیان کی کہ ہم نے انس رضی اللہ
عنہ سے ملاقات کی ح اور مجھ سے اسماعیل بن ابان نے حدیث بیان کی کہ
کہ میں یوم ترویہ میں سنی گیا تو وہاں انس رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہو گئی مادہ
گدھے پر سوار جا رہے تھے۔ میں نے پوچھا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے
اس دن ظہر کی نماز کہاں پڑھی تھی ؟ انہوں نے فرمایا، دیکھو جہاں تمہارے
حکام نماز پڑھیں وہیں تم بھی پڑھو۔

۱۵۴۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَيْعٍ أَبَا بَكْرٍ بَنُ
عِيَّاشٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ قَالَ لَقِيتُ أَنَسًا
وَكَذَا تَنِي إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبَانَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ
عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ خَرَجْتُ إِلَى مَيْمَنَةِ يَوْمَ النَّزْوِيَّةِ
فَلَقِيتُ أَنَسًا ذَاهِبًا عَلَى حِمَارٍ فَقُلْتُ أَيَّنَ صَلَّي
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا الْيَوْمَ الظُّهْرَ
قَالَ أَنْظِرْ حَيْثُ يُصَلِّي أَمْرًا وَكَذَا قَصَلِ

بِحَمْدِ اللَّهِ تَفْهِيمُ الْبُخَارِيِّ كَاجْهَاطًا پارہ مکمل ہوا

اے حج کے احرام باندھنے کا آخری دن یوم ترویہ ہے اس سے زیادہ تاخیر جائز نہیں، ابن عمر رضی اللہ عنہما کا استنباط آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم
کے طرز عمل سے یہ ہے کہ سفر کی ابتداء کے وقت احرام باندھنا افضل ہے اور چونکہ مکہ میں رہنے والے کے لئے یوم ترویہ ہی سفر کا دن ہے اس لئے ابن
عمر رضی اللہ عنہما مکہ میں قیام کے زمانہ میں اسی دن احرام باندھنا افضل خیال کرتے تھے۔
۲۔ گدھے کی سواری عرب میں معیوب نہیں تھی۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ساتواں پارہ !!

۱۰۴۴۔ منیٰ میں نماز۔

۱۵۴۴۔ ہم سے ابراہیم بن المنذر نے حدیث بیان کی ان سے ابن وہب نے حدیث بیان کی، انہیں یونس نے ابن شہاب کے واسطے سے خبر دی کہ ہمارے عید اللہ بن عبد اللہ بن عمر نے اپنے والد کے واسطے سے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منیٰ میں دو رکعت نماز پڑھی تھی، ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہما نے بھی دو ہی رکعت پڑھی، اور عثمان رضی اللہ عنہ بھی خلافت کے ابتدائی دور میں (دو ہی رکعت پڑھتے تھے)۔

۱۵۴۵۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے ابواسحاق جہلی کے واسطے سے حدیث بیان کی اور ان سے ہارث بن وہب نخعی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جس منیٰ میں دو رکعت نماز پڑھائی ہماری تعداد اس وقت گزشتہ ادوار سے بہت زیادہ تھی، اور بہت محفوظ تھی۔

۱۵۴۶۔ ہم سے عبید بن عقیق نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے ان سے اعش نے ان سے ابراہیم نے ان سے عبد الرحمن بن یزید نے اور ان سے عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ (منیٰ میں) دو رکعت نماز پڑھی، ابو بکر رضی اللہ عنہ کے ساتھ بھی دو ہی رکعت پڑھی اور عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ بھی دو ہی رکعت، لیکن پھر بعد میں تمہارے طریقے مختلف ہو گئے۔ کاش ان چار رکعتوں کی دو مقبول کیفیتیں میرے حصہ میں ہوتیں۔

باب ۲۴۔ الصلوٰۃ بیمنیٰ :

۱۵۴۴۔ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُسَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِنَى رَكْعَتَيْنِ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ مَعَهُ مِنْ خَلَائِقِهِ :

۱۵۴۵۔ حَدَّثَنَا إِدْرِيسُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيِّ عَنْ حَادِثَةَ بِنْتِ وَهَبٍ الْخَزَائِمِيَّةِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ صَلَّى نَبَا النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ الْكُوفَةُ قَطْرًا وَمَنْهُ بِمِنَى رَكْعَتَيْنِ :

۱۵۴۶۔ حَدَّثَنَا مُبَيْصَرَةُ بْنُ عُفْبَةَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ وَمَعَ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ رَكْعَتَيْنِ وَمَعَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ تَفَرَّقَتْ بِكُمُ الطُّرُقُ فَبَيَّأْتُ حَقْلِي مِنْ أَرْبَعِ رَكْعَتَيْنِ مُتَقَبِّلَتَيْنِ :

۱۔ منیٰ میں جب حاجی نیام کرے گا تو چار رکعت والی نماز دو رکعت پڑھے گا، کیونکہ سفر میں دو ہی رکعت پڑھنی چاہیئے ان تمام احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم، ابو بکر، عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم سب کا معمول یہی تھا۔ البتہ عثمان رضی اللہ عنہ اپنے آخری دور خلافت میں پوری چار رکعت پڑھنے لگے تھے اصل میں سفر میں چار رکعت کی دو رکعت پڑھنا احناف کے یہاں واجب ہے کیونکہ ان حضوروں نے ہمیشہ چار کے بجائے دو ہی رکعت پڑھائی، ابو بکر رضی اللہ عنہ نے اپنے دور خلافت میں، عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے عہد خلافت میں اور عثمان رضی اللہ عنہ نے اپنے ابتدائی عہد خلافت میں ہمیشہ دو ہی رکعت پڑھائی اگر یہ ضروری نہیں تھا کہ چار کی بجائے دو رکعت پڑھی جائے تو پھر اس پر اس پابندی کے ساتھ عمل نہ ہوتا، اب بارہ جانا ہے، عثمان رضی اللہ عنہ کے آخری عہد خلافت کا معاملہ صحیح روایتوں میں ہے کہ آخر میں

باب ۴۵ - صَوْمُ يَوْمٍ مَعْرُوفَةٍ ۝

۱۵۴۷ - حَدَّثَنَا عَيْثُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنَا سَالِمٌ قَالَ سَمِعْتُ عُثْمَانَ بْنَ مَعْلُومٍ يَقُولُ قَالَ الْقَضِيلُ حَدَّثَنَا النَّاسُ يَوْمَ الْمَعْرُوفَةِ فِي صَوْمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَعَثْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَشْرِبُ مَعْنِي ۝

۱۰۴۵ - عرّفہ کے دن کا روزہ -

۱۵۴۷ - ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے زہری کے واسطے سے اور ان سے سالم نے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے ام الفضل کے مولیٰ عبید سے سنا انہوں نے ام الفضل رضی اللہ عنہا سے کہ عرّفہ کے دن لوگوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے روزے کے متعلق شبہ ہوا اس لئے میں نے دودھ بھیجا جسے آپ نے پی لیا (جس سے معلوم ہوا کہ آپ روزے سے نہیں تھے)

باب ۴۶ - التَّثْبِيتُ وَالتَّكْيِيفُ إِذَا

خَدَى مِنْ وَثْقَى إِلَى عَدَّةٍ ۝

۱۵۴۸ - حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ يُونُسَ أَنَّ سَالِمَ بْنَ مَالِكٍ وَهُمَا عَادِيَانِ مِنْ قَوْمِي إِلَى عَدَّةٍ كَيْفَ كُنْتُمْ تَفْتَحُونَ فِي هَذَا الْيَوْمِ وَمَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَانَ يَهْلُ مِنْ السَّهْلِ فَلَا يَنْكُرُ عَلَيْهِ وَيَكْتُمُ مِمَّا الْمَكِيدُ فَلَا يَنْكُرُ عَلَيْهِ ۝

۱۰۴۶ - منی سے عرّفہ جاتے ہوئے تعلیم اور تکبیر

۱۵۴۸ - ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی انہیں مالک نے محمد بن ابی بکر ثقفی کے واسطے سے خبر دی کہ انہوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے پوچھا، دونوں صاحبان عرّفہ سے سنی جا رہے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آپ لوگ کس طرح کرتے تھے؟ انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا، جس کا جی چاہتا تعلیم کہتا اور کوئی روک ٹوک نہیں تھی اور جس کا جی چاہتا تکبیر کہتا اور کوئی اعتراض نہ ہوتا۔

باب ۴۷ - التَّهْنِيفُ بِالزَّوْجِ يَوْمَ عَرَفَةَ ۝

۱۵۴۹ - حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ قَالَ كَتَبَ عَبْدُ الْمَلِكِ إِلَى الْعَجَّاجِ أَنْ لَا يَحَافِظَ ابْنُ عُمَرَ فِي الْحَجِّ قَبَاءَ ابْنِ عُمَرَ وَأَنَا مَعَهُ يَوْمَ عَرَفَةَ حِينَ تَأْتِي السَّنْسُ قَصَامَ عِنْدَ مُرَادٍ الْعَجَّاجِ فَخَرَجَ وَعَلَيْهِ مِلْحَفَةٌ مُعَصْفَرَةٌ ۝

۱۰۴۷ - عرّفہ کے دن دوپہر کو روانگی ۝

۱۵۴۹ - ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی انہیں مالک نے خبر دی انہیں ابن شہاب نے اور ان سے سالم نے بیان کیا کہ عبد الملک نے حجاج کو لکھا کہ حج کے احکام میں ابن عمر رضی اللہ عنہ کے خلاف نہ کرے پھر ابن عمر عرّفہ کے دن جب سورج ڈھلنے لگا تو تشریف لائے میں بھی آپ کے ساتھ تھا آپ نے حجاج کے خیمہ کے پاس بلند آواز سے پکارا - حجاج باہر نکلا اس کے بدن پر کسم میں رنگا ہوا ازار تھا، اس سے پوچھا، ابو عبد الرحمن!

آپ چار کی چار ہی پڑھنے لگے تھے لیکن یہ ثابت ہے کہ اس محل کی انہوں نے تاویل بھی کی تاویلات متعدد و مختلف بیان کی گئی ہیں لیکن ہم اس سے بحث نہیں کرنی چاہیے، بہر حال انہی باتوں ثابت ہے کہ چار رکعت جب انہوں نے پوری پڑھی تو تاویل و توجیہ کر کے اس محل سے قصر نماز کی مزید تاکید ثابت ہوئی ہے۔ آخری حدیث عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی ہے آپ بھی منی میں قصر ضروری قرار دیتے ہیں لیکن عثمان رضی اللہ عنہ خلیفہ ہونے کی حیثیت سے امام ہیں اس لئے ان کا اتباع بھی ضروری ہے اور چونکہ عثمان رضی اللہ عنہ چار رکعت پڑھتے ہیں اس لئے وہ بھی ان کے اتباع میں چار رکعت پوری کرتے ہیں، کیونکہ اجتہادی مسائل میں اگر اختلاف ہو تو اس میں ایک دوسرے کی اقتداء صحیح ہے ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ نے ان تمام امت کا اجماع لکھا ہے کہ ایک شافعی حنفی کی و علیٰ ہذا القیاس اقتداء میں نماز پڑھ سکتا ہے کیونکہ یہ ایک ہے، نبی ایک ہے اور قبلہ ایک ہے پھر کیا وجہ ہے کہ ایک

کیا بات ہے؟ آپ نے فرمایا، اگر سنت کے مطابق عمل چاہتے ہو تو یہی مذہبی کا وقت ہے اس نے پوچھا، کیا اسی وقت؟ فرمایا کہ ہاں، حجاج نے کہا کہ پھر مجھے حضورؐ کی سی ہمت دیجئے میں نہالوں، پھر جلوں گا، اس کے بعد عمر (سواری سے) اتر گئے اور جب حجاج باہر آیا تو میرے اور والدہ ابن عمر کے درمیان چلنے لگا، میں نے کہا کہ اگر سنت پر عمل کا ارادہ ہے تو خطبہ میں اختصار اور وقوف (عزف) میں جلدی کرنا۔ اس بات پر وہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی طرف دیکھنے لگا، عبداللہ نے (اس کا منشاء معلوم کر کے) کہا کہ سچ کہا ہے۔

۱۰۴۸۔ عزف میں وقوف، سواری پر،

۱۵۵۔ ہم سے عبداللہ بن مسلم نے حدیث بیان کی ان سے مالک نے ان سے ابو النضر نے ان سے عبداللہ بن عباس کے متعلق مولیٰ میر نے ان سے ام فضل بنت حارث رضی اللہ عنہا نے کہ ان کے یہاں لوگوں کا عزف کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے روزے سے متعلق اختلاف ہوا بعض کا خیال تھا کہ آپ (عزف کے دن) روزے سے ہیں اور بعض کہتے ہیں کہ نہیں، اس لئے انہوں نے دودھ کا ایک پیالہ بھیجا، آنحضرتؐ اس وقت اپنی سواری پر (عزف کے میدان میں تشریف رکھتے تھے) اور آپؐ نے دودھ پلایا،

۱۰۴۹۔ عزف میں دو نمازیں ایک ساتھ پڑھنا ابن عمر رضی اللہ عنہ کی اگر نماز امام کے ساتھ چھوٹ جاتی، پھر بھی دونوں ایک ساتھ ہی پڑھتے تھے۔ لیث نے بیان کیا کہ مجھ سے عقیل نے ابن شہاب کے واسطے سے حدیث بیان کی کہا کہ مجھے سالم نے خبر دی کہ حجاج بن یوسف جس سال ابن زبیر رضی اللہ عنہ کے خلاف حملہ آور ہوا اتفاقاً اس موقع پر اس نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ عزف کے دن وقوف میں آپ کس طرح کرتے ہیں؟ اس پر سالم رحمۃ اللہ علیہ کہ اگر سنت کی پیروی مقصد ہے تو عزف کے دن نماز دن ڈھلنے ہی پڑھ لینا اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ سچ ہے، اصحابہ آں حضورؐ کی سنت کے مطابق نظر اور عصر ایک ساتھ (میدان عزف میں) پڑھنے لگے۔ میں نے سالم سے پوچھا، کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی

قَالَ مَا لَكَ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ فَقَالَ التَّوَّاحُّ إِنَّ كُنْتُ تُرِيدُ الشُّنَّةَ قَالَ هَذِهِ السَّاعَةُ قَالَ لَعَنَهُ قَالَ كَمَا يُظْهِرُنِي حَتَّى أَفِيضَ عَلَى رَأْسِي لَعَنَ أَحْرَجَ الْحَجَّاجُ فَسَادَ بَيْنِي وَبَيْنَ أَبِي فَقُلْتُ إِنَّ كُنْتُ تُرِيدُ الشُّنَّةَ فَأَنْفَعُ الْخُطْبَةَ وَتَعْبِلُ الْوُقُوفَ فَجَعَلَ يُنْظَرُ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ فَلَمَّا رَأَى ذَلِكَ عَبْدُ اللَّهِ قَالَ صَدَقَ ۝

باب ۱۰۴۸۔ الوقوف على الدابة بعزفة

۱۵۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُسْلِمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي النَّضْرِ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ مَسْلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أُمِّ الْفَضْلِ بِنْتِ الْحَارِثِ أَنَّ نَاسًا اخْتَلَفُوا عِنْدَ مَا يَوْمَ عَرَفَةَ فِي صَوْمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ بَعْضُهُمْ هُوَ صَائِمٌ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَيْسَ بِصَائِمٍ فَأَدْرَأْتُ إِلَيْهِ بِقَدَحٍ لَبَنٍ وَهُوَ أَقِفٌ عَلَى بَعِيرِهِ فَنُوبَهُ

باب ۱۰۴۹۔ التجمع بين الصلوتين

بِعَرَفَةَ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا إِذَا قَامَتَهُ الصَّلَاةُ مَعَ الْإِمَامِ جَمَعَ بَيْنَهُمَا وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمٌ أَنَّ الْحَجَّاجَ بْنَ يَوْسَفَ عَامَ نَزْلِ بَابِ الرَّبِيرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا سَأَلَ عَبْدَ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَيْفَ تَصْنَعُ فِي الْوُقُوفِ يَوْمَ عَرَفَةَ فَقَالَ سَالِمٌ إِنْ كُنْتُ تُرِيدُ الشُّنَّةَ فَتَجْعَلُ بِالصَّلَاةِ يَوْمَ عَرَفَةَ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ صَدَقَ إِلَهُمُ كَانُوا يَجْمَعُونَ بَيْنَ التَّطَهْرِ وَالْعَصْرِ فِي الشُّنَّةِ فَقُلْتُ لِسَالِمٍ

اسی طرح کیا تھا، سالم نے فرمایا، اے حضورؐ کی سنت کے
سوا، صحابہ ان معاملات میں اتباع کسی اور کی کرتے بھی
کب تھے!

۱۰۵۔ میدان عرفہ میں مختصر خطبہ۔

أَفْعَلْ ذَلِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَقَالَ سَالِمٌ وَهَلْ تَتَّبِعُونَ فِي
ذَلِكَ أَلَا سَمِعْتُمْهُ -

بَابُ ۵۰ - نَصْرُ الْخُطْبَةِ بِعَرَقَةِ -

۱۵۱۔ حَدَّثَنَا - عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُسْلِمَةَ -
أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ
عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عَبْدَ الْمَلِكِ بْنَ مَرْثَدَةَ كَتَبَ
إِلَى الْعَجَّاجِ أَنْ يَأْتِمِرَ بِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ فِي الْحَجِّ
فَلَمَّا كَانَ يَوْمَ عَرَقَةِ جَاءَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُمَا فَإِنَّا مَعَهُ حِينَ رَأَعَتِ الشَّسَى أَوْ زَاكَتْ
فَسَاحَ يَمْنًا فَسَطَّاهُ أَيْنَ هَذَا فَخَرَجَ إِلَيْهِ
فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ التَّوَامُ فَقَالَ أَلَا قَالَ لَعَدَ قَالَ
أَنْظِرِي فِي أَفْئِصْ عَلَيَّ مَا تَكُونُ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُمَا حَتَّى تَخْرُجَ فَسَادَ بَيْنِي وَبَيْنَ أَبِي فَقُلْتُ
إِن كُنْتُ تُرِيدُ أَنْ تَهْبِطَ السُّنَّةَ الَّتِي هُمْ تَأْتِيهِ
الْخُطْبَةُ وَتَقِيلَ الْمُتَوَقِّفَ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ صَدَقَ -

بَابُ ۵۱ - التَّغْيِيلُ إِلَى الْمُتَوَقِّفِ -

بَابُ ۵۲ - الدُّقُوفُ بِعَرَقَةِ -

۱۵۲۔ عرہ میں سواری پر وقوف کرنا افضل ہے۔ اگرچہ جائز زمین پر اپنے پاؤں سے بھی کھڑا رہنا ہے۔

۱۵۱۔ یہ بھی مناسک حج میں سے ہے، سفر کی ضرورت سے اس کا کوئی تعلق نہیں، کیونکہ مکہ اور دوسری تمام جگہوں سے آئے ہوئے لوگ اس
میں برابر ہیں۔ ذخیرہ حدیث میں اس نام کا ایک لفظ بھی نہیں ملتا کہ اے حضور صلی اللہ علیہ وسلم یا خلفاء راشدین میں سے کسی نے بھی یہ تفریق کی
ہو، یہ طرز عمل بتاتا ہے کہ یہ سفر کی وجہ سے نہیں بلکہ حج کی وجہ سے تھا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مکہ کے لوگوں کے ساتھ مکہ میں نماز پڑھی تو اعلان
کر دیا کہ ہم مسافر ہیں، مقیم اپنی نماز پوری کر لیں اس لئے اگر عرہ میں دو نمازیں ایک ساتھ پڑھنا بھی ضروریات سفر کے تحت ہوتا تو آپ اس کا
ضرور اعلان کرتے کہ مکہ کے لوگ اپنی نماز حسب معمول پڑھیں کیونکہ وہ مسافر نہیں تھے یہی طرز عمل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور دوسرے خلفائے
راشدین کا بھی تھا، یہ یاد رہے کہ عرہ میں بھی دو نمازیں ایک ساتھ پڑھی جاتی ہیں اور سزولفہ میں بھی، عرہ میں ظہر اور عصر اور سزولفہ میں مغرب اور عشاء
ایک اذان اور ایک اقامت کے ساتھ، لیکن عرہ میں دو نمازیوں کے ایک ساتھ پڑھنے کے لئے ضروری ہے، امام یا اس کے کسی قائم مقام
کی اقتداء میں نماز پڑھنا، اگر امام نہیں تو ہر نماز اپنے وقت پر پڑھی جائے گی، لیکن سزولفہ میں دونوں کو ایک ساتھ پڑھنے کے لئے
امام کا ہونا ضروری نہیں، اس میں اگرچہ اختلاف ہے اور خود امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے ابن عمر رضی اللہ عنہ کا طرز عمل حنیفہ کے خلاف نقل
کیا ہے لیکن بہر حال احناف کے پاس بھی حدیث و سنت اور آثار صحابہ میں دلیل موجود ہے۔

۱۰۵۱۔ عرہ پہنچنے کی جلدی کرنا۔

۱۰۵۲۔ میدان عرفہ میں ٹھہرنا۔

۵۵۲۔ حَدَّثَنَا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سُلَيْمٍ حَدَّثَنَا عُمَرُو حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَبْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنْتُ أَطْلُبُ بَعِيرًا إِلَى ح وَحَدَّثَنَا مُسَدُّ وَحَدَّثَنَا سُلَيْمٌ عَنْ عُمَرُو سَمِعَ مُحَمَّدَ بْنَ جَبْرِ عَنْ أَبِيهِ جَبْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ أَضَلُّتُ بَعِيرًا إِلَى قَدِّ هَبْتُ أَطْلُبُهُ يَوْمَ مَرَقَةٍ فَوَافَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَافَقَا بِعُرْقَةٍ فَقُلْتُ هَذَا وَاللَّهِ مِنَ الْخَمْسِ فَتَأَسَّاهُ هُمُنَا

۵۵۳۔ حَدَّثَنَا قُذُوزَةُ بْنُ أَبِي الْعَرَائِ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ قَالَ عُرْوَةَ كَانَ النَّاسُ يَطُوفُونَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ عُرَاةً إِلَّا الْخُمْسَ فَمَنْ لَبَّاهُ وَمَا وَكَّدَتْ وَكَانَتْ الْخُمْسُ يَخْتَسِبُونَ عَلَى النَّاسِ يُعْطِي الرَّجُلُ الرَّجُلَ الْخَيْبَ يَطُوفُ فِيهَا وَيُعْطِي الْمَوَالَةَ الْخَيْبَ تَطُوفُ فِيهَا فَمَنْ لَبَّاهُ يُعْطِي الْخُمْسُ طَافَ بِالْبَيْتِ عُرْيَانًا وَكَانَ يُفِيضُ بَسَاعَةً النَّاسِ مِنْ مَوَالٍ وَتَقِيضُ الْخُمْسُ مِنْ جَمِيعٍ قَالَ وَخَبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ هَازِلَ الْأَيْدِ تَوَلَّى فِي الْخُمْسِ لَمَّا أَيْمَنُوا مِنْ جَنْبِ أَقَامَتِ النَّاسِ قَالَ كَانُوا يُفِيضُونَ مِنْ جَمِيعٍ قَدْ نَعُو إِلَ عَرَائِ

سے لوگ واپس آتے ہیں (یعنی عرفہ سے) انہوں نے بیان کیا کہ قریش مزدلفہ ہی سے واپس ہو جاتے تھے اس لئے انہیں عرفہ بھیجا گیا۔

۵۵۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ

لے جاہلیت میں مشرکین جب اپنے طریقوں کے مطابق حج کرتے تو دوسرے تمام لوگ عرفات میں وقوف کرتے تھے لیکن قریش کہتے کہ ہم اللہ تعالیٰ کے اہل و عیال ہیں اس لئے وقوف کے لئے حرم سے باہر نکلیں گے آل حضور صلی اللہ علیہ وسلم بھی قریش میں سے تھے اور اسلام نے ان غلط اور نامعقول تصورات کی بنیاد ہی اکھاڑ دی تھی اس لئے آل حضور اور تمام مسلمان قریش اور غیر قریش کے امتیاز کے بغیر عرفہ میں ہی وقوف پذیر ہوئے، عرفہ حرم سے باہر ہے اس لئے راوی کو ہجرت ہوئی کہ ایک قریشی اور اس دن عرفہ میں !

۵۵۲۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی ان سے عمرو نے حدیث بیان کی ان سے محمد بن جبیر بن مطعم نے حدیث بیان کی ان سے ان کے والد نے کہ میں اپنا ایک اونٹ تلاش کر رہا تھا۔ ح۔ اور ہم سے مسد نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی ان سے عمرو نے انہوں نے محمد بن جبیر سے سنا کہ ان کے والد جبیر بن مطعم نے بیان کیا، میرا ایک اونٹ گم ہو گیا تھا اور میں اس کی تلاش کرنے گیا تھا، یہ دن عرفہ کا تھا، میں نے دیکھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم عرفہ کے میدان میں کھڑے ہیں میری زبان سے نکلا خدا یا، یہ تو قریش میں پھر یہاں کیوں کھڑے ہیں !

۵۵۳۔ ہم سے قزوہ بن ابی المعز نے حدیث بیان کی ان سے علی بن مسہر نے حدیث بیان کی ان سے ہشام بن عروہ نے حدیث بیان کی ان سے عروہ نے بیان کیا کہ جس کے سوا بقیدہ سب لوگ جاہلیت میں ننگے طواف کرتے تھے، خمس قریش اور اس کی آل اولاد کو کہتے ہیں قریش لوگوں کو (کپڑے) دیا کرتے تھے (قریش کے) مرد دوسرے مردوں کو کپڑا دیتے ہیں تاکہ اسے پہن کر طواف کر سکیں اور قریش کی عورتیں دوسری عورتوں کو کپڑا دیا کرتی تھیں تاکہ وہ اسے پہن کر طواف کر سکیں۔ اب جنہیں قریش کپڑا نہ دیتے تھے وہ عین اللہ کا طواف ننگے ہو کر کرتے تھے، دوسرے لوگ تو عرفات (میں قیام کر کے) واپس ہوتے تھے لیکن قریش مزدلفہ ہی سے (جو حرم میں تھا) واپس ہوتے۔ ہشام بن عروہ نے بیان کیا کہ میرے والد نے مجھے عائشہ رضی اللہ عنہا کے واسطے سے خبر دی کہ یہ آیت قریش کے بارے میں نازل ہوئی تھی کہ ”پھر تم بھی (قریش) وہی سے واپس آؤ، جہاں سے لوگ واپس آتے ہیں (یعنی عرفہ سے) انہوں نے بیان کیا کہ قریش مزدلفہ ہی سے واپس ہو جاتے تھے اس لئے انہیں عرفہ بھیجا گیا۔

۵۵۴۔ عرفہ سے کس طرح واپس ہو جائے ؟

۵۵۴۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انہیں مالک نے ہشام بن عروہ کے واسطے سے خبر دی، ان سے ان کے والد نے بیان

لے جاہلیت میں مشرکین جب اپنے طریقوں کے مطابق حج کرتے تو دوسرے تمام لوگ عرفات میں وقوف کرتے تھے لیکن قریش کہتے کہ ہم اللہ تعالیٰ کے اہل و عیال ہیں اس لئے وقوف کے لئے حرم سے باہر نکلیں گے آل حضور صلی اللہ علیہ وسلم بھی قریش میں سے تھے اور اسلام نے ان غلط اور نامعقول تصورات کی بنیاد ہی اکھاڑ دی تھی اس لئے آل حضور اور تمام مسلمان قریش اور غیر قریش کے امتیاز کے بغیر عرفہ میں ہی وقوف پذیر ہوئے، عرفہ حرم سے باہر ہے اس لئے راوی کو ہجرت ہوئی کہ ایک قریشی اور اس دن عرفہ میں !

أَنَّهُ قَالَ سُبُلُ أَسَامَةَ وَأَنَا جَالِسٌ كَيْفَ كَانَتْ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسِيرُ فِي حَجَّةِ
الْوَدَّاعِ حِينَ دَلَعَهُ قَالَ كَانَتْ يَسِيرُ الْعُنُقُ قِيَادًا
وَجَدَ نَحْوَهُ لَقِصَ قَالَ هَسَامٌ وَاللَّحْظُ قَوِي
الْعُنُقُ قَبْلَهُ مُتَّسِمٌ وَالْجَنَمُ قَبْلَهُ وَفِي جَاءِ
وَكَذَلِكَ رُكُوعُهُ وَرِكَاءُهُ مُنَاصِي لَيْسَ حِينَ فِرَارِهِ

باب ۵۴ - الْمَرْوِلُ بَيْنَ عَرَفَةَ وَجَبَعِ

۵۵۵- حَدَّثَنَا - مُسْنَدُ - حَدَّثَنَا حَتَّادُ
بْنُ زَيْدٍ عَنْ يَحْيَى ابْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُوسَى بْنِ
عُثْبَةَ عَنْ كُرَيْبِ بْنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أَسَامَةَ
بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ حِينَ أَقَامَ مِنْ عَرَفَةَ مَالَ إِلَى الشَّعْبِ
فَقَضَى حَاجَتَهُ فَمَوَّأَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَصَلَى
فَقَالَ الْمَسْلُوكُ أَمَامَكَ

۵۵۶- حَدَّثَنَا - مُوسَى ابْنُ إِسْمَاعِيلَ
حَدَّثَنَا جُورِيَّةُ عَنْ ثَارِفِ قَالَ كَانَ عَبْدُ اللَّهِ
بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَجْمَعُ بَيْنَ التَّغْرِبِ
وَالْإِسَاءِ يَجْمَعُ بَيْنَهُمَا تَمْرًا بِالشَّعْبِ الَّذِي
أَتَاهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَدْخُلُ
فَيَلْتَفِظُ وَيَتَوَمَّأُ وَلَا يَصَلِّي حَتَّى يُصَلِّيَ يَجْمَعُ
۵۵۷- حَدَّثَنَا - ثَكْبَتَةُ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ
بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي حَزْمَةَ عَنْ كُرَيْبِ
بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أَسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُمَا أَنَّهُ قَالَ رَفَعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عَرَفَاتٍ فَلَمَّا بَلَغَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشَّعْبَ الْإِسْرَاقِي

کیا کہ اسامہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا، میں بھی وہیں موجود تھا کہ حجۃ الوداع
کے موقع پر اس حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے واپس ہونے کی (مدینہ)
مرفقہ سے کیا کیفیت تھی؟ انہوں نے جواب دیا کہ درمیان چال ہوتی تھی
لیکن اگر راستہ صاف ہوتا تو تیز چلتے تھے۔ ہشام نے کہا کہ نفی (تیز چلنا)
عنق (درمیان چال) سے تیز چال کو کہتے ہیں۔ فحوة کے معنی کشادگی کے
ہیں، اس کی جمع فحوات اور فحاء ہے اسی طرح زکوٰۃ اور رکاء ہے
مناصی کہتے ہیں جب فرار کا موقع نہ رہے۔

۵۵۴-۱- مرفہ اور مزدلفہ کے درمیان رکنا۔

۵۵۵-۱- ہم سے مسدود نے حدیث بیان کی ان سے حماد بن زید نے
حدیث بیان کی ان سے یحییٰ بن سعید نے ان سے موسیٰ بن عقبہ نے ان سے
ابن عباس رضی اللہ عنہ کے مولیٰ کریم نے اور ان سے اسامہ بن زید رضی
اللہ عنہما نے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مرفہ سے روانہ ہوئے، تو
آپ گھاٹی کی طرف تشریف لے گئے اور وہاں قضاء حاجت کی، پھر آپ نے
وضو کی تو میں نے پوچھا، یا رسول اللہ! کیا نماز پڑھیں گے، آپ نے
فرمایا، نماز آگے ہے۔

۵۵۶-۱- ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی ان سے
جوہر بن یزید نے نافع کے واسطے حدیث بیان کی انہوں نے کہا کہ عبد اللہ
بن عمر رضی اللہ عنہما مزدلفہ میں مغرب اور عشاء ایک ساتھ پڑھتے تھے
ابنہ آپ اس گھاٹی سے بھی گزرتے تھے جہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
گئے تھے۔ وہاں آپ قضا حاجت کرنے پھر وضو کرنے لیکن نماز نہ پڑھتے
نسا آپ مزدلفہ میں پڑھتے تھے۔

۵۵۷-۱- ہم سے ثکبہ نے حدیث بیان کی ان سے اسماعیل بن جعفر
نے حدیث بیان کی ان سے محمد بن حرملہ نے ان سے ابن عباس رضی اللہ
عنہ کے مولیٰ کریم نے اور ان سے اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ نے بیان
کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری کے پیچھے بیٹھا ہوا
تھا، مزدلفہ کے قریب بائیں طرف جو گھاٹی پڑتی ہے، جب آں حضور صلی
اللہ علیہ وسلم وہاں پہنچے تو اونٹ کو بٹھایا، پھر پیشاب کیا اور تشریف
لے یعنی مرفہ سے مزدلفہ جاتے ہوئے قضا حاجت وغیرہ کے لئے رکن میں کوئی مضائقہ نہیں اس طرح کے قیام کو مناسک جیسے

بھی کوئی تعلق نہیں ہے بلکہ یہ طبعی ضروریات ہیں۔

لائے تو میں نے آپ کو وضو دکھایا دیا۔ آپ نے مختصر سا وضو کیا، میں نے کہا یا رسول اللہ! اور نماز آں حضور نے فرمایا کہ نماز تمہارے آگے ہے (یعنی مزدلفہ میں پڑھی جائے گی) پھر آپ سوار ہوئے اور جب مزدلفہ آئے تو نماز پڑھی۔ مزدلفہ کی صبح کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری کے پیچھے فضل سوار تھے۔ کریب نے بیان کیا کہ مجھے عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فضل رضی اللہ عنہ کے واسطے سے خبر دی کہ آں حضورؐ بڑا بلیہ بکتے رہے تاکہ حجرہ عقبہ پہنچ گئے!!

۱۰۵۵۔ روانگی کے وقت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

کی لوگوں کو سکون و اطمینان کی ہدایت اور کورسھے اشارہ کرنا

۵۵۸۔ ہم سے سعد بن ابی مریم نے حدیث بیان کی ان سے ابوہریرہ بن سہید نے حدیث بیان کی ان سے مطلب کے مولیٰ عمرو بن ابی عمرو نے حدیث بیان کی انہیں والیہ کو فی کے مولیٰ سعید بن جبیر نے خبر دی ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے حدیث بیان کی کہ عرفہ کے دن (میدان عرفہ سے) وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آرہے تھے، آنحضرتؐ نے پیچھے سمت شور (اونٹ بانٹنے کا) اور اونٹوں کو ماننے کی آواز سنی تو آپ نے ان کی طرف اپنے کورسے سے اشارہ کیا اور فرمایا لوگو سکینت و وقار سے چلو، (اونٹوں کو) تیز دوڑانا کوئی نیکی نہیں ہے۔ (مصنف کہتے ہیں کہ حدیث میں ایضاً کا) اومشوا تیز چلنے کے معنی میں ہے (اور قرآن مجید میں) فلا کم کی اصل التخلل بینکم ہے اور فجرنا غلہما (میں غلہما) بینہما کے معنی میں ہے۔

۱۰۵۶۔ مزدلفہ میں دو نمازیں ایک ساتھ پڑھنا۔

۱۰۵۹۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی انہیں مالک نے خبر دی، انہیں موسیٰ بن عقبہ نے انہیں کریب نے انہوں نے اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ میدان عرفہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روانہ ہو کر گھائی میں اترے، وہاں پیشاب کیا، پھر وضو کیا، یہ وضو پوری طرح نہیں کی تھی میں نے نماز کے متعلق عرض کی تو فرمایا کہ نماز آگے ہے اب آپ مزدلفہ تشریف لائے وہاں بھی

دُونَ الْمَزْدَلِفَةِ أَنَاخَرْتَابًا لَمْ يَجَأْ قَصَبَتُ عَلَيْهِ الْوُضُوءَ كَوَضْأُ وَضْرَةٍ خَفِيفًا فَقُلْتُ الصَّلَاةُ أَمَّا مَكَ قَرِيبٌ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى آتَى الْمَزْدَلِفَةَ فَصَلَّى ثُمَّ رَدَفَ الْفَضْلُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَدَا جَنَعَ قَالَ كَرِيبٌ فَأَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ الْفَضْلِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَزَلْ يُلَيِّقِي حَتَّى بَلَغَ الْجَمْرَةَ

بَاب ۱۰۵۵۔ آمَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالسَّكِينَةِ عِنْدَ الْإِقَامَةِ

وَأَشَارَتْ بِهِ إِلَيْهِمْ بِالسُّرُوطِ

۵۵۸۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ وَمَوْلَى الْمُطَّلِبِ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ جَبْرِ عَنْ مَوْلَى الْكُوَيْتِ حَدَّثَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ دَفَعَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ عَرَفَةَ تَسِيمَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَأَى لَا رَجْعَ لِشَدِيدِ الْأَمْرِ بَاتِلًا وَسَلَّ قَامَ السُّرُوطِ إِلَيْهِمْ وَقَالَ أَيُّهَا النَّاسُ بَيْنَكُمْ بِلِسَانِكُمْ تَرَأَوْنَ الْبَرَّ لَيْسَ بِالْإِعْنَاءِ أَوْ ضَعُفًا أَمْ مَوَاحِلَاتِكُمْ وَمِنْ التَّخَلُّلِ بَيْنَكُمْ وَفَجَّرْنَا خِلْفَهُمَا بَيْنَهُمَا

بَاب ۱۰۵۶۔ الْجَمْعُ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ بِالْمَزْدَلِفَةِ

۵۵۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَوْسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ كَرِيبٍ عَنْ أَسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ دَفَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عَرَفَةَ فَكَذَلِكَ السَّعْبُ قَبَالَ لَمْ يَكُنْ وَضْأً وَكَرِيبُ بْنُ الْوُضُوءِ فَقُلْتُ كَرِيبُ بْنُ الْوُضُوءِ فَقَالَ

وضوء کی اور پوری طرح، پھر نماز کی اقامت کہی گئی اور آپ نے مغرب کی نماز پڑھی، ہر شخص نے اپنے اونٹ اپنی قیاسگاہوں پر بٹھا دیئے، تھے، پھر دوبارہ نماز عشاء کے لئے اقامت کہی گئی اور آپ نے نماز پڑھی آپ نے ان دونوں نمازوں کے درمیان کوئی (سنت یا نفل) نماز نہیں پڑھی تھی۔

۱۰۵۷۔ جس نے دو نمازیں ایک ساتھ پڑھیں اور سنن و نوافل نہیں پڑھیں :

۱۵۶۰۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی ان سے ابن ابی ذئب نے حدیث بیان کی، ان سے زہری نے ان سے سالم بن عبد اللہ نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ مزدلفہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مغرب اور عشاء ایک ساتھ پڑھیں تھیں ہر نماز اقامت کے ساتھ پڑھی تھی اور ان دونوں کے درمیان کوئی نفل و سنت پڑھی تھی، اور نہ ان کے بعد :

۱۵۶۱۔ ہم سے خالد بن خالد نے حدیث بیان کی، ان سے سلیمان بن بول نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن ابی سعید نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھے عدی بن ثابت نے خبر دی کہا کہ مجھ سے عبد اللہ بن یزید غطی نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابوالیوب انصاری رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی، کہ حجۃ الوداع کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مزدلفہ میں مغرب کی اور عشاء کی نماز ایک ساتھ پڑھیں تھیں :

۱۰۵۸۔ جس نے دونوں کے لئے اذان کہی اور اقامت

بھی ۔

۱۵۶۲۔ ہم سے عمرو بن خالد نے حدیث بیان کی ان سے زہری نے حدیث بیان کی ان سے ابواسحاق نے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے عبد الرحمن بن یزید سے سنا کہ عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے حج کیا، آپ کے ساتھ تقریباً عشاء کی اذان کے وقت ہم مزدلفہ آئے آپ نے ایک شخص کو حکم دیا اس نے اذان و اقامت کہی اور آپ نے مغرب کی نماز پڑھی، پھر دو رکعت (سنت) اور پڑھی اور شام کا کھانا منگو کر تناول فرمایا، میرا خیال ہے درودی حدیث زہیر کا کہ پھر آپ نے حکم دیا اور اس شخص نے اذان دی اور اقامت کہی عمرو (راوی حدیث) نے کہا کہ میں سمجھتا ہوں کہ شک زہیر (عمر کے شیخ)

الصَّلَاةُ آمَامَكَ فَجَاءَ الْمُؤَدِّلَةُ فَتَوَضَّأَ فَاسْتَبَقَ ثُمَّ أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ ثُمَّ آتَا كُلَّ إِنْسَانٍ بِعِيْرِهِ فِي مَنْزِلِهِ ثُمَّ أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَصَلَّى وَلَمْ يُصَلِّ بَيْنَهُمَا

بَاب ۱۰۵۷۔ مَنْ جَمَعَ بَيْنَهُمَا وَلَمْ يَتَطَوَّعْ :

۱۵۶۰۔ أَحَدُ ثَنَا - أَدُمُ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذَهَبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ جَمَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ بِجَمْعٍ كُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا بِاقَامَةٍ وَلَمْ يُسَبِّحْ بَيْنَهُمَا وَلَا عَلَى آتِرٍ كُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا :

۱۵۶۱۔ أَحَدُ ثَنَا - خَالِدُ بْنُ مُخَلَّدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ يَكْدَلٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَدِيُّ بْنُ ثَابِتٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ الْغَطِّيُّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو آدَبٍ الْأَنْصَارِيُّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمَعَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ بِالْمُؤَدِّلَةِ :

بَاب ۱۰۵۸۔ مَنْ آذَنَ وَأَقَامَ يَكُلَّ

وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا :

۱۵۶۲۔ أَحَدُ ثَنَا - عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا أَبُو اسْحَقَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ يَزِيدَ يَقُولُ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَاتِلَنَا الْمُؤَدِّلَةَ حِينَئِذٍ الْآذَانِ بِالْعَتَمَةِ أَوْ قَرِيبًا مِنْ ذَلِكَ نَامَ رَجُلَانِ فَأَذَنَ وَأَقَامَ ثُمَّ صَلَّى الْمَغْرِبَ وَصَلَّى بَعْدَهَا دَعَا كَعْتَيْنِ ثُمَّ دَعَا بِعِشَائِهِ فَتَعَشَّى ثُمَّ أَمْرَأَى فَأَذَنَ وَأَقَامَ قَالَ عَمْرُو بْنُ زُهَيْرٍ أَعْلَمْتُ أَنَّكَ إِلَّا وَنَ زُهَيْرٍ

کو تھا، اس کے بعد عشاء کی نماز دو رکعت پڑھی، جب صبح صادق طلوع ہوئی تو آپ نے فرمایا بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس نماز (فجر) کو اس مقام اور اس دن کے سوا اور کبھی اس وقت (طلوع فجر ہوتے ہی) نہیں پڑھتے تھے۔ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے مزید فرمایا۔ یہ دو نمازیں (آج کے دن) اپنے وقت سے ہٹا دی جاتی ہیں، جب لوگ مزدلفہ آتے ہیں تو مغرب کی نماز (عشاء کے وقت پڑھی جاتی ہے) اور فجر کی نماز طلوع فجر کے ساتھ ہی انہوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح کرتے دیکھا تھا۔

۱۰۵۹۔ جو اپنی گھر کے کمزور افراد کو رات ہی میں بھیج

دے تاکہ وہ مزدلفہ میں قیام کریں اور دعا کریں، مراد

چاند غروب ہونے کے بعد بھیجنے سے ہے۔

۱۰۶۳۔ ہم سے یحییٰ بن کثیر نے حدیث بیان کی کہ ہمارے ہم سے یث نے یونس کے واسطے سے حدیث بیان کی اور ان سے ابن شہاب نے کہ سالم نے بیان کیا کہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ اپنے گھر کے کمزور افراد کو پہلے بھیج دیا کرتے تھے اور وہ رات ہی میں مزدلفہ کے مشعر حرام کے پاس آکر پھر تے تھے اور اپنی استطاعت کے مطابق اللہ کا ذکر کرتے تھے، پھر امام کے وقوف اور واپسی سے پہلے ہی (منی) آجاتے تھے، بعض تو منی فجر کی نماز کے وقت پہنچتے اور بعض اس کے بعد، یہاں پہنچ کر جمرہ عقبہ کی رمی کرتے تھے۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما فرمایا کرتے کہ رسول اللہ صلی اللہ

تَعَمَّ صَلَاتِي الْعِشَاءِ رُكْعَتَيْنِ قَلَمَا طَلَعَ الْفَجْرُ قَالَ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَقْضِي هَذِهِ السَّاعَةَ إِلَّا هَذِهِ الصَّلَاةُ فِي هَذِهِ الْمَكَانِ مِنْ هَذَا الْبُيُوتِ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ هُمَا صَلَوَتَانِ تَحَوَّلَا عَنْ وَقْتِهِمَا صَلَاةُ الْغُرُوبِ بَعْدَ مَا يَأْتِي النَّاسُ الْمُزْدَلِفَةَ قَالَ الْفَجْرُ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُهُ

باب ۱۰۵۹۔ مَنْ قَدَّمَ مَضَعَةَ أَهْلِهِ

يَلْبَسُ قِيَمَتُونَ بِالْمُزْدَلِفَةِ وَيَدْعُونَ

وَيُقَدِّمُ إِذَا غَابَ الْقَمَرُ

۱۰۶۳۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ سَأَلْتُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يُقَدِّمُ مَضَعَةَ أَهْلِهِ قِيَمَتُونَ عِنْدَ الشَّعْرِ الْحَرَامِ بِالْمُزْدَلِفَةِ بَلِيلٍ قَبْلَ كَوْنِ اللَّهِ مَا بَدَأَ اللَّهُ ثُمَّ يَزْجِعُونَ قَبْلَ أَنْ يَقِفَ إِلَّا سَأَلُوا وَتَبَلَّ أَنْ يَذْقَهُ كَيْفَهُمْ مَنْ يَقْدَرُ مِنْهُمْ يَقْدَرُ الْقَجْرُ وَمِنْهُمْ مَنْ يَقْدَرُ بَعْدَ ذَلِكَ قَدًا

سے پہلے معلوم ہو گیا ہے کہ غزہ میں ظہر اور عصر اور مزدلفہ میں مغرب اور عشاء ایک ساتھ پڑھی جائیں گی، اب اس مسئلہ میں احناف اور شوافع کا اختلاف ہے کہ ان دونوں مقامات پر یہ دونوں نمازیں دو اذان اور دو اقامت کے ساتھ پڑھی جائیں گی یا نہیں۔ کیونکہ قاعدہ میں ہر فرض نماز کے لئے ایک اذان اور ایک اقامت ہونی چاہیے۔ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے یہ فرمایا ہے کہ عرفہ اور مزدلفہ دونوں مقامات میں دونوں نمازوں کے لئے دو اذانیں اور دو اقامتیں ضروری ہے اگرچہ دو نمازیں ان مقامات میں خلاف معمول ایک ساتھ پڑھی جائیں گی لیکن ان سے اذان اور اقامت پر کوئی اثر نہیں پڑے گا امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے مسلک کی بنا پر میدان عرفہ میں دو نمازوں کے لئے! اس مسئلہ صرف ایک اذان دی جائے گی البتہ دو جماعتوں کے لئے اقامت دو ہوں گی، لیکن مزدلفہ میں اذان بھی ایک ہی رہے اور اقامت بھی ایک ہی، دونوں نمازوں کے لئے! اس مسئلہ میں سب کی بنیادی دلیل حجۃ الوداع کے موقعہ پر آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا عمل ہے حجۃ الوداع کے موقع پر اجتماع بہت بڑا تھا، پھر جماعتیں بھی متعدد ہوئی تھیں، اس لئے اس سلسلے کی روایات میں بڑا اضطراب اور اختلاف پیدا ہو گیا، روایت اور روایت کی روشنی میں جو حدیث جن کے نزدیک زیادہ قابل قبول نظر آئی اسی پر انہوں نے عمل کیا، چنانچہ بہت سے علماء احناف نے حنفیہ کے مذکورہ مسلک سے اختلاف بھی کیا ہے۔ یہ ملحوظ رہے کہ یہ اختلاف صرف سنت میں ہے جو اواز اور عدم جواز میں نہیں۔

علیہ وسلم نے ان سب چیزوں کی اجازت دے دی تھی یہ

قَدْ مُوَادَّ مَوَ الْجَمْرَةَ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ أَرَضَعِي فِي أَوْلَئِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۝

۱۵۶۴۔ ہم نے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے حماد بن زید نے حدیث بیان کی ان سے ایوب نے ان سے عکرمہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے مزدلفہ سے رات ہی میں بھیج دیا تھا۔

۱۵۶۴۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ جَمْعٍ يَلْبُلُ ۝

۱۵۶۵۔ ہم سے علی نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی ماکہ مجھے عبید اللہ بن ابی یزید نے خبر دی، انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما کو یہ کہتے سنا کہ میں ان لوگوں میں تھا جنہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے گمرانہ کے کمزور افراد کی حیثیت سے مزدلفہ کی رات ہی کو آگے بھیج دیا تھا۔

۱۵۶۵۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ حَدَّثَنَا سَفِيَانُ قَالَ أَخْبَرَنِي عُثَيْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَرْدٍ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ أَنَا مِنَ الْقَوْمِ الَّذِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ الْمُزْدَلِفَةِ فِي صَفِّهِ أَمْلِي ۝

۱۵۶۶۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے ان سے ابن جریج نے بیان کیا کہ اسماء کے مولیٰ عبداللہ نے حدیث بیان کی کہ ان سے اسماء رضی اللہ عنہا نے کہ وہ مزدلفہ کی رات میں مزدلفہ پہنچ گئیں اور کھڑی ہو کر نماز پڑھنے لگیں، کچھ دیر تک نماز پڑھنے کے بعد پوچھا بیٹے! کیا چاند ڈوب گیا ہے؟ میں نے کہا کہ نہیں اس لئے وہ دوبارہ نماز پڑھنے لگیں کچھ دیر بعد دریافت فرمایا کہ کیا اب چاند ڈوب گیا؟ میں نے کہا کہ ہاں۔ انہوں نے فرمایا کہ اب آگے چلو (متنی میں) چنانچہ ہم ان کے ساتھ آگے چلے، وہ (متنی میں) رمی جمرہ کرنے کے بعد پھر واپس آگئیں اور صبح کی نماز اپنی نیا مگاہ پر پڑھی، میں نے کہا، جناب! یہ کیا بات ہوئی کہ ہم نے اندھیرے ہی میں نماز پڑھ لی، انہوں نے فرمایا، بیٹے! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کو اس کی اجازت دے دی۔

۱۵۶۶۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَوْلىِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَسْمَاءَ عَنْ أَسْمَاءَ أَنَّهُمَا نَزَلَتْ لَيْلَةَ جَمْعٍ عِنْدَ الْمُزْدَلِفَةِ فَقَامَتْ تَصَلِّيَ فَصَلَّتْ سَاعَةً ثُمَّ قَامَتْ يَا بَنِي هَلْ غَابَ الْقَمَرُ ثَلَاثُ لَّ فَصَلَّتْ سَاعَةً ثُمَّ قَامَتْ هَلْ غَابَ الْقَمَرُ قُلْتُ نَعَمْ قَالَتْ فَأَنْتَ تَحِلُّوْا أَقَامَ تَحَلُّنَا وَمَضَيْنَا حَتَّى دَمَتِ الْجَمْرَةُ ثُمَّ دَجَعْتُ فَصَلَّتِ الصُّبْحَ فِي مَنْزِلِنَا فَقُلْتُ لَهَا يَا هُنَا لَا مَا أَرَانَا إِلَّا غَسَلْنَا قَالَتْ يَا بَنِي إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَذِنَ لِلظُّعْنِ ۝

سے مزدلفہ میں ٹھہرنا بھی واجب ہے لیکن اگر کوئی کسی عذر کی وجہ سے نہ ٹھہر سکے تو معاف ہو جاتا ہے اس کی وجہ سے کوئی فریاضی واجب نہیں ہوتی۔ مصنف رحمۃ اللہ علیہ اس موقع پر ایک الگ مسئلہ بیان کرنا چاہتے ہیں کہ اگر کوئی شخص وقت آنے سے پہلے ہی وہاں متوقف کرے تو اس کا کیا حکم ہے۔ مرفوع احادیث میں اس طرح کا کوئی حکم نہیں ملتا ابن عمر رضی اللہ عنہما کا جو عمل اس سلسلے میں اس حدیث میں ہے وہ خود ان کا اپنا اجتہاد ہے اب ایک مسئلہ یہ رہ جاتا ہے کہ جب رات کے وقت منی چلا آئے کیا اب رات ہی میں رمی جمرہ کریں گے؟ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے یہاں آدھی رات کے بعد رمی کی سکتی ہے لیکن احناف کے یہاں طلوع فجر سے پہلے نہیں جاسکتی کیونکہ ابن عباس رضی اللہ عنہ کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حکم دیا تھا کہ رات میں رمی نہ کریں، اس سلسلے میں دوسرے بہت سے آثار سے بھی احناف کے مسلک کی تائید ہوتی ہے

۱۵۶۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا
سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ هُرَابٍ الْقَسِيمِ
عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ
اسْتَأْذَنْتُ سَوْدَةَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَيْلَةً جَمِيعٌ وَكَانَتْ لَيْلِيَّةً بَطِيئَةً فَأَذِنَ لَهَا

۱۵۶۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا أَمْلَمُ
بْنُ حُمَيْدٍ عَنِ الْقَسِيمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ
قَالَتْ تَرَكْنَا الْمَزْدَلِفَةَ فَاسْتَأْذَنْتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَوْدَةَ أَنْ تَدْخُلَ قَبْلَ خَطْمَةِ
النَّاسِ وَكَانَتْ امْرَأَةً بَطِيئَةً فَأَذِنَ لَهَا فَدَخَلَتْ
قَبْلَ خَطْمَةِ النَّاسِ وَأَقْبَلْنَا حَتَّى أَصْبَحْنَا نَحْنُ
ثُمَّ دَخَلْنَا يَدْفَعُهُ فَلَمَّا أَكُونِ اسْتَأْذَنْتِ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا اسْتَأْذَنْتِ
سَوْدَةُ أَحَبُّ رَأَى مِنْ مَفْذُوحٍ بِهِ

بَابُ ۱۰۶. مَنْ يَقُولُ الْقَجْرَ يَجْمَعُ

۱۵۶۹۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ بَنِي
غِيَاثٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِي
عُسَاةٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ
مَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى صَلَوةً
بِقِيَمِ مِيقَاتِهَا إِلَّا صَلَوتَيْنِ جَمَعَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ
وَالْعِشَاءِ وَصَلَّى الْقَجْرَ قَبْلَ مِيقَاتِهَا

۱۵۷۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَجَاءٍ
حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
بْنِ يَزِيدَ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ عَبْدِ اللَّهِ إِلَى مَكَّةَ
ثُمَّ قَدِمْنَا جَمْعًا فَصَلَّى الصَّلَوتَيْنِ كُلَّ صَلَوةٍ
وَحَدَّثَنَا بِأَذَانٍ وَاقَامَتِهِ وَالْعِشَاءَ بَيْنَهُمَا
ثُمَّ صَلَّى الْقَجْرَ حِينَ طَلَعَ الْقَجْرُ قَائِلٌ يَقُولُ
طَلَعَ الْقَجْرُ وَ قَائِلٌ يَقُولُ لَمْ يَطْلُعِ الْقَجْرُ

۱۵۶۷۔ ہم سے محمد بن کثیر نے حدیث بیان کی انہیں سفیان نے
خبر دی ان سے عبد الرحمن بن قاسم نے حدیث بیان کی، ان سے قاسم
نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ سودہ رضی اللہ عنہا
نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مزدلفہ کی رات دعاء لوگوں سے پہلے روانہ
ہونے کی اجازت چاہی، آپ بھاری بدن ہونے کی وجہ سے حرکت میں
میں سست تھیں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں ان کی اجازت دیدی تھی
۱۵۶۸۔ ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی ان سے الفج بن حمید نے
حدیث بیان کی، ان سے قاسم بن محمد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا
نے بیان کیا کہ جب ہم مزدلفہ میں قیام کیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے
سودہ رضی اللہ عنہا کو لوگوں کے اذہام سے پہلے روانہ ہونے کی اجازت
دے دی تھی، وہ بھاری بدن کی خاتون تھیں اس لئے آپ نے اجازت
دید کی تھی چنانچہ وہ اذہام سے پہلے روانہ ہو گئیں لیکن ہم لوگ وہیں
ٹھہرے رہے اور صبح کو آپ کے ساتھ گئے میرے لئے ہر خوش کن چیز سے
بہتر تھا، اگر میں بھی سودہ کی طرح آں حضور سے اجازت لے لیتی،

۱۰۶۔ جس نے فجر کی نماز مزدلفہ میں پڑھی :

۱۵۶۹۔ ہم سے عمر بن حفص بن غیاث نے حدیث بیان کی ان سے
میرے والد نے حدیث بیان کی ان سے الاعمش نے حدیث بیان کی کہا کہ
مجھ سے عمارہ نے عبد الرحمن کے واسطے حدیث بیان کی اور ان سے
عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ دو نمازوں کے سوا میں نے نبی کریم صلی
اللہ علیہ وسلم کو کوئی نماز وقت کے خلاف نہیں پڑھتے دیکھا، آپ نے مغرب
اور عشاء ایک ساتھ پڑھیں اور فجر کی نماز وقت سے پہلے پڑھی (مزدلفہ میں)
۱۵۷۰۔ ہم سے عبد اللہ بن رجاء نے حدیث بیان کی ان سے اسماعیل
نے حدیث بیان کی ان سے ابواسحاق نے، ان سے عبد الرحمن بن یزید
نے بیان کیا کہ ہم عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے ساتھ مکہ گئے پھر
جب مزدلفہ آئے تو آپ نے دو نمازیں (اس طرح ایک ساتھ) پڑھیں
کہ ہر نماز ایک اذان اور ایک اقامت کے ساتھ تھی اور رات کا کھانا دو دنوں
کے درمیان تناول فرمایا۔ پھر طلوع صبح کے ساتھ ہی آپ نے نماز
فجر پڑھی۔ کیفیت یہ تھی کہ کچھ لوگ کہہ رہے تھے کہ صبح صادق ابھی

طلوع نہیں ہوئی اور کچھ لوگ کہہ رہے تھے کہ طلوع ہو گئی اس کے بعد ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا یہ دونوں نمازیں اس مقام پر اپنے وقت سے ہٹا دی گئی یعنی مغرب اور عشاء پس لوگ مزدلفہ عشاء سے پہلے نہ آئیں اور فجر کی نماز اس وقت دکر دی گئی پھر آب اجالے تک وہیں ٹھہرے رہے اور کہا کہ اگر امیر المؤمنین اس وقت چلیں تو یہ سنت کے مطابق ہو (حدیث کے راوی عبد الرحمن بن یزید نے کہا میں نہیں کہہ سکتا کہ یہ الفاظ ان کی زبان سے پہلے نکلے یا عثمان رضی اللہ عنہ کی روانگی پہلے شروع ہوئی آپ قربانی کے دن جمرہ عقبہ کی رمی تک براہِ تلبیہ بکتے رہے تھے۔

۱۰۶۱۔ مزدلفہ سے کب روانگی ہوگی ؟

۵۷۱۔ ہم سے حجاج بن منہال نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ حدیث بیان کی ان سے ابو اسحاق نے انہوں نے عمرو بن میمون کو یہ کہتے سنا کہ جب عمر رضی اللہ عنہ نے مزدلفہ میں فجر کی نماز پڑھی تو میں بھی موجود تھا، نماز کے بعد آپ ٹھہرے اور فرمایا، مشرکین (جہالیت میں یہاں سے) سورج نکلنے سے پہلے نہیں جاتے تھے، کہتے تھے شیر ذمی کو جاتے ہوئے بائیں طرف مکہ کا ایک بہت بڑا پہاڑ اچھک اور روشن ہو جائیگا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مشرکوں کی مخالفت کی اور سورج نکلنے سے پہلے وہاں سے روانہ ہو گئے تھے۔

۱۰۶۲۔ یوم نحر کی صبح کو رمی جمرہ کے وقت تلبیہ

اور تکبیر اور چلتے ہوئے (سواری پر کسی کو) اپنے پیچھے بٹھالینا۔

۵۷۲۔ ہم سے ابو عاصم ضحاک بن مخلد نے حدیث بیان کی انہیں جعزع نے خبر دی، انہیں عطاء نے انہیں ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فضل (ابن عباس کے بھائی) کو اپنے پیچھے سوار کرایا تھا، فضل نے خبر دی کہ ان حضور رمی جمرہ تک براہِ تلبیہ بکتے رہے

۵۷۳۔ ہم سے زہیر بن حرب نے حدیث بیان کی ان سے وہب بن جریر نے حدیث بیان کی ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی ان سے یونس ایلی نے ان سے زہری نے ان سے عبید اللہ بن عبد اللہ نے

ثُمَّ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ هَاتَيْنِ الصَّلَاتَيْنِ كُتِبَتَا عَنْ دَفْعِهِمَا فِي هَذِهِ السَّكَنِ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ فَلَا يَقْدَرُ النَّاسُ جَمْعًا حَتَّى يُعْتَمُوا وَصَلُّوا الْفَجْرَ هَذِهِ السَّاعَةَ ثُمَّ وَكَلْنِ حَتَّى أَسْفَرَ ثُمَّ قَالَ تَوَاتَّ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ أَقَاضَ الْأَنْتِ أَصَابَ الشُّتَّةَ قَسَا أَدْرِي أَقُولُ كَانَ أَمْرًا أَمْ دَفَعَ عُثْمَانُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَأَمَرَ يَتَوَلَّى يَكْبِتُ حَتَّى رَمَى جَمْرَةَ الْعَقَدَةِ يَوْمَ النَّحْرِ :

باب ۱۰۶۱۔ تَحْتَ يَدَا قَوْمٍ مِنْ جَمْعٍ :

۵۷۱۔ حَدَّثَنَا حُجَّاجُ بْنُ مَنْهَالٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ سَمِعْتُ عَمْرُو بْنَ مَيْمُونٍ يَقُولُ سَمِعْتُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ صَلَّى بِجَمْعٍ فِي الصُّبْحِ ثُمَّ دَفَعَ فَقَالَ إِنَّ الشُّرُوكَ كَانُوا لَا يَفِيضُونَ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَيَقْرُؤُوا أَشْرِقَ تَسْبِيْرَ دَارِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَالَفَهُمْ ثُمَّ أَنَا صَاحِبُ قَبْلِ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ :

باب ۱۰۶۲۔ التَّلْبِيَّةُ وَالتَّكْبِيرُ عَدَاةَ النَّحْرِ حِينَ يَذِي الْجَمْرَةَ وَالْإِذْيَافَ فِي التَّسْبِيْرِ :

۵۷۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ ضَحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَدْرَفَ الْفَضْلُ أَخَاهُ كَمَا يَتَوَلَّى يَكْبِتُ حَتَّى رَمَى الْجَمْرَةَ :

۵۷۳۔ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ يُونُسَ الْأَيْلِيِّ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ

ابن عباسؓ اَنَّ اُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا
كَانَ رَدَفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمِنْ
عَرَفَةَ إِلَى الْمَوْدِلَةِ ثُمَّ ارْدَفَ الْفُضْلَ مِنْ
الْمَوْدِلَةِ إِلَى مِثَى قَالَ فِكَلَاهُمَا قَالَا لَمْ يَدِلِ
النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ حَتَّى رَفَى
جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ ۝

باب ۱۰۶۳۔ فَمَنْ تَمَتَّعَ بِالْعَتَرَةِ إِلَى

الْعَجِّ نَمَّا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ فَمَنْ
لَمْ يَجِدْ نَمِيَّامٌ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فِي الْعَجِّ
وَسَبْعَةَ إِذَا رَجَعْتُمْ تِلْكَ عَشْرَةٌ
كَامِلَةٌ ذَلِكَ لِتَنْ لَمْ يَكُنْ أَهْلُهُ
حَاضِرِي الْمَسْجِدِ الْعَوَامِ ۝

۱۵۷۴۔ حَدَّثَنَا - وَسَمِعْتُ بَنِي مَنُورٍ
أَخْبَرَنَا النَّضَرُ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ أَبُو جَمْرَةَ قَالَ
سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ الْمُتَعَةِ
فَأَمَرَنِي بِهَا وَسَأَلْتُهُ عَنِ الْهَدْيِ فَقَالَ
فِيهَا جَدُورٌ أَوْ بَقَرَةٌ أَوْ شَاةٌ أَوْ شِركٌ فِي دِمٍ
قَالَ وَكَانَ نَاسِكٌ هُوَ مَا فَنَسْتُ فَرَأَيْتُ فِي النَّاسِ
كَانَ رِئَاسًا يُنَادِي عَجٍّ مَبْرُورٌ وَمُتَعَةٌ مُتَقَبِّلَةٌ
فَأَتَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا فَحَدَّثَنِي
فَقَالَ اللهُ أَكْبَرُ سُنَّةُ أَبِي الْقَاسِمِ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَقَالَ أَدَمُ وَدَهَبُ بْنُ جَرِيرٍ
وَعُنْدُ عَنْ شُعْبَةَ عُمَرَةُ مُتَقَبِّلَةٌ وَحَجٌّ
مَبْرُورٌ ۝

باب ۱۰۶۴۔ رُكُوبُ الْبُذُنِ يَقُولُهُ

وَالْبُذُنُ جَعَلْتُمَا لَكُمْ مِنْ شَعَائِرِ اللهِ
لَكُمْ فِيهَا خَيْرٌ فَأَذْكُرُوا اسْمَ اللهِ عَلَيْهِمَا
صَوَّافٌ فَإِذَا وَجَّهْتُمْ جُؤُوبَهُمَا فَكُلُوا
مِنْهَا وَأَطِيعُوا أَمْرَ الْفَانِيعِ وَالْمُغْتَرِّكَ ذَلِكَ

اور ان سے عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے کہ اسامہ بن زید رضی
اللہ عنہما عرفہ سے مزدلفہ جانے ہوئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری
پر آپ کے پیچھے بیٹھے ہوئے تھے، مزدلفہ سے منی جاتے وقت اس حضور
نے فضل رضی اللہ عنہ کو اپنے پیچھے بٹھا لیا تھا۔ انہوں نے کہا کہ ان دونوں
حضرت نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جمرہ عقبہ کی رمی تک مسلسل
تکبیر کہتے رہے۔

۱۰۶۳۔ پس جو شخص تمتع کرے حج کے ساتھ عمرہ کا تو اس
پر ہے جو کچھ میسر ہو قربانی سے اگر اتنی استطاعت نہ ہو تو تین
دن کے روزے ایام حج میں اور سات دن کے گھر واپس ہونے
پر (رکھنا چاہیے) یہ پورے دس دن (کے روزے) ہوتے ہیں ان
لوگوں کے لئے جن کے گھر والے مسجد احرام کے حواریں نہ
رہتے ہوں (یہ قرآن مجید کی آیات ہیں)

۱۵۷۴۔ ہم سے اسحاق بن منصور نے حدیث بیان کی انہیں نے
خبر دی انہیں شعبہ نے خبر دی ان سے ابو جمرہ نے حدیث بیان کی کہا کہ
میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے تمتع کے بارے میں دریافت کیا تو
آپ نے مجھے اس کے کرنے کا حکم دیا، پھر میں نے ہدی کے متعلق پوچھا تو آپ
نے فرمایا تمتع میں اونٹ، گائے، یا بکری (کی قربانی واجب ہے) یا کسی
قربانی میں (اونٹ یا گائے بھینس کی) شریک ہونا چاہیے لیکن بعض لوگ
اسے ناپسندیدہ قرار دیتے تھے، پھر میں سویاتو میں نے خواب میں دیکھا
کہ ایک شخص اعلان کر رہا ہے میرا حج اور مقبول تمتع اب میں ابن
عباس رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان سے خواب بیان کیا تو
انہوں نے فرمایا، اللہ اکبر! یہ تو ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے
کہا کہ آدم، وہب بن جریج اور غندر نے شعبہ کے حوالہ سے یوں نقل کیا
ہے، عمرۃ المتقبلۃ وج مبرور۔

۱۰۶۴۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے ”ہم نے قربانی
کے جانور کو تمہارے لئے اللہ کے نام کی نشانی بنایا ہے تمہارے
واسطے اس میں بھلائی ہے، سو پڑھو ان پر نام اللہ کا قتلہ
باندھ کر، پھر جب گم پڑے ان کی کروٹ (یعنی ذبح ہو جائی)
تو کھاؤ اس میں سے اور کھلاؤ صبر سے بیٹھنے والے کو اور

سَخَّرَ تَاهَا لَكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ۚ تَن
يَنَالُ اللَّهُ بِهَذَا مَا ذُكِرَ وَلَكِنْ
يَتَنَالُهُ الْتَقْوَىٰ مِنْكُمْ كَذَٰلِكَ سَخَّرَهَا
لَكُمْ يُنَكِّرُوا ۖ اللَّهُ عَلَىٰ مَا هَٰذَا لَكُمْ
وَبَشِّرِ الْمُحْسِنِينَ ۚ قَالَ مُجَاهِدٌ سَبَّحَتْ
الْبَدَنُ لِبَدْنِهَا وَالْقَانِعُ السَّائِلُ وَالْعَزُورُ
الَّذِي يَعْتَزُّ بِالْبَدَنِ مِنْ غَيْرِ أَوْفَقِير
وَشَعَائِرُ اسْتِعْظَامُ الْبَدَنِ وَاسْتِعْظَامُهَا
وَالْعَيْتُ عَيْتُهُ مِنَ الْجَبَابِرَةِ وَيُقَالُ
وَجَبَتْ سَقَطَتْ إِلَى الْأَرْضِ وَمِنْهُ
وَجَبَتْ الشُّسُ ۚ

بے قرار کو، اسی طرح تمہارے جس میں گردیاہم نے، ان
جانوروں کو تاکہ تم احسان مانو۔ اللہ کو نہیں پہنچتا ان کا
گوشت اور نہ ان کا خون، لیکن اس کو پہنچتا ہے تمہارے
دل کا ادب، اس طرح ان کو جس میں گردیاہم سے کہ
اللہ کی بڑائی پر حواس بات پر کہ تم کو راہ دکھائی۔ اور
بشارت سنا دے نیکی کرنے والوں کو۔ مجاہد نے کہا کہ دقزانی
کے جانور کو (بدن اس کے فربہ ہونے کی وجہ سے کہا جاتا ہے
قانع سائل کو کہتے ہیں اور مغرور قربانی کے جانور کے
سامنے (صورت سوال بن کر) آجائے خواہ غنی ہو، یا
فقیر، شعائر، قربانی کے جانور کی عظمت کو ملحوظ رکھنا
اور اسے فربہ بنانا ہے۔ عینق (خانہ کعبہ کو کہتے ہیں)

لوجہ ظالموں اور جباروں سے آزاد ہونے کے۔ جب کوئی چیز زمین پر گر جائے تو کہتے ہیں وجبت، اسی سے وجبت

الشمس آہے۔

۱۵۷۵- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا
مَالِكٌ عَنْ أَبِي زَيْنَادٍ عَنِ الْأَعْوَجِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
رَأَى يَسُوقُ بَدَنَةً فَقَالَ أَرَكُهَا فَقَالَ إِنَّمَا بَدَنَةٌ
فَقَالَ أَرَكُهَا فَقَالَ إِنَّمَا بَدَنَةٌ فَقَالَ أَرَكُهَا وَيَلَلَتْ
فِي الثَّانِيَةِ أَوْ فِي الثَّانِيَةِ ۚ

۱۵۷۵- ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی انہیں مالک نے
خیر بنی انہیں ابو الزناد نے انہیں اعرج نے اور انہیں ابو ہریرہ رضی اللہ
عنه نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو قربانی کا جانور لے
جائے دیکھا تو آپ نے فرمایا کہ اس پر سوار ہو جاؤ، اس شخص نے کہا کہ یہ تو
قربانی کا جانور ہے، آپ نے پھر فرمایا کہ اس پر سوار ہو جاؤ، اس نے کہا
کہ یہ تو قربانی کا جانور ہے تو آپ نے پھر فرمایا، افسوس سوار بھی ہو جاؤ لے
(دو ایک آپ نے) دوسری یا تیسری مرتبہ فرمایا۔

۱۵۷۶- حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِی إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا
هَيْشَامٌ وَشُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا قِتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
رَأَى رَجُلًا يَسُوقُ بَدَنَةً فَقَالَ أَرَكُهَا فَقَالَ إِنَّمَا

۱۵۷۶- ہم سے مسلم بن ابی اسحاق نے حدیث بیان کی ان سے ہشام اور
شعبہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ ہم سے قتادہ نے حدیث بیان کی، اور
ان سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا
کہ قربانی کا جانور لے جا رہے تو آپ نے فرمایا کہ اس پر سوار ہو جاؤ، اس

لے زائد جاہلیت میں سائبہ وغیرہ ایسے جانور جو مذہبی نہ رکے طور پر چھوڑ دیئے جاتے تھے عرب ان پر سوار ہونا بہت معیوب سمجھتے تھے، غالباً
اسی تصور کی بنیاد پر یہ صحابی بھی قربانی کے جانور پر سوار نہیں ہوتے تھے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں جب سوار ہونے کے لئے کہا تو
عذر بھی انہوں نے یہی کیا کہ قربانی کا جانور ہے لیکن اسلام میں اس کی کوئی اصل نہیں تھی اس لئے اس حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے باہر انہیں
سوار ہونے کے لئے فرمایا، تاکہ جاہلیت کا ایک غلط تصور ذہن سے نکلے۔ یہ بھی ممکن ہے کہ وہ تھکے ہوئے ہوں اور ضرورت کے باوجود نہ
سوار ہوئے ہوں۔ جس کی وجہ سے اس حضور نے اصرار فرمایا۔

نے پھر عرض کی کہ یہ تو قربانی کا جانور ہے لیکن آپ نے تیسری مرتبہ پھر فرمایا کہ سوار ہو جاؤ۔

۱۰۶۵۔ جو اپنے ساتھ قربانی کا جانور لے جائے :

۱۵۷۷۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی، ان سے یث نے حدیث بیان کی، ان سے عقیل نے ان سے ابن شہاب نے ان سے سالم بن عبد اللہ نے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقع پر حج کے ساتھ عمرہ بھی کیا تھا اور ہدی اپنے ساتھ لے گئے تھے آپ ہدی ذوالحلیفہ سے ساتھ لے کر گئے تھے۔ اُن حضور نے پہلے عمرہ کے لئے لبیک کہا، پھر حج کے لئے۔ لوگوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج کے ساتھ عمرے کا بھی احرام باندھا، لیکن بہت سے لوگ اپنے ساتھ ہدی اور قربانی کا جانور لے گئے تھے اور بہت سے نہیں لے گئے تھے پھر جب اُن حضورؐ مکہ تشریف لائے تو لوگوں نے کہا کہ جو شخص ہدی ساتھ لایا ہے اس کے لئے حج پورا ہونے تک کوئی بھی ایسی چیز بلا لیں جو اس کی جگہ سے اس نے اپنے اوپر (احرام کی وجہ سے) حرام کر لیا ہے، لیکن جن کے ساتھ ہدی نہیں ہے تو وہ بیت اللہ کا طواف اور صفا اور سرودہ کی سعی کر کے بالیٰ ترشوالیس اور حلال ہو جائیں۔ پھر حج کے لئے (از سر نو) احرام باندھیں ایسا شخص اگر ہدی نہ پاسے تو تین دن کے روزے ایام حج میں اور سات دن کے گھر واپسی پر رکھے، جب اُن حضور صلی اللہ علیہ وسلم مکہ تو سب سے پہلے طواف کیا اور حجر اسود کو بوسہ دیا، تین چکروں میں اپنے رمل کیا اور باقی چار میں حسب معمول چلے، پھر بیت اللہ کا طواف پورا ہونے پر مقام ابراہیم کے پاس دو رکعت نماز پڑھی، اسلام پھر کر آپ صفا پہاڑ کی طرف آئے اور صفا اور سرودہ کی سعی بھی سات چکروں میں کی، جن چیزوں کو (احرام کی وجہ سے) اپنے پر حرام کر لیا تھا ان سے اس وقت تک آپ حلال نہیں ہوئے جب تک حج بھی پورا نہ کر لیا، اور یوم نحر میں قربانی کا جانور بھی ذبح نہ کر لیا، پھر آپ آئے اور بیت اللہ کا طواف کر لیا، تو وہ ہر چیز آپ کے لئے حلال ہو گئی جو احرام کی وجہ سے حرام تھی جو لوگ اپنے ساتھ ہدی لے کر گئے تھے۔ انہوں نے بھی اسی طرح کیا، جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا تھا، عروہ سے روایت ہے کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے انہیں آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے

بَدَنَهُ قَالَ ارْكَبْهَا قَالَ لَيْتَهَا بَدَنَتُهُ قَالَ ارْكَبْهَا ثَلَاثًا :

باب ۱۰۶۵۔ مَنْ سَاقَ الْبُذْنَ مَعَهُ :

۱۵۷۷۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بَكِيرٍ حَدَّثَنَا

الَّتِي عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ

بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا

قَالَ تَمَسَّعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي

حَجَّةِ الْوَدَاعِ بِالْعُمْرَةِ ثُمَّ أَهَلَ بِالْحَجِّ وَأَهْدَى

فَسَاقَ مَعَهُ الْهَدْيَ مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ وَبَدَأَ

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَهَلَ بِالْعُمْرَةِ

ثُمَّ أَهَلَ بِالْحَجِّ فَتَمَسَّعَ النَّاسُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ فَكَانَ مِنْ

أَهْدَى فَسَاقَ الْهَدْيَ وَمِنْهُمْ مَنْ لَمْ يُهْدِ ثَلَاثًا

قَدِيمَةً النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ قَالَ لِلنَّاسِ

مَنْ كَانَ مِنْكُمْ أَهْدَى فَإِنَّهُ لَا يُحِلُّ لِيَشِي بِحُرْمَةٍ

مِنْهُ حَتَّى يَقْضِيَ حَجَّهُ وَمَنْ لَمْ يَكُنْ مِنْكُمْ أَهْدَى

فَلْيَبْطِئْ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَيَقْصِرْ وَلْيَحْلِلْ

ثُمَّ يُحِلِّ بِالْحَجِّ فَمَنْ لَمْ يُحِدْ هَذَا فَلْيَصُمْ

ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فِي الْحَجِّ وَسَبْعَةَ إِذَا رَجَعَ إِلَى أَهْلِهِ

فَطَافَ حِينَ قَدِيمَةً مَكَّةَ وَاسْتَلَمَ الرُّكْنَ أَوَّلَ

شَيْءٍ ثُمَّ حَبَّ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ أَطْوَفَ وَمَشَى أَرْبَعًا

فَدَرَكَ حِينَ قَضَى صَلاَفَهُ بِالْبَيْتِ عِنْدَ الْمَقَامِ

رَكَعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ فَأُصْرَفَ فَأَتَى الصَّفَا فَطَافَ

بِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ سَبْعَةَ أَطْوَافٍ ثُمَّ لَمْ يَحْلِلْ

مِنْ شَيْءٍ حُرْمَةٍ مِنْهُ حَتَّى يَقْضِيَ حَجَّهُ وَتَحْرَرَ

هَذَا يَوْمَ النَّحْرِ وَأَقَامَ فَطَافَ بِالْبَيْتِ

ثُمَّ حَلَّ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ حُرْمَةٍ مِنْهُ وَقَعَلَ مِثْلَ

مَا قَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ

أَهْدَى وَسَاقَ الْهَدْيَ مِنَ النَّاسِ وَعَنْ عُرْوَةَ

حج اور عمرہ کے ایک ساتھ کرنے کے سلسلے میں خبر دی کہ اور لوگوں نے بھی آپ کے ساتھ حج اور عمرہ ایک ساتھ کیا تھا بالکل اسی طرح جیسے مجھے سالم نے ابن عمر رضی اللہ عنہما کے واسطے سے اور انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے سے خبر دی تھی۔

۱۰۶۶۔ جس نے ہدی راستے میں خریدی :

۱۵۷۸۔ ہم سے ابو النعمان نے حدیث بیان کی ان سے حماد نے حدیث بیان کی ان سے ایوب نے ان سے نافع نے بیان کیا کہ عبد اللہ بن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہم نے اپنے والد سے کہا جب وہ حج کے لئے تیار ہو رہے تھے کہ آپ نہ جائیے کیونکہ میرا خیال ہے کہ آپ کو بیت اللہ تک پہنچنے سے روک دیا جائے گا انہوں نے فرمایا کہ پھر میں بھی وہی کروں گا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا تھا، اللہ تعالیٰ بھی فرما چکے ہیں "تمہارے لئے رسول اللہ کی زندگی بہترین نمونہ ہے" میں اب تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ عمرہ میں نے اپنے اوپر واجب کر لیا ہے، چنانچہ آپ نے عمرہ کا احرام باندھا، انہوں نے بیان کیا کہ پھر آپ نکلے اور جب بیضاء پہنچے تو حج اور عمرہ دونوں کا احرام باندھا لیا اور فرمایا کہ حج اور عمرہ تو ایک ہی ہیں اس کے بعد قدید پہنچ کر ہدی خریدی۔ پھر مکہ آکر دونوں کے لئے ایک طواف کیا اور درمیان میں نہیں بلکہ دونوں سے ایک ساتھ حلال ہوئے۔

۱۰۶۷۔ جس نے ذوالحلیفہ میں اشعار کیا اور قلاہ پہنایا پھر احرام باندھا : نافع نے بیان کیا کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما جب مدینہ سے ہدی اپنے ساتھ لے جاتے تو ذوالحلیفہ سے اسے قلاہ پہنادیتے اور اشعار کر دیتے، اس طرح کہ جب اونٹ اپنا منہ قبلہ کی طرف کئے بیٹھا ہوتا تو اس کے دامن کو ہان میں نیزے سے زخم لگا دیتے۔

أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَخْبَرَتْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي تَمَتُّعِهِ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ قَسَمَتْهُ النَّاسُ مَعَهُ بِمَنْزِلِ الَّذِي أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

بَاب ۱۰۶۶ - مَنْ اشْتَرَى الْقَدَى مِنْ

الطَّرِيقِ :

۱۵۷۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا لَإِبِيهِ أَقْبَرُ قَائِي لَا أَمُتُهَا إِنْ سَتُصِدَّ عَنِ الْبَيْتِ قَالَ إِذَا أَفْعَلُ كَمَا فَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ قَالَ اللَّهُ لَقَدْ كَانَتْ تَكْفُرُ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْرًا حَسَنَةً فَأَنَا أَشْهَدُكُمْ أَنِّي قَدْ أَذَجَبْتُ عَلَى نَفْسِي الْعُمْرَةَ فَأَهَلَّ بِالْعُمْرَةِ قَالَ ثُمَّ خَرَجَ حَتَّى إِذَا كَانَ بِالْبَيْدَاءِ أَهَلَّ بِالْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ وَقَالَ مَا شَأْنُ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ إِلَّا وَاحِدَةٌ ثُمَّ اشْتَرَى الْقَدَى مِنَ الْقَدَايِدِ ثُمَّ قَدِمَ فَطَافَ لَهَا طَوَافًا وَاحِدًا أَقْلَمَ يَحِلَّ حَتَّى حَلَّ مِنْهُمَا جَمِيعًا :

بَاب ۱۰۶۷ - مَنْ أَشْعَرَ وَتَلَدَّ يَذِي

الْحُلَيْفَةَ ثُمَّ أَحْرَمَ ، وَقَالَ نَافِعٌ كَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا إِذَا أَهْلَى مِنَ الْمَدِينَةِ تَلَدًا وَأَشْعَرَهُ يَذِي الْحُلَيْفَةَ يَطْعَنُ فِي شِقِّ سَنَامِهِ الْيَمِينِ بِالسَّفَرَةِ وَوَجْهَهَا قِبَلَ الْقِبْلَةِ بِأَرَكَةٍ

لے آن حضور صلی اللہ علیہ وسلم، جیسا کہ پہلے واضح کیا گیا، قارن تھے لیکن راوی آپ کے لہیک کو دیکھ کر کبھی یہ کہہ دیتے ہیں کہ مفرد ہیں اور کبھی یہ کہ آپ نے تمتع کیا تھا، صحیح یہ ہے کہ آپ نے قرآن کیا تھا لیکن لہیک میں آزادی ہے قارن بھی مفرد کی طرح لہیک کہہ سکتا ہے یا صرف عمرہ کہہ سکتا ہے قرآن یا تمتع وغیرہ کے لئے صرف نیت شرط ہے۔

۵۷۹۔ ہم سے احمد بن محمد نے حدیث بیان کی انہیں عبد اللہ نے خبر دی انہیں معمر نے خبر دی انہیں زہری نے انہیں عروہ بن زبیر نے اور ان سے مسور بن مخرمہ اور مروان نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ سے تقریباً اپنے ایک ہزار اصحاب کے ساتھ نکلے، جب ذی الحجۃ پہنچے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہدی کو نلادہ پہنایا اور اشعار کیا پھر عمرہ کا احرام باندھا۔

۵۸۰۔ ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی ان سے ابلج نے حدیث بیان کی ان سے قاسم نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے قربانی کے جانوروں کے قلاوے میں سے اپنے ہاتھ سے بٹے تھے۔ پھر آپ نے انہیں نلادہ پہنایا، اشعار کیا اور ہدی بنایا پھر بھی آپ کے لئے جو چیزیں حلال تھیں وہ (احرام سے پہلے صرف ہدی سے) حرام نہیں ہوئیں۔

۵۸۱۔ گائے وغیرہ قربانی کے جانوروں کے قلاوے بننا؛

۵۸۱۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی ان سے عبید اللہ نے بیان کیا کہ مجھے تافع نے خبر دی انہیں ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ حفصہ رضی اللہ عنہم نے بیان کیا کہ میں نے کہا، یا رسول اللہ! کیا وجہ ہوئی اور لوگ تو حلال ہو گئے لیکن آپ حلال نہیں ہوئے فرمایا کہ میں نے اپنے سر کے بالوں کو جمایا تھا اور اپنی ہدی کو قلاوہ پہنا دیا تھا اس لئے جب تک حج سے بھی حلال نہ ہو جاؤں میں (درمیان

۵۸۱۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی ان سے عبید اللہ نے بیان کیا کہ مجھے تافع نے خبر دی انہیں ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ حفصہ رضی اللہ عنہم نے بیان کیا کہ میں نے کہا، یا رسول اللہ! کیا وجہ ہوئی اور لوگ تو حلال ہو گئے لیکن آپ حلال نہیں ہوئے فرمایا کہ میں نے اپنے سر کے بالوں کو جمایا تھا اور اپنی ہدی کو قلاوہ پہنا دیا تھا اس لئے جب تک حج سے بھی حلال نہ ہو جاؤں میں (درمیان

۵۷۹۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْمَرٍ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ ابْنِ الزُّبَيْرِ عَنِ ابْنِ مَرْزُومٍ وَرَوَانٍ قَالَا خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمَدِينَةِ فِي بَضْعِ عَشْرَةِ مِائَةٍ مِنْ أَصْحَابِهِ حَتَّى إِذَا كَانُوا بِبَذَى الْحِلْفَةِ قَلَّدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْهَدْيَ وَأَشْعَرَهُ وَأَحْرَمَهُ بِالْعُمْرَةِ :

۵۸۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا أَمْلَجُ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قَتَلْتُ قَلَادَةً بَذَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِي لُحْمًا قَلَّدَهَا وَأَشْعَرَهَا وَأَحْرَمَهَا فَمَا حُرِّمَ عَلَيْهِ شَيْءٌ كَانَ أَحِلَّ لَهُ :

باب ۱۰۶۸۔ قَتْلُ الْقَلَادَةِ لِلْبُدَنِ وَالتَّبْقَرِ :

۵۸۱۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنِي تَافِعٌ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنْ حَفْصَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا شَأْنُ النَّاسِ حَلُّوْا وَلَحْمٌ تَحْلِلُ أَنْتَ قَالَ إِنْ لَبَدْتُ رَأْسِي وَقَلَّدْتُ هَذَا فَلَا أَحِلَّ حَتَّى أُحِلَّ مِنَ الْحَجِّ :

میں اعلان نہیں ہو سکتا۔
۵۸۲۔ حَدَّثَنَا اَللِّیْثُ حَدَّثَنَا اَبْنُ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ وَعَنْ عُمَرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ اَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُهْدِي مِنَ الْمَدِينَةِ فَاَنْزِلَ قَلَادِيْدَ هَدِيَّهٍ ثُمَّ لَا يَخْتَلِبُ شَيْئًا مَّا يَخْتَلِبُ الْمُعْرَمُ :

باب ۱۰۶۹۔ اشعار البدن ، وَقَالَ عُرْوَةُ لَمَّا سَمِعَ اَلِیْسُوْرَ قَدَّ اَنْتَبٰی مَلٰی اَللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْهَدٰی وَاشْعَرَهٗ وَآخَرَهٗ بِالْعُمَرَةِ :

۵۸۳۔ اَحَدَثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُسْلِمَةَ حَدَّثَنَا اَفْلَحُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنِ الْقَسِمِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كُنْتُ قَلَادِيْدَ هَدِيَّاتٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ اشْعَرَهَا وَقَدَّهَا اَوْ قَدَّ لَهَا ثُمَّ بَعَثَ بِهَا اِلَى الْبَيْتِ وَاقَامَ بِالْمَدِينَةِ كَمَا حَرَّمَ عَلَيْهِ شَيْءٌ كَانَ لَهُ حِلٌّ :

باب ۱۰۷۰۔ مَنْ قَدَّ الْقَلَادِيْدَ يَدِيْدًا :

۵۸۴۔ اَحَدَثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَا يَكُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ عُمَرُو بْنِ حُرْمٍ عَنْ عُمَرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ اَنَّهَا اَخْبَرَتْهُ اَنَّ زِيَادَ بْنَ أَبِي سُفْيَانَ كَتَبَ اِلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا اَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ اَهْدَايَ هَدِيًّا حَرَّمَ عَلَيْهِ مَا يَحْرُمُ عَلٰی الْحَاجِّ حَتّٰی يُنْعَرِ هَدِيَّهٗ قَالَتْ عُمَرَةُ فَقَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا لَيْسَ كَمَا قَالَ اَبْنُ عَبَّاسٍ اَنَا كُنْتُ قَلَادِيْدَ هَدِيٍّ رَسُوْلُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدِيْدًا ثُمَّ قَدَّهَا رَسُوْلُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

۵۸۲۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی ان سے لیث نے حدیث بیان کی ان سے ابن شہاب نے حدیث بیان کی ان سے عروہ اور عمرہ بنت عبدالرحمن نے کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ سے ہدی سا نظلے کر چلتے تھے اور میں نے ان کے قلاوے بٹا کرتی تھی۔ پھر بھی آپ (احرام باندھنے سے پہلے) ان چیزوں سے پرہیز نہیں کرتے تھے جن سے ایک محرم پرہیز کرتا ہے۔

۱۰۶۹۔ قربانی کے جانور کا اشعار عروہ نے مسور رضی اللہ عنہ کے واسطے سے کہا کہ بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہدی کو قلاوہ پہنایا اور اشعار کیا۔ پھر عمرہ کے لئے احرام باندھا

۵۸۳۔ ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی ان سے افلیح بن حمید نے حدیث بیان کی ان سے قاسم نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں نے بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدی کے قلاوے بٹے تھے، پھر آپ نے انہیں اشعار کیا اور قلاوہ پہنایا، یا میں نے قلاوہ پہنایا پھر آپ نے بیت اللہ کے لئے انہیں بھیج دیا اور خود مدینہ میں پھر گئے لیکن کوئی بھی ایسی چیز آپ کے لئے حرام نہیں ہوئی تھی جو آپ کے لئے حلال تھی۔

۱۰۷۰۔ جس نے اپنے ہاتھ سے قلاوہ پہنایا،۔

۵۸۴۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی انہیں مالک نے خبر دی انہیں عبداللہ بن ابی بکر بن عمرو بن حزم نے انہیں عمرہ بنت عبدالرحمن نے خبر دی کہ زید بن ابی سفیان نے عائشہ رضی اللہ عنہا کو لکھا کہ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہا نے فرمایا ہے کہ جس نے ہدی بھیج دی ہے اس پر وہ تمام چیزیں حرام ہو جاتی ہیں جو ایک حاجی پر حرام ہوتی ہیں تاکہ انہ اپنے ہدی کی قربانی کر دے، عمرہ نے بیان کیا کہ اس پر عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا، ابن عباس نے جو کچھ فرمایا بات وہ نہیں ہے، میں نے خود بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے قربانی کے جانوروں کے قلاوے اپنے ہاتھ سے بٹے ہیں، پھر اس حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان جانوروں کو قلاوہ پہنایا اور میرے والد کے ساتھ انہیں بھیج دیا، لیکن اس کے باوجود آپ

نے کسی بھی ایسی چیز کو اپنے پر حرام نہیں کیا جو اللہ نے آپ کے لئے حلال کی تھی۔ اور ہدیٰ کی قربانی بھی کر دی گئی ہے۔

۱۰۷۱۔ بکریوں کو قلاوہ پہنانا۔

۵۸۵۔ ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی، ان سے امش نے حدیث بیان کی ان سے ابراہیم نے ان سے اسود نے، اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کے لئے بیت اللہ بکریاں بھیجی تھیں۔

۵۸۶۔ ہم سے ابو النعمان نے حدیث بیان کی ان سے عبد الوہاب نے حدیث بیان کی، ان سے امش نے حدیث بیان کی ان سے اسود نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے (قربانی کے جانوروں کے) قلاوے بٹا کرتی تھی۔ اُن حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بکری کو بھی قلاوہ پہنایا ہے اور خود حلال اپنے اہل و عیال کے ساتھ منیم تھے (کیونکہ آپ نے اس سال حج نہیں کیا تھا)۔

۵۸۷۔ ہم سے ابو النعمان نے حدیث بیان کی ان سے حماد نے حدیث بیان کی ان سے منصور بن معتمر نے حماد اور ہم سے محمد بن کثیر نے حدیث بیان کی، انہیں سفیان نے خیر دی انہیں منصور نے انہیں ابراہیم نے انہیں اسود نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے بکریوں (قربانی کی) کے لئے قلاوے بٹا کرتی تھی، اُن حضور انہیں (بیت اللہ کے لئے) بیع دیتے اور خود حلال رہتے۔

۵۸۸۔ ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی ان سے زکریا نے حدیث بیان کی ان سے عامر نے ان سے مسروق نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدیٰ کے لئے (قلاوے) بٹے ہیں ان کی مراد احرام سے پہلے کے قلاووں سے تھی۔

۱۰۷۲۔ روٹی کے قلاوے۔

۵۸۹۔ ہم سے عمرو بن علی نے حدیث بیان کی ان سے معاذ بن معاذ نے حدیث بیان کی ان سے قاسم نے ان سے ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہ سہ ماہ کا واقعہ ہے، جس سال ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اُن حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نائب کے حیثیت سے حج کیا تھا، اُن حضور کا حج جو حجتہ الوداع کے نام سے مشہور ہے اسی کے بعد ہوا۔

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْدِيهِ ثُمَّ بَعَثَ بِهَا مَعَ آفِي قَلَّةٍ يَخُورُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْءٌ آخَلَ اللَّهُ عَنْهُ نَحْوَ هَذِي

بَابُ ۱۰۷۱۔ تَقْلِيدُ الْقَتَمِ

۵۸۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ أَهْدَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَتْرَافَةً قَتَمٍ

۵۸۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو الثَّغَمَانِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كُنْتُ أَقِيلُ الْقَلَادِثَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيُقْلِدُ الْقَتَمَ وَيُعِيْمُهُ فِي أَهْلِهِ حَلَالًا

۵۸۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو الثَّغَمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ حَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ الْمُغْتَصِرِ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كُنْتُ أَقِيلُ قَلَادِثَ الْقَتَمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَبْعَثُ بِهَا لِمَنْ يَكْتُ حَلَالًا

۵۸۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا عَنْ عَامِرٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قَتَلْتُ يَهُدَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعْنِي الْقَلَادِثَ قَبْلَ أَنْ يُحْرِمَ

بَابُ ۱۰۷۲۔ الْقَلَادِثُ مِنَ الْعِهْنِ

۵۸۹۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبُو عُبَيْدٍ عَنِ الْقَسِيمِ

منہا نے بیان کیا کہ میرے پاس جو روٹی تھی اس کے قلاوے میں نے قربانی کے جانوروں کے لئے بٹے تھے۔

۱۰۷۳۔ جو توں کا قلاوہ :

۱۵۹۰۔ ہم سے محمد بن عیسیٰ بن ابی کثیر نے انہیں عن عبد اللہ بن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا کہ قربانی کا جانور لئے جا رہا ہے تو آپ نے فرمایا کہ اس پر سوار ہو جاؤ اس نے کہا یہ تو قربانی کا جانور ہے آپ نے پھر فرمایا کہ سوار ہو جاؤ، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ پھر میں نے دیکھا کہ وہ اس جانور پر سوار، اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چل رہا ہے اور جوئے (کا قلاوہ) اس جانور کی گردن میں ہے، اس روایت کی متابعت محمد بن بشار نے کی ہے۔

۱۵۹۱۔ ہم سے عثمان بن عمر نے حدیث بیان کی انہیں علی بن مبارک نے خبر دی انہیں سہیل نے انہیں عکرمہ نے اور انہیں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے۔

۱۰۷۴۔ قربانی کے جانوروں کے لئے جھول، ابن عمر رضی اللہ عنہ صرف کوہان کی جگہ کے جھول کو پھاڑتے تھے، جب قربانی کرنا ہوتی تو اسی در سے کہ کہیں خون سے خراب نہ ہو جائے اسے اتار دیتے اور پھر صدقہ کر دیتے۔

۱۵۹۲۔ ہم سے قبیصہ نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے، ان سے ابن ابی نجیح نے، ان سے مجاہد نے، ان سے عبد الرحمن بن ابی یسار نے اور ان سے علی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان قربانی کے جانوروں کے جھول اور ان کے چمڑے کے صدقہ کا حکم دیدیا تھا جن کی قربانی میں نے کردی تھی۔

۱۰۷۵۔ جس نے اپنی ہدی راسنہ میں خریدی اور

اسے قلاوہ پہنایا۔

۱۵۹۳۔ ہم سے ابراہیم بن منذر نے حدیث بیان کی ان سے ابو ہریرہ نے حدیث بیان کی ان سے موسیٰ بن عقبہ نے حدیث بیان کی، ان

عَنْ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قَتَلْتُ قَلْبَةً حَامِينَ يَمِينٍ كَانَتْ عِنْدِي :

باب ۳۷۔ تَقْلِيدُ الثَّعْلِ :

۱۵۹۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ يَكْرُمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ نَبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَجُلًا يَسُوقُ بَدَنَةً قَالَ أَرَكُهَا قَالَ رَأَيْتُهَا قَالَ رَأَيْتُهَا قَالَ أَرَكُهَا قَالَ فَلَقَدْ رَأَيْتُ رَاكِبَهَا يَسِيرُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالثَّعْلُ فِي عُنُقِهَا تَابِعَهُ مُحَمَّدُ بْنُ يَسَّارٍ :

۱۵۹۱۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُثْمَرَ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى عَنْ يَكْرُمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

باب ۳۸۔ الْجَلَالُ لِلْبُذْنِ وَكَانَ ابْنُ عُثْمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا لَا يَسُوقُ مِنَ الْجَلَالِ إِلَّا مَوْضِعَ الشَّيْءِ وَإِذَا أَخْرَجَهَا تَرَخَّ جِلْدُهَا مُعَاقَةً أَنْ يُفْسِدَهَا الدَّمَ ثُمَّ يَصَدَّقُ بِهَا :

۱۵۹۲۔ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي كَيْسٍ عَنْ عِيْنَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَمَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَصَدَّقَ بِالْجَلَالِ الْبُذْنَ الَّتِي تَعْمَرُ وَيَجْلُو دَهَا :

باب ۳۹۔ مَنِ اشْتَرَى هَذِيَّةً

مِنَ الظُّرْنِيِّ وَقَلَدَهَا :

۱۵۹۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو صَمْرَةَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ

سے نافع نے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے ابن زبیر رضی اللہ عنہما کے عہد خلافت میں حجۃ الموروثہ کے سال حج کا ارادہ کیا تو ان سے کہا گیا کہ مسلمانوں میں اہم قتل و خون ہونے والا ہے اور خطرہ اس کا ہے کہ آپ کو (حرم سے) روک دیا جائے گا آپ نے جواب دیا تمہارے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی بہترین نمونہ ہے ہونی چاہیئے اس وقت میں بھی وہی کروں گا، جو آپ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا تھا، میں تمہیں گواہ بنانا ہوں کہ میں نے اپنے پر عمرہ واجب کر لیا ہے۔ پھر جب آپ بیدار کے بالائی حصہ تک پہنچے تو فرمایا کہ حج اور عمرہ تو ایک ہی ہے اب میں تمہیں گواہ بنانا ہوں کہ عمرہ کے ساتھ حج کی بھی نیت کر لی ہے، پھر آپ نے ایک ہدی بھی اپنے ساتھ لی جسے تلاوہ پہنایا گیا تھا آپ نے اسے خرید لیا تھا، جب مکہ آئے تو بیت اللہ کا طواف اور صفا کی سعی کی اس سے زیادہ اور کچھ نہیں کیا جن چیزوں کو (احرام کی وجہ سے) اپنے پر احرام کیا تھا ان میں سے کسی سے قربانی کے دن تک حلال نہیں ہوئے، پھر مرشد دیا اور قربانی کی، وہ سمجھتے تھے کہ اپنا پہلا طواف کر کے انہوں نے حج اور عمرہ دونوں کے طواف کو ادا کر دیا ہے انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اسی طرح کیا تھا۔

۱۷۷۰۔ کسی کا اپنی بیویوں کی طرف سے، ان کی اہلات

کے بغیر، لگائے ذبح کرنا۔

۱۷۹۴۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی انہیں مالک نے خبر دی انہیں یحییٰ نے بن سعید نے ان سے عمرہ بنت عبد الرحمن نے بیان کیا کہ میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے سنا وہ فرماتی تھیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ درج کے لئے نکلے تو ذی قعدہ کے پانچ دن باقی تھے، ہم صرف حج کا ارادہ لے کر نکلے تھے، جب ہم مکہ کے قریب پہنچے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ جس کے ساتھ ہدی نہ ہو، وہ جب طواف کرے اور صفا مروہ کی سعی کرے تو حلال ہو جائے، عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ قربانی کے دن ہمارے یہاں لگائے کا گوشت لایا گیا تو میں نے کہا کہ یہ کیسا؟ دلانے والے نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ازواج کی طرف سے قربانی کی ہے یحییٰ نے عرض کی کہ میں نے اس کا ذکر قاسم سے کیا تو انہوں نے

سے حدیث خارجہ کو کہتے ہیں، یہاں حجۃ الموروثہ سے یہ مراد امت کے طاعی حجاج کی ابن زبیر رضی اللہ عنہ کے خلاف فوج کشی سے ہے جس میں اس نے حرم اور اسلام دونوں کی حرمت پر تاخت کی تھی، حجاج خارجی نہیں تھا لیکن خارجیوں کی طرح اس نے بھی مسلمانوں کے دلوں کے باوجود اسلام کو نقصان پہنچایا اور ایمان حق کے خلاف جنگ کی، حجۃ الموروثہ کہنے سے صرف ہجو اور نوار حج کے سے عمل کی طرف اشارہ مقصود ہے۔

کافیہ قال اذاد ابن عمر رضی اللہ عنہما الحج عام حجة الموروثہ فی عہد ابن الزبیر رضی اللہ عنہما قیل لاریق الناس کائن بینہم قتال و نفاق ان یصمدوا ذک فقال لقد کان کلمہ فی رسول اللہ اسوۃ حسنة اذا اضمع کما صنع انہما آتی اذ جئت عمرہ حتی کان یطاہر البیضاء قال ما شان العجۃ والعمرۃ ارا و احد اشهدکم آتی جمعت حجة مع عمرہ و اهدای ہذین ثقلت ین اشترا حتی قیدہ قطاف بالینت وبالقصفا و کم یزد علی ذلک و کم یحیل من غمی و حرمہ منہ حتی یوم النحر فخلق و نحر و رانی ان قد قضی صلوۃ الحج و العمرۃ یطوافہ الاول ثم قال تذکرت صنع النبی صلی اللہ علیہ وسلم لے حج اور عمرہ دونوں کے طواف کو ادا کر دیا ہے انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اسی طرح کیا تھا۔

باب ۱۷۔ ذبیح التوحید البقرۃ عن

نساءہ من غیر اسرہ

۱۷۹۴۔ احدثنا۔ عبد اللہ بن یوسف اخبرنا مالک عن یحییٰ بن سعید عن عمرہ بنت عبد الرحمن قالت سمعت عائشہ تقول خرجنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یغنی بقین من ذی القعدۃ لاسری الا الحج قلنا ذنونا من مکة امر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من کلم یکنی معہ ہذی انا طواف وصغی بین الصفا والنمرة ان یحیل قالت فدخل علینا یوم النحر بلخیم بقر فقلت ما هذا قال نحر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن اذ و احد قال

باب ۸۰۔ تَحْرِيدُ الْبُذْنِ قَائِمَةً
وَقَالَ ابْنُ عُثْمَرَ سُنَّةٌ مُعْتَدٍ عَلَى اللَّهِ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُمَا صَوَاتٌ قِيَامًا

۸۰۔ قربانی کے جانور کھڑے کر کے ذبح کرنا،
ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت
ہے، ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ صف بستہ کھڑے
ہو کر۔

۵۹۹۔ ہم سے سہل بن بکارت نے حدیث بیان کی ان سے وہیب
نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے ان سے ابو قلابہ نے اور ان سے
انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر، مدینہ
میں چار رکعت پڑھی اور عصر (اسی دن کی) ذوالحلیفہ میں دو رکعت!
رات آپ نے وہیں گزاری، پھر جب صبح ہوئی تو آپ اپنی سواری پر سوار
ہو کر تہلیل و تسبیح کرنے لگے، جب بیدار پہنچے تو دونوں (صبح اور عصر) کے
لئے ایک ساتھ تلبیہ کہا، جب مکہ پہنچے (اور عصر ادا کر لیا) تو صحابہ کو حکم
دیا کہ حلال ہو جائیں، آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے خود اپنے ہاتھ سے
سات قربانی کے جانور کھڑے کر کے ذبح کئے اور مدینہ دو اہل بیت سینگوں
والے مینڈے ذبح کئے۔

۶۰۰۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی ان سے اسماعیل نے حدیث
بیان کی ان سے ایوب نے ان سے ابو قلابہ نے اور ان سے انس بن مالک
رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر مدینہ میں چار
رکعت اور عصر ذوالحلیفہ میں دو رکعت پڑھی تھی۔ ایوب نے ایک شخصی
کے واسطے سے بروایت انس رضی اللہ عنہ دیہ بیان کیا کہ (پھر آپ نے وہیں
رات گزاری، صبح ہوئی تو فجر کی نماز پڑھی اور سواری پر سوار ہو گئے، پھر
جب بیدار پہنچے تو عصر اور صبح دونوں کے لئے ایک ساتھ لبیک کہا۔

۶۰۰۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ
عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرُ
بِالسَّيْدِيَّةِ أَرْبَعًا وَالْعَصْرُ بِذِي الْحُلَيْفَةِ رَكْعَتَيْنِ
وَعَنْ أَيُّوبَ عَنْ رَجُلٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
ثُمَّ بَاتَ حَتَّى أَضْبَحَ فَصَلَّى الْقُبُوعَ ثُمَّ رَكِبَ
رَاحِلَتَهُ حَتَّى إِذَا اسْتَوَتْ بِهِ الْبَيْدَاءُ أَهْلَ بَعْرَةَ
وَحَجَّةَ

۸۱۔ قضاب کو قربانی کے جانور میں سے کچھ نہ دیا

جائے، (بطور اجرت)

باب ۸۱۔ لَا يُعْطَى الْجَزَارُ مِنَ

الْقَدْيِ شَيْئًا

۶۰۱۔ ہم سے محمد بن اکثر نے حدیث بیان کی انہیں سفیان نے خبر دی
کہا کہ مجھے ابن نجیح نے خبر دی، انہیں مجاہد نے انہیں عبد الرحمن بن ابی یسلی
نے اور ان سے علی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے
مجھے (قربانی کے جانوروں کی) دیکھ بھال کے لئے (بیچھا، اس لئے میں نے ان
کی دیکھ بھال کی، پھر آپ نے مجھے حکم دیا تو میں نے ان کے گوشت تقسیم کئے

۶۰۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا
سُفْيَانُ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ
عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي كَيْسٍ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَمَرَ فِي النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَسَمْتُ عَلَى الْبُذْنِ فَأَمَرَ فِي فَقَسَمْتُ لِحُومَهَا

پھر آپ نے مجھے حکم دیا تو میں نے ان کے جھول اور چڑے تقسیم کئے، میں نے کہا اور مجھ سے عبد الکریم نے بھی حدیث بیان کی ان سے مجاہد نے ان سے عبد الرحمن بن ابی یسلی نے اور ان سے علی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ مجھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا تھا کہ میں قربانی کے جانوروں کی دیکھ بھال کروں اور ان کے ذبح کرنے کی اجرت کے طور پر ان میں سے کوئی چیز نہ دوں۔

۱۰۸۲۔ ہدی کے چڑے صدقہ کر دیئے جائیں۔

۱۰۸۲۔ ہم سے مسد نے حدیث بیان کی ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے ابن حزم نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھے حسن بن مسلم اور عبد الکریم جزری نے خبر دی کہ مجاہد نے ان دونوں کو خبر دی انہیں عبد الرحمن بن ابی یسلی نے خبر دی انہیں علی رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں حکم دیا تھا کہ آپ کے قربانی کے جانوروں کی نگہبانی کریں اور یہ کہ آپ کے قربانی کے جانوروں کی ہر چیز گوشت، چمڑے، اور جھول تقسیم کر دیں لیکن ذبح کرنے کی اجرت اس میں اسے قطعاً نہ دیں۔

۱۰۸۳۔ قربانی کے جانوروں کے جھول صدقہ کر دیئے جائیں۔
۱۰۸۳۔ ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی ان سے سیف بن ابی سلیمان نے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے مجاہد سے سنا انہوں نے کہا کہ مجھ سے ابن ابی یسلی نے حدیث بیان کی اور ان سے علی رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم (حجۃ الوداع کے موقع پر) سو جانور قربانی کے لئے لے گئے تھے، میں نے آپ کے حکم کے مطابق ان کے گوشت تقسیم کر دیئے پھر آپ نے ان کے جھول تقسیم کرنے کا حکم دیا اور میں نے انہیں بھی تقسیم کیا پھر چمڑے کے لئے حکم دیا اور میں نے انہیں بھی تقسیم کیا۔

۱۰۸۴۔ (اللہ تعالیٰ کا ارشاد) اور جب ہم نے ٹھیک

کر دیا، ابراہیم کو ٹھکانا اس گھر کا کہ شریک نہ کر میرے ساتھ کسی کو اور پاک رکھ میرا گھر طواف کرنے والوں کے واسطے اور کھڑے رہنے والوں کے اور رکوع و سجود والوں کے اور کھارے لوگوں میں حج کے واسطے کہ آویں تیری طرف پاؤں چلتے اور سوار ہو کر، دبلے دبلے اونٹوں پر چلے آتے

ثُمَّ أَمَرَنِي فَنَقَسْتُ جِلْدَ لَهَا وَجَلَوُهَا قَالَ سُبْحَانَكَ وَحَدَّثَنِي عَبْدُ الْكَرِيمِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَمَرَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَقْوِمَ عَلَى الْبُذْنِ وَلَا أُعْطِيَ عَلَيْهَا شَيْئًا فِي جِذَارِهَا.

باب ۱۰۸۲۔ يَتَصَدَّقُ بِجُلُودِ الْهَدْيِ.

۱۰۸۲۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي الْحَسَنُ بْنُ مُسْلِمٍ وَعَبْدُ الْكَرِيمِ الْخَزَرِيُّ أَنَّ مُجَاهِدًا أَخْبَرَهُمَا أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ أَبِي لَيْلَى أَخْبَرَهُ أَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَهُ أَنْ يَقْوِمَ عَلَى بُذْنِهِ وَأَنْ يُقْسِمَ بِذَنِّهِ كُلَّمَا نَحَرَهَا وَجَلَوَهَا وَجِلْدَ لَهَا وَلَا يُعْطَى جِذَارُهَا شَيْئًا.

باب ۱۰۸۳۔ يَتَصَدَّقُ بِجِلْدِ الْبُذْنِ.

۱۰۸۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا سَيْفُ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ مُجَاهِدًا يَقُولُ حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي لَيْلَى أَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ حَدَّثَهُ قَالَ أَمَرَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا قَدْ بَدَأْتُ فَأَمَرَنِي بِجُلُودِهَا فَنَقَسْتُهَا ثُمَّ أَمَرَنِي بِجِلْدِ لَهَا فَنَقَسْتُهَا بِجُلُودِهَا فَنَقَسْتُهَا.

باب ۱۰۸۴۔ وَإِذْ بَوَّأْنَا لِإِبْرَاهِيمَ

مَكَانَ الْبَيْتِ أَنْ لَا تُشْرِكَ فِي شَيْئٍ وَطَهَّرَ بَيْتِي لِلْعَالَمِينَ وَالْقَائِمِينَ وَالتَّوَكُّعَ السَّجُودَ وَآوَدَ فِي النَّاسِ بِالْعَمِّ يَا تَوَكُّعَ رَجَا لَا وَهْلِي كُلَّ ضَائِرٍ يَأْتِينِي مِنْ كُلِّ فَيْحٍ عَيْبِي كَيْتَشْهَدُوا مَنَافِعَ

لَهُمْ وَيَذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ فِي آيَاتِهِ
مَخْلُوعَاتٍ عَلَى مَا رَزَقَهُمْ مِنْ يَدِهِ
الْأَلْعَامِ مَكْلُوفًا مِنْهَا وَأَطِيعُوا الْبَائِسَ
الْفَقِيرَ ثُمَّ لِيَقْضُوا لِقَتَهُمْ وَيُؤْكُوا
تَذَكُّرَهُمْ وَلِيَقْلَقُوا بِالْبَيْتِ الْعَتِيقِ
ذَلِكَ وَمَنْ يُعْطِمْ حُرْمَتِ اللَّهِ فَمَعَهُ
تَعْيُوكُهُ عِنْدَ رَبِّهِ ۝

راہوں دور سے کہ پہنچیں اپنے بھلے کی جگہوں پر اور
پڑھیں اللہ کا نام کئی دن جو معلوم ہیں ذبح پر چوبیس
مواشی کے، جو اس نے دیئے ہیں اسوان کو کھاؤ اور
کھلاؤ برے حال فقیر کو، پھر چاہئے انیس اپنا میل
پھیل اور پوری کریں اپنی منتیں اور طواف کریں اس
قدیم گھر کا، یہ سن چکے۔ اور جو کوئی بڑائی رکھے اللہ
کے ادب کی، سو وہ بہتر ہے اس کو اپنے رب کے
پاس (ترجمہ از شاہ عبدالقادر صاحب)

۱۰۸۵۔ اس طرح کی قربانی کے جانوروں کا گوشت
خود کھا سکتا ہے اور کس طرح کا صدقہ کر دیا جائے گا،
بلید اللہ نے بیان کیا کہ مجھے نافع نے خبر دی اور انیس ابن
مر رضی اللہ عنہما نے شکار کی جزا اور نذر دے کے طور پر
جو قربانی واجب ہوگی اس کا گوشت نہیں کھایا جائے گا
اس طرح کے سوا ہر طرح کی قربانی کا گوشت کھایا جائے

بَاب ۱۰۸۵۔ مَا يَأْكُلُ مِنَ الْبُحْدَنِ وَمَا
يُتَصَدَّقُ وَقَالَ عُثَيْدُ اللَّهِ أَتَعْبَتَنِي تَارِعُ
عَبْنُ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا لَا يُؤْكَلُ
مِنْ جَزَائِهِ الصَّيْدِ وَالْغَنَاءِ وَيُؤْكَلُ
مِمَّا سِوَاهُ ذَلِكَ وَقَالَ عَطَاءُ يَأْكُلُ
وَيُطْعِمُ مِنَ الْمُتَعَتِ ۝

کا عطا دے فرمایا کہ متع کی قربانی سے خود بھی کھائے اور دوسروں کو بھی کھلائے۔

۱۰۸۴۔ ہم سے سعد نے حدیث بیان کی ان سے یحییٰ نے حدیث بیان
کی ان سے ابن جریج نے ان سے عطاء نے حدیث بیان کی انہوں نے
جاہر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے سنا، انہوں نے فرمایا کہ ہم اپنی قربانی
کا گوشت منی کے بعد تین دن سے زیادہ نہیں کھاتے تھے، پھر اس حضور
صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اجازت دیدی اور فرمایا کہ کھاؤ بھی اور ساتھ
بھی لے جاؤ۔ چنانچہ ہم نے کھایا اور ساتھ لائے، میں نے عطاء سے پوچھا
کیا جاہر رضی اللہ عنہ نے یہ بھی کہا تھا، یہاں تک ہم مدینہ پہنچ گئے، انہوں
نے فرمایا کہ نہیں (حدیث آئندہ بھی آئے گی)

۱۰۸۴۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى
عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ حَدَّثَنَا عَطَاءُ سَمِعَ جَاهِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ كُنَّا لَا نَأْكُلُ مِنْ لَحْمِهِ
بُعْدَ نَتَأْتِي ثَلَاثَ يَمَنٍ فَتَحْصِي لَنَا النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَلُوا وَتَرَوْهُوَ كَأَكْلِنَا
وَتَرَوْهُ دَنَا فُلْتُ يَعْنِي أَتَى عَلَى حُتْمَا السَّيِّئَةِ
قَالَ لَا ۝

۱۰۸۵۔ ہم سے خالد بن خالد نے حدیث بیان کی ان سے سلیمان نے
حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے یحییٰ نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے باقی
عمر نے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے سنا انہوں

۱۰۸۵۔ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا
مُكَيْمٌ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنِي عُثَيْرُ
قَالَ سَمِعْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا تَقُولُ

سہ احناف کے مسلک میں بھی نفلی قربانی اور قربان کی قربانی کا گوشت کھایا جاسکتا ہے۔ کیونکہ یہ قربانی ادائیگی شکر کے طور پر ہے لیکن
جو قربانی جبراً جزا کے طور پر ہو اس کا گوشت نہیں کھایا جائے گا، شکار کی جزا میں جو قربانی واجب ہوگی وہ دم شکر نہیں بلکہ دم جزا
وجہ ہے اس لئے اس کا گوشت نہ کھانا چاہئے ابن عمر کے فرمودات اس سلسلے میں احناف کے خلاف نہیں۔

نے فرمایا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے تو ذی قعدہ کے پانچ دن باقی رہ گئے تھے۔ ہمیں صرف حج کی لگن تھی، پھر جب مکہ کے قریب پہنچے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس کے ساتھ ہدی نہ ہو وہ بیت اللہ کا طواف کر کے حلال ہو جائے عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ پھر ہمارے پاس قربانی کے دن گائے کا گوشت لایا گیا تو میں نے پوچھا یہ کیا ہے؟ اس وقت معلوم ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ازواج کی طرف سے ذبح کیا ہے یعنی نے کہا کہ میں نے اس حدیث کا قیام سے ذکر کیا تو انہوں نے فرمایا کہ حدیث صحیح طرح نہیں معلوم ہوئی ہے

۱۰۸۶۔ مرندانی سے پہلے ذبح۔

۱۰۸۶۔ ہم سے عبد اللہ بن خوشب نے حدیث بیان کی ان سے مشیم نے حدیث بیان کی انہیں منصور بن زید نے فرمادی انہیں عطاء نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس شخص کے متعلق دریافت کیا گیا جو ذبح سے پہلے مرندانی سے تو آپ نے فرمایا کوئی مخرج نہیں کوئی مخرج نہیں۔

۱۰۸۷۔ ہم سے احمد بن یونس نے حدیث بیان کی انہیں ابو بکر نے خبر دی انہیں عبد العزیز بن رفیع نے انہیں عطاء نے اور انہیں ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہ ایک شخص نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ رمی سے پہلے میں نے طواف کر لیا، آں حضور نے فرمایا کہ کوئی مخرج نہیں پھر اس نے کہا، اور ذبح کرنے سے پہلے میں مرندانی والا، آپ نے فرمایا کوئی مخرج نہیں اس نے کہا، اور اس نے ذبح رمی سے بھی پہلے کر لیا، آں حضور نے پھر اس سے کہا کوئی مخرج نہیں، عبد الوہید رازی نے ابن خثیم کے واسطے سے بیان کیا، انہیں عطاء نے خبر دی اور انہیں ابن عباس رضی اللہ عنہما نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے اور قاسم بن یحییٰ نے کہا کہ مجھ سے ابن خثیم نے حدیث بیان کی، ان سے عطاء نے ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے، عفان نے، میر خیاں ہے وہیب کے واسطے سے بیان کیا ان سے ابن خثیم نے حدیث بیان کی ان سے سعید بن جبیر نے ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے، اور حماد بن قیس بن سعد اور عباد بن منصور کے واسطے

تَخْرُجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَعْمِسَ بَقِيَّتَ مِنْ ذِي الْقَعْدَةِ وَلَا تَسْأَى إِلَّا الْحَجَّ حَتَّى إِذَا كُنُوتَا مِنْ مَسْجِدِ آسَر رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ هَذِي إِذَا طَافَ بِالْبَيْتِ ثُمَّ يَحِلُّ قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَدْ خَلَّ عَلَيْنَا يَوْمَ النَّحْرِ يَلْحِمُ بَقِيرٍ تَقُلْتُ مَا هَذَا أَقِيلُ ذَبَحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ آذَانِهِ قَالَ يَحْيَى قَدْ كَوْتُ هَذَا الْحَدِيثُ يُلْفِظُهُ فَقَالَ أَتَشْكُ بِالْحَدِيثِ عَلَى جَعْفَرٍ

باب ۸۶۔ الذَّبْحُ قَبْلَ الْحَجِّ :

۱۰۸۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَوْشَبٍ حَدَّثَنَا هُثَيْبٌ أَخْبَرَنَا مَنْصُورٌ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ حَلَّقَ قَبْلَ أَنْ يَذْبَحَ وَتَعَوَّهَ فَقَالَ لَا حَجَّجَ لَا حَجَّجَ :

۱۰۸۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رَفِيعٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ رَجُلٌ يَلْبَسِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دُرَّتْ قَبْلَ أَنْ أَرْجِي فَقَالَ لَا حَجَّجَ قَالَ حَلَّقْتُ قَبْلَ أَنْ أَذْبَحَ قَالَ لَا حَجَّجَ قَالَ وَبَحْتُ قَبْلَ أَنْ أَرْجِي قَالَ لَا حَجَّجَ وَقَالَ عَبْدُ الرَّحِيمِ التَّوَّازِيُّ عَنْ ابْنِ خُثَيْمٍ أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ عَقَابٌ إِذَا كُنَّا وَهَيْبٌ حَدَّثَنَا ابْنُ خُثَيْمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ حَمَّادٌ عَنْ قَبِيصِ بْنِ سَعْدٍ وَعَبَّادُ بْنُ مَنْصُورٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سے بیان کیا، ان سے عطاء نے اور ان سے جابر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے سے۔

۶۰۸۔ **حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا**

عَبْدُ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا حَازِمٌ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ دَمِيتُ بَعْدَ مَا آمَسْتُ فَقَالَ لَا حَرَجَ قَالَ خَلَفْتُ قَبْلَ أَنْ أَنْعَرَ قَالَ لَا حَرَجَ ۝

۶۰۹۔ **حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنِي**

أَبِي عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَدِمْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِالْبَطْحَاءِ فَقَالَ أَتَجْعَلُ ثَلُثَ نَعَمٍ قَالَ لَا يَا أَهْلَ الْبَيْتِ ثَلُثُ تَبَيُّتٍ بِالْمَلَدِ كَمَا هَلَلِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَحْسَنْتُ أَنْطَلِقُ تُطْفِئُ بِالْبَيْتِ وَبِالْبَقْعَةِ الْمَوَدَّةَ لَكُمْ آتَيْتُ امْرَأَةً مِنَ النِّسَاءِ بَنِي تَيْمٍ فَقُلْتُ رَأَيْتُ لَكُمْ أَهْلَلْتُ بِالْحَجِّ مَكُنْتُ لُنْجِي بِهِ الثَّامِسَ حَتَّى خَلَا قَتْلَهُ

۶۰۸۔ ہم سے محمد بن ثنی نے حدیث بیان کی ان سے عبدالاعلیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے خالد نے حدیث بیان کی، ان سے عکرمہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک سوال کیا گیا، سائل نے پوچھا کہ شام ہونے کے بعد میں نے رمی کی تو آپ نے فرمایا کہ کوئی حرج نہیں سائل نے کہا کہ ذبح کرنے سے پہلے میں نے مرثدا لیا، اگلے حضور نے فرمایا کہ کوئی حرج نہیں، لے

۶۰۹۔ ہم سے عبداللہ نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھے میرے والد نے خبر دی انہیں شعبہ نے انہیں قیس بن مسلم نے انہیں طارق بن شہاب نے اور ان سے ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جب حاضر ہوا تو آپ بطحا میں تھے دھج کے لئے مکہ جاتے ہوئے آپ نے دریافت فرمایا کہ حج کا ارادہ ہے؟ میں نے کہا کہ ہاں آپ نے دریافت فرمایا کہ احرام کس چیز کا باندھنا ہے میں نے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے احرام کی طرح احرام باندھنا ہے آپ نے فرمایا کہ اچھا کیا، اب جلو، چنانچہ (مکہ پہنچ کر) میں نے بیت اللہ کا طواف کیا اور صفامروہ کی سعی کی، پھر میں بنو فیس کی ایک خانوں کے پاس آیا اور انہوں نے میرے سر کی جوئیں نکالیں۔ اس کے بعد عمر رضی اللہ عنہ کے ہمد

لے قربانی کے دن حاجی کو چار کام کرنے پڑتے ہیں، رمی، قربانی، مرثدا دانا، اور طواف کرنا، تارن کے لئے ان افعال بھی ترتیب ضروری ہے لیکن مفرد کے لئے نہیں کیونکہ مفرد پر میرے سے قربانی ہی ضروری نہیں ان چار افعال میں طواف کی حیثیت صرف ایک عبادت کی ہے اس لئے اگر اس سے پہلے کر لیا جائے تو کوئی مضائقہ نہیں لیکن مفرد کے لئے رمی اور بال ترشوائے میں ترتیب ضروری ہے اور تارن کے لئے رمی، قربانی اور بال ترشوائے میں ترتیب ضروری ہے یہ اس لئے کہ مفرد کے لئے قربانی ضروری نہیں اور تارن کے لئے ضروری ہے، سائل نے ترتیب غلط ہو جانے کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جو سوالات کئے تھے، تفصیلی احادیث میں ان کی تعداد چھ تک ہے آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سب کا جواب یہی دیا کہ کوئی حرج نہیں امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک بھی، ایک صورت کو چھوڑ کر، ترتیب غلط ہو جانے کی صورت میں یہی مسئلہ ہے احناف اس حدیث کے متعلق کہتے ہیں حج دوسری عبادات سے اپنی خصوصیات میں کچھ مختلف ہے بعض اوقات شریعت حاجی کو ممنوع کے ارتکاب کی اجازت دے دیتی ہے لیکن ساتھ ہی اس پر تاوان لگا کر کفارہ کی ایک صورت پیدا کر دیتی ہے اس لئے یہ کہا جاسکتا ہے کہ لا حرج سے صرف گناہ کی نفی کی گئی ہے۔ جزاء اور تاوان کی نفی مقصود نہیں ہے لیکن یہ بات دل کو نہیں لگتی، سیاق یہی بتاتا ہے کہ جزاء اور تاوان ہی کی نفی مقصود تھی، گویا یہ واقعہ آپ کی آخری عمر کا ہے لیکن حج پہلا تھا، اس لئے اس میں شریعت نے ناواقفیت کا اعتبار کر کے تاوان کو ساقط کر دیا، بعض حالات میں ناواقفیت عذر بن جاتی ہے۔

نے حدیث بیان کی ان سے عمارہ بن قعقاع نے حدیث بیان کی ان سے ابو زریعہ نے اور ان نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اے اللہ! منڈوانے والوں کی مغفرت فرمائیے صحابہؓ نے عرض کی اور ترشوانے والوں کے لئے (بھی دعا فرمائیے) لیکن آں حضورؐ نے اس مرتبہ بھی یہی فرمایا، اے اللہ! منڈوانے والوں کی مغفرت فرمائیے، صحابہؓ نے عرض کی اور ترشوانے والوں کی بھی (مغفرت فرمائیے) حضورؐ نے فرمایا، اور ترشوانے والوں کی بھی (مغفرت فرمائیے)

۱۶۱۴۔ ہم سے عبد اللہ بن محمد بن اسماعیل نے حدیث بیان کی ان سے ابو ہریرہ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی ان سے نافع نے کہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے بہن سے اصحاب نے سر منڈوایا تھا لیکن بعض حضرات نے ترشویا بھی تھا۔ (حلال ہونے وقت) ۱۶۱۵۔ ہم سے ابو عاصم نے حدیث بیان کی ان سے ابن جریج نے ان سے حسن بن مسلم نے، ان سے طاؤس نے ان سے ابن عباس اور ان سے معاویہ رضی اللہ عنہم نے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بال قیمی سے تراشے تھے۔

۱۰۸۹۔ تنع کرنے والا عمرہ کے بعد بال ترشواتا ہے

۱۶۱۶۔ ہم سے محمد بن ابی بکر نے حدیث بیان کی ان سے فیصل بن سلیمان نے حدیث بیان کی ان سے موسیٰ بن عقبہ نے حدیث بیان کی انہیں کریب نے خبر دی ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ تشریف لائے تو آپ نے اپنے اصحاب کو حکم دیا کہ بیت اللہ کا طواف اور صفا و رمہ کی سعی کرنے کے بعد حلال ہو جائیں پھر سر منڈوالیں یا ترشوالیں۔

۱۔ اعمال حج سے فارغ ہونے کے بعد حاجی کو مہر کے بال منڈوانے یا ترشوانے چاہیئیں۔ دونوں صورتوں جائز ہیں اور کسی ایک کے کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں لیکن آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے منڈوانے والوں کو زیادہ دعا اس لئے دی کہ انہوں نے شریعت کے حکم کی بجا آوری بڑھ چڑھ کر کی، ایک حدیث میں بھی آپ نے اپنی دعا کی وجہ یہی بیان فرمائی ہے۔

۲۔ یہ حجۃ الوداع کا واقعہ نہیں ہے لیکن سوال یہ ہے کہ پھر کب کا واقعہ ہے؟ کیونکہ معاویہ رضی اللہ عنہ اپنے ہاتھ سے بال تراشنے کی روایت کر رہے ہیں، شامی حدیث کو وقت کی تعیین میں بڑے اشکال پیش آئے ہیں یہ بھی ممکن ہے ہجرت سے پہلے کا واقعہ ہو، کیونکہ سیر کی روایت سے یہ ثابت ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت سے پہلے بھی حج کرتے تھے۔

مُحَمَّدُ بْنُ مُضَيْلٍ حَدَّثَنَا عُسَاةُ بْنُ الْقَعْقَاعِ عَنْ أَبِي زُرَيْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُحَلِّقِينَ قَالُوا وَالْمُقَصِّرِينَ قَالَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُحَلِّقِينَ قَالُوا وَالْمُقَصِّرِينَ قَالَهَا ثَلَاثًا قَالَ وَالْمُقَصِّرِينَ :

۱۶۱۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بِنِ اسْمَاعِيلَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ بِنِ اسْمَاعِيلَ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا حُلِّقَ رُءُوسُنَا وَأُتِيَ بَعْضُنَا بِرَشٍّ : ۱۶۱۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ قَصَّرْتُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَقِصٍ :

بَابُ ۸۹۔ تَفْصِيرُ الْمُتَمَتِّعِ بَعْدَ الْعُمْرَةِ ۱۶۱۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ حَدَّثَنَا مُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ أَخْبَرَنِي كُرَيْبٌ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ لَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ أَمَرَ أَصْحَابَهُ أَنْ يَطُوفُوا بِالْبَيْتِ وَيَلْتَمِصُوا الدَّمْدَمَةَ ثُمَّ يَحْلِقُوا وَيَقْصُرُوا :

باب ۱۰۹

الَّتِي يَذُرُّ فِي يَوْمِ النَّحْرِ وَقَالَ
أَبُو الرُّبَيْدِ عَنْ عَائِشَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَخْبَرَنِي صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الزِّيَارَةُ إِلَى النَّبِيِّ وَيَذْكُرُ
عَنْ أَبِي حَسَنَاتَيْنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كَانَ يَذُرُّ الْأَبْيَتَ أَيَّامَهُ مِنْ قَوْلِ
لَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا سُفْلَانُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
عَنْ تَائِفِ بْنِ أَبِي عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا
أَنَّ طَافَ طَوَافًا وَاحِدًا اشْتَرَى بِقِيلٍ ثَمَرًا
يَأْتِي مِنْهُ يَوْمَ النَّحْرِ وَرَفَعَهُ
عَبْدُ الرَّزَاقِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ

۱۰۹۔ قربانی کے طواف افاضہ ابو الزبیر نے عائشہ
اور ابن عباس رضی اللہ عنہم کے واسطے سے بیان کیا کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے طواف افاضہ (یوم نحر) رات
کو کیا تھا، ابوحسان سے بواسطہ ابن عباس رضی اللہ
عنه روایت کی جاتی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بین
اللہ کا طواف ایام منی میں کیا کرتے تھے ہم سے ابو نعیم
سے بیان کیا، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے
عبید اللہ نے ان سے نافع نے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے
صرف ایک طواف کیا، پھر قیلو کہ کیا اور منی آئے ان کی
سرا دیوم نحر سے تھی، عبدالرزاق نے اس حدیث کا رفع
(رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک) بھی کیا ہے، انہیں
عبید اللہ نے خبر دی تھی۔

۱۶۱۷۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَكِينٍ حَدَّثَنَا
اللَيْثُ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنِ الرَّغَزِ قَالَ
حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ عَائِشَةَ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ حَجَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَقْبَضَنَا يَوْمَ النَّحْرِ فَحَاضَتْ صَفِيَّةُ
فَارَادَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهَا مَا يُرِيدُ
الرَّجُلُ مِنْ أَهْلِهِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهَا
حَائِضٌ قَالَ حَاضَتْ تَتَاهَى قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفَاضَتْ
يَوْمَ النَّحْرِ قَالَ أَخْرَجُوا وَيَذْكُرُ عَنِ الْقَاسِمِ وَ
عُزُوقَةَ وَالْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَفَاضَتْ
صَفِيَّةُ يَوْمَ النَّحْرِ

۱۶۱۷۔ ہم سے یحییٰ بن یحییٰ نے حدیث بیان کی ان سے لیث نے حدیث
بیان کی ان سے جعفر بن ربیعہ نے ان سے الرغز نے بیان کیا کہ مجھ سے
ابو سلمہ بن عبدالرحمن نے حدیث بیان کی اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا
نے بیان کیا کہ ہم نے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج کیا
تو قربانی کے دن طواف افاضہ کیا لیکن صفیہ رضی اللہ عنہا حائضہ ہو گئیں
پھر آں حضور نے ان سے وہی چاہا جو شوہر اپنی بیوی سے چاہتا ہے
تو میں نے کہا کہ یا رسول اللہ! وہ حائضہ ہو گئی ہیں، آں حضور نے اس پر
فرمایا کہ انہوں نے تو ہمیں روک لیا پھر جب لوگوں نے کہا کہ یا رسول اللہ!
انہوں نے قربانی کے دن طواف افاضہ کر لیا تھا تو آپ نے فرمایا کہ پھر چلے چلو
قاسم، عروہ اور اسود سے بواسطہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے کہ
صفیہ رضی اللہ عنہا نے قربانی کے دن طواف افاضہ کیا تھا۔

۱۔ قربانی کے دن (یوم نحر) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے طواف کے سلسلے میں راویوں کا اختلاف ہے، بعض روایتوں میں ہے کہ دن ہی
میں آپ نے طواف کر لیا تھا اور بعض میں رات میں طواف کرنے کا ذکر ہے علامہ اور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ زیادہ واضح یہ بات
ہے کہ آپ نے ظہر کے بعد طواف کیا تھا۔ جسے بعض راویوں کے تصرف نے رات کو دیا، عربی کے بعض الفاظ ظہر کے بعد رات تک کے لئے بولے
جاتے ہیں، غالباً راویوں کے اشتباہ کی یہی وجہ ہوئی،

۲۔ یہ طواف یوم نحر کے بعد، نفلی تھا، طواف قدوم اور طواف افاضہ کے درمیان طواف کے ثبوت کا امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ انکار کرتے
ہیں لیکن یہ بھی نے اس کا اثبات کیا ہے۔

۱۰۹۱۔ شام ہونے کے بعد جس نے رمی کیا ذبح کرنے

سے پہلے سرمہ ڈیا بھول کر یا نادقیقت کی وجہ سے۔

۴۱۸۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی ان سے وہیبت حدیث بیان کی ان سے ابن طاووس نے حدیث بیان کی ان سے ان کے والد نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ذبح، سرمہ ڈانے، رمی کرنے اور ان میں بعض کو بعض پر شرعی ترتیب کے خلاف (مقدم اور مؤخر کرنے کے متعلق دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا کوئی حرج نہیں۔

۴۱۹۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی ان سے یزید بن زریع نے حدیث بیان کی ان سے خالد نے حدیث بیان کی ان سے عکرمہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے منیٰ میں پوچھا جاتا تھا اور آپؐ فرماتے تھے کہ کوئی حرج نہیں ایک شخص نے پوچھا تھا کہ میں نے ذبح کرنے سے پہلے سرمہ لیا ہے تو آپؐ نے (اس کے جواب میں یہی) فرمایا تھا کہ ذبح کر لو، کوئی حرج نہیں اور اس نے یہ بھی پوچھا تھا کہ میں نے رمی شام ہونے سے پہلے ہی کر لی، تو آپؐ نے فرمایا کوئی حرج نہیں، ۱۰۹۲۔ جمرہ کے پاس سواری پر بیٹھ کر مسد بتانا؛

باب ۱۰۹۱۔ اِذَا رَمَى بَعْدَهَا أَمْسَىٰ أَوْ

حَلَقَ قَبْلَ أَنْ يَذْبَحَ نَاسِيًا أَوْ جَاهِلًا،

۴۱۸۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ

حَدَّثَنَا وَهَيْبٌ حَدَّثَنَا ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ

ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِيلَ لَهُ فِي الذَّبْحِ وَالْعَاقِبِ وَالرَّحَى

وَالْقُدْوِيرِ وَالْمُتَاخِرِ فَقَالَ لَا حَرَجَ؛

۴۱۹۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا

يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنِ

ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ النَّبِيُّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسْأَلُ يَوْمَ التَّحْرِيمِ يَقُولُ

لَا حَرَجَ فَمَا سَأَلَهُ رَجُلٌ فَقَالَ حَلَقْتُ قَبْلَ أَنْ

أَذْبَحَ قَالَ أَذْبَحَ وَلَا حَرَجَ وَقَالَ رَمَيْتُ بَعْدَهَا

أَمْسَيْتُ فَقَالَ لَا حَرَجَ؛

باب ۱۰۹۲۔ الْفُتْيَا عَلَى الدَّابَّةِ

عِنْدَ الْجُمُرَةِ؛

۴۲۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ

أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ عِيسَى بْنِ

طَلْحَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَفَ فِي حُجَّةِ الْوَدَّاعِ فَيَقُولُ

يَسَّالُوكُمُ، فَقَالَ رَجُلٌ أَمْ أَشْعُرُ فَعَلَقْتُ

قَبْلَ أَنْ أَذْبَحَ قَالَ أَذْبَحَ حَرَجَ فَبَاءَ أَحْرَ فَقَالَ

لَمْ أَشْعُرُ فَتَحَرْتُ قَبْلَ أَنْ أَرْمِيَ قَالَ أَرْمِ

وَلَا حَرَجَ فَمَا سِئِلَ يَوْمَئِذٍ عَنْ شَيْءٍ قَدِمَ وَلَا

أُخِّرَ إِلَّا قَالَ أَفْعَلْتُ وَلَا حَرَجَ؛

۴۲۰۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انہیں مالک کے خردی، انہیں ابن شہاب نے انہیں عیسیٰ بن طلحہ نے انہیں عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حجۃ الوداع کے موقع پر (اپنی سواری) پر بیٹھے ہوئے تھے اور لوگ آپؐ سے سوال کئے جا رہے تھے ایک شخص نے کہا، میری سمجھ میں نہ آیا اور میں نے ذبح کرنے سے پہلے ہی سرمہ ڈیا، آپؐ نے فرمایا کوئی حرج نہیں ذبح کر لو، دوسرا شخص کیا اور پوچھا، مجھے خیال نہ رہا اور رمی سے پہلے ہی میں نے قربانی کر دی، آپؐ نے فرمایا، اب رمی کر لو، کوئی حرج نہیں، اس دن آپؐ سے جس چیز کی تقدیم و تاخیر کے متعلق بھی سوال ہوا تو آپؐ نے یہی فرمایا کہ کوئی حرج نہیں۔

اس عبارت سے صاف اور واضح طور پر یہی معلوم ہوتا ہے کہ مسائل سے ناواقفیت اور عموماً بلوی کی وجہ سے ان کی بعض جنایات معاف ہو گئی تھیں۔ اگرچہ عام حالات میں شریعت نے مسائل سے جہل اور ناواقفیت کا اعتبار نہیں کیا ہے، لیکن بعض حالات ایسے بھی ہیں جن میں ان کا اعتبار کیا گیا ہے۔

۱۶۲۱- ہم سے سعید بن یحییٰ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی، ان سے ابن جریر نے حدیث بیان کی، ان سے زہری نے حدیث بیان کی، ان سے عیسیٰ بن طلحہ نے اور ان سے عبد اللہ بن عمر بن العاص رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قربانی کے دن (حجۃ الوداع میں) خطبہ دے رہے تھے تو آپ وہاں موجود تھے، ایک شخص نے اس وقت کھڑے ہو کر پوچھا، میں اس خیال میں تھا کہ فلاں چیز فلاں سے پہلے ہے، پھر دہرا کر فرمایا، اور کہا کہ میرا خیال تھا کہ فلاں عمل فلاں سے پہلے ہے چنانچہ میں نے قربانی سے پہلے سر منڈا لیا، ارمی سے پہلے قربانی کر لی اور اسی طرح کے دوسرے سوالات آپ سے کئے گئے ان حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سب کے جواب میں یہی فرمایا کہ کوئی حرج نہیں کر لو، آپ سے اس دن جو بھی سوال ہوا سب کا جواب یہی تھا آپ کی طرف سے، کہہ کر لو کوئی حرج نہیں۔

۱۶۲۲- ہم سے اسحاق نے حدیث بیان کی، کہا کہ جیسے یعقوب بن ابراہیم نے خبر دی ان سے میرے والد نے حدیث بیان کی ان سے صالح نے ان سے ابن شہاب نے اور ان سے عیسیٰ بن طلحہ بن عبید اللہ نے حدیث بیان کی انہوں نے عبد اللہ بن عمر بن عاص رضی اللہ عنہما سے سنا، انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی سواری پر بیٹھے پھر پوری حدیث بیان کی اس کی متابعت معمر نے زہری کے واسطے سے کی ہے۔

۱۰۹۳- ایام منیٰ میں خطبہ۔

۱۶۲۳- ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے فضیل بن غزوان نے حدیث بیان کی ان سے عکرمہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہ قربانی کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ دیا۔ خطبہ میں آپ سے پوچھا، لوگو! آج کو نسا دن ہے، لوگ بولے، حرمت کا دن آپ نے پوچھا اور شہر کون سا ہے؟ لوگوں نے کہا، حرمت کا شہر۔ آپ نے پوچھا، یہ ہینہ کون سا ہے؟ لوگوں نے کہا، حرمت کا ہینہ، پھر آپ نے اس کے بعد فرمایا، بس تمہارا خون، تمہارے مال اور تمہاری عزت ایک دوسرے پر اسی طرح حرام ہے جیسے اس دن کی حرمت اس شہر اور اس ہینہ میں ہے، اس بات کو آپ نے باہر فرمایا، پھر مرد آسمان کی طرف اٹھا کہ کہا، اے اللہ! کیا میں نے

۱۶۲۱- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ حَدَّثَنَا ابْنُ الزُّهْرِيِّ عَنْ عِيْسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ وَبْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ شُعْبَةَ النَّسَبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ يَوْمَ النَّحْرِ فَقَامَ إِلَيْهِ رَجُلٌ فَقَالَ كُنْتُ أَصِيبُ أَنَّ كَذَا أَمَلْتُ كَذَا لَمْ أَفْعَلْ قَامَ الْآخَرُ فَقَالَ كُنْتُ أَصِيبُ أَنَّ كَذَا أَمَلْتُ كَذَا أَفْعَلْتُ قَبْلَ كَذَا أَفْعَلْتُ قَبْلَ أَنْ أَلْزَمَ لَحْوَتُ قَبْلَ أَنْ أَزِيحَ وَأَشْمَأُ لِيكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْعَلْ وَلَا تَحْرَجْ لَمْ يَنْفَعَكَ قَامَ سَائِلٌ يَوْمَئِذٍ عَنْ نَبِيِّهِ إِلَّا قَالَ أَفْعَلْ وَلَا تَحْرَجْ

۱۶۲۲- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ قَالَ أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ حَدَّثَنَا عِيْسَى بْنُ طَلْحَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ وَبْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ وَقَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى نَاقَتِهِمْ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ تَابَعَهُ مَعْمَرُ بْنُ الزُّهْرِيِّ

باب ۹۳- الْخُطْبَةُ أَيَّامَ مِنَى

۱۶۲۳- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ غَزْوَانَ حَدَّثَنَا عِكْرَمَةُ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ النَّاسَ يَوْمَ النَّحْرِ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ آتَى يَوْمَ هَذَا قَالُوا يَوْمَ حَرَامٍ قَالَ فَأَيُّ بَدَدٍ هَذَا قَالُوا بَدَدٌ حَرَامٌ قَالَ فَأَيُّ شَهْرٍ هَذَا قَالُوا شَهْرٌ حَرَامٌ قَالَ فَإِنَّ دِمَاءَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ وَأَعْرَاضَكُمْ عَلَيْكُمْ حَرَامٌ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هَذَا فِي بَدَدِكُمْ هَذَا فِي شَهْرِكُمْ هَذَا فَأَعَادَهَا وَرَأَاهُمْ رَفَعَ

ذیبرا پیغام) پہنچا دیا، اسے اللہ کیا میں نے پہنچا دیا، ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے اے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ وصیت اپنی تمام امت کے خطبے کے موجود (اور جاننے والے) غیر موجود (اور ناواقف لوگوں کو خدا کا پیغام، پہنچا دیں میرے بعد تم پھر منکر نہ بن جانا کہ ایک دوسرے کی گردنیں مارنے لگو۔

۶۲۴۔ ہم سے حفص بن عمر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھے عمرو نے خبر دی کہا کہ میں نے جابر بن زید سے سنا انہوں نے کہا کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سنا، آپ نے فرمایا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میدان عرفات میں اپنا خطبہ دے رہے تھے تو میں نے سنا تھا، اس کی متابعت ابن عیینہ نے عمرو کے واسطے کی ہے

۶۲۵۔ ہم سے عبد اللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے ابو عامر نے حدیث بیان کی ان سے قرہ نے حدیث بیان کی ان سے محمد بن سیرین نے کہا کہ مجھے عبد الرحمن بن ابی بکرہ نے اور ایک اور شخص نے جو میرے نزدیک عبد الرحمن سے بھی افضل ہے یعنی حمید بن عبد الرحمن نے خبر دی کہ ابو بکرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کے دن (جوز ایلان) میں خطبہ دیا۔ آپ نے پوچھا، معلوم ہے آج کو سا دن ہے؟ ہم نے عرض کی اللہ اور اس کا رسول زیادہ جانتے ہیں، اس پر آپ خاموش ہو گئے، اور ہم نے اس سے یہ نتیجہ نکالا کہ آپ اس دن کا کوئی اور نام رکھیں گے، لیکن آپ نے فرمایا کہ کیا یہ یوم نحر (قربانی کا دن) انہیں ہے؟ ہم بولے ضرور ہے پھر آپ نے پوچھا اور ہیمنہ کونسا ہے؟ ہم نے کہا اللہ اور اس کا رسول زیادہ جانتے ہیں آپ اس مرتبہ بھی خاموش ہو گئے اور ہمیں خیال ہوا کہ آپ ہیمنہ کا کوئی اور نام رکھیں گے لیکن آپ نے کہا، کیا یہ ذی الحجہ نہیں ہے؟ ہم بولے کیوں نہیں، پھر آپ نے پوچھا، اور یہ شہر کونسا ہے؟ ہم نے عرض کی اللہ اور اس کا رسول زیادہ جانتے ہیں اس مرتبہ بھی آپ اس طرح خاموش ہو گئے کہ ہم نے سمجھا کہ آپ کوئی اور نام رکھیں گے لیکن آپ نے فرمایا کہ یہ شہر حرام (البلدۃ الحرام) انہیں ہے؟ ہم نے عرض کی کیوں نہیں؟ ضرور ہے اس کے بعد آپ نے ارشاد فرمایا، بس تمہارا خون اور تمہارے مالی تم پر اسی طرح حرام ہیں جیسے اس دن کی حرمت اس ہیمنہ اور اس شہر میں ہے، تا آنکہ تم اپنے رب سے جا ملو، کیا میں نے پہنچا دیا؟ لوگوں نے کہا کہ ہاں آپ!

رَأْسَهُ فَقَالَ اللَّهُمَّ هَلْ بَلَغْتُ إِلَيْكَ هَذَا بَلَغْتُ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَوْلًا لِدِي تَفْسِي بِمَدِيَّةِ إِلَهِمَا تَوَصَّيْتُهُ إِلَى أُمَّتِهِ فَلْيَبْلِغْ الشَّاهِدَ الْغَائِبَ لَا تَرْجِعُوا بَعْدِي كَفَادًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ بِرِقَابِ بَعْضٍ

۶۲۴۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ زَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِخُطْبٍ يُعْرَفَاتٍ تَابَعَهُ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرُو

۶۲۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ حَدَّثَنَا قُزَّةٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي بَكْرَةَ وَرَجُلٌ أَفْصَلُ فِي تَفْسِي مِنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَمِيدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ خَطَبَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ النَّحْرِ قَالَ اتَذَرُونَنِّي أَتَى يَوْمِي هَذَا قُلْنَا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ فَسَكَتَ حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ سَيَسْتَبِيرُ بِغَيْرِ اسْمِهِ قَالَ أَلَيْسَ يَوْمَ النَّحْرِ قُلْنَا بَلَى قَالَ قَاتَى شَهْرٍ هَذَا قُلْنَا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ فَسَكَتَ حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ سَيَسْتَبِيرُ بِغَيْرِ اسْمِهِ فَقَالَ أَلَيْسَ ذُو الْحَجَّةِ قُلْنَا بَلَى قَالَ أَتَى بِكَيْدٍ هَذَا قُلْنَا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ فَسَكَتَ حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ سَيَسْتَبِيرُ بِغَيْرِ اسْمِهِ قَالَ أَلَيْسَتْ بِالْيَمَدَةِ الْعَرَامِ قُلْنَا بَلَى قَالَ قَاتَى وَمَا ذَكُّكُمْ وَأَمَّا ذَكُّكُمْ عَلَيْكُمْ حَرَامٌ كَحَرَامِ يَوْمِكُمْ هَذَا إِنْ شَهَرِكُمْ هَذَا إِنْ بَدَدِكُمْ هَذَا فِي يَوْمٍ تَلْفُونَ ذَبَكُمْ إِلَّا هَلْ بَلَغْتُ قَالُوا لَعَنَ قَالَ اللَّهُمَّ اشْهَدْ فَلْيَبْلِغْ الشَّاهِدَ الْغَائِبَ قُوبَ مُبْلِغٍ أَوْعَى مِنْ سَامِعٍ فَلَا تَرْجِعُوا بَعْدِي كَفَادًا

یَقُوبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ،
 دیں کیونکہ بہت سے لوگ جن تک یہ پیغام پہنچے گا، سننے والوں سے زیادہ (پیغام کو) محفوظ رکھنے والے ثابت ہوں گے، اور میرے بعد مگر
 نہ بن جائے کہ ایک دوسرے کی گردنیں مارنے لگو۔

۶۶۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا
 يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا عَاصِمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ
 زَيْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا
 قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ
 أَتَدْرُونَ أَمَّا يَوْمَ هَذَا قَالُوا اللَّهُ وَرَسُولُهُ
 أَعْلَمُ فَقَالَ يَا هَذَا يَوْمٌ حَرَامٌ فَتَدْرُونَ
 أَمَّا بَكْدٍ هَذَا قَالُوا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ
 بَكْدٍ حَرَامٌ أَتَدْرُونَ أَمَّا شَهْرٌ هَذَا قَالُوا
 اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ شَهْرٌ حَرَامٌ قَالَ يَا
 اللَّهُ حَرَامٌ عَلَيْكُمْ دِمَاءُكُمْ وَأَمْوَالُكُمْ وَأَنْفُسُكُمْ
 كَعَدَمَةِ يَوْمِكُمْ هَذَا فِي شَهْرِ كُمْ هَذَا فِي بَكْدِكُمْ
 هَذَا وَقَالَ هَذَا ابْنُ الْغَزَّيْنِ أَخْبَرَنِي تَارِفُ بْنُ
 أَبِي عُمَرَ وَقَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 يَوْمَ النَّحْرِ بَيْنَ الْجَمَرَاتِ فِي الْحَجَّةِ الَّتِي حَجَّ
 بِهَا وَقَالَ هَذَا يَوْمُ الْحَجِّ الْأَكْبَرِ فَطَفِقَ
 النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللَّهُمَّ
 أَشْهَدُ وَدَعَمَ النَّاسُ فَقَالُوا هَذَا حَجَّةُ الْوَدَاعِ

باب ۱۰۹۴۔ هَلْ يَبِينُ أَصْحَابُ

الِاسْتِغَايَةِ أَوْ غَيْرُهُمْ بِمَكَّةَ لِبَابِي مَعِي

۶۶۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ
 مَيْمُونٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَكُوفٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
 عَنْ تَارِفِ بْنِ أَبِي عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ
 رَخَّصَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَجَّ وَحَدَّثَنَا
 يَحْيَى بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ أَخْبَرَنَا
 ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ عَنْ تَارِفِ بْنِ

۶۶۶۔ ہم سے محمد بن مثنیٰ نے حدیث بیان کی ان سے یزید بن ہارون
 نے حدیث بیان کی، انہیں عاصم بن محمد بن زید نے خبر دی انہیں ان کے
 والد نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ
 علیہ وسلم نے منیٰ میں فرمایا، معلوم ہے، آج کو شادان ہے؛ لوگوں نے
 کہا کہ اللہ اور اس کے رسول زیادہ جانتے ہیں، ان حضور نے فرمایا، یہ
 حرمت کا دن ہے اور یہ بھی معلوم ہے کہ یہ کونسا شہر ہے؛ لوگوں نے
 کہا اللہ اور اس کا رسول زیادہ جانتے ہیں آپ نے فرمایا یہ حرمت کا شہر
 ہے اور معلوم ہے، یہ کونسا مہینہ ہے؛ لوگوں نے کہا اللہ اور اس کے رسول
 زیادہ جانتے ہیں، ان حضور نے فرمایا کہ یہ حرمت کا مہینہ ہے، پھر فرمایا کہ
 اللہ تعالیٰ نے تمہارا خون، تمہارا مال اور عزت ایک دوسرے پر (ناحق)
 اس طرح حرام کر دی ہے جیسے اس دن کی حرمت اس مہینہ اور شہر میں ہے
 ہشام بن غازی نے کہا کہ مجھے نافع نے ابن عمر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے خبر
 دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حجۃ الوداع میں قربانی کے (یوم نحر)
 جمرات کے درمیان کھڑے تھے اور فرمایا تھا کہ یہ (قربانی کا دن) حج اکبر
 کا دن ہے۔ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم یہ فرمانے لگے کہ اے اللہ گواہ
 رہنا، ان حضور نے لوگوں کو اس موقع پر چونکہ وداع کیا تھا اس لئے لوگوں
 نے کہا یہ حجۃ الوداع ہے۔

۱۰۹۴۔ کیا پانی پلانے والے یا ان کے علاوہ کوئی منیٰ

کی راتوں میں مکہ میں رہ سکتا ہے۔؟

۶۶۷۔ ہم سے محمد بن عبید بن میمون نے حدیث بیان کی ان سے یحییٰ
 بن یونس نے حدیث بیان کی ان سے عبید اللہ نے ان سے نافع نے اور
 ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے
 رخصت کیا۔ ح اور ہم سے یحییٰ بن موسیٰ نے حدیث بیان کی ان سے محمد
 بن بکر نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے نافع نے حدیث بیان کی انہیں ابن
 جریج نے خبر دی، انہیں عبد اللہ نے خبر دی، انہیں نافع نے اور انہیں ابن
 سلمہ ابن جرحمہ اللہ علیہ نے کہا ہے کہ وہ علماء یہ کہتے ہیں کہ حج اکبر کا دن قربانی کا دن ہے، ان کی دلیل حدیث کا یہ ذکر ابھی ہے۔

باب ۱۰۹۷۔ رَفَعِيَ الْجَبَارِيسُ بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ،
كَذَلِكَ ابْنُ عَسَافٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

۱۶۳۰۔ **حَدَّثَنَا** حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا
شُعْبَةُ بْنُ الْعَلَاءِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ أَتَانِي
إِلَى الْجَمْرَةِ الْكُبْرَى وَجَعَلَ الْبَيْتَ عَنْ يَسَارِهِ وَوَضَعِي
عَنْ يَمِينِهِ وَرَفَعِي بِسَبْعٍ وَقَالَ هَكَذَا رَفَعِيَ الَّذِي
أُنْزِلَتْ عَلَيْهِ سُورَةُ الْبَقَرَةِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

باب ۱۰۹۸۔ مَن رَفَعِي جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ
فَجَعَلَ الْبَيْتَ عَنْ يَسَارِهِ:

۱۶۳۱۔ **حَدَّثَنَا** آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا
الْعَلَاءُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ
أَنَّهُ حَجَّ مَعَ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَرَأْفَةِ بَنِي
الْجَمْرَةِ الْكُبْرَى بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ فَجَعَلَ الْبَيْتَ
عَنْ يَسَارِهِ وَوَضَعِي عَنْ يَمِينِهِ ثُمَّ قَالَ هَذَا
مَقَامُ الَّذِي أُنْزِلَتْ عَلَيْهِ سُورَةُ الْبَقَرَةِ:

باب ۱۰۹۹۔ يَكْتَبُ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ تَالَهُ
ابْنُ عَسَافٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

۱۶۳۲۔ **حَدَّثَنَا** مُسَدَّدٌ عَنْ عَبْدِ الْوَهَّابِ
حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ سَمِعْتُ الْحَجَّاجَ يَقُولُ
عَلَى الْيُسْبَرِ السُّورَةُ الَّتِي يُذَكَّرُ فِيهَا الْبَقَرَةُ
وَالسُّورَةُ الَّتِي يُذَكَّرُ فِيهَا آلُ عِمْرَانَ وَالسُّورَةُ
الَّتِي يُذَكَّرُ فِيهَا الْيَسَاءُ قَالَ قَدْ كَرْتُ لِإِبْرَاهِيمَ
فَقَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ يَزِيدَ أَنَّهُ
كَانَ مَعَ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ حِينَ رَفَعِي
جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ فَاسْتَبْطَنَ الْوَادِيَّ حَتَّى إِذَا حَاضَى
بِالشَّجَرَةِ اعْلَوْصَهَا فَرَفَعِي بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ يُكْتَبُ

۱۰۹۷۔ رمی جبارسات کنکریوں سے اسی کی روایت ابن
عمر رضی اللہ عنہما نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے
کی ہے:

۱۶۳۰۔ ہم سے حفص بن عمر نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث
بیان کی ان سے حکم نے ان سے ابراہیم نے ان سے عبد الرحمن بن یزید
نے کہ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ جمرہ کے پاس عقبہ پہنچے تو بیت اللہ
آپ کے بائیں طرف تھا اور منی دائیں طرف، پھر سات کنکریوں سے
رمی کی اور فرمایا کہ ذات پر سورۃ بقرہ نازل ہوئی تھی اس نے بھی اسی
طرح رمی کی تھی، صلی اللہ علیہ وسلم۔

۱۰۹۸۔ جس نے جمرہ عقبہ کی رمی کی تو بیت اللہ اس
کی دائیں طرف تھا:

۱۶۳۱۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان
کی، ان سے حکم نے حدیث بیان کی ان سے ابراہیم نے ان سے عبد الرحمن
بن یزید نے کہ انہوں نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے ساتھ حج کیا انہوں
نے دیکھا کہ جمرہ عقبہ کی سات کنکریوں کے ساتھ رمی کے وقت آپ نے
بیت اللہ کو تو اپنی بائیں طرف کر لیا اور منی کو دائیں طرف، پھر فرمایا کہ یہی
ان کا بھی مقام تھا جن پر سورۃ بقرہ نازل ہوئی تھی۔

۱۰۹۹۔ ہر کنکری مارتے وقت تیکر کہنی چاہیے، اس
کی روایت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ
وسلم سے کی ہے۔

۱۶۳۲۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی ان سے عبد الوہاب نے حدیث
بیان کی ان سے الأعمش نے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے حجج سے سنا
وہ منبر پر کہہ رہا تھا وہ سورہ جس میں بقرہ (گلے کا ذکر آیا ہے)، وہ
سورہ جس میں آل عمران کا ذکر آیا ہے وہ سورہ جس میں نساء (عورتوں کا
ذکر آیا ہے) انہوں نے بیان کیا کہ میں نے اس کا ذکر ابراہیم خفی رحمۃ اللہ
علیہ سے کیا تو انہوں نے فرمایا کہ مجھ سے عبد الرحمن بن یزید نے حدیث
بیان کی کہ جب ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے جمرہ عقبہ کی رمی کی تو وہ ان
کے ساتھ تھے اس وقت وہ وادی کے نشیب میں اتر گئے اور جب درخت
کے (جو اس زمانہ میں وہاں پر تھا) مقابل ہو گئے تو اس کے سامنے ہو کر سات

مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ ثُمَّ قَالَ مِنْ هُمَا وَالَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ قَامَ الْوَدِيُّ أَلْوَتْ عَلَيْهِ سُورَةُ الْبَقَرَةِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

باب - مَنْ دَخَلَ جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ

وَلَمْ يَقِفْ قَالَهُ ابْنُ عُثْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا - عَنِ الْقَتِيبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

۱۶۳۳- حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا طَلْحَةُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ الْوَحْقِ عَنْ سَالِمٍ عَنْ ابْنِ عُثْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ كَانَ يَزِي الْجَمْرَةَ الْاُدْنَى بِسَبْعِ حَصَاةٍ يَتَكَبَّرُ عَلَى أَكْثَرِ كُلِّ حَصَاةٍ ثُمَّ يَتَقَدَّمُ حَتَّى يُسْهِلَ قِيَمُومٌ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ قِيَمُومٌ طَوِيلٌ وَيَدْعُو وَيَزُقُّ يَدَيْهِ ثُمَّ يَزِي الْوُسْطَى ثُمَّ يَأْخُذُ ذَاتَ الْاِشْتَالِ قِيَمُومٌ وَيَقُومُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ قِيَمُومٌ طَوِيلٌ وَيَدْعُو وَيَزُقُّ يَدَيْهِ ثُمَّ يَزِي جَمْرَةَ ذَاتَ الْعَقَبَةِ مِنْ بَطْنِ الْوَادِي وَلَا يَقِفُ عِنْدَهَا ثُمَّ يَنْصَرِفُ قِيَمُومٌ هَكَذَا رَأَيْتُ الشَّيْخَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُهُ :

باب - رَفْعُ الْيَدَيْنِ عِنْدَ جَمْرَةِ الْاُدْنَى وَالْوُسْطَى :

۱۶۳۴- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي أَخِي عَنْ سُكَيْتَانَ عَنْ يُونُسَ بْنِ يَزِيدٍ عَنْ ابْنِ شُمَّانٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ ابْنِ عُثْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ يَزِي الْجَمْرَةَ

کنگڑیوں سے رمی کی، ہر کنگڑی کے ساتھ تکبیر کہتے جاتے تھے، پھر فرمایا جس ذات کے سوا کوئی معبود نہیں، یہیں وہ ذات بھی کھڑی ہوئی تھی (رمی عقبہ کے لئے) جس پر سورہ بقرہ نازل ہوئی تھی۔ صلی اللہ علیہ وسلم ۱۱۰۰- (جس نے جمرہ عقبہ کی رمی کی اور وہاں ٹھہرا نہیں اس کی روایت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے کی ہے۔

۱۶۳۳- ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے حدیث بیان کی ان سے طلحہ بن یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے یونس نے زہری کے واسطے سے حدیث بیان کی ان سے سالم نے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما قریب کے جمرہ کی رمی سات کنگڑیوں کے ساتھ کرنے اور ہر کنگڑی کے ساتھ تکبیر کہتے تھے پھر آگے بڑھتے اور ایک ہموار زمین پر پہنچ کر قبلہ رو کھڑے ہو جاتے اسی طرح دیر تک کھڑے، ہاتھ اٹھا کر دعا کرتے رہتے پھر جمرہ وسطی (درمیان) یا دوسرے جمرہ پر آ کر رمی کرنے، پھر بائیں طرف بڑھتے اور ایک ہموار زمین پر قبلہ رو کھڑے ہو جاتے، یہاں بھی دیر تک ہاتھ اٹھا کر دعائیں کرنے رہتے اس کے بعد بطن وادی سے جمرہ عقبہ کی رمی کرتے۔ اس کے بعد آپ کھڑے نہ ہونے بلکہ واپس چلے آتے تھے، آپ فرماتے تھے کہ میں نے بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح کرتے دیکھا تھا۔

۱۱۰۲- پہلے اور دوسرے جمرہ کے پاس ہاتھ اٹھانا،

۱۶۳۴- ہم سے اسماعیل بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے میرے بھائی نے حدیث بیان کی ان سے سلیمان نے ان سے یونس بن یزید نے ان سے ابن شہاب نے ان سے سالم بن عبد اللہ نے کہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما پہلے جمرہ کی رمی سات کنگڑیوں کے ساتھ کرتے تھے

سے یہ ظالم حجاج بن یوسف کا واقعہ ہے۔ اس کے خیال میں سورتوں کی نسبت کسی نام وغیرہ کی طرف، جیسے سورہ بقرہ، سورہ آل عمران وغیرہ صحیح نہیں تھی۔ المش نے اس سے حدیث کی روایت نہیں کی بلکہ اس کے ایک غلط خیال کی نشاندہی کرنا چاہتے ہیں، جب انہوں نے اس کا ذکر ابراہیم غفری سے کیا تو آپ نے اس کی تردید کی کہ خود ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے سورہ بقرہ کے نام کے ساتھ روایت کی اور اس کی مثالیں تو بہت ہیں۔

یعنی بوجہ غیف کی طرف سے قریب ہے۔ یوم نحر کے دوسرے دن یہ سب سے پہلے رمی جمرہ ہے۔

۱۱۰۴۔ رمی جمار کے بعد خوشبو، اور طوافِ افاضہ سے پہلے سر منڈانا :

۱۶۳۵۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی ان سے عبدالرحمن بن قاسم نے حدیث بیان کی اور انہوں نے اپنے والد سے سنا، وہ اپنے دور میں سب سے زیادہ صاحبِ فضیلت تھے، ان کا بیان تھا کہ میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے سنا وہ فرماتی تھیں کہ میں نے خود اپنے ہاتھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے، جب آپ نے احرام باندھنا چاہا، خوشبو لگائی تھی اسی طرح حلال ہونے کے لئے بھی جب آپ نے طواف سے پہلے حلال ہونا چاہا تھا، آپ نے ہاتھ پھیل کر (خوشبو لگانے کی کیفیت بتائی)

۱۱۰۵۔ طوافِ وداع :

۱۶۳۶۔ ہم سے سعد بن زید نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی ان سے ابن طاووس نے ان سے ان کے والد نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ لوگوں کو اس کا حکم تھا کہ ان کا اطری وقت بیت اللہ کے ساتھ ہو (یعنی طواف کریں) البتہ حائلہ سے یہ معاف ہو گیا تھا :

۱۶۳۷۔ ہم سے اصبح بن فرج نے حدیث بیان کی انہیں ابن وہب نے خبر دی انہیں عمرو بن عمار نے انہیں قتادہ نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہرِ عصر، مغرب اور عشاء پڑھی پھر عقوڈی دیر کے لئے محصب میں سو رہے اس کے بعد سوار ہو کر بیت اللہ کی طرف تشریف لے گئے، اور طواف کیا اس روایت کی متابعت لیث نے کی ہے ان سے خالد نے حدیث بیان کی ان سے سعید نے ان سے قتادہ نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے والد سے۔

۱۱۰۶۔ طوافِ افاضہ کے بعد اگر نورتِ حائفہ ہو گئی ؟

سہ طواف و راع احناف کے یہاں واجب ہے لیکن حائفہ اور نفاس پر واجب نہیں ہے ابن عمر رضی اللہ عنہ کا پہلے یہ فتویٰ تھا کہ حائفہ اور نفاس کو انتظار کرنا چاہیئے، پھر جب حیض اور نفاس کا خون بند ہو جائے تو طواف کرنے کے بعد واپس ہونا چاہیئے لیکن جب انہیں بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حدیث معلوم ہوئی تو اپنے مسلک سے انہوں نے رجوع کر لیا تھا۔

باب ۱۰۳۔ الطَّيْبُ بَعْدَ رَمِي الْجَمَارِ وَالتَّلَاقُ قَبْلَ الْإِقَاصَةِ :

۱۶۳۵۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْقَاسِمِ أَنَّ سَمِعَ أَبَاهُ وَكَانَ أَفْضَلَ أَهْلِ زَمَانِهِ يَقُولُ سَمِعْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا تَقُولُ طَيَّبْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْ هَاتَيْنِ حِينَ أَخَذَهُ وَلِحَتَيْهِ حِينَ أَهَلَ قَبْلَ أَنْ يَطُوفَ وَبَسَطَتْ يَدَيْهَا :

باب ۱۰۵۔ طَوَافُ الْوَدَاعِ :

۱۶۳۶۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ أُمِرَ النَّاسُ أَنْ يَكُونُوا إِخِرُ عَمَلِهِمْ بِالْبَيْتِ إِلَّا أَنَّهُ خُفِفَ عَنِ الْغَائِلِ :

۱۶۳۷۔ أَصْبَحَ بْنُ فَرَجٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ عَمْرٍو بْنِ عَمَارٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ حَدَّثَنَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الْفَجْرَ وَالْعَصْرَ وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ ثُمَّ رَقَدَ رَقْدًا بِالْمَحْصَبِ ثُمَّ رَأَيْتُ الْبَيْتَ قَطَافٍ يَمْ تَابِعُهُ النَّبِيُّ حَدَّثَنِي خَالِدٌ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ أَنَّ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ حَدَّثَهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

باب ۱۰۶۔ إِذَا حَاضَتِ الْمَرْأَةُ بَعْدَ مَا فَاغَتْ :

۱۶۳۸۔ حَدَّثَنَا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يُسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ صَفِيَّةَ بِنْتَ حُصَيٍّ الْكَلْبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَامِصَتْ قَدْ تَوَضَّعَتْ ذَلِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَحَارِصْتُنَا هِيَ قَالُوا إِنَّهَا قَدْ أَفَاضَتْ قَالَتْ فَلَا إِذَا

۱۶۳۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو ثَعْمَانٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ يَكْرِيمَةَ أَنَّ أَهْلَ الْمَدِينَةِ سَأَلُوا ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ امْرَأَةٍ طَأَتْ ثَمْرًا حَامِصَتْ قَالَتْ لَهُمْ تُنْفِرُوا قَالُوا لَا تَأْكُلُ يَقُولُكَ وَتَدْعِي قَوْلَ زَيْدٍ قَالَتْ إِذَا قَدْ مَشَرَّ السَّيِّئَةُ فَسَلُّوا فَقَدْ مَوَّ السَّيِّئَةُ فَسَلُّوا كَمَا كَانَ فَيَسْتَنْ سَأَلُوا أُمَّ سُلَيْمٍ قَدْ كَثُرَتْ حَدِيثُ صَلَافَةِ رَدَاةُ خَالِدٍ وَفَسَادَةُ عَنْ يَكْرِيمَةَ

نو پڑھا، جن اکابر سے پوچھا گیا تھا ان میں ام سلیم رضی اللہ عنہا بھی تھیں اور انہوں نے (ان کے جواب میں وہی) ام المؤمنین حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کی حدیث بیان کی اس حدیث کی روایت خالد اور قتادہ نے بھی عکرمہ کے واسطے سے کی ہے۔

۱۶۴۰۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا وَهْبٌ ابْنُ حَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ رُحِمْتُ لِلْعَاقِصِ أَنْ تُنْفِرَ إِذَا أَفَاضَتْ قَالَتْ وَسَيَعْتُ ابْنُ عُمَرَ يَقُولُ إِنَّهَا لَا تُنْفِرُ لَمْ تَسِفْتُهُ يَقُولُ بَعْدَ ذَلِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَحِمْتُ لَمْ تَقُ

سے چونکہ آپ طواف افاضہ کر چکی تھیں اور صرف طواف وداع باقی تھا، اس لئے آپ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پھر رکنے کا کوئی ضرورت نہیں کیونکہ طواف وداع حائضہ پر واجب نہیں

۱۶۳۸۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی انہیں مالک نے خبر دی انہیں عبد الرحمن بن قاسم نے انہیں ان کے والد نے، اور انہیں عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ صفیہ بنت حوی رضی اللہ عنہا (حجۃ الوداع کے موقع پر) حائضہ ہو گئیں تو میں نے اس کا ذکر آپ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا، آپ نے فرمایا کہ پھر تو یہ ہمیں روکیں گی لیکن لوگوں نے کہا انہوں نے طواف افاضہ کر لیا ہے تو آپ نے فرمایا کہ پھر نہیں۔

۱۶۳۹۔ ہم سے ابو الثعمان نے حدیث بیان کی ان سے حماد نے حدیث بیان کی ان سے ابوبانے، ان سے عکرمہ نے کہ مدینہ کے لوگوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ایک عورت کے متعلق پوچھا جو طواف کرنے کے بعد حائضہ ہو گئی تھیں، آپ نے انہیں بتایا کہ (انہیں طہرے کی ضرورت نہیں بلکہ) چلی جائیں لیکن پوچھنے والوں نے کہا کہ ہم ایسا نہیں کریں گے کہ آپ کی بات پر عمل تو کریں اور زید رضی اللہ عنہ کی بات چھوڑ دیں ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جب تم مدینہ واپس جاؤ تو اس کے متعلق (اکابر صحابہ سے) پوچھا، چنانچہ جب یہ لوگ آئے تو پوچھا، جن اکابر سے پوچھا گیا تھا ان میں ام سلیم رضی اللہ عنہا بھی تھیں اور انہوں نے (ان کے جواب میں وہی) ام المؤمنین حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کی حدیث بیان کی اس حدیث کی روایت خالد اور قتادہ نے بھی عکرمہ کے واسطے سے کی ہے۔

۱۶۴۰۔ ہم سے مسلم نے حدیث بیان کی ان سے وہیب نے حدیث بیان کی، ان سے ابی طاؤس نے حدیث بیان کی ان سے ان کے والد نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ عورت کو اس کی اجازت ہے کہ اگر وہ طواف افاضہ (طواف زہارت) کر چکی ہو اور پھر طواف وداع سے پہلے حیض آجائے تو (راپے گھر) واپس چلی جائے اس کے بعد میں نے ان سے سنا، آپ فرماتے تھے کہ بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کو اس کی اجازت دی تھی۔

۱۶۴۱۔ ہم سے ابو الثعمان نے حدیث بیان کی ان سے ابو حازم نے حدیث بیان کی ان سے منصور نے ان سے ابراہیم نے ان سے اسود نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کی کہ ہم بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے

سے چونکہ آپ طواف افاضہ کر چکی تھیں اور صرف طواف وداع باقی تھا، اس لئے آپ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پھر رکنے

مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا تَرَى إِلَّا
الْحَجَّ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَطَافَ
بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَلَمْ يَحِلَّ وَكَانَ
مَعَهُ الْهَذِي قَطَافٌ مِّنْ كَانٍ مَّعَهُ وَمِنْ تَسَاوٍ
وَأَصْحَابِهِ وَحَلَّ مِنْهُمْ مَن كَرِهَ يَكُونُ مَعَهُ الْهَذِي
فَعَاظَتْهُ حَتَّى تَسْلُكَنَا وَمِنَّا سَكِنًا وَمِنْ حِجَّتِنَا فَلَمَّا
كَانَ لَيْلَةُ الْحَضْبَةِ لَيْلَةُ النَّفْرِ قَالَتْ يَا رَسُولَ
اللَّهِ كُلِّ أَصْحَابِكَ يَزْجِعُ بِحِجِّهِ وَعُسْرِيَا غَيْرِي قَالَ
مَا كُنْتُ تَطُوفِي بِالْبَيْتِ لَيْلِي قَدِمْنَا قُلْتُ لَا قَالَ
فَاخْرُجِي مَعَ أَخِيَّ إِلَى الشَّعْبِ فَاهْلِي بِعُسْرِيَا
وَمَوْعِدُكَ مَكَانٌ كَذَا وَكَذَا فَخَرَجَتْ مَعَ قَبِيلِ الْغَنِي
إِلَى الشَّعْبِ فَاهْلَتْ بِعُسْرِيَا وَخَاصَتْ صَفِيَّةُ
بُنْتُ حُثَيْ قَالَتْ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَقَرِي حَافِي إِيَّاكَ لَحَابِسْتُنَا أَمَا كُنْتُ طُفْتُ
يَوْمَ النَّحْرِ قَالَتْ بَلَى قَالَ فَلَا بَأْسَ إِنْغَرِي فَلَقِيَنَّهُ
مُصْحِدًا عَلَى أَهْلِ مَكَّةَ وَأَنَا مُنْهَبِطَةٌ وَأَنَا
مُصْحِدَةٌ وَهُوَ مُنْهَبِطٌ قَالَ مُسَدَّدٌ قُلْتُ لَا
تَابَعَهُ بِحَدِيثٍ عَنْ مُنْصَوِّرٍ فِي قَوْلِهِ لَا

ہمارا مقصد حج کے سوا اور کچھ نہ تھا، پھر جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
(مکہ) پہنچے تو آپ نے بیت اللہ کا طواف اور صفا اور مروہ کی سعی کی لیکن
ان افعال کے بعد آپ حلال نہیں ہوئے کیونکہ آپ کے ساتھ بدی تھی
آپ کے ساتھ آپ کی ازواج اور اصحاب نے بھی طواف کیا اور جن کے ساتھ
بدی نہیں تھی وہ (اس طواف) سعی کے بعد حلال ہو گئے لیکن عائشہ
رضی اللہ عنہا حائضہ ہو گئی تھیں سب نے اپنے حج کے تمام مناسک ادا
کر لئے تھے پھر جب لیلۃ حصبہ یعنی روانگی کی رات آئی تو عائشہ رضی اللہ
عنہا نے عرض کی، یا رسول اللہ! آپ کے تمام اصحاب حج اور عمرہ دونوں
کر کے جا رہے ہیں صرف میں اس سے محروم ہوں اس حضور صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا اچھا جب ہم آئے تھے تو تم جیہنی کی وجہ سے بیت اللہ کا طواف
نہیں کر سکتی تھیں؟ میں نے کہا کہ نہیں آپ نے فرمایا کہ پھر اپنے بھائی کے
ساتھ تیغیم چلی جانا اور وہاں سے عمرہ کا احرام باندھنا اور عمرہ کرنا، ہم
تمہارا فلاں جگہ انتظار کریں گے، چنانچہ میں عبدالرحمن (اپنے بھائی) کے
ساتھ تیغیم چلی گئی اور وہاں سے عمرہ کا احرام باندھا۔ اسی طرح صفیہ
بنت حمی رضی اللہ عنہا بھی حائضہ ہو گئی تھیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
نے انہیں (ازراہ محبت) فرمایا عقری حلقی، تم تو ہمیں روک لو گی، کیا قربانی
کے دن طواف نہیں کیا تھا؟ انہوں نے کہا کہ کیا تھا، اس پر آنحضورؐ نے
فرمایا کہ پھر کوئی حرج نہیں۔ چلی چلو، میں جب آنحضورؐ تک پہنچی تو آپ
مکہ کے بالائی علاقہ پر چڑھ رہے تھے اور میں اتر رہی تھی یا دیہ کہا کہ میں چڑھ رہی تھی اور حضورؐ اتر رہے تھے، مسد د نے روایت کی، میں
در رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پوچھنے پر، ہاں کے بولے) نہیں ہے اس کی متابعت جریر نے منصور کے واسطے سے "نہیں" کے ذکر میں

کی ہے۔

باب ۱۰۷۔ مَنِ صَلَّى الْعَصْرَ يَوْمَ

النَّفْرِ بِإِزْبَاطٍ

۱۴۴۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا
إِسْحَاقُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ
عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُقَيْعٍ قَالَ سَأَلْتُ أَسَدَ
بْنَ مَالِكٍ أَخْبَرَنِي بِشَيْءٍ عَقَلْتُهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آيَتُنْ صَلَّى تَطْهَرُ يَوْمَ النَّوْزَةِ
قَالَ بِشَيْءٍ قُلْتُ قَائِلُنْ صَلَّى الْعَصْرَ يَوْمَ النَّفْرِ

۱۰۷۔ جس نے روزِ نگی کے دن عصر کی نماز بطح میں پڑھی

۱۴۴۲۔ ہم سے محمد بن ثنی نے حدیث بیان کی ان سے اسحاق بن یوسف
نے حدیث بیان کی ان سے سفیان ثوری نے حدیث بیان کی، ان سے
عبدالعزیز بن رفیع نے بیان کیا کہ میں سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے
پوچھا کہ آپ مجھے وہ حدیث سنائیے جو آپ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سے یاد ہو کہ نرویدہ کے دن ظہر کی نماز آں حضورؐ نے کہاں پڑھی تھی انہوں
نے کہا کہ منی میں۔ میں نے پوچھا اور روانگی کے دن عصر کہاں پڑھی تھی

قَالَ بِلَا بَطِيحٍ أُنْعَلُ كَمَا يُفْعَلُ أَمْرًا ذَكَ :

انہوں نے فرمایا کہ بطح میں ، اور تم اسی طرح کرو جس طرح تم تمہارے احکام کرتے ہیں۔

۱۶۴۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمُتَعَالِ بْنِ طَالِبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ أَنَّ قَتَادَةَ حَدَّثَهُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ حَدَّثَهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ صَلَّى الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ وَرَكَدَ رَكَدَةً بِلَا مُحْصَبٍ ثُمَّ رَأَى كِبَ إِلَى الْبَيْتِ نَطَاقَ بِهِ :

۱۶۴۳۔ ہم سے عبدالمتمعال بن طالب نے حدیث بیان کی ان سے وہب نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھے عمرو بن حارث نے خبر دی ، ان سے قتادہ نے حدیث بیان کی اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ ظہر ، عصر ، مغرب اور عشاء نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھی اور حضورؐ نے دیر کے لئے محصب میں سو رہے پھر بیت اللہ کی طرف سوار ہو کر گئے اور طواف کیا۔

بَابُ ۱۱۰۸ الْمُحْصَب :

۱۶۴۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ إِنَّمَا كَانَ مَنُزِلٌ يَقُولُهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَكُونَ أَسْمَعُ يَحُدُّوْجِهَ تَعْنِي بِلَا بَطِيحٍ :

۱۱۰۸۔ محصب : ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی ، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی ، ان سے ہشام نے ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ آن حضور صلی اللہ علیہ وسلم یہاں اس لئے اترے تھے تاکہ آسانی کے ساتھ وہاں سے نکل سکیں ، آپ کی مروا بطح میں اترنے سے تھی :

۱۶۴۵۔ حَدَّثَنَا عَيْبِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ عَمْرُو عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ لَيْسَ التَّحْصِيبُ بِشَيْءٍ إِنَّمَا هُوَ مُنْزِلٌ نَزَلَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

۱۶۴۵۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی ، ان سے عمرو نے عطاء کے واسطے سے بیان کیا اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ محصب میں اترنے کی کوئی حقیقت نہیں ، یہ تو صرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قیام کی جگہ تھی :

بَابُ ۱۱۰۹ التَّوَلَّى بِذِي طَوًى قَبْلُ :

أَنْ يَدْخُلَ مَكَّةَ وَالْمَكَّةَ بِلَا بَطِيحٍ الَّتِي يَذِي الْكَنْبَةَ إِذَا رَجَعَ مِنْ مَكَّةَ ۱۶۴۶۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي هَيْثَمٍ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا أَبُو مُسْرَةَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ تَارِيعِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا كَانَ يَبِيْتُ بِذِي طَوًى بَيْنَ الْغَنِيَّتَيْنِ ثُمَّ يَدْخُلُ رِجْلَهُ

۱۱۰۹۔ مکہ میں داخلہ سے پہلے ذی طوی میں قیام اور

مکہ سے واپسی میں ذی الحلیفہ کے بطحاء میں قیام :

۱۶۴۶۔ ہم سے ابراہیم بن منذر نے حدیث بیان کی ان سے ابو عمرو نے حدیث بیان کی ، ان سے موسیٰ بن عقبہ نے حدیث بیان کی ان سے تاریع نے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما ذی طوی کی دونوں پہاڑیوں کے درمیان رات گزارتے تھے اور پھر اس پہاڑی سے ہو کر گزرتے تھے جو مکہ کے بالائی

سے یعنی محصب میں آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بعض وقت آسانیوں کے خیال سے قیام کیا تھا اور نہ یہاں کا قیام نہ ضروری ہے اور نہ اس کا افعال حج سے کوئی تعلق ہے :

حصہ میں ہے۔ جب کہ حج یا عمرہ کے ارادہ سے آتے تو اپنا اونٹ صرف مسجد کے دروازہ پر جا کر بٹھاتے۔ پھر حجر اسود کے پاس آتے اور یہیں سے طواف شروع کرتے، طواف سات چکروں میں ختم ہوتا جس کے تین میں رمل ہوتا اور چار میں معمولی کے مطابق چلتے۔ طواف کے خاتمہ پر دو رکعت نماز پڑھتے، پھر اپنی قیامگاہ پر واپس ہونے سے پہلے صفا اور مروہ کی سعی کرتے۔ جب حج یا عمرہ (کر کے مدینہ) واپس ہوتے تو دو خلیفہ کے بطحا میں سواری بٹھاتے، جہاں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی (مکہ سے مدینہ واپس ہوتے ہوئے) اپنی سواری بٹھایا کرتے تھے۔

۱۶۴۷۔ ہم سے عبد اللہ بن عبد الوہاب نے حدیث بیان کی، ان سے خالد بن عمار نے حدیث بیان کی، انہوں نے بیان کیا کہ عبید اللہ سے عصب کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے ہم سے نافع کے واسطے سے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، عمر اور ابن عمر رضی اللہ عنہما نے عصب میں قیام کیا تھا نافع سے روایت ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما عصب میں ظہر اور عصر پڑھتے تھے، میرا خیال ہے کہ انہوں نے مغرب (پڑھنے کا بھی) ذکر کیا۔ خالد نے بیان کیا کہ عشاء میں مجھے کوئی شک نہیں (اس کے پڑھنے کا ذکر ضرور کیا) پھر غزوہ دیر کے لئے وہاں سو رہتے یہی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی منقول ہے۔

۱۱۱۔ جس نے مکہ سے واپس ہوتے ہوئے ذی طوی

میں قیام کیا محمد بن عیسیٰ نے بیان کیا کہ ہم سے حماد نے حدیث بیان کی ان سے ابو ب نے ان سے نافع نے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما جب مکہ آتے تو ذی طوی میں رات گزارتے تھے اور جب صبح ہوتی تو شہر میں داخل ہوتے اسی طرح واپسی میں بھی ذی طوی سے گزرتے اور وہیں رات گزارتے، فرماتے تھے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی اسی طرح کرتے تھے،

۱۱۱۔ زمانہ حج میں تجارت اور جاہلیت کے بازاروں

میں خرید و فروخت؛

التَّحْلِيَّةُ الَّتِي يَأْخُذُ بِهَا إِذَا قَامَ مَكَّةَ حَاجًّا أَوْ مُعْتَمِرًا لَمْ يُدْخِلْ تَأَقُّتَهُ إِلَّا عِنْدَ بَابِ التَّسْجِدِ ثُمَّ يَدْخُلُ قِيَامِي الرُّكْنِ الْأَسْوَدِ فَيَبْدَأُ بِهِ ثُمَّ يَطُوفُ سَبْعًا ثَلَاثًا مَعِيًا وَارْتَبَاعًا مَشِيًّا ثُمَّ يَتَصَوَّفُ فَيُصَلِّي سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ يَنْطَلِقُ قَبْلَ أَنْ يَزُجَّعَ إِلَى مَنْزِلِهِ فَيَطُوفُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَكَانَ إِذَا صَدَرَ عَنِ الْحَجِّ أَوْ الْعُمْرَةِ آتَاخًا بِالْبَطْحَاءِ الَّتِي يَذِي الْحَلِيفَةِ الَّتِي كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُدْخِلُ بِهَا ۱۶۴۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَنْ تَارِفِ بْنِ أَبِي عُمَرَ كُنِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا كَانَ يُصَلِّي بِهَا يَغْنِى الْمُخَفَّتَ الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ أَحْسِبُهُ قَالَ وَالْمَغْرِبَ قَالَ خَالِدٌ لَا أَشْكُ فِي الْعِشَاءِ وَيَنْجَحُ جَعْمَةً وَيَذْكُرُ ذَلِكَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؛

باب ۱۱۱۔ مَنْ تَزَلَّ يَذِي طَوًى

إِذَا رَجَعَ مِنْ مَكَّةَ ، وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ عِيْسَى حَدَّثَنَا حَمَّادُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ تَارِفِ بْنِ أَبِي عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ كَانَ إِذَا قَبَلَ بَاتِ يَذِي طَوًى حَتَّى إِذَا أَصْبَحَ دَخَلَ وَإِذَا انْفَرَسَ يَذِي طَوًى وَبَاتِ بِهَا حَتَّى يُصْبِحَ وَكَانَ يَذْكُرُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَفْعَلُ ذَلِكَ؛

باب ۱۱۱۔ التَّجَادُّؤُا أَيَّامَ الْمَوْسِمِ وَالتَّبَعِ فِي أَسْوَاقِ الْجَاهِلِيَّةِ؛

۱۶۴۸۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ الْقَیْنِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَیجٍ قَالَ سَمِعْتُ وَیثَرَ بْنَ عُبَّادٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا كَانَتْ دُورَ الْمَجَازِ وَشُكَّارٌ مَتَّحِقًا نَسِيسَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَلَمَّا جَاءَ الْأَسْلَامُ كَانَتْهُمْ كِرْهُوا ذَلِكَ حَتَّى كَرِهَتْ كَيْسَ عَلَيْكُمْ جَنَاحُ أَنْ تَبْتَغُوا فَضْلًا مِنْ رَبِّكُمْ فِي مَوَاسِمِ الْحَجِّ

باب ۱۱۲۔ الْإِدْرَاجُ مِنَ الْمُحَسَّبِ

۱۶۴۹۔ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا زَيْدُ الرَّاهِطِ عَنْ الْأَسَدِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَتْ حَاضَةً صَفِيَّةُ بِنْتُ الْحَزَنِ قَالَتْ مَا أَرَانِي إِلَّا حَائِضَةً قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَقْرَى حَلَقَى أَهْلًا قَالَتْ يَوْمَ النَّخْرِ قِيلَ تَعْمُرُ قَالَ قَالِيفَرَى قَالَ أَبُو عُبَيْدٍ اللَّهُ وَرَأَيْتُ مُحَسَّدًا حَدَّثَنَا مُحَافِظٌ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ زَيْدِ الرَّاهِطِ عَنْ الْأَسَدِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ حَزَبْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَذْكُرُوا إِلَّا الْحَجَّةَ فَلَمَّا قَدِمْنَا آمَنَّا أَنْ نَحِلَّ فَلَمَّا كَانَتْ لَيْلَةُ النَّفْرِ حَاضَتْ صَفِيَّةُ بِنْتُ الْحَزَنِ قَالَتْ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَمْ يَحِلَّ عَقْرَى مَا أَرَاهَا إِلَّا حَائِضَةً قَالَ كُنْتُ مُنِيتُ يَوْمَ النَّخْرِ قَالَتْ تَعْمُرُ قَالَ قَالِيفَرَى قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ كُنْتُ حَائِضَةً قَالَ قَالِيفَرَى وَنِ الْتُعِيمُ فَهَجَرَ مَعَهَا أَخُوهَا فَلْيَقْبِلَا مَدْيَجَا فَقَالَ مَوْعِدُكَ مَكَانٌ كَذَا وَكَذَا

۱۶۴۸۔ ہم سے عثمان بن بشیم نے حدیث بیان کی، انہیں ابن جریر نے خبر دی، ان سے عمرو بن دینار نے بیان کیا اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ ذوالحجہ اور عکاذ جاہلیت کے بازار تھے، جب اسلام آیا تو لوگوں نے جاہلیت کے ان بازاروں میں خرید و فروخت کو برا خیال کیا۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی ”تمہارے لئے کوئی حرج نہیں، اگر تم اپنے رب کے فضل کی تلاش کرو“ یہ حج کے زمانہ کے لئے تھا۔

۱۱۱۲۔ محاسب سے آخرات میں چلنا۔

۱۶۴۹۔ ہم سے عمرو بن حفص نے حدیث بیان کی ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی ان سے المشی نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم نے حدیث بیان کی ان سے اسود نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ روانگی کی رات صیفہ رضی اللہ عنہا حائضہ تھیں انہوں نے کہا کہ ایسا معلوم ہوتا ہے، میں ان لوگوں کے روکنے کا باعث بن جاؤں گی، پھر آنحضرت نے کہا حلقی عقری، کیا قربانی کے دن کا طواف کیا تھا؟ آپ سے کہا گیا کہ ہاں۔ آپ نے فرمایا کہ پھر چلو، ابو عبد اللہ نے کہا مہر نے اپنی روایت میں یہ زیادتی کی ہے کہ ہم سے محاصرے حدیث بیان کی ان سے المشی نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم نے ان سے اسود نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دھجۃ الوداع میں اٹکے تو ہماری زبانوں پر صرف حج کا ذکر تھا، کہ جب ہم پہنچ گئے تو آل حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حلال ہونے کا حکم دیا وفعال عمرہ کے بعد جن کے ساتھ ہدی نہیں تھی، روانگی کے دن صیفہ بنت حمی رضی اللہ عنہا حائضہ ہو گئیں، ان حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر فرمایا، عقری حلقی، ایسا معلوم ہوتا ہے کہ تم ہمیں رد کرنے کا باعث بنو گی، پھر آپ نے پوچھا کہ کیا قربانی کے دن تم نے طواف کر لیا تھا انہوں نے کہا کہ ہاں اس پر آپ نے فرمایا کہ پھر چلو عائشہ رضی اللہ عنہا نے اپنے متعلق کہا کہ میں نے کہا کہ یا رسول اللہ! میں حلال نہیں ہوئی، آپ نے فرمایا کہ تم نے نعییم سے عمرہ کا احرام باندھ لو اور عمرہ کر کر لو، چنانچہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ ان کے بھائی گئے عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ ہم رات کے آخر میں چلے گئے تھے کہ آپ سے ملاقات ہوئی، آپ نے فرمایا تھا کہ ہم تمہارا انتظار فلاں جگہ کریں گے۔

آبُؤَابِ الْعُمْرَةِ

عمرہ کے مسائل

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

۱۱۱۳۔ عمرہ کا دو خوب اور اس کی نفیست، ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ ہر صاحب استطاعت پر حج اور عمرہ واجب ہے، ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ کتاب اللہ میں عمرہ حج کے ساتھ ایسا ہے اور پرہیز کر دے حج اور عمرہ تو اللہ کے لئے۔

باب ۱۱۳۔ وَجُوبُ الْعُمْرَةِ وَتَضَلُّهَا
وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا لَيْسَ
أَحَدٌ إِلَّا وَ عَلَيْهِ حَجَّةٌ وَعُمْرَةٌ وَقَالَ
ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا إِنَّهُمَا
تَقْرَيْنِيَّتُهُمَا فِي كِتَابِ اللَّهِ وَآتِيَا الْحَجَّ
وَالْعُمْرَةَ يُلِيهِ

۱۶۵۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی انہیں مالک نے خبر دی انہیں ابو بکر بن عبد الرحمن کے مولی سہی نے خبر دی، انہیں ابو صالح سمان نے اور انہیں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ایک عمرہ کے بعد دوسرا عمرہ دونوں کے درمیان کے گناہوں کا کفارہ ہے اور حج مبرور کی جزا جنت کے سوا اور کچھ نہیں۔

۱۶۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ
أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ سُمَيِّ بْنِ جُعَلٍ عَنْ أَبِي بَكْرٍ
عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ سَمَانَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعُمْرَةُ إِلَى الْعُمْرَةِ
تَفَّارَةٌ لَيْسَ بَيْنَهُمَا وَالْحَجُّ الْمَبْرُورُ لَيْسَ لَهُ
جَزَاءٌ إِلَّا الْجَنَّةُ

۱۱۱۴۔ جس نے حج سے پہلے عمرہ کیا :

۱۶۵۱۔ ہم سے احمد بن محمد نے حدیث بیان کی انہیں عبد اللہ نے خبر دی انہیں ابن جریج نے خبر دی کہ عکرمہ بن خالد نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے حج سے پہلے عمرہ کرنے کے متعلق پوچھا تو ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حج کرنے سے پہلے عمرہ کیا تھا، ابو ہریرہ بن سعد نے اسحق کے واسطے سے بیان کیا ان سے عکرمہ بن خالد نے حدیث بیان کی کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھا، سابقہ روایت کی طرح۔

باب ۱۱۴۔ مَنِ اعْتَمَرَ قَبْلَ الْحَجِّ
۱۶۵۱۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا
ابْنُ جُرَيْجٍ أَنَّ عِكْرِمَةَ بْنَ خَالِدٍ سَأَلَ ابْنَ عُمَرَ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ الْعُمْرَةِ قَبْلَ الْحَجِّ فَقَالَ لَا بَأْسَ
قَالَ عِكْرِمَةُ قَالَ ابْنُ عُمَرَ اعْتَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ أَنْ يَحْجَّ وَقَالَ ابْنُ هُرَيْرَةَ بْنُ سَعْدٍ
عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ حَدَّثَنِي عِكْرِمَةُ بْنُ خَالِدٍ سَأَلْتُ
ابْنَ عُمَرَ مِثْلَهُ

۱۶۵۲۔ ہم سے عمرو بن علی نے حدیث بیان کی، ان سے ابو عامر نے حدیث بیان کی، انہیں ابن جریج نے خبر دی، ان سے عکرمہ بن خالد نے بیان کیا کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھا، سابقہ روایت کی طرح

۱۶۵۲۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا
أَبُو عَامِرٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ عِكْرِمَةُ بْنُ
خَالِدٍ سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا مِثْلَهُ

باب ۱۱۵۔ کبر اعتمر النبی صلی

اللہ علیہ وسلم :

۱۱۵۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کتنے عمرے کئے؟

۱۶۵۳۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے جریر نے حدیث بیان کی ان سے منصور نے ان سے مجاہد نے بیان کیا کہ میں اور عروہ بن زبیر مسجد میں داخل ہوئے وہاں عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرے سے ٹیک لگائے بیٹھے تھے کچھ لوگ مسجد میں چاشت کی نماز پڑھ رہے تھے، انہوں نے بیان کیا کہ ہم نے ابن عمر سے ان لوگوں کی اس نماز کے متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ بدعت ہے۔ پھر ان سے پوچھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کتنے عمرے کئے تھے آپ نے فرمایا کہ چار۔ اور ایک رجب میں کیا تھا، لیکن ہم نے پسند نہیں کیا کہ اس کی تردید کریں۔ مجاہد نے بیان کیا کہ ہم نے ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرہ سے ان کے مسواک کرنے کی آواز سنی تو عروہ نے پوچھا کہ اسے میری ماں سے اسے ام المومنین! ابو عبد الرحمن کی بات آپ سن رہی ہیں؟ عائشہ رضی اللہ عنہا نے پوچھا وہ کیا کہہ رہے ہیں؟ انہوں نے کہا کہ کہہ رہے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چار عمرے کئے تھے جن میں سے ایک رجب میں کیا تھا، انہوں نے فرمایا کہ اللہ ابو عبد الرحمن پر رحم کرے، آں حضورؐ نے تو کوئی عمرہ ایسا نہیں کیا جس میں وہ خود موجود نہ رہے ہوں۔ آپؐ نے رجب میں تو کبھی عمرہ نہیں کیا تھا۔

۱۶۵۴۔ حدیثنا۔ ابوعاصم اخبرنا انہو جریج قال اخبرني عطاء عن عروة ابن الزبير قال سألت عائشة رضي الله عنها قالت ما اعتمر رسول الله صلى الله عليه وسلم في رجب احدا شأما عن قتادة سألت انساً رضي الله عنه قال سألت ابا عبد الرحمن ما اعتمر عمره إلا وهو شاهدة وما اعتمر في رجب قط :

۱۶۵۴۔ حدیثنا۔ ابوعاصم اخبرنا انہو

جریج قال اخبرني عطاء عن عروة ابن الزبير قال سألت عائشة رضي الله عنها قالت ما اعتمر رسول الله صلى الله عليه وسلم في رجب احدا شأما عن قتادة سألت انساً رضي الله عنه قال سألت ابا عبد الرحمن ما اعتمر عمره إلا وهو شاهدة وما اعتمر في رجب قط :

۱۶۵۵۔ حدیثنا۔ حسن ابن حسن

حدیثنا عن قتادة سألت انساً رضي الله عنه قال سألت ابا عبد الرحمن ما اعتمر عمره إلا وهو شاهدة وما اعتمر في رجب قط :

۱۶۵۵۔ اس پر نوٹ پہلے گزر چکا ہے۔ مسجد میں لوگ چاشت کی نماز پڑھ رہے تھے جسے آپ نے بدعت کہا۔ عام امت کے نزدیک مسجد میں پڑھنا بھی بدعت نہیں ہے۔

۱۶۵۶۔ اسے آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے رجب کے مہینے میں کوئی عمرہ ثابت نہیں۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے غلطی سے اس مہینہ کا نام لے لیا اسی کے متعلق راوی نے کہا کہ اس کی تردید ہم نے مناسب نہیں سمجھی۔

۱۶۵۷۔ عائشہ رضی اللہ عنہا عروہ رضی اللہ عنہ کی خالہ تھیں، اس لئے انہیں ماں کہہ کے پکارا، اور ام المومنین تو تھیں ہی۔

۱۶۵۴۔ ہم سے ابو عاصم نے حدیث بیان کی انہیں ابن جریج نے خبر دی کہا کہ مجھے عطاء نے خبر دی، ان سے عروہ بن زبیر نے بیان کیا کہ میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رجب میں کوئی عمرہ نہیں کیا تھا۔

۱۶۵۵۔ ہم سے حسن بن حسان نے حدیث بیان کی ان سے ہم سے حدیث بیان کی ان سے قتادہ نے کہ میں نے انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا

۱۶۵۶۔ اس پر نوٹ پہلے گزر چکا ہے۔ مسجد میں لوگ چاشت کی نماز پڑھ رہے تھے جسے آپ نے بدعت کہا۔ عام امت کے نزدیک مسجد میں پڑھنا بھی بدعت نہیں ہے۔

۱۶۵۷۔ اسے آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے رجب کے مہینے میں کوئی عمرہ ثابت نہیں۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے غلطی سے اس مہینہ کا نام لے لیا اسی کے متعلق راوی نے کہا کہ اس کی تردید ہم نے مناسب نہیں سمجھی۔

۱۶۵۸۔ عائشہ رضی اللہ عنہا عروہ رضی اللہ عنہ کی خالہ تھیں، اس لئے انہیں ماں کہہ کے پکارا، اور ام المومنین تو تھیں ہی۔

عَنْهُ كَرِهَ اعْتَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
أَرْبَعٌ عُمَرَةٌ: الْحَدَّيْنِ فِي ذِي الْقَعْدَةِ حَيْثُ
صَلَّاهُ الْمُشْرِكُونَ وَعُمَرَةٌ فِي تَوَاتُ الْعَامِ الْمُقْبِلِ
فِي ذِي الْقَعْدَةِ حَيْثُ صَلَّاهُمُ وَعُمَرَةٌ الْيَجْعَرِ
أَتَمُّهُ إِذَا قَسَمَ غَنِيمَةً أَرَاكَ حَتَّى تَقُلْتُ كَرِهَ
قَالَ وَاحِدَةً ۝

۱۶۵۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَيْلِدِ هِشَامُ بْنُ
عَبْدِ الْمَلِكِ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَأَلْتُ
أَبَا رَاضِيٍّ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ اعْتَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيْثُ دَرَزُوا وَتَوَاتُ الْعَامِ الْمُقْبِلِ
الْحَدَّيْنِ وَعُمَرَةٌ فِي ذِي الْقَعْدَةِ وَعُمَرَةٌ
مَعَ حَجَّتِهِ ۝

۱۶۵۷۔ حَدَّثَنَا مُدْبِتَةُ حَدَّثَنَا هِشَامٌ
وَقَالَ اعْتَمَرَ أَرْبَعًا عُمَرَةً فِي ذِي الْقَعْدَةِ إِلَّا النَّبِيَّ
اعْتَمَرَ مَعَ حَجَّتِهِ عُمَرَةً مِنَ الْحَدَّيْنِ وَتَوَاتُ
الْعَامِ الْمُقْبِلِ وَتَوَاتُ الْيَجْعَرِ حَيْثُ قَسَمَ غَنَائِمَ
حَتَّى وَعُمَرَةٌ مَعَ حَجَّتِهِ ۝

۱۶۵۸۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا
ثَوْبَانُ بْنُ مُسْلِمَةَ حَدَّثَنَا إِسْرَافِيلُ بْنُ يُوْسُفَ
عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ سَأَلْتُ مُسْرُوقًا
وَعَطَاءً وَمُجَاهِدًا فَقَالُوا اعْتَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذِي الْقَعْدَةِ قَبْلَ
أَنْ يَحْجَّ وَكَانَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ اعْتَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذِي الْقَعْدَةِ قَبْلَ أَنْ يَحْجَّ مَرَّتَيْنِ

کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کتنے عمرے کئے تھے؟ تو آپ نے فرمایا کہ چار
عمرہ حدیبیہ، ذی قعدہ میں جب مشرکین نے آپ کو روک دیا تھا پھر ذی قعدہ
ہی میں ایک عمرہ، دوسرے سال جس کے متعلق آپ نے مشرکین سے صلح کی
تھی اور عمرہ جعرانہ جس موقع پر آپ نے غنیمت، غالباً حنین کی تقسیم کی
تھی، ابیں نے پوچھا، اور آنحضرت نے حج کتنے کئے؟ فرمایا کہ ایک۔

۱۶۵۶۔ ہم سے ابوالوید ہشام بن عبد الملک نے حدیث بیان کی ان
سے ہمام نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے بیان کیا کہ میں نے انس
رضی اللہ عنہ سے (اُن حضور کے عمرہ کے متعلق) پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک عمرہ کرنے نکلے تھے، جس میں آپ کو مشرکین
نے واپس کر دیا تھا اور دوسرے سال (اسی) عمرہ حدیبیہ (کی قضا) کی تھی
اور ایک عمرہ ذی قعدہ میں اور ایک اپنے حج کے ساتھ کیا۔

۱۶۵۷۔ ہم سے مدبتہ نے حدیث بیان کی ان سے ہمام نے حدیث بیان
کی اور انہوں نے بیان کیا کہ جو عمرہ اُن حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے حج
کے ساتھ کیا تھا، اس کے سوا اتمام عمرے ذی قعدہ میں کئے تھے۔ حدیبیہ
کا عمرہ اور دوسرے سال اور جعرانہ کا جب آپ نے حنین کی غنیمت تقسیم
کی تھی، پھر ایک عمرہ اپنے حج کے ساتھ۔

۱۶۵۸۔ ہم سے احمد بن عثمان نے حدیث بیان کی ان سے شریح
بن سلمہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم بن یوسف نے حدیث
بیان کی ان سے ان کے والد نے اودان سے ابواسحاق نے بیان کیا کہ
میں نے مسروق، عطاء اور مجاہد رحمہم اللہ تعالیٰ سے پوچھا تو ان
سب حضرات نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حج
سے پہلے ذی قعدہ ہی میں عمرے کئے تھے اور انہوں نے بیان کیا کہ
میں نے براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے سنا۔ انہوں نے فرمایا کہ
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ذی قعدہ میں حج کرنے سے پہلے دو
عمرے کئے تھے۔

سہ یہ راوی کا سہو ہے کیونکہ دوسرے سال نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا عمرہ قضا کا تھا، حدیبیہ کے موقع پر مشرکین کی مزاحمت کی
وجہ سے آپ نے عمرہ نہیں کیا اور جو عمرہ بنت کر کے نکلے تھے، اسی لئے اس کی قضا آئندہ سال کی، معلوم ہوتا ہے کہ عبارت کی ترتیب
غلط ہونے کی وجہ سے مفہوم بدل گیا ہے ورنہ اسی کی دوسری روایتوں میں ترتیب واقعہ کے مطابق ہے۔

باب ۱۱۵۔ عُمُرَةٌ فِي رَمَضَانَ

۱۱۵۔ عمرہ، رمضان میں۔

۱۵۹۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ ابْنِ حُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ سَمِعْتُ بَنِي عَتَبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يُخْبِرُونَا يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِامْرَأَةٍ مِمَّنْ الْأَنْصَارِ سَمَّاهَا ابْنُ عَتَبٍ قَدْ سَمِيتُ اسْمَهَا مَا مَنَعَكَ أَنْ تَحْجِيَنَ مَعَنَا ثَلَاثَ كَأَنَّ لَنَا نَافِعُ فَرَكِبَهُ أَبُو فَلَانٍ وَابْنُهُ لِيَزْوَجَهَا وَابْنَتُهَا وَتَرَتْ نَاصِحًا تَنْصَحُ عَلَيْهِ قَالَ فَلَاذَا كَأَنَّ رَمَضَانَ أَغْتَبِرُ فِيهِ فَإِنَّ عُمُرَةً فِي رَمَضَانَ حَجَّةٌ أَوْ نَحْوُهَا مِمَّا قَالَ

۱۵۹۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی ان سے یحیی نے حدیث بیان کی ان سے ابن حریج نے ان سے عطاء نے بیان کیا کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سنا انہوں نے ہمیں خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک انصاری خاتون سے، ابن عباس رضی اللہ عنہ نے ان کا نام بتایا تھا لیکن مجھے یاد نہ رہا، پوچھا کہ ہمارے ساتھ حج کرنے سے نہارے لئے کیا مانع ہے؟ انہوں نے کہا کہ ہمارے پاس ایک اونٹ تھا جس پر ابو فلان اور اس کا بیٹا.... سوار ہوئے حج کے لئے امرؤ خود اپنے شوہر اور بیٹے سے تھے، اور ایک اونٹ انہوں نے چھوڑا ہے جس سے پانی لایا جاتا ہے آں حضورؐ نے فرمایا کہ اچھا جب رمضان آنے تو عمرہ کر لینا، کیونکہ رمضان کا عمرہ ایک حج کے برابر ہوتا ہے یا اسی جیسی کوئی بات آپؐ نے فرمائی۔

باب ۱۱۶۔ الْعُمُرَةُ لَيْلَةَ الْعَقُوبَةِ وَبَعْدَهَا

۱۱۶۔ محصب کی رات یا اس کے علاوہ کسی دن کا عمرہ

۱۶۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرَافِقِينَ لِهَدَلٍ ذِي الْحَجَّةِ فَقَالَ لَنَا مَنْ أَحَبَّ مِنْكُمْ أَنْ يَهْلَ بِإِحْجَةٍ فَلْيَهْلُ وَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يَهْلَ بِعُمُرَةٍ فَلْيَهْلُ بِعُمُرَةٍ فَلَوْلَا أَتَى أَهْدَيْتُ لَأَهْلَلْتُ بِعُمُرَةٍ قَالَتْ فِيمَا مِنْ أَهْلٍ بِعُمُرَةٍ وَمِمَّا مِنْ أَهْلٍ بِحَجَةٍ وَكُنْتُ مِنْ أَهْلٍ بِعُمُرَةٍ فَأَظَلَّنِي يَوْمَ مَعْرَفَةٍ وَأَنَا حَائِضٌ فَسَكُوتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۶۰۔ ہم سے محمد بن سلام نے حدیث بیان کی انہیں ابو معاویہ نے خبر دی ان سے ہشام نے حدیث بیان کی ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے تو ذی الحجہ کا چاند نکلتے والا تھا آپؐ نے فرمایا کہ اگر کوئی حج کا احرام باندھنا چاہتا ہے تو وہ حج کا باندھ لے اور اگر کوئی عمرہ کا باندھنا چاہتا ہے تو وہ عمرہ کا باندھ لے۔ اگر میرے ساتھ ہدی نہ ہوتی تو میں بھی عمرہ کا احرام باندھنا، انہوں نے بیان کیا کہ ہم میں بعض نے تو عمرہ کا احرام باندھا اور بعض نے حج کا احرام باندھا، میں بھی ان لوگوں میں تھی جنہوں نے عمرہ کا احرام تھا لیکن عرفہ کا دن آیا تو میں عائشہ رضی، چنانچہ اس کی میں نے آں حضورؐ سے شکایت کی آں حضورؐ نے پھر فرمایا کہ پھر عمرہ چھوڑ دو

۱۔ اصل یہ ہے کہ آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے چار عمروں کی نیت کی تھی، لیکن راوی اس کے شمار کرنے میں مختلف ہو گئے بعض نے عمرہ حدیبیہ کو شمار کیا کہ اگرچہ آپؐ عمرہ کی نیت کر کے چلے تھے لیکن مشرکین کی مزاحمت کی وجہ سے پوری نہ ہو سکا پھر آئندہ سال اس کی قضا کی، بعض نے عمرہ جعرانہ کو شمار نہیں کیا، کیونکہ یہ عمرہ آپؐ نے رات میں کیا تھا اور بعض نے حج کے عمرہ کو چھوڑ دیا کیونکہ وہ حج کے افعال سے اس عمرہ کو جو آپؐ نے قارن کی حیثیت سے کیا تھا، جدا کر کے انہیں اعتباری اور اضافی و بوجہ سے راویوں کی روایتیں مختلف ہو گئیں۔ سب حنفیہ کے یہاں عمرہ، سال کے تمام دنوں میں جائز ہے البتہ ذی الحجہ کے پانچ دنوں میں نہ کرنا چاہیئے، یہ پانچ دن یوم عرفہ سے یوم نقر تک ہیں۔

مہر کسوں کو اس میں کنگھا کر لو پھر حج کا احرام باندھ لینا واجب محض کے قیام کی رات آئی تو میرے ساتھ ان حضور نے عبدالرحمن کو تنعیم بھیجا، وہاں سے میں نے عمرہ کا احرام اپنے اس عمرہ کے بدلے میں باندھ

۱۱۸۱ تنعیم سے عمرہ

۱۶۶۱۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو نے انہوں نے عمرو بن اوس سے سنا عبد الرحمن بن ابی بکر رضی اللہ عنہ نے انہیں تبرہ دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں مکہ دیا تھا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو اپنے ساتھ لے جائیں، اور تنعیم سے انہیں عمرہ کرا لائیں، سفیان نے ایک مرتبہ تو کہا "سمعت عمرو" اور بعض مرتبہ کہا "سمعت من عمرو"؛

۱۶۶۲۔ ہم سے محمد بن مثنی نے حدیث بیان کی ان سے عبد الوہاب بن عبد المجید نے ان سے حبیب معلم نے ان سے عطاء نے اور ان سے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہا نے حدیث بیان کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب نے حج کا احرام باندھا تھا اور ان حضور صلی اللہ اور طلحہ رضی اللہ عنہ کے سوا اور کسی کے ساتھ ہدی نہیں تھی علی رضی اللہ عنہ میں سے آئے تو ان کے ساتھ بھی ہدی تھی انہوں نے کہا کہ جس چیز کا احرام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے باندھا ہے میرا بھی احرام وہی ہے آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کو اس کی اجازت دیدی تھی کہ اپنے حج کے احرام کو عمرہ میں تبدیل کر دیں اور بیت اللہ کا طواف کر کے بال ترشوالیں اور حلال ہو جائیں لیکن وہ لوگ ایسا نہ کریں جن کے ساتھ ہدی ہو، صحابہ نے کہا، کیا ہم منیٰ اس طرح جائیں گے کہ اس سے پہلے اپنی بیویوں سے ہبستر ہو چکے ہوں گے، یہ بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچی تو آپ نے فرمایا کہ جو بات اب ہوئی ہے اگر پہلے سے معلوم ہوتی تو میں اپنے ساتھ ہدی نہ لاتا اور اگر ہدی میرے ساتھ نہ ہوتی تو میں بھی حلال ہو جاتا اور افعال عمرہ ادا کرنے کے بعد عائشہ رضی اللہ عنہا (اس حج میں) حاضر ہو گئیں جنہیں اس لئے انہوں نے اگرچہ تمام مناسک کئے

وَسَلَّمَ فَقَالَ ارْقُضِي عُمَرَتَكَ وَارْقُضِي رَأْسَكَ وَامْبِشْطِي وَأَهْلِي بِالْحَجَّةِ فَلَمَّا كَانَتْ لَيْلَةُ الْخَضْبَةِ أَرْسَلَتْ مَعِيَ عَبْدَ الرَّحْمَنِ إِلَى التَّنْعِيمِ فَأَهْلَلْتُ بِعُمَرَةٍ مَكَانَ عُمَرَتِي۔

باب ۱۱۸۱۔ عُمَرَةُ التَّنْعِيمِ

۱۶۶۱۔ حَدَّثَنَا عَتِيقُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ وَسَيْعٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَوْسٍ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ ابْنَ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَخْبَرَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَهُ أَنْ يُزِدَ عَائِشَةَ وَيُعْمِرَهَا مِنَ التَّنْعِيمِ قَالَ سُنْبُلُ مَرَّةٍ سَبْعُ مَرَّاتٍ مَرَّوْكُمْ سَبْعَةً وَمِنْ عَمْرٍو ۱۶۶۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابُ ابْنُ عَبْدِ الْجَبِيدِ عَنْ حَبِيبِ بْنِ الْعَلَمِ عَنْ عَطَاءٍ حَدَّثَنَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهَلَّ وَأَصْعَابَ بِالْحَجَّةِ وَلَيْسَ مَعَ أَحَدٍ مِنْهُمْ هَدْيٌ غَيْرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَطَلْحَةَ وَكَانَ عَتِيقٌ قَدِيمٌ مِنَ الْيَمَنِ وَصَحَّاهُ الْهَدْيُ فَقَالَ أَهْلَلْتُ بِمَا أَهَلَّ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آذَنَ لِأَصْحَابِهِ أَنْ يَجْعَلُوا عُمَرَةً يَطُوفُوا بِالْبَيْتِ ثُمَّ يَقْصِرُوا وَيَحِلُّوا إِلَّا مَنْ مَعَهُ الْهَدْيُ فَقَالُوا نَنْطَلِقُ إِلَى مَنْى وَكُفُّوا أَحَدٌ نَايِقُ فَبَلَغَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَوْ اسْتَفْبَلْتُ مِنْ أَمْرِي مَا اسْتَدْبَرْتُ مَا أَهْدَيْتُ وَلَوْلَا أَنَّ مَعِيَ الْهَدْيُ لَأَهْلَلْتُ وَأَنَّ عَائِشَةَ حَاضَتْ فَتَسَكَّتِ الْمَنَاسِكَ كُلَّهَا غَيْرَ أَنَّهُمَا كَمْ قُطِفَ بِالْبَيْتِ قَالَ فَلَمَّا طَهَّرَتْ وَ

لے ابھی اوپر کے ٹوٹ میں یہ واضح کیا گیا تھا کہ ذی الحجۃ کے پانچ دنوں میں عمرہ درست نہیں ہے لیکن اگر کسی کا عمرہ چھوٹ گیا ہو تو اس کی قضاء ان ایام میں درست ہے۔

لیکن بیت اللہ کا طواف نہیں کیا پھر جب وہ پاک ہو گئیں اور وضو کر لیا تو عرض کی، یا رسول اللہ! سب لوگ حج اور عمرہ دونوں کر کے واپس ہو رہے ہیں لیکن میں صرف حج کر سکی؟ آپ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر عبد الرحمن بن ابی بکر رضی اللہ عنہما سے کہا کہ انہیں لے کر تیغیم جاؤں اور عمرہ کر لائیں یہ حج کے بعد ذی الحجہ کے مہینے میں ہوا تھا آپ حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب حجرہ عقبہ کی رمی کر رہے تھے تو مالک بن جعشم آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور پوچھا، یا رسول اللہ! کیا یہ (عمرہ حج کے درمیان حلال ہونا) صرف آپ ہی کے لئے ہے؟ آپ حضور نے فرمایا کہ نہیں بلکہ ہمیشہ کے لئے؛ ۱۱۱۹۔ حج کے بعد ہدی کے بغیر عمرہ کرنا؛

۱۱۲۳۔ ہم سے محمد بن مثنیٰ نے حدیث بیان کی ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی ان سے ہشام نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھے میرے والد نے خبر دی کہ مجھے عائشہ رضی اللہ عنہا نے خبر دی انہوں نے فرمایا کہ ذی الحجہ کا چاند نکلنے والا تھا ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دو حج کے لئے جا رہے تھے آپ حضور نے فرمایا کہ جو عمرہ کا احرام باندھنا چاہے وہ عمرہ کا باندھ لے اور جو حج کا باندھنا چاہے وہ حج کا باندھ لے اگر میں ساتھ ہدی نہ لاتا تو میں بھی عمرہ کا ہی احرام باندھنا اچھا سمجھتا ہوں لوگوں نے عمرہ کا احرام باندھا اور بہتوں نے حج کا، میں بھی ان لوگوں میں تھی جنہوں نے عمرہ کا احرام باندھا تھا، میں مکہ میں داخل ہونے سے پہلے عائشہ جو گنئی عرفہ کا دن آگیا اور ابھی میں عائشہ ہی تھی اس کا رونا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے روئی۔ آپ نے فرمایا کہ عمرہ چھوڑ دو، سر کھول لو اور کنکھا کر لو پھر حج کا احرام باندھنا، چنانچہ میں نے ایسا ہی کیا اس کے بعد جب محصب کے قیام کی رات آئی تو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے ساتھ عبد الرحمن کو تیغیم بھیجا، وہ مجھے اپنی سواری پر بیٹھنے بٹھا کر لے گئے وہاں سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے اپنے (چھوڑے ہوئے) عمرہ کے بجائے دوسرے عمرہ کا احرام باندھا اس طرح اللہ تعالیٰ نے ان کا

حاجت طاعت قائم کیا رَسُوْلُ اللّٰهِ اَمْتٌ ظَلِفُوْنَ يَعْمُرُوْهُ وَحَجَّجَہٗ وَاَنْطَلِقُ بِالْحَجِّ قَامَرُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِي بَكْرٍ اَنْ يَخْرُجَ مَعَهَا اِلَى الشَّعْبِیْمِ قَامَتَتْ بَعْدَ الْحَجِّ فِیْ ذِی الْحِجَّةِ وَاَنَّ سُرَاقَةَ بْنَ مَالِکِ ابْنِ جُعْشَمٍ لَقِیَ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِالْعَقْبَةِ وَهُوَ یَزِیْرِیْمَا فَقَالَ اَلَا کُمْ هٰذِهِ حَاقَّةٌ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ لَا بَلَّ لَا بَلَّ

باب ۱۱۱۹۔ اِلَا عِتَابًا بَعْدَ الْحَجِّ بِغَيْرِ هَدٰی،
۱۱۲۳۔ حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ اَخْبَرَنِي اَبِي قَالَ اَخْبَرَنِي يَحْيٰى حَدَّثَنَا هِشَامٌ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْہَا قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَوَافِقَ مِیْلَالٍ فِی الْحَجِّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ اَحَبَّ اَنْ يَهْلَ بِحَجَّجَہٗ فَلْيَهْلْ وَلَوْ لَا اَنِي اَمْدَيْتُ لَافْلَتُ بِعُمْرَةٍ فَيَنْتَهُمُ مِنْ اَهْلِ بَعْمُرَةٍ وَمِنْهُمْ مَنْ اَهْلَ بِحَجَّجَہٗ وَكُنْتُ وَمِنْ اَهْلِ بَعْمُرَةٍ فَحَضَبْتُ قَبْلَ اَنْ اَدْخُلَ مَكَّةَ قَاذَرَكْنِيْ يَوْمَ عَرَفَةَ وَاَنَا خَائِضٌ فَشَكَوْتُ اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ دَعْنِيْ عُسْرَتَاكَ وَانْقَضِيَ رَاسُكَ وَاَمْسَيْتُ بِوَاٰهَلِيْ بِالْحَجِّ فَقَعَلْتُ قَلَمًا كَاَنْ لَيْلَتُ الْخُصْبَةِ اَزْمَلْتُ مَعِيَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ اِلَى الشَّعْبِیْمِ قَاذَرَقَهَا قَاھَلْتُ بِعُمْرَةٍ مَكَانَ عُسْرَتِہَا فَقَضٰی اللّٰهُ حَجَّہَا وَعُمُرَکُمَا وَاَلَمْ يَكُنْ فِیْ شَيْءٍ مِّنْ هٰذَا وَلَا مَدَقَّةٍ وَلَا صَوْمٍ

بھی حج اور عمرہ دونوں ہی پورے کر دیئے، نہ تو اس کے لئے انہیں ہدی لانی پڑی نہ صدقہ دینا پڑا اور نہ روزہ رکھنا پڑا۔

سے ہدی اس جانور کو بکتے ہیں جو حاجی اپنے گھر سے قربانی کے لئے مکہ معظمہ لے جاتا ہے اگر راستے سے یا مکہ معظمہ پہنچ کر کوئی قربانی کا جانور خرید لے تو اسے ہدی نہیں کہیں گے وہ صرف قربانی کا جانور یا ہدی ہے، عائشہ رضی اللہ عنہا بھی اپنے ساتھ مدینہ سے کوئی قربانی کا جانور، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرح اپنے ساتھ نہیں لائی تھی، حدیث میں اسی کی نفی ہے ورنہ اصل قربانی تو انہیں بہر حال کرنی پڑی تھی۔

۱۱۲۰۔ عمرہ کا ثواب، بقدر مشقت؛

باب ۱۱۲۰۔ اخبر العمرۃ علی قدر التعب؛

۱۱۲۱۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ

بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُعْتَدٍ

وَعَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ إِسْرَافِيلَ بْنِ عَزَّازٍ قَالَ:

قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ يَصُكُّ

الْبَاقِ يَنْسُكُ بَيْنَ وَاصِدُرٍ يَنْسُكُ فَيَقْبِلُ لَهَا أَنْتَظِرُهَا

فَيَأْتِي أَهْمَرَاتٍ فَأَخْرِجِي إِلَى التَّنْعِيمِ فَأَهْلِي ثُمَّ

أَعْتِنَا بِمَكَانٍ كَذَا أَوْ لَيْسَ بِهَا عَلَى قَدَرٍ نَفَقَتِكَ وَأَنْفَعِيكَ

ہم سے فلاں جگہ آئیں اور یہ کہ اس عمرہ کا ثواب تمہارے خرچ اور مشقت کے مطابق ملے گا۔

باب ۱۱۲۱۔ التَّنْعِيمُ إِذَا طَافَ طَوَافَ

الْعُمَرَةِ ثُمَّ خَرَجَ هَذَا يُحْزِنُهُ مِنْ

طَوَافِ الْوُدَّاعِ؛

۱۱۲۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو ثَعْيْبٍ حَدَّثَنَا

أَبُلَاحُ بْنُ حُسَيْنٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ

عَنْهَا قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَهُ لِيَلَّيْنِ بِالْحَجَّةِ فِي أَشْهُرِ الْعَجَمِ

وَحَرُمِ الْحَجُّ فَتَوَلَّيْنَا مَرَّتَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا ضَعَابِهِ مَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ الْهَدْيُ

فَأَهَبَتْ أَنْ يَجْعَلَهَا عُمْرَةً فَلَيْتَ فَعَلَّ وَمَنْ كَانَ

مَعَهُ هَدْيٌ فَلَا كَانَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ وَرَجَالٍ مِنْ أَضْعَابِهِ دَوَى فَوَلَّيْنَا الْهَدْيُ

فَلَمْ تَكُنْ لَهُمْ عُمْرَةً فَدَخَلَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا ابْنِي فَقَالَ مَا يُبْكِيكَ قُلْتُ

سَيِّغَتِكَ تَقُولُ لِأَضْعَابِكَ مَا قُلْتُ فَمَنْعَتِ

الْعُمَرَةَ قَالَ دِمَاسَاتُكَ قُلْتُ لَا أَصِلِي قَالَ فَلَا

يَصُورُ أَنْتَ مِنْ بَنَاتِ آدَمَ كُنَيْتُ عَلَيْكَ مَا

كُنَيْتُ عَلَيْهِنَّ تَكُونِي فِي حَبَّتِكَ عَسَى اللَّهُ أَنْ

يَبْذُرَ قَلْبَهَا قَالَتْ فَكُنْتُ حَتَّى لَقِيتُهَا مِنْ يَمِينِي

سے یعنی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا عمرہ اور تمام اصحاب کے عمرہ سے افضل تھا کیونکہ انہوں نے اس کے لئے انتظار کی تکلیف برداشت

کی اور ایک قدرتی مجبوری کی وجہ سے مشقت بھی زیادہ اٹھائی۔

۱۱۲۲۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی ان سے یزید بن زریع نے

حدیث بیان کی ان سے ابن عون نے حدیث بیان کی ان سے قاسم بن محمد

نے اور (دوسری روایت میں) ابن عون، ابراہیم سے روایت کرتے ہیں

اور وہ اسو سے۔ انہوں نے بیان کیا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ، یا

رسول اللہ! لوگ تو دونسک (رجوع اور عمرہ) کر کے واپس ہو رہے ہیں اور میں

نے صرف ایک نسک (رجوع) کیا ہے اس پر ان سے کہا گیا کہ پھر انتظار کریں

اور جب پاک ہو جائیں تو نعيم جاکر وہاں سے (عمرہ کا) احرام باندھیں پھر

ہم سے فلاں جگہ آئیں اور یہ کہ اس عمرہ کا ثواب تمہارے خرچ اور مشقت کے مطابق ملے گا۔

۱۱۲۱۔ عمرہ کرنے والے نے جب عمرہ کا طواف کر لیا اور

پھر چلا گیا تو کیا اس سے طواف وداغ ہو جاتا ہے۔؟

۱۱۲۵۔ ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی ان سے الفج بن حمید نے

حدیث بیان کی ان سے قاسم نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے

بیان کیا کہ حج کے مہینوں اور اس کی حرمتموں میں حج کا احرام باندھ

کر چلے اور مقام سرف میں پڑاؤ کیا بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے

اصحاب سے ارشاد فرمایا کہ جس کے ساتھ ہدی نہ ہو اور وہ چاہے کہ اپنے

حج کے احرام کو عمرہ سے بدل دے تو وہ ایسا کر سکتا ہے، لیکن جس کے ساتھ

ہدی ہے وہ ایسا نہیں کر سکتا بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے بعض

صاحب استطاعت اصحاب کے ساتھ ہدی تھی اس لئے ان کا (احرام صرف)

عمرہ کا نہیں رہا، پھر بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میرے یہاں آئے تو میں رو رہی

تھی آپ نے دریافت فرمایا کہ روکیوں رہی ہو؟ میں نے کہا آپ نے اپنے

اصحاب سے جو کچھ فرمایا میں سن رہی تھی، اب تو میرا عمرہ گیا، آپ نے پوچھا

کیا بات ہوئی؟ میں نے کہا میں نماز نہیں پڑھ سکتی (جیھن کی وجہ سے) ان

حضور نے اس پر فرمایا کہ کوئی حرج نہیں، تم بھی آدم کی بیٹیوں میں سے ایک

ہو اور جو ان سب کے مقدر میں لکھا ہے وہی مقدر تمہارا بھی ہے اب

احرام کا باندھ لو، شاید اللہ تعالیٰ تمہیں عمرہ کی بھی توفیق دے دے

سے یعنی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا عمرہ اور تمام اصحاب کے عمرہ سے افضل تھا کیونکہ انہوں نے اس کے لئے انتظار کی تکلیف برداشت

کی اور ایک قدرتی مجبوری کی وجہ سے مشقت بھی زیادہ اٹھائی۔

فَكَرِهْنَا الْمُحَسَّبَ قَدَّمَ اعْبَدَ الرَّحْمَنَ فَقَالَ
اَخْرُجْ بِأَخِيكَ الْعَمْرَةَ فَلْيُشْرِكْ بِعُمَرَةَ ثُمَّ اَفْرُغَا
مِنْ طَوَائِفِكُمَا اَنْتَظِرْكُمَا هَهُنَا فَاتَيْنَا فِي جَوَابِ
الْقَيْلِ فَقَالَ قَرْنَتُمَا قُلْتُ نَعَمْ فَنَادَى بِالرَّحِيلِ
فِي اصْغَابِهِ قَارَتْحَلْ النَّاسُ وَمَنْ حَلَّ بِالْبَيْتِ
قَبْلَ صَلَوةِ الصُّبْحِ ثُمَّ خَرَجَ مُوَجِّهًا إِلَى السَّيِّدِيَّةِ
کے بعد اپنے اصحاب سے کمرچ کا اعلان کرا دیا، بیت اللہ کا طواف کرنے والے اصحاب میں صبح کی نماز سے پہلے روانہ ہوئے اور مدینہ کی طرف چلے۔

بَابُ ۱۲۲۔ يَفْعَلُ فِي الْعُمْرَةِ مَا يَفْعَلُ

فِي الْحَجِّ

۱۶۶۶۔ حَدَّثَنَا ابْنُ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا هَمَامٌ
حَدَّثَنَا عَطَاءٌ قَالَ حَدَّثَنِي صَفْوَانُ ابْنُ يَعْلَى
ابْنُ أُمَيَّةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَجُلًا آتَى النَّبِيَّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِالْبَعْثَةِ آتِيَةً وَعَلَيْهِ جُبَّةٌ
وَعَلَيْهِ أَقْرَبُ الْخُلُوفِ أَوْ قَالَ صُفْرَةٌ فَقَالَ كَيْفَ
تَأْمُرُنِي أَنْ أَصْنَعَ فِي عُمْرَتِي قَامَتَزَلَّ اللَّهُ عَلَى النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَبَّحْتُ بِتُوبٍ تَوَدُّدْتُ
إِلَيْ قَدَرًا رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ
أُنْزِلَ عَلَيْهِ الرُّوحُ فَقَالَ عُمَرُ فَقَالَ آيَسَّرَكَ
أَنْ تَنْظُرَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ
أَنْزَلَ اللَّهُ الرُّوحَ قُلْتُ نَعَمْ فَدَرَمَ ظَرْفَ الثُّوبِ
فَتَنَظَّرْتُ إِلَيْهِ أَلَمْ يَغْطِطْ قَالَ كَغَطِطُ
الْبَكْرِ فَلَمَّا سُرِّي عَنْهُ قَالَ آيُنَ السَّائِلُ عَنِ
الْعُمْرَةِ أَخْلَعُ عَنْكَ الْجُبَّةَ وَآغْسِلُ أَثَرِ
الْعَلُوقِ عَلَيْكَ وَأَلْقِ النُّصْفَةَ وَأَصْنَعْ فِي عُمْرَتِكَ
كَمَا قَضَيْتُمْ فِي حَجِّكَ

۱۶۶۷۔ حَدَّثَنَا ابْنُ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا هَمَامٌ

أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ
أَنَّهُ قَالَ قُلْتُ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا دَوَّجَ

نَالَتْهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا بَيَانُ كَيْفَ لَمْ يَنْجَحْ كَا حَرَامَ بَانْدُ هِيَا، پھر
جب ہم منی سے نکل کر محصب میں ٹھہرے تو آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم
ہنے بعد الرحمن کو بلایا اور ان سے کہا کہ اپنی بہن کو حرم سے باہر سے جاؤ،
تعلیم تاکہ وہاں سے عمرہ کا احرام باندھیں، پھر عاتق و سحر کو ہم
تمہارا یہیں انتظار کریں گے، ہم آدھی رات کو آپ کی خدمت میں پہنچے
تو آپ نے پوچھا، کیا فارغ ہو گئے؟ میں نے کہا کہ ہاں، ان حضور نے اس
کے بعد اپنے اصحاب سے کمرچ کا اعلان کرا دیا، بیت اللہ کا طواف کرنے والے اصحاب میں صبح کی نماز سے پہلے روانہ ہوئے اور مدینہ کی طرف چلے۔

۱۱۲۲۔ جَوَّجَ مِیْنِ بَانْدُ هِيَا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا

۱۶۶۶۔ ہم سے ابونعیم نے حدیث بیان کی، ان سے عطاء نے حدیث
بیان کی کہا کہ مجھ سے صفوان بن یعلیٰ بن امیہ نے حدیث بیان کی ان سے
ان کے والد نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جعرانہ میں تھے تو آپ کی خدمت
میں ایک شخص حاضر ہوا، جبہ پہنے ہوئے اور اس پر خلوک یا زردی کا اثر
تھا اس نے پوچھا مجھے اپنے عمرہ میں آپ کس طرح کرنے کا حکم دیتے ہیں؟
اس پر اللہ تعالیٰ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل کی اور آپ پر
کپڑا ڈال دیا گیا، میری بڑی آرزو تھی کہ جب آں حضور پر وحی نازل ہو
رہی ہو تو میں آپ کو دیکھوں، عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، یہاں آؤ، نبی
کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر جب وحی نازل ہو رہی ہو اس وقت تم آں حضور
کو دیکھنے کے آرزو مند ہو؟ میں نے کہا کہ ہاں، انہوں نے کپڑے کا کنارہ
اٹھایا اور میں نے اس میں سے آپ کو دیکھا، زور زور سے سانس کی آواز
آ رہی تھی، میرا خیال ہے کہ انہوں نے بیان کیا "جیسے اونٹ کے سانس
کی آواز ہوتی ہے" پھر جب وحی اتارنی بند ہوئی تو آپ نے فرمایا کہ پوچھنے
والا کہاں ہے؟ اپنا جبہ اتار دو خلوک کے اثر کو دھو دو زردی کو صاف
کر لو، جس طرح حج میں کرتے ہو (یعنی جن افعال سے بچتے ہو) اسی طرح
عمرہ میں بھی کرو۔

۱۶۶۷۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی انہیں مالک

نے خبر دی، انہیں ہشام بن عروہ نے انہیں ان کے والد نے کہ میں نے
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا

ابھی میں نو عمر تھا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے ”صفا اور مروہ اللہ تعالیٰ کے شعاثر ہیں اس لئے جو شخص بیت اللہ کا حج کرے یا عمرہ کرے اس کے لئے ان کی سعی کرنے میں کوئی حرج نہیں اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ اگر کوئی ان کی سعی نہ کرے تو اس پر کوئی عتاب نہ ہونا چاہیے لیکن عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ ہرگز نہیں، اگر حقیقت وہی ہوتی جیسا تم بتا رہے ہو پھر ان کی سعی کرنے میں کوئی حرج واقعی نہیں ہوتا تھا لیکن یہ آیت تو انصار کے لئے نازل ہوئی تھی جو منات بت کا احرام باندھتے تھے یہ منات، قدید کے مقابل میں تھا، انصار، صفا اور مروہ کی سعی کو اچھا نہیں سمجھتے تھے، پھر جب اسلام آیا تو انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے متعلق پوچھا اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی کہ ”صفا اور مروہ“ اللہ کے شعاثر ہیں اس کے لئے جو شخص بیت اللہ کا حج یا عمرہ کرے اس کے لئے ان کی سعی کرنے میں کوئی نہیں ”سفیان اور ابو سعید نے ہشام کے واسطے سے یہ زیادتی کی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے کسی بھی ایسے شخص کے حج یا عمرہ کو پورا نہیں کیا جس نے نسّا اور مروہ کی سعی نہ کی ہو۔

۱۱۲۳۔ عمر کرنے والا کب حلال ہوگا؟ عطاء رضی اللہ عنہ نے جابر رضی اللہ عنہ کے واسطے سے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کو حکم دیا تھا کہ حج کے احرام کو عمرہ سے بدل دیں اور طواف بیت اللہ اور صفا۔ مروہ ا کریں پھر بال ترشوا کر حلال ہو جائیں۔

۱۶۶۸۔ ہم سے اسحاق بن براء ہم نے حدیث بیان کی ان سے جریر نے ان سے اسماعیل نے ان سے محمد بن ابی اوفی نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی عمرہ کیا، وہ ہم نے بھی آپ کے ساتھ عمرہ کیا چنانچہ جب مکہ میں داخل ہوئے تو آپ نے بیت اللہ کا طواف کیا اور آپ کے ساتھ ہم نے بھی طواف کیا پھر صفا اور مروہ آئے اور ہم بھی آپ کے ساتھ آئے ہم آپ کی مکہ والوں سے حفاظت کر رہے تھے کہ کہیں کوئی تیر نہ چلا دے میرے ایک ساتھی نے ابن ابی اوفی سے پوچھا کیا آپ حضور کعبہ میں داخل ہوئے تھے انہوں نے فرمایا کہ نہیں انہوں نے پھر پوچھا کہ آپ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے خدیجہ رضی اللہ عنہا کے

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا يَوْمَئِذٍ مِثْلُ حَدِيثِ الشَّيْخِ آرَأَيْتَ قَوْلَ اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِن شَعَائِرِ اللَّهِ فَمَنْ حَجَّ الْكَعْبَةَ أَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ لَا يَطُوفَ بِهِمَا أَمَّا أَنْزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ فِي الْأَنْصَارِ كَانُوا يُهْلِكُونَ لِمَنَاقَا وَكَانَتْ مَنَاقَا حَذًى وَكَدِيدًا وَكَانُوا يَتَحَرَّجُونَ أَنْ يَطُوفُوا بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَلَمَّا جَاءَ الْإِسْلَامُ سَأَلُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ قَالُوا اللَّهُ تَعَالَى إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِن شَعَائِرِ اللَّهِ فَمَنْ حَجَّ الْكَعْبَةَ أَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَطُوفَ بِهِمَا زَادَ سُفْيَانُ أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ هِشَامٍ مَا أَمَرَ اللَّهُ حَجَّ وَأَمْرًا وَلَا عَمْرًا ثُمَّ يَطُوفُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ :

باب ۱۱۲۳۔ مَنِي يَحِلُّ الْمُعْتَمِرُ وَقَالَ عَطَاءٌ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصْحَابَهُ أَنْ يُعْمَرُوا عُمْرَةً وَيَطُوفُوا ثُمَّ يَقُصِّرُوا وَيَحِلُّوا :

۱۶۶۸۔ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ أَبِي حَرْبٍ عَنْ جَرِيرٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى قَالَ اعْتَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاعْتَمَرْنَا مَعَهُ فَلَمَّا دَخَلْنَا مَكَّةَ طَافَ وَطُفْنَا مَعَهُ وَآتَى الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ وَآمَيْنَا هَا مَعَهُ وَكُنَّا نَسْتَوِيهِ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ أَنْ يَرُومَهُ أَحَدًا فَقَالَ لَهُ صَاحِبِي إِنْ كَانَ دَخَلَ الْكَعْبَةَ قَالَ لَا قَالَ فَحَدَّثَنَا مَا قَالَ يَخْدُ يَحْبَةً قَالَ بَشِّرُوا أَحَدًا يَحْبَةً بِبَيْتٍ مِنَ الْبَيْتَةِ مِنْ قَعْبٍ

لَا مَحَاحَ فِيهِ وَلَا نَصَبَ، متعلق جو فرمایا تھا وہ ہم سے بیان کیجئے انہوں نے بیان کیا کہ ان حضوٰر نے فرمایا تھا: ”خدیجہ کو جنت میں ایک موتی کے گھر بشارت ہو، جس میں نہ کسی کا شور و غل ہوگا نہ تکلیف۔“

۱۴۵۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْدَلٍ قَالَ سَأَلْنَا ابْنَ سُلَيْمٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ قَالَ سَأَلْنَا ابْنَ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنْ دُرْجِلٍ طَافَ بِالْبَيْتِ فِي عُسْرَةٍ وَكَهْ يَطْفَأُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَوْوَةِ أَيَّامَ امْرَأَتِهِ فَقَالَ قَدِمَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَافَ بِالْبَيْتِ مَبْعَا وَصَلَّى خَلْفَ الْمَقَامِ رُكْعَتَيْنِ وَطَافَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَوْوَةِ وَقَدْ كَانَ تَكْفُرُ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُنْكَوَّةٌ حَسَنَةٌ قَالَ وَسَأَلْنَا جَابِرَ ابْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فَقَالَ لَا يَفْرَبُهَا حَتَّى يَطُوفَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَوْوَةِ؛

۱۴۶۔ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَدِمْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَطْحَاءِ وَهُوَ صُنِيمٌ فَقَالَ أَخْبَجْتُ قُلْتُ لَعَمْرُكَ قَالَ يَسَا أَهْلَكْتُ قُلْتُ لَبَّيْكَ يَا هَلَالٍ كَاهِلَالٍ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَحْسَنْتُ خَلْفَ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَوْوَةِ ثُمَّ أَجَلَ تَطُفْتُ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَوْوَةِ ثُمَّ أَتَيْتُ امْرَأَةً مِنْ قَيْسٍ فَقُلْتُ رَأَيْتُ أَهْلَكْتُ بِالْحَجِّ فَمَنْتُ أَنْتِي بِهِ حَتَّى كَانَ فِي خِلَافَةِ عُمَرَ فَقَالَ إِنَّا آخِذُونَ بِكِتَابِ اللَّهِ فَإِنَّهُ يَا مُوَسَا بِالْإِسْمَاءِ وَإِنْ آخِذْنَا يَقُولُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّهُ لَمْ يَحِلَّ حَتَّى يَبْلُغَ الْهَقْدَى مَحِلَّةً۔

۱۴۵۔ ہم سے حمید بن عیسیٰ نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی ان سے عمرو بن دینار نے کہا کہ ہم سے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے ایک ایسے شخص کے متعلق دریافت کیا جو عمرہ کے لئے بیت اللہ کا طواف تو کرتا ہے لیکن صفا اور مروہ کی سعی نہیں کرتا کیا وہ صرف بیت اللہ کے طواف کے بعد اپنی یوی سے ہم بستر ہو سکتا ہے انہوں نے اس کا جواب یہ دیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم رکھ، تشریف لائے اور آپ نے بیت اللہ کا ساتھ چکروں کے ساتھ طواف کیا، پھر مقام ابراہیم کے قریب دو رکعت نماز پڑھی اس کے بعد صفا اور مروہ کی سات مرتبہ سعی کی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی تمہارے لئے بہترین نمونہ ہے انہوں نے بیان کیا کہ ہم سے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے بھی اس کے متعلق سوال کیا تو آپ نے فرمایا کہ صفا اور مروہ کی سعی سے پہلے اپنی یوی کے قریب بھی نہ جانا چاہیے۔

۱۴۷۔ ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی ان سے غندر نے حدیث بیان کی ان سے شعیب نے حدیث بیان کی ان سے قیس بن مسلم نے حدیث بیان کی ان سے طارق بن شہاب نے حدیث بیان کی اور ان سے ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی، انہوں نے بیان کیا کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بطحاء میں حاضر ہوا، آپ وہاں پڑاؤ ڈالے ہوئے تھے دج کے لئے مکہ جاتے ہوئے آپ سے دریافت فرمایا کہ کیا حج ہی کا ارادہ ہے؟ میں نے کہا کہ ہاں۔ آپ نے پوچھا کیا اور احرام کس چیز کا باندھا ہے؟ میں نے کہا کہ میں نے اسی کا احرام باندھا ہے جس کا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے احرام باندھا جو آپ نے فرمایا کہ اچھا کیا، اب بیت اللہ کا طواف کرو اور صفا اور مروہ کی سعی پھر حلال ہو جانا، چنانچہ میں نے بیت اللہ کا طواف کیا اور صفا اور مروہ کی سعی کی، پھر بنو قیس کی ایک خاتون کے پاس گیا اور انہوں نے میرا سر صاف کیا اس کے بعد میں نے حج کا احرام باندھا۔ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد اسی کے مطابق لوگوں کو مسئلہ بتایا

کہ تمہا جب عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت کا دور آیا تو آپ نے فرمایا کہ میں کتاب اللہ پر بھی عمل کرنا چاہتا ہوں کہ اس میں ہمیں رُج اور عمرہ (پورا کرنے کا حکم) ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت پر بھی عمل کرنا چاہتا ہوں کہ آپ اس وقت تک حلال نہیں ہوئے تھے جب تک ہدی کی قربانی نہیں ہو گئی تھی،

۱۶۷۱۔ ہم سے احمد بن عیسیٰ نے حدیث بیان کی ان سے ابن وہب نے حدیث بیان کی انہیں عمرہ نے خبر دی انہیں ابوالاسود نے کہ اسما بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا کے مولیٰ عبداللہ نے ان سے حدیث بیان کی انہوں نے اسما رضی اللہ عنہ سے سنا تھا وہ جب بھی جون پہاڑ سے ہو کر گزرتیں تو یہ کہتیں ”رحمتیں نازل ہوں اللہ کی حمد پر، ہم نے آپ کے ساتھ یہیں قیام کیا ان دنوں ہمارے پاس (سامان) بہت ہلکے پھلکے تھے سواریاں بھی کم تھیں اور زاد راہ کی بھی کمی تھی میں نے، میری بہن عائشہ نے زہیر اور فلان رضی اللہ عنہم نے عمرہ کیا اور جب بیت اللہ کا طواف کر چکے تو (صفا اور مروہ کی سعی کے بعد) ہم حلال ہو گئے، حج کا احرام ہم نے شام کو باندھا تھا۔

۱۱۲۴۔ حج، عمرہ، یا غزوہ سے واپسی پر کیا دعا پڑھی جائے؟

۱۶۷۲۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی انہیں مالک نے خبر دی انہیں نافع نے اور انہیں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی غزوہ، حج یا عمرہ سے واپس ہوتے تو جب بھی کسی بلند جگہ کا چڑھاؤ ہوتا تو تین مرتبہ تکبیر کہتے اور یہ دعا پڑھتے ”اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ تنہا ہے، اسی کا کوئی شریک نہیں ملک اسی کا ہے اور حمد اسی کے لئے ہے، وہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے ہم واپس ہو رہے ہیں تو یہ کرتے ہوئے، عبادت کرتے ہوئے، اپنے رب کے حضور سجدہ کرتے ہوئے اور اسی کی حمد کرتے ہوئے، اللہ کے اپنا وعدہ سچا کر دکھایا، اپنے بندے کی مدد کی اور سامنے لشکر کو تنہا شکست دے دی۔“

۱۲۲۵۔ آنے والے حاجیوں کا استقبال اور تین آدمی ایک سواری پر

۱۶۷۳۔ ہم سے معلیٰ بن اسد نے حدیث بیان کی ان سے یزید بن نذیع نے حدیث بیان کی، ان سے خالد بن عیسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے عمرہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ تشریف لائے تو عبدالطلب کے چند بچوں نے آپ کا استقبال کیا، آپ نے ایک بچے کو (اپنی سواری کے) آگے بٹھالیا اور دوسرے کو پیچھے

۱۶۷۱۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ أَبِي الْأَسْوَدِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ مَوْلَى أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ حَدَّثَهُ أَنَّكَ كَانَتْ تَسْتَعِزُّ أَسْمَاءَ تَقُولُ كُلَّمَا مَرَّتْ بِأَبْعَجُونٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ مُحَمَّدٌ لَقَدْ تَوَلَّانَا مَعَهُ هَهُنَا وَتَهْنُ يَوْمَئِذٍ خِفَاتٌ قَلِيلٌ ظَهَرْنَا قَلِيلَةً أَزْوَاجًا قَاعَتُنَا أَنَا وَاخْتِ عَائِشَةُ وَالتَّوْبِيُّ وَفُلَانٌ وَفُلَانٌ فَلَمَّا مَسَعْنَا الْبَيْتَ أَهْلَلْنَا ثُمَّ أَهْلَلْنَا مِنَ الْعِشِيِّ بِالْعَجِ كَرَّحَكُ تَو (صفا اور مروہ کی سعی کے بعد) ہم حلال ہو گئے، حج کا احرام ہم نے شام کو باندھا تھا۔

بَاب ۱۲۲۴۔ مَا يَقُولُ إِذَا رَجَعَ مِنَ الْحَجِّ أَوْ الْعُمْرَةِ أَوْ الْقَدْوِ

۱۶۷۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا قَفَلَ مِنْ غَزْوٍ أَوْ حَجٍّ أَوْ عُمْرَةٍ يَكْتَبِرُ عَلَى كُلِّ شَرْفٍ مِنَ الْأَرْضِ ثَلَاثَ تَكْبِيرَاتٍ ثُمَّ يَقُولُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَكَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ أَيْبُونَ تَأْيُيُونَ عَائِدُونَ سَائِدُونَ لَوَيْنَا حَاصِدُونَ مَدَقَ اللَّهُ وَعَدَهُ وَتَصَوَّرَ عَبْدُهُ وَهَرَمَ الْأَحْوَابُ وَحَدَّاهُ

بَاب ۱۲۲۵۔ اسْتِقْبَالُ الْحَاجِّ الْقَادِمِينَ وَاللَّاحِقَةِ عَلَى الدَّائِمِينَ

۱۶۷۳۔ حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ نَزْيِعٍ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ لَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ اسْتَقْبَلَتْهُ أُقْبِلِيْنَةُ بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَعَمَلُوا وَاحِدًا بَيْنَ يَدَيْهِ وَآخَرَ خَلْفَهُ

باب ۱۲۶۶۔ اَلْفَدْوُومُ بِالْعَدَاةِ

۱۲۶۶۔ صبح کے وقت آنا

۱۶۷۴۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَبَابِ حَدَّثَنَا
أَبُو عِيَّاضٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ
أَبِي عُبَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا خَرَجَ إِلَى مَكَّةَ يُعْتَمِلُ
فِي مَسْجِدِ الشَّجَرَةِ وَإِذَا رَجَعَ صَلَّى بِذِي الْعُلَيْفَةِ
يَبْغِلُ الْوَادِي وَبَاتَ حَتَّى يُفْصِحَ

باب ۱۲۶۷۔ الدَّخُولُ بِالْعَتَمَةِ

۱۶۷۵۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ عَنْ مُوسَى بْنِ إِسْمَاعِيلَ
حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ رَسَقِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي
طَلْحَةَ عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَطْرُقُ أَهْلَهُ
كَانَ لَا يَدْخُلُ رَدْغًا وَلَا أَوْعِشَةً

باب ۱۲۶۸۔ لَا يَطْرُقُ أَهْلَهُ إِذَا بَلَغَ السَّيِّئَةَ

۱۶۷۶۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِیْهِ حَدَّثَنَا
شُعْبَةُ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
قَالَ تَمَسَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ
يَطْرُقَ أَهْلَهُ لَمَّا

باب ۱۲۶۹۔ مَنِ اشْرَعَ نَاقَتَهُ إِذَا

بَلَغَ السَّيِّئَةَ

۱۶۷۷۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ
أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ أَخْبَرَنِي حَبِيبُ
اللَّهِ سَمِيعُ أَسَا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ كَانَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَدِمَ
مِنَ سَفَرٍ قَابِضًا دَرَجَاتِ السَّيِّئَةِ أَوْ ضَمَعَ
نَاقَتَهُ وَإِنْ كَانَتْ دَاجَةً حَوَكَمَهَا قَالَ أَبُو
عُبَيْدٍ اللَّهُ زَادَ الْحَوْثُ بْنُ عُيَيْرٍ عَنْ حَبِيبٍ
حَوَكَمَهَا مِنْ حَبِيبِهَا

۱۶۷۵۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی ان سے ہمام
نے حدیث بیان کی ان سے اسحاق بن عبد اللہ بن ابی طلحہ نے حدیث
بیان کی ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم (سفر سے) رات میں گھر نہیں پہنچتے تھے، یا صبح کے وقت پہنچ جاتے
تھے یا دیر بعد

۱۲۶۸۔ جب شہر پہنچے تو گھروں کے وقت نہ جاتے:

۱۶۷۶۔ ہم سے مسلم بن ابی اسحاق نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث
بیان کی ان سے معاذ بن جابر رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے گھروں کے وقت ان کے سے منع کیا تھا مطلب یہ
ہے کہ سفر سے گھروں میں آنے کا معمول نہ بنانا چاہیے۔ اتفاق اور ضرورت
کی بات الگ ہے:

۱۲۶۹۔ جس نے مدینہ کے قریب پہنچ کر اپنی سواری

تیز کر دی۔

۱۶۷۷۔ ہم سے سعد بن ابی مریم نے حدیث بیان کی انہیں محمد بن جعفر
نے خبر دی کہ مجھے حمید نے خبر دی انہوں نے انس رضی اللہ عنہ سے سنا
آپ نے فرمایا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سفر سے واپس جاتے
اور مدینہ کے باغی علاقوں پر نظر پڑتی تو اپنا اونٹ تیز کر دیتے، کوئی
دوسرا جانور بھی ہوتا تو اسے بھی تیز کر دیتے تھے۔ ابو عبد اللہ نے کہا کہ حدیث
بن عمر نے حمید سے واسطہ سے یہ زیادتی کی ہے کہ "مدینہ سے محبت الہ
گداؤ کی وجہ سے سواری تیز کر دیتے تھے۔"

کیا کہ میں نے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ مکہ کے راستے میں تاکہ انہیں صبیحہ بنت ابی عبیدہ کی سخت علالت کی اطلاع ملی اور وہ نہایت تیزی سے چلنے لگے، پھر جب شفق غروب ہو گئی تو انہوں نے اور مغرب اور عشاء ایک ساتھ پڑھیں۔ اس کے بعد فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ جب جلدی چلنا ہوتا تو مغرب کو مؤخر کر کے دونوں عشاء اور مغرب ایک ساتھ پڑھتے تھے:

أَسَلَّمَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنْتُ مَعَ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَطْلُقُنِي مَكَّةَ فَبَلَغَهُ عَنْ صَبِيحَةَ بِنْتِ أَبِي عُبَيْدٍ شِدَاةٌ وَجَعٌ فَأَسْوَعَ السَّيْرَ حَتَّى كَانَ بَعْدَ غُرُوبِ الشَّفَقِ تَدَلَّى تَصَلَّى الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ جَمَعَ بَيْنَهُمَا ثُمَّ قَالَ إِنِّي رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا جَدَّ بِهِ الشَّيْءُ أَخَّرَ الْمَغْرِبَ وَجَمَعَ بَيْنَهُمَا

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

۱۱۳۳۔ محصر اور شکار کی جزاء: اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد: پس تم اگر روک دیے جاؤ تو قربانی میسر ہو، اور اپنے سر اس وقت تک نہ منڈاؤ، جب تک قربانی کا جانور اپنے ٹھکانے پر نہ پہنچ جائے (یعنی قربانی نہ ہو جائے) عطاء رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ احصار ہر چیز کی وجہ سے متحقق ہو جاتا ہے جو روکنے کا سبب بن جائے:

۱۱۳۴۔ اگر عمرہ کرنے والے کو روک دیا گیا:

۱۶۸۲۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی انہیں مالک نے خبر دی، انہیں نافع نے کہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جب قنہ کے زمانہ میں مکہ عمرہ کے لئے جانے لگے تو آپ نے فرمایا کہ اگر مجھے بیت اللہ الحرام پہنچنے سے روک دیا گیا تو میں بھی وہی کروں گا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا تھا چنانچہ آپ نے بھی صرف عمرہ کا احرام باندھا کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی حدیبیہ کے سال صرف عمرہ کا احرام باندھا تھا۔

۱۶۸۳۔ ہم سے عبد اللہ بن محمد بن اسماعیل نے حدیث بیان کی ان سے جویر بن نافع کے واسطے سے حدیث بیان کی انہیں عبید اللہ بن عبد اللہ

باب ۳۳۔ الْمُحْصَرُ وَجَدَّ آءِ الْقَيْدِ

وَقَوْلُهُ تَعَالَى لَقَدْ أَحْصَرْتُمْ قَسَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْقَدَرِ وَلَا تَلْفِكُمْ أَذُوكُمْ حَتَّى يَبْلُغَ الْقَدَرُ مَحَلَّهُ قَالَ عَطَاءٌ أَرَادَ أَحْصَارُ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ يَخِيسُهُ

باب ۳۴۔ إِذَا أُحْصِرَ الْمُعْتَمِرُ

۱۶۸۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوْسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ ثَابِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا حَجَّ إِلَى مَكَّةَ مُعْتَمِرًا فِي الْيَمِينَةِ قَالَ إِنَّ صِدْقًا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ صَلَّيْتُ مَعَهُ كَمَا صَلَّيْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَهْلَ يَعْمُرُونَ مِنْ أَجْلِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ أَهْلَ يَعْمُرُوا عَامَ الْخُدَيْبِيَّةِ ۱۶۸۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بُوَيَّاسًا حَدَّثَنَا جَوْشَجُ عَنْ ثَابِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ

نے محصر، احصار سے اسم مفعول ہے احصار لغت میں بھی مرض یا دشمن دونوں کی وجہ سے رکاوٹ کے معنی میں استعمال ہوتا ہے اور حج کی شرعی اصطلاح میں احصار کے یہاں بھی اس سے یہی مراد ہے اور بعض اصناف نے بھی اس کے یہی معنی شرعی اصطلاح میں مراد لئے ہیں، عطاء رحمۃ اللہ علیہ کا فرمان اس عنوان کے تحت ذیل میں جو مصنف نے بیان کیا وہ اس سے بھی عام ہے امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اس سے صرف دشمن کی رکاوٹ مراد لیتے ہیں اگرچہ آیت جس میں احصار کا ذکر ہوا ہے وہ دشمنوں ہی سے متعلق نازل ہوئی تھی لیکن بہر حال لفظ عام ہے اور کوئی وجہ نہیں کہ اسے صرف دشمن کی رکاوٹ سے غامی کر دیا جائے اور پھر بیماری تو بعض اوقات جان لیوا دشمن ثابت ہوتی ہے۔

بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَسَالِحُ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَرَا
أَنَّهُمَا كَلَّمَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا
كَيْلَى نَزَلَ الْجَيْشُ بَيْنَ الرُّبَيْرِ فَقَالَا لَا تَقُولُ
أَنْ لَا تَعْبُرَ الْعَامَ وَإِنَّا نَعَاثُ أَنْ يُحَالَ بَيْتُكَ
وَبَيْنَ الْبَيْتِ فَقَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كُفَادُ قُرَيْشٍ
دُونَ الْبَيْتِ وَقَدْ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ هَدْيَهُ وَخَلَقَ رَأْسَهُ وَأَشْهَدُكُمْ أَنِّي
قَدْ أَوْجَبْتُ حَجَّةَ الْعُمْرَةِ إِنْ شَاءَ اللَّهُ
انْطَلِقْ فَإِنْ خَلَيْتَ بَيْنِي وَبَيْنَ الْبَيْتِ طَفَعْتُ
وَأَنْ يَمِيلَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ فَعَلْتُ كَمَا فَعَلَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا مَعَهُ فَأَهْلُ
بِالْعُمْرَةِ مِنْ ذُو الْحَلِيقَيْنِ ثُمَّ سَارَ سَاعَةً
ثُمَّ قَالَ إِنَّمَا شَأْنُهُمَا وَاحِدٌ وَأَشْهَدُكُمْ أَنِّي
قَدْ أَوْجَبْتُ حَجَّةَ مَعَ عُمْرَتِي فَلَمْ يَحِلَّ
مِنْهُمَا حَتَّى حَلَّ يَوْمَ النَّحْرِ وَاهْدَى وَكَانَ
يَقُولُ لَا يَحِلُّ حَتَّى يَطْلُوفَ طَوَافٌ وَاحِدٌ أَيَّوْمَ
يَدْخُلُ مَكَّةَ.

۶۸۴۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا
جَوَيْرِيَّةٌ عَنْ تَائِبٍ أَنَّ بَغَفَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ
لَهُ تَوَاقَمْتَ بِهَذَا؟

۶۸۵۔ حَدَّثَنَا مُصَدِّقٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى
بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا يَحْيَى
بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ يَكْرُمَةَ قَالَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَدْ أُخْبِرْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَأْسُهُ وَجَامِعُ نِسَاءِ كَذَا وَ
لَحْرُ هَدْيِهِ حَتَّى اغْتَسَرَ عَامًا قَابِلًا.

بَابُ ۱۳۵۔ الْإِخْصَارُ فِي الْعَجَّةِ

۶۸۶۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا

اور سالم بن عبد اللہ نے ضروری کہ جن دونوں ابن زبیر رضی اللہ عنہ پر لشکر
کشی ہوئی تھی، عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ان لوگوں نے کہا کہ کیونکہ
آپ مکہ جانا چاہتے تھے، کہ اگر آپ اس سال حج نہ کریں تو کوئی حرج نہیں
کیونکہ ڈرس کا ہے کہ ہمیں آپ کو بیت اللہ پہنچنے سے روک نہ دیا جائے
اس پر آپ نے جواب دیا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بھی
گئے تھے اور کفار قریش بیت اللہ پہنچنے میں حائل ہو گئے تھے، پھر نبی
کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی قربانی کا جانور ذبح کیا اور مرند لیا
میں نہیں گواہ بنانا ہوں کہ میں نے بھی، انشاء اللہ، عمرہ اپنے پر ضروری
قرار دے لیا ہے میں جاؤں گا اور اگر مجھے بیت اللہ تک پہنچنے کا راستہ
مل گیا تو طواف کروں گا لیکن اگر مجھے روک دیا گیا تو میں بھی وہی کروں
گا جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا تھا میں بھی اس وقت آپ کے ساتھ
تھا، چنانچہ ذوالحلیفہ سے آپ نے عمرے کا احرام باندھا پھر قحوری دور
چل کر فرمایا حج اور عمرہ تو ایک ہی ہیں اب میں تمہیں گواہ بنانا ہوں،
کہ میں نے عمرہ کے ساتھ حج بھی اپنے پر ضروری قرار دے لیا ہے آپ حج
اور عمرہ دونوں سے ایک ساتھ قربانی کے دن حلال ہوئے اور قربانی کی
آپ فرماتے تھے کہ جب تک کہ پہنچ کر ایک طواف نہ کر لے حلال نہ ہونا
چاہیے۔

۶۸۴۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی ان سے جویریہ نے
حدیث بیان کی ان سے نافع نے کہ عبد اللہ رضی اللہ عنہ کے کسی بیٹے نے ان سے
کہا تھا کاش اس سال رک جلتے۔

۶۸۵۔ ہم سے محمد نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے یحییٰ بن صالح نے حدیث
بیان کی ان سے معاویہ بن سلام نے حدیث بیان کی ان سے یحییٰ بن کثیر
نے حدیث بیان کی ان سے عکرمہ نے بیان کیا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے
ان سے فرمایا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب روک دیئے گئے تو آپ
نے اپنا مرند لیا، ازواج مطہرات کے پاس گئے اور قربانی کی پھر ائیدہ
سال ایک عمرہ کیا۔

۱۱۳۵۔ حج سے روکن۔

۶۸۶۔ ہم سے احمد بن محمد نے حدیث بیان کی انہیں عبد اللہ نے ضروری

آگیا اس کے علاوہ کوئی بات ہوئی تو وہ حلال ہو جائے، نفی اس پر ضروری نہیں اور ساتھ قربانی کا جانور تھا اور محصر ہو تو قربانی ذبح کر دے (جہاں پر بھی اس کا قیام ہو) یہ اس صورت میں جب قربانی کا جانور (قربانی کی جگہ) بھیجنے کی اسے استطاعت نہ ہو لیکن اگر اس کی استطاعت ہے تو جب تک قربانی ذبح نہ ہو جائے، حلال نہ ہو، مالک وغیرہ رحمہم اللہ نے کہا کہ (محصر) خواہ کہیں بھی ہو اپنی قربانی ذبح کر دے اور سر منڈائے اس پر قضا ضروری نہیں، کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب رضوان اللہ علیہم نے حدیبیہ میں بغیر طواف اور بغیر قربانی کے بیت اللہ تک پہنچے ہوئے، قربانی کی، سر منڈایا، اور ہر چیز سے حلال ہو گئے تھے پھر کوئی نہیں کہتا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کو بھی قضا کا یا کسی بھی چیز کے اعادہ کا حکم دیا اور حدیبیہ حرم سے خارج ہے۔ سہ۔

حَبَسَهُ عَذْرًا أَوْ غَيْرَ ذَلِكَ فَانَّهُ يَحِلُّ
وَلَا يَرْجِعُ وَإِنْ كَانَ مَعَهُ هَذِي وَهُوَ
مُحَصَّرٌ نَحَرًا لَنْ كَانَ لَا يَسْتَطِيعُ
أَنْ يَبْعَثَ وَإِنْ اسْتَطَاعَ أَنْ يَبْعَثَ
بِهِ لَمْ يَحِلَّ حَتَّى يَبْلُغَ الْهَذِي مَعَلَهُ
وَقَالَ مَالِكٌ وَغَيْرُهُ لَا يَنْحَرُ هَذِيَهُ وَ
يَحِلُّ فِي آتِي مَوْضِعٍ كَانَ وَلَا قَصَاءَ
عَلَيْهِ لِأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَأَصْحَابَهُ بِالْعَدَا بِيَّتِهِ نَحَرُوا وَحَلَفُوا
وَحَلَّتْ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ قَبْلَ الطَّوَافِ وَ
قَبْلَ أَنْ يَمْسُكِيَ الْهَذِي إِلَى الْبَيْتِ
ثُمَّ لَمْ يُذَكَّرْ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ أَحَدًا أَنْ يَفْضُو
شَيْئًا وَلَا يَعُوذُوا لَكَ وَالْعَدَا بِيَّتِهِ
خَارِجٌ مِنَ الْعَرَمَةِ

۱۱۳۸۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ ”اگر تم میں سے کوئی مریض ہو، یا اس کے سر میں کوئی نکیل ہو تو اسے روزے، یا صدقے، یا قربانی کا فدیہ دینا چاہیے، یعنی اسے اس کا اختیار ہے اور اگر روزہ رکھنا ہے تو تین دن رکھے۔“

بَاب ۱۱۳۸۔ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَرِيضًا أَوْ بِهِ آذَى مِنْ لَاسِهِ فَعِدْيَةٌ مِنْ صِيَامِهِ أَوْ صَدَقَةٌ أَوْ صَدَقَةٌ أَوْ صَدَقَةٌ وَهُوَ مُخْتَارٌ فَأَمَّا الصَّوْمُ فَثَلَاثَةُ أَيَّامٍ

سے امام ابو حنیفہ رحمۃ علیہ اس مسئلہ کے خلاف ہیں ان کے نزدیک محصر پر نفی بہر صورت واجب ہے، عمرہ ہو یا حج اس پر تو سب کا اتفاق ہے کہ حج سے اگر کسی کو روک دیا گیا تو اس کی قضا واجب ہے اختلاف صرف عمرہ کی صورت میں ہے اگرچہ ابن عباس رضی اللہ عنہ کے کلام سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کے یہاں قضا اور عدم قضا کی دوسری صورتیں ہیں یعنی اگر کسی کو غیر اختیاری اور قدرتی عذر پیش آیا تو قضا نہیں ہے لیکن اختیاری عذر کی صورت میں قضا ہے۔ ۲۔ امام طحاوی نے محمد اسحاقی کی روایت نقل کی ہے کہ حدیبیہ کا بعض حصہ حرم میں داخل ہے صحیح بخاری کی ایک طویل حدیث سے بھی یہ معلوم ہوتا ہے کہ حدیبیہ کا بعض حصہ حد و حرم میں داخل ہے اسی لئے یہ کہنا درست نہیں کہ تمام حدیبیہ حد و حرم سے باہر ہے حنفیہ کے یہاں مسئلہ یہ ہے کہ حاجی حد و حرم میں ہی قربانی ذبح کر سکتا ہے اور اگر محصر ہے تو اسے حرم میں قربانی پیش چاہیے اور جب قربانی اپنی جگہ پہنچ کر ذبح ہو جائے پھر حلال ہونا چاہیے۔

۳۔ یہ فدیہ بیماری یا عمرہ کی تکلیف کی وجہ سے نہیں دینا پڑے گا بلکہ جیسا کہ حدیث سے معلوم ہوتا ہے یا سر منڈانے پر فدیہ ہے، یا جوؤں کے مارنے پر جو سر منڈانے کا لازمی نتیجہ ہے، جب کہ سر میں جو ٹہیں ہوں۔

۴۸۹۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے نافع نے حدیث بیان کی کہ فتنہ کے زمانہ میں حبیب اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہ عمرہ کے ارادے سے چلے تو فرمایا کہ اگر مجھے بیت اللہ تک پہنچنے سے روک دیا گیا تو میں بھی وہی کروں گا جو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کیا تھا چنانچہ آپ نے عمرہ کا احرام باندھا کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی حدیبیہ کے سال عمرہ ہی کا احرام باندھا تھا پھر آپ نے کچھ سوچا اور فرمایا کہ عمرہ اور حج تو ایک ہی ہیں اس کے بعد اپنے ساتھیوں کی طرف متوجہ ہوئے بھی یہی فرمایا کہ یہ دونوں تو ایک ہی ہیں میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ عمرہ کے ساتھ اب حج بھی اپنے لئے ضروری قرار دے لیا ہے پھر دیکھ بیچ کر آپ نے دونوں کے لئے ایک طواف کیا آپ کا خیال تھا کہ یہ کافی ہے آپ کے ساتھ قربانی کا جانور بھی تھا۔

۱۴۹۰۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی انہیں مالک نے خبر دی انہیں حمید بن قیس نے انہیں مجاہد نے انہیں عبد الرحمن بن ابی یسلی نے اور انہیں کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا غالباً جوؤں سے تم کو تکلیف محسوس کر رہے ہو، انہوں نے کہا کہ ہاں یا رسول اللہ! آن حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پھر اپنا سر منڈا لو اور تین دن کے روزے رکھ لو، یا چھ، مسکینوں کو کھانا کھلاؤ یا ایک بکری ذبح کرو۔

۱۴۹۱۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "یا صدقہ" (دیا جائے) یہ

صدقہ چھ مسکینوں کو کھانا کھلانے (کی صورت میں ہوگا)

۱۴۹۱۔ ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی ان سے سیف نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے مجاہد نے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے عبد الرحمن بن ابی یسلی سے سنا، ان سے کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حدیبیہ میں میرے پاس آکر کھڑے ہوئے تو جو میں میرے سر سے برابر گری جا رہی تھی آپ نے فرمایا یہ جو میں تمہارے لئے تکلیف دہ ہیں میں نے کہا جی ہاں۔ آپ نے فرمایا، پھر سر منڈا لیا آپ نے صرف

۱۴۸۹۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ نَافِعِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ حِينَ خَرَجَ إِلَى مَكَّةَ مُخْتَصِرًا فِي الْفِتْنَةِ إِنْ صُدِّدْتُ عَنْ الْبَيْتِ صَنَعْنَا كَمَا صَنَعْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَهَلَّ بِعُمْرَةٍ مِنْ أَجْلِ أَنْ تَبْتَنِي صَلَّيَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَأَنَّ أَهْلَ بَيْتِهِ لَمْ يَخْرُجُوا مِنْ أَهْلِ الْبَيْتِ ثُمَّ قَالَ مَا أَمْرُهُمَا إِلَّا وَاحِدٌ أَتُظَرُّ فِي أَمْرِهِ فَقَالَ مَا أَمْرُهُمَا إِلَّا وَاحِدٌ قَالَتْ فَتُفْتَنُ إِلَى أَصْحَابِهِ فَقَالَ مَا أَمْرُهُمَا إِلَّا وَاحِدٌ أَتُشْهِدُكُمْ أَنِّي قَدْ أَوْجَبْتُ الْحَجَّ مَعَ الْعُمْرَةِ ثُمَّ طَافَ لَهُمَا طَوَافًا وَاحِدًا وَرَأَى أَنَّ ذَلِكَ مُجْزِيَا عَنْهُ وَاهْدَى

۱۴۹۰۔ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يُوسُفَ

أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ حُسَيْدِ بْنِ قِيسٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَعَلَّتْ آذَانُكَ هُوَ أَمْرُكَ قَالَ نَعَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْلِقْ رَأْسَكَ وَصُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ أَوْ أَطْعِمْ سِتَّةً مَسْكِينِينَ أَوْ أَسْكُ بِسَاءَةٍ

يَا ۙ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى أَوْ صَدَقَةٍ

وَهِيَ أَطْعَامُ سِتَّةٍ مَسْكِينِينَ

۱۴۹۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سَيْفٌ

قَالَ حَدَّثَنِي مُجَاهِدٌ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ أَبِي لَيْلَى أَنَّ كَعْبَ بْنَ عُجْرَةَ حَدَّثَهُ قَالَ وَقَفَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَدِّ يَكُونُ وَرَأْسِي يَتَهَيَّأْتُ قَسْلًا فَقَالَ يُؤْذِنُكَ هُوَ أَمْرُكَ كُنْتُ نَعَمْ قَالَ فَأَخْلَقَ رَأْسَكَ أَوْ قَالَ

أَخْلَقَ قَالَ فِي تَزَلَّتْ هَذِهِ الْآيَةُ فَمَنْ كَاتَ مِنْكُمْ مَرِيضًا أَوْ بِهِ آذَى مِّن رَّاسِهِ إِلَىٰ أَخْوَاهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ أَوْ تَصَدَّقْ بِفَقْرٍ بَنَىٰ سِتَّةَ أَوَانِسُكَ بِمَا تَيْسَّرُ

باب ۱۱۴۰ - الْإِطْعَامُ فِي الْفِدْيَةِ نِصْفُ صَاعٍ :
۴۹۲ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَصْحَقِ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَخْلَدٍ قَالَ جَلَسْتُ إِلَىٰ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَسَأَلْتُهُ عَنِ الْفِدْيَةِ فَقَالَ تَزَلَّتْ فِي خَاصَّةٍ وَهِيَ كُمْ عَامَةً حِلَّتْ إِلَىٰ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْقَوْلُ يَتَنَاسَرُ عَلَىٰ وَجْهِ فَقَالَ مَا كُنْتُ أَرَىٰ الْوَجْعَ بَلَغَ إِلَيْكَ مَا أَرَىٰ أَوْ مَا كُنْتُ أَرَىٰ الْجَهْدَ بَلَغَ إِلَيْكَ مَا أَرَىٰ قِيْدُ شَاةٍ قُلْتُ لَا فَقَالَ فَصُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ أَوْ أَطْعِمْ سِتَّةَ مَسَاكِينَ يَكُلُّ مِسْكِينٌ نِصْفَ صَاعٍ :

باب ۱۱۴۱ - الثُّلُثُ شَاةٍ :
۴۹۳ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ حَدَّثَنَا دُوْمٌ حَدَّثَنَا شُبُلُ عَنِ ابْنِ أَبِي تَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي لَيْلَىٰ عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَىٰ أَنَّهُ يَسْقُطُ عَلَىٰ وَجْهِهِ فَقَالَ أَيُّوْنِكَ هَؤُلَاءِ قَالَ لَعَنَهُ قَامَرٌ أَن يَخْلُقَ وَهُوَ بِأَيْحَدَ نَبِيَّةٍ وَلَمْ يَتَمَيَّنْ لَهُمْ أَنَّهُمْ يَحِلُّونَ بِهَا وَهُمْ عَلَىٰ وَجْهِهِ طَعِمَ أَن يَدَّخُلُوا ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَتَمَّ مُحْتَدٍ بَنِي يُوسُفَ حَدَّثَنَا وَرْقَاءُ عَنِ ابْنِ أَبِي تَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي لَيْلَىٰ عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ

یہ فرمایا کہ منہ لو! انہوں نے یہ بیان کیا کہ یہ آیت میرے ہی بارے میں نازل ہوئی تھی کہ اگر تم میں کوئی مریض ہو یا اس کے سر میں کوئی تکلیف ہو، آخر آیت تک پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اتمین دن کے روزے رکھو، یا ایک فرق میں چھ مسکینوں کو کھانا دے دو یا جو میسر ہو اس کی قربانی کر دو،

۱۱۴۰۔ فدیہ کے طور پر نصف صاع کی ناکھانا۔

۴۹۲۔ ہم سے ابو الولید نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے عبد الرحمن بن الصہبانی نے ان سے عبد اللہ بن مقفل نے بیان کیا کہ میں کعب بن ابی جرحہ کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا، میں نے ان سے فدیہ کے متعلق پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ (قرآن مجید کی آیت) اگرچہ خالص میرے بارے میں نازل ہوئی تھی لیکن حکم اس کا سب کے لئے ہے مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لایا گیا تو جو میں میرے چہرہ پر (دوسرے) گر رہی تھیں اس حضور نے فرمایا دیہ دیکھ کر میں نہیں سمجھتا تھا کہ تمہیں اتنی زیادہ تکلیف ہوگی یا (آپ نے فرمایا کہ) میں نہیں سمجھتا تھا کہ جہد (مشقت) تمہیں اس حد تک ہوگی، کیا تمہارے پاس کوئی بکری ہے؟ میں نے کہا کہ نہیں آپ نے فرمایا کہ پھر تین دن کے روزے رکھو، یا چھ مسکینوں کو کھانا کھلا دو، ہر مسکین کو آدھا صاع :

۱۱۴۱۔ نیک سے مراد بکری ہے۔

۴۹۳۔ ہم سے اسحاق نے حدیث بیان کی ان سے روح نے حدیث بیان کی ان سے شبل نے حدیث بیان کی ان سے ابن نجیح نے حدیث بیان کی، ان سے مجاہد نے بیان کیا کہ مجھ سے عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ نے حدیث بیان کی اور ان سے کعب بن جرحہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں دیکھا تو جو میں ان کے چہرے پر گر رہی تھیں آپ نے پوچھا، کیا ان جوؤں سے تمہیں تکلیف ہو رہی ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ جی ہاں اس لئے آپ نے انہیں حکم دیا کہ اپنا سر منڈالیں وہ اس وقت حدیبیہ میں تھے (صلح حدیبیہ کے سال) اور کسی کو یہ معلوم نہیں تھا کہ وہاں انہیں حلال ہونا پڑے گا بلکہ سب کی خواہش یہ تھی کہ مکہ میں داخل ہوں، پھر اللہ تعالیٰ نے فدیہ کا حکم نازل فرمایا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ چھ مسکینوں کو ایک فرق تقسیم کر دیا جائے یا ایک بکری کی قربانی کریں یا تین دن کے

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رَاکَ وَقَتْلُهُ یَسْقُطُ عَلٰی وَجْهِهِ وَمِثْلُهُ :
 روزے رکھیں۔ محمد بن یوسف سے روایت ہے کہ ہم سے درنا نے حدیث بیان کی ان سے ابن نجیح نے ان سے مجاہد نے انہیں عبدالرحمن بن ابی یسلی نے خبر دی اور انہیں کعب بن بجرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں دیکھا تو بولیں ان کے چہرہ پر سے گر رہی نفیس۔ سابقہ حدیث کی طرح۔

۱۱۴۲۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "فَلَا رَفْثَ"

بَاب ۱۱۴۲۔ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰی فَلَا رَفْثَ :

۱۴۹۴۔ حَدَّثَنَا سُیْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَجَّ هَذَا الْبَيْتَ فَلَمْ يَرْفُثْ وَلَمْ يَفْسُقْ رَجَعَ كَمَا وَكَدَتْهُ أُمُّهُ :

۱۴۹۴۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے منصور نے ان سے ابو حازم نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے اس گھر اکبر کا حج کیا اور اس میں نہ ردفث محرکات جماع کئے اور نہ حد سے بڑھا تو اس دن کی طرح واپس ہوگا جس دن اس کی ماں نے اسے جنا تھا یعنی تمام گنہوں سے پاک و طاہر۔

۱۱۴۳۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "حج میں حد سے نہ بڑھنا ہو

بَاب ۱۱۴۳۔ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَلَا تَسُوْۤقُوْا وَلَا جَدَّالَ فِی الْعِجَّةِ :

۱۴۹۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ یُوْسُفَ حَدَّثَنَا سُیْمَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَجَّ هَذَا الْبَيْتَ فَلَمْ يَرْفُثْ وَلَمْ يَفْسُقْ رَجَعَ كَمَا وَكَدَتْهُ أُمُّهُ :

۱۴۹۵۔ ہم سے محمد بن یوسف نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی ان سے منصور نے ان سے ابو حازم نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے اس گھر کا حج کیا اور نہ محرکات جماع کئے نہ حد سے بڑھا تو وہ اس دن کی طرح واپس ہوگا جس دن اس کی ماں نے اسے جنا تھا۔

۱۱۴۴۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد اور نہ مار و شکار جس وقت

بَاب ۱۱۴۴۔ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰی لَا تَقْتُلُوا

الْقِیْدَ وَانْتُمْ حُرُمٌ ، وَ مَنْ قَتَلَ

مِنْكُمْ مُّتَعِدًّا فَعِزَّاءٌ مِّثْلُ مَا قَتَلَ

مِنَ النَّعَمِ یَحْكُمُ بِهِ ذَوَا عَدْلٍ مِنْكُمْ

هَدِیًّا بَلَّغَ الْكَعْبَةِ اَوْ كَفَّارَةً طَعَامًا

مَسَاكِیْنِ اَوْ عَدَلُ ذٰلِكَ صِیَامًا لِّیَوْمٍ

وَبَاۤلِ اَمْرِ عَقَا اللّٰهُ عَمَّا سَكَفَ وَهَنْ

عَادَ فَمِنْهُمْ اللّٰهُ مِنْهُ وَاللّٰهُ مُعَزِّزٌ

ذُو اَنْتِقَامٍ اِجْلَ لَكُمْ صِیْدُ الْبَحْرِ ، وَ

طَعَامُهُ مَتَاعًا لَّكُمْ وَلِیَسَّیَارَةً وَهَوَمَ

عَلَيْكُمْ صِیْدُ الْبَرِّ مَا دُمْتُمْ حُرُمًا

تم احرام ہو، اور جو کوئی تم میں اس کو جان کر مارے تو اس پر اس مارے ہوئے کے برابر بدلہ ہے، مویشیوں میں سے جو جو بزرگ تم میں سے دو مغیر آدمی، اس طرح سے کہ وہ جانور بدلہ کا بطور نیاز پہنچایا جائے کعبہ تک، یا اس پر کفارہ ہے چند محتاجوں کو کھلانا یا اس کے برابر روزے رکھے تاکہ چکھے سزا اپنے کام کی، اللہ تعالیٰ نے معاف کیا، جو کچھ ہو چکا اور جو کوئی پھر کرے گا اس سے بدلہ لے گا، اللہ، اور اللہ زبردست بدلہ لینے والا ہے، حلال ہو اتنا ہمارے لئے دریا کا شکار اور دریا کا کھانا، تمہارے فائدہ کے واسطے اور سب مسافروں کے۔ اور حرام ہو اتنا پر جنگل کا شکار جب

وَاتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي إِلَيْهِ تُحْشَرُونَ ۝

تک تم احرام میں رہو اور ڈرتے رہو اللہ سے جس کے پاس تم جمع ہو گے،

باب ۱۱۷۵۔ إِذَا صَادَ الْحَلَالُ فَأَهْدَىٰ

۱۱۷۵۔ شکار اس نے کیا جو حرم نہیں تھا پھر اسے حرم کو ہدیہ کیا تو حرم اسے کھا سکتا ہے انس اور ابن عباس رضی اللہ عنہم (حرم کے لئے) شکار کے سوا دوسرے جانور اونٹ، بکری، گائے، مرغی اور گھوڑے کے ذبح کرنے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے۔ عدل، بفتح عین، مثل کے معنی میں بولا جاتا ہے اور عدل دین کو واجب زیر کے ساتھ پڑھا جائے تو وزن کے معنی میں بولا جاتا ہے، تیاما، تو اما

لِلْمُخْرِمَةِ أَكَلَهُ وَلَمْ يَدَعِ ابْنُ عَبَّاسٍ
وَأَتَسَّ بِالْبُحْبُاسِ وَهُوَ غَيْرُ الْقَيْدِ
تَحْوِ الْأَيْدِ وَالْعَتَمِ وَالْبَقَرِ وَالْإِبْرَاجِ
وَالْقَيْلِ يُقَالُ عَدَلُ يَمْتَلُ قِيَا ذَا كَسِيرَتِ
عِدْلُ مَهْرَدِنَةٍ ذَلِكَ قِيَا مَا قِيَا مَا
يَعْدِلُونَ يَعْمِلُونَ عَدْلًا ۝

(کے معنی میں ہے، تم) بعدون کے معنی میں مثل بنانے کے لئے۔

۱۶۹۶۔ ہم سے معاذ بن فضالہ نے حدیث بیان کی ان سے ہشام نے

حدیث بیان کی ان سے یحییٰ نے ان سے عبد اللہ بن ابی قتادہ نے بیان کیا کہ میرے والد صالح حدیبیہ کے موقع پر (دشمنوں کا پتہ لگانے) نکلے پھر ان کے ساتھیوں نے تو احرام باندھ لیا لیکن خود انہوں نے ابھی انہیں باندھا تھا (اصل میں) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ اطلاع دی گئی تھی کہ مقام غبیقہ میں دشمن ان کی تاک میں ہیں اس لئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے (ابو قتادہ اور چند صحابہ کو ان کی تلاش میں) روانہ کیا، میرے والد (ابو قتادہ) اپنے ساتھیوں کے ساتھ تھے کہ یہ لوگ ایک دوسرے کو دیکھ دیکھ کر منبے لگے (میرے والد نے بیان کیا کہ) میں نے جو نظر اٹھائی تو ایک گور خر سامنے تھا، میں اس پر چھپا اور نیزے سے اسے قتل کر دیا، میں نے

۱۶۹۶۔ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ حَدَّثَنَا

هَيْشَامٌ عَنْ يَحْيَىٰ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ
قَالَ انْطَلَقَ أَبِي عَامَةَ الْحُدَيْبِيَّةِ فَأَخْرَمَ أَصْحَابَهُ
وَلَمْ يُحْرَمِ وَحَدَّثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَنَّهُ عَدُوٌّ يُغْزَوُ بِغَبِيْقَةٍ فَأَنْطَلَقَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَيْنَمَا ابْنِي مَعَ أَصْحَابِهِ تَفْتَحُكَ
بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ تَنْظُرُ فَإِذَا أَنَا بِحِمَارٍ
وَحُشٍّ فَحَمَلْتُ عَلَيْهِ فَطَعَنْتُهُ فَأَثْبَتُهُ وَاسْتَفْتُ
بِهِمْ فَأَبَوْا أَنْ يُعِينُونِي فَأَاكَلْنَا مِنْ لَحْمِهِ وَخَشِينَا
أَنْ نَقْتَطِعَ فَطَلَبْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

لے اس مسئلہ میں تمام امت کا اتفاق ہے کہ وجوب جزاء میں قصد و نسیان کو کوئی دخل نہیں، کیونکہ جزاء فعل کی وجہ سے نہیں محل کی خصوصیت کی وجہ سے واجب ہوتی ہے اس لئے قصد و نسیان سے اس میں کوئی فرق نہیں ہو سکتا۔ آیت میں جان کر معنی قصد مارنے کی جو قید ہے وہ صرف اس کی قباحت و شاعت کے بیان کرنے کے لئے لگا ئی گئی ہے آیت میں جزاء کا جو حکم ہوا ہے اس میں احناف کا باہم ایک مشہور اختلاف ہے امام ابو حنیفہ اور امام ابو یوسف رحمہما اللہ تو یہ کہتے ہیں کہ آیت میں حکم اصلاقیمت کے ادا کرنے کا ہے اور امام محمد رحمۃ اللہ علیہ اور دوسرے اصحاب یہ کہتے ہیں کہ آیت میں اصلا حکم اس شکار جیسے ہی کسی جانور کی جزاء کا ہے، البتہ اگر یہ نہ مل سکے تو اس وقت مثل معنوی یعنی قیمت سے جزاء دی جائے گی، اختلاف اگرچہ مشہور ہے لیکن معمولی ہے اور اسی آیت سے دونوں استدلال کرتے ہیں۔

۱۔ جج اور اس کی جزاء کے سلسلے میں قرآنی آیات کے چند الفاظ کی مصنف رحمۃ اللہ علیہ تشریح کر رہے ہیں۔ ہم نے پہلے بھی لکھا تھا کہ مصنف رحمۃ اللہ علیہ کی عادت ہے کہ جب کسی مسئلہ میں قرآن کی آیات بھی ہوتی ہیں تو اس کے قریب اور مشکل الفاظ کی تشریح اس مسئلہ سے متعلق باب میں کر دیتے ہیں۔

کہ کہیں ہم آنحضرتؐ سے دور رہنا چاہیں اس لئے میں بھی اپنا گھوڑا تیر کر دیتا اور کبھی آہستہ آخر میری ملاقات ایک بنی غفار کے آدمی سے آدمی رات میں ہوئی، میں نے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہاں ہیں؟ انہوں نے بتایا کہ میں آپؐ سے نہیں میں جدا ہوا تھا اور آپؐ کا ارادہ یہ تھا کہ مقام سقیہ میں آرام کریں گے پھر جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو میں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! آپؐ کے اصحاب نے السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہا ہے اور انہیں ڈر ہے کہ کہیں آپؐ کے اور ان کے درمیان دشمنی حاصل نہ ہو جائے اس لئے آپؐ ان کا انتظار کیجئے، چنانچہ آپؐ نے ایسا ہی کیا میں نے یہ بھی عرض کی کہ یا رسول اللہ! ہم نے گورخر کا شکار کیا ہے اور ہمارے پاس کچھ بچا ہوا ہے اب بھی موجود ہے اس پر آنحضرتؐ نے اپنے اصحاب سے فرمایا کہ کھاؤ، حالانکہ وہ لوگ حرم تھے بلکہ

۱۱۷۷۔ شکار کرنے میں حرم غیر حرم کی اعانت نہ کرے

اللّٰهُ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّم فَقَالَ تَوَلَّیْتُہُ بِمَفِیْقَ وَهُوَ قَائِلٌ ۙ اِنْ الشُّكَّیَا قَدْ جَعَلْتُ یَسْئُلُوْنَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّم حَتّٰی اَتٰیْنٰہُ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ رِیْقِ اَصْحَابُکَ اَرْسَلُوْا یَفْعَلُوْنَ عَلَیْکَ السَّلَامَ وَرَحْمَۃُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتِہِمْ وَاِنَّہُمْ قَدْ خَشَوْا اَنْ یَّقْتَطِعُہُمْ الْعُدُوْ دُوْنَکَ فَاَنْظَرُہُمْ فَعَمِلَ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَنَا اَصَدُّ تَابِعًا وَخَشِیْتُ اِنْ عِنْدَنَا قَاضِیۃٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّم لَا اَصْحَابِہِمْ کُلُّوْا وَہُمْ مُعْرِضُوْنَ ۙ

باب ۱۱۷۷۔ لَا یُعِیْنُ الْمُحْرِمُ الْعِلَّالَ

فی قَتْلِ الْقَتْلِ

۱۷۹۸۔ حَدَّثَنَا عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحْتَدٍ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ کَیْسَانَ عَنْ اَبِیْ مُحْتَدٍ عَنْ تَافِیْعِ مَوْلٰی اَبِیْ قَتَادَةَ سَمِعَ اَبَا قَتَادَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ کُنَّا مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم بِالْقَاحَةِ مِنَ الْمَدِیْنَةِ عَلٰی ثَلَاثِ حَرٍّ وَحَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ کَیْسَانَ عَنْ اَبِیْ مُحْتَدٍ عَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ کُنَّا مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم بِالْقَاحَةِ وَمِنَّا الْمُحْرِمُ وَمِنَّا غَيْرُ الْمُحْرِمِ فَرَاٰتُ اَصْحَابِیْ یَتَرَاءَوْنَ شِیْئًا فَنَظَرْتُ فَاِذَا حِمَارٌ وَخَشِیْتُ یَعْنِیْ وَقَعَ سَوْطُہُ فَقَالُوْا لَا تُعِیْنُکَ عَلَیْہِ شِیْءٌ اِنَّا مُعْرِضُوْنَ فَقَتَلْنَا وَلْتُمْ فَاَخَذْنٰہُ ثُمَّ اَتٰیْنَا الْوَحْشَ مِنْ وَّرَآءِ الْکَمَةِ فَعَقَرْتُمْہُ فَاَتَتْبِیْتُ بِہِ اَصْحَابِیْ فَقَالَ بَعْضُہُمْ کُلُّوْا فَقَالَ

۱۷۹۸۔ ہم سے عبد اللہ بن محمد نے حدیث بیان کی ان سے سفیان حدیث بیان کی ان سے صالح بن کیسان نے حدیث بیان کی ان سے ابو محمد نے ان سے ابو قتادہ کے مولیٰ تافیع نے، انہوں نے ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے سنا آپؐ نے فرمایا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مدینہ سے تین منزل دور مقام قاصہ میں تھے۔ ۷ اور ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی ان سے صالح بن کیسان نے حدیث بیان کی ان سے ابو محمد نے اور ان سے ابو قتادہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مقام قاصہ میں تھے۔ بعض اصحاب تو حرم تھے اور بعض غیر حرم۔ میں نے دیکھا کہ میرے ساتھی ایک دوسرے کو کچھ دکھا رہے ہیں، میں نے بوجھ نظر اٹھائی تو ایک گورخر سامنے تھا ان کی مراد یہ تھی کہ ان کا گورخر لگ گیا اور اپنے ساتھیوں سے اسے اٹھانے کے لئے انہوں نے کہا، لیکن ساتھیوں نے کہا ہم تمہاری مدد نہیں کر سکتے (کیونکہ حرم تھے) اس لئے میں نے خود اٹھا لیا اس کے بعد اس گورخر کے پاس ایک ٹیلے کے پیچھے سے آیا اور اسے مار لیا پھر میں اسے اپنے ساتھیوں کے پاس لے آیا۔

۱۔ مطلب یہ ہے کہ شکار سامنے ہو اور حرم ایک دوسرے کو دیکھ کر ہنسنے لگیں اور ہر ایک شخص جو حرم نہیں ہے ان کا مطلب سمجھ جائے، تو اس میں کوئی حرج نہیں یہ کسی اعانت یا اشارہ کے ضمن میں نہیں آتا۔

بعضوں نے تو یہ کہا کہ ہمیں بھی کھالینا چاہیئے لیکن بعضوں نے کہا کہ نہ کھانا چاہیئے، پھر میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا، آپ ہم سے آگے تھے، میں نے آپ سے مسئلہ پوچھا تو آپ نے بتایا کہ کھالو، یہ یہ حلال ہے ہم سے عمر بن دینار نے کہا کہ صاریح بن کیسان کی خدمت میں حاضر ہو کر اس حدیث اور اس کے علاوہ کے متعلق پوچھ سکتے ہو، وہ ہمارے پاس یہاں آئے تھے۔

بَعْضُهُمْ تَاكُلُوْا فَاَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ اَمَّا مَنَا فَسَالَتْهُ فَقَالَ يَكُوْلُوْهُ حَلَالٌ قَالَتْ لَنَا عَسْرُوْهُ وَارْذَهُبُوا اِلَى صَارِيْحٍ فَسَالُوْهُ عَنْ هٰذَا اَوْ غَيْرِهِ وَقَدِمَ عَلَيْنَا هٰكُنَا

باب ۱۱۴۸۔ لَا يَشِيْرُ الْمُحْرِمُ اِلَى الْقَيْدِ
لَمْ يَصْطَلِدْ اِلَّا الْحَلَالُ

۱۱۴۸۔ غیر محرم کے شکار کرنے کے لئے، محرم شکار کی طرف اشارہ نہ کرے؛

۱۶۹۹۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی ان سے ابووانہ نے حدیث بیان کی ان سے عثمان بن سوید نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھے عبداللہ بن ابی قتادہ نے خبر دی اور انہیں ان کے والد نے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (عمرہ کا) ارادہ کر کے نکلے، صحابہ رضوان اللہ علیہم بھی آپ کے ساتھ تھے آل حضور نے صحابہ کی ایک جماعت کو جن میں ابو قتادہ رضی اللہ عنہ بھی تھی یہ ہدایت دے کر بھیجا کہ دریا کے کنارے ہو کر جاؤ (اور دشمن کا پتہ لگاؤ) پھر ہم سے آلو، چنانچہ یہ جماعت دریا کے کنارے سے ہو کر چلی واپسی میں سب نے احرام باندھ لیا تھا لیکن ابو قتادہ رضی اللہ عنہ نے ابھی احرام نہیں باندھا تھا یہ فائدہ چل رہا تھا کہ چند گور خر، دکھائی دیئے، ابو قتادہ ان پر چھپٹ پڑے اور ایک مادہ کو شکار کر لیا پھر ایک جگہ ٹھہر کر اس کا گوشت کھایا اب یہ خیال آیا کہ کیا ہم محرم ہونے کے باوجود شکار کا گوشت کھا بھی سکتے ہیں؟ چنانچہ جو گوشت باقی بچا وہ ہم ساتھ لائے اور جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچے، تو عرض کی یا رسول اللہ! ہم سب لوگ تو محرم تھے، لیکن ابو قتادہ رضی اللہ عنہ نے احرام نہیں باندھا تھا، پھر ہم نے کچھ گور خر دیکھے اور ابو قتادہ نے ان پر حملہ کر کے ایک مادہ کو شکار کر لیا، اس کے بعد ایک جگہ ہم نے قیام کیا اور اس کا گوشت کھایا، پھر خیال آیا کہ ہم محرم ہونے کے باوجود شکار کا گوشت کھا بھی سکتے ہیں؟ اس لئے جو کچھ باقی بچا وہ ہم ساتھ لائے ہیں، آپ نے پوچھا کیا تم میں سے کسی نے شکار کرنے کے لئے کہا تھا؟ یا کسی نے اس کی طرف اشارہ کیا تھا؟ سب نے کہا کہ نہیں، اس پر آپ نے فرمایا کہ پھر باقی مادہ گوشت بھی کھالو۔

۱۶۹۹۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سُوَيْدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ أَخْبَرَنَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ حَاجًّا فَخَرَجُوا مَعَهُ فَصَوَفَ طَائِفَةٌ مِنْهُمْ فِيهِمْ أَبُو قَتَادَةَ فَقَالَ خُذُوا سَاحِلَ الْبَحْرِ حَتَّى نَلْتَقِيَ فَاتَّخَذُوا سَاحِلَ الْبَحْرِ قَلْبًا انصَرَفُوا آخِرُ مَا كَلَّمُهُمْ إِلَّا أَبُو قَتَادَةَ لَمْ يُحْرِمِ بَيْنَمَا هُمْ يَسِيرُونَ إِذَا رَأَوْا حُمُرًا وَخَيْسَ فَحَمَلَ أَبُو قَتَادَةَ عَلَى الْعُمُرِ فَعَقَّرَ مِنْهَا اثْنًا فَكَزَلُوا قَاتِلُوا مِنْ لَحْمِهَا وَتَمَلُّوا أَنَا كُلُّ لَحْمٍ صَيِّدٍ وَنَحْنُ مُحْرِمُونَ فَحَمَلْنَا مَا بَقِيَ مِنْ لَحْمِ الْإِثْنَيْنِ فَلَمَّا اتَّوَادَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا كُنَّا أَخْبَرْنَا وَقَدْ كَانَ أَبُو قَتَادَةَ لَمْ يُحْرِمِ نَدَرْنَا حُمُرًا وَخَيْسَ فَحَمَلَ عَلَيْهَا أَبُو قَتَادَةَ فَعَقَّرَ مِنْهَا اثْنًا فَكَزَلْنَا قَاتِلْنَا مِنْ لَحْمِهَا ثُمَّ قُلْنَا أَنَا كُلُّ لَحْمٍ صَيِّدٍ وَنَحْنُ مُحْرِمُونَ فَحَمَلْنَا مَا بَقِيَ مِنْ لَحْمِهَا قَالَ مِنْكُمْ أَحَدٌ أَمَرَ أَنْ يَخْبَلَ عَلَيْهَا أَوْ أَشَارَ إِلَيْهَا قَالُوا لَا قَالَ فَكَلُوا مَا بَقِيَ مِنْ لَحْمِهَا

باب ۱۱۴۹۔ إِذَا هَدَى لِلْمُحْرِمِ

۱۱۴۹۔ اگر کسی نے محرم کے لئے زندہ گور خر بھیجا ہو تو

حَمَادٌ أَوْ خَشِيعًا حَتَّى لَمْ يَقْبَلْ؛

۷۰۰۔ ا۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُسُفَ

أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنِ الصُّعْبِ بْنِ جَمَّاسَةَ اللَّيْثِيِّ أَنَّهُ أَهْدَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَمَادًا وَخَشِيعًا وَهُوَ بِلَا بَوَائٍ أَوْ يَوْذَانَ فَوَدَّاهُ عَلَيْهِمَا فَلَمَّا رَأَى مَا فِي وَجْهِهِ قَالَ إِنَّا لَنَرُوْكَ عَلَيْكَ إِلَّا آتَا حُرْمًا؛

بَابُ مَا يَنْشُرُ الْمُحْرِمُ مِنَ الدَّوَابِّ؛

۷۰۱۔ ا۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُسُفَ أَخْبَرَنَا

مَالِكٌ عَنْ ثَابِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَحْسَبُ مِنَ الدَّوَابِّ لَيْسَ عَلَى الْمُحْرِمِ فِي تَقْلِيلِهَا جُنَاحٌ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رِيَّانٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ؛

۷۰۲۔ ا۔ حَدَّثَنَا مُسَدُّ بْنُ حَدَّادٍ أَخْبَرَنَا أَبُو عَوَانَةَ

عَنْ زَيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ حَدَّثَنِي إِحْدَى ابْنَتَيْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْتُلُ الْمُحْرِمَ؛

۷۰۳۔ ا۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَمْرٍو قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ

بْنُ وَهَبٍ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَتْ حِفْصَةُ قَالَتْ دَسُؤَلُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحْسَبُ مِنَ الدَّوَابِّ لَا تَحْرَجُ عَلَى مَنْ قَتَلَهُنَّ

سے عنوان کے ذریعہ مصنف رحمۃ اللہ علیہ یہ بتانا چاہتے ہیں کہ اس شکار کو واپس کرنے کی وجہ یہ تھی کہ شکار زندہ تھا، مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے یہ بات «میرے قرائن کی روشنی میں کہی ہے ورنہ خود اس حدیث میں اس طرح کی کوئی بات نہیں ہے، مصنف اس مسئلہ میں احتیاط کے مسک کے موافق ہیں۔

قبول نہ کرنا چاہیے؛

۷۰۰۔ ا۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی انہیں مالک نے خبر دی انہیں ابن شہاب نے انہیں عبید اللہ بن عبد اللہ بن غنہ بن مسعود نے انہیں عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے اور انہیں صعب بن جشمہ لیشی رضی اللہ عنہ نے کہ جب وہ ابواریا وادان میں تھے تو انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک گورنر کا ہدیہ دیا تو ان حضور نے اسے واپس کر دیا تھا پھر جب آپ نے ان کے چہرے کا رنگ دیکھا کہ واپس کرنے کی وجہ سے وہ ملول ہو گئے ہیں تو آپ نے فرمایا کہ واپسی کی وجہ صرف یہ ہے کہ ہم محرم ہیں۔

۷۰۱۔ ا۔ کون سے جانور محرم مار سکتے ہیں؟

۷۰۱۔ ا۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی انہیں مالک نے انہیں نافع نے اور انہیں عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، پانچ جانور ایسے ہیں، جنہیں مارنے میں محرم کے لئے کوئی حرج نہیں ہے۔ ح اور عبد اللہ بن دینار نے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

۷۰۲۔ ا۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی ان سے ابو عوانہ نے حدیث بیان

کی ان سے زید بن جبر نے بیان کیا۔ انہوں نے بیان کیا کہ میں نے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے فرمایا کہ مجھ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعض ازواج نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، محرم مار سکتا ہے

۷۰۳۔ ا۔ ہم سے ابوسعید نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے عبد اللہ بن وہب

نے حدیث بیان کی، ان سے یونس نے ان سے ابن شہاب نے اور ان سے سالم نے بیان کیا کہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا اور ان سے حفصہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، پانچ جانور ایسے ہیں جنہیں مارنے میں کوئی حرج نہیں آتا، چیل، پھوپھا، پھو، اور کاٹ

سے عنوان کے ذریعہ مصنف رحمۃ اللہ علیہ یہ بتانا چاہتے ہیں کہ اس شکار کو واپس کرنے کی وجہ یہ تھی کہ شکار زندہ تھا، مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے یہ بات «میرے قرائن کی روشنی میں کہی ہے ورنہ خود اس حدیث میں اس طرح کی کوئی بات نہیں ہے، مصنف اس مسئلہ میں احتیاط کے مسک کے موافق ہیں۔

الْعُقُوبُ وَالْحِدَاةُ وَالْفَارَةُ وَالْعُقُوبُ وَالْعُقُوبُ
الْعُقُوبُ

۷۰۴۔ ا۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ
حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ
ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
خَمْسٌ مِنَ الدَّوَابِّ كُتِبَتْ لَهَا سِتْرٌ يَفْتَتَهُنَّ
فِي الْحَرَمِ الْعَرَبِ وَالْحِدَاةُ وَالْفَارَةُ وَالْعُقُوبُ
وَالْعُقُوبُ

۷۰۴۔ ا۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ
حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ
ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ خَمْسٌ مِنَ الدَّوَابِّ كُتِبَتْ لَهَا سِتْرٌ يَفْتَتَهُنَّ
فِي الْحَرَمِ الْعَرَبِ وَالْحِدَاةُ وَالْفَارَةُ وَالْعُقُوبُ
وَالْعُقُوبُ

۷۰۵۔ ا۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي
مَالِكٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ ابْنِ الزُّبَيْرِ
عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَمْسٌ مِنَ الدَّوَابِّ كُتِبَتْ لَهَا سِتْرٌ يَفْتَتَهُنَّ
فِي الْحَرَمِ الْعَرَبِ وَالْحِدَاةُ وَالْفَارَةُ وَالْعُقُوبُ
وَالْعُقُوبُ

کھانے والا کتا۔

۷۰۴۔ ا۔ ہم سے یحییٰ بن سلیمان نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابن وہب
نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھے یونس نے خبر دی انہیں ابن شہاب نے انہیں
عروہ نے اور انہیں عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا، پانچ طرح کے جانور ایسے ہیں جو سب کے سب موزی ہیں
اور انہیں حرم میں بھی مارا جاسکتا ہے۔ کوا، چیل، بچھو، چوہا، اور کالٹے
والا کتا۔

۷۰۴۔ ا۔ ہم سے یحییٰ بن سلیمان نے حدیث بیان کی ان سے ان کے
والد نے حدیث بیان کی ان سے عائشہ نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے
ابراہیم نے اسود کے واسطے حدیث بیان کی اور ان سے عبد اللہ رضی
اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ منیٰ کے غار میں
تھا کہ آپ پر سورۃ المراتل نازل ہوئی شروع ہوئی، پھر آپ اس کی تلاوت
کرنے لگے اور میں آپ کی زبان سے اسے سیکھنے لگا، ابھی آپ نے تلاوت
نہیں کی تھی کہ ہم پر ایک سانپ گرا، بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا کہ اسے مارو، چنانچہ ہم اس کی طرف بڑھے لیکن وہ بھاگ گیا اس
پر اسے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس طرح تم اس کے شر سے محفوظ
ہو گئے وہ بھی تمہارے شر سے محفوظ چلا گیا، ابو عبد اللہ مصنف نے کہا
کہ اس حدیث سے میرا مقصد صرف یہ ہے کہ منیٰ حرم میں داخل نہ ہوں اور اس
حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حرم میں سانپ مارنے میں کوئی مضائقہ نہیں سمجھا تھا
۷۰۵۔ ا۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان
کی، ان سے ابن شہاب نے ان سے عروہ نے بن زبیر نے اور ان سے بنی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے پھسکی کو موزی کہا تھا لیکن میں نے آپ سے یہ نہیں سنا
کہ آپ نے اسے مارنے کا بھی حکم دیا تھا

سے پہلے آچکا ہے کہ حرم کے لئے شکار وغیرہ کرنا جائز نہیں ہے، لیکن بعض موزی جانوروں کے مارنے کی اجازت ہے، جیسا کہ ان احادیث سے
ان کی تفصیل معلوم ہوتی ہے اس مسئلہ میں ائمہ کا اختلاف ہے امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک تمام وہ حیوانات جن کا گوشت کھانا شریعت
میں منع ہے، حرم انہیں مار سکتا ہے امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے یہاں تمام موزی جانوروں کو مارنا جائز ہے لیکن امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے

۱۱۵۱۔ حرم کے درخت نہ کاٹے جائیں، ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے نقل کیا ہے کہ حرم کے کاٹنے نہ کاٹے جائیں؛

باب ۱۱۵۱۔ لَا يُقَصَّدُ شَجَرُ الْحَرَمِ
وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا
يُقَصَّدُ شَوْكُهُ؛

۱۶۰۶۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی ان سے بیث نے حدیث بیان کی ان سے سعید بن ابی سعید مقلبی نے ان سے ابو شریح عدوی رضی اللہ عنہ نے کہ جب عمر بن سعید مکہ لشکر بھیج رہا تھا تو انہوں نے اس سے کہا امیر اگر اجازت دیں تو میں ایک ایسی حدیث بیان کروں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے دوسرے دن فرمائی تھی اس حدیث مبارک کو میرے ان کاؤں نے سنا تھا اور میرے دل نے پوری طرح اسے محفوظ کر لیا تھا جب آپ تکلم فرما رہے تھے تو میری یہ آنکھیں آپ کو دیکھ رہی تھیں آپ نے اللہ کی حمد اور اس کی ثناء کی پھر فرمایا کہ مکہ کی حرمت اللہ نے قائم کی ہے لوگوں نے نہیں! اس لئے کسی ایسے شخص کے لئے جو اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہو، یہ حلال نہیں کہ یہاں خون بہائے اور کوئی یہاں کا ایک درخت بھی نہ کاٹے، لیکن اگر کوئی شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قتال (فتح مکہ کے موقع پر) اسے اس کی اجازت نکالے تو اس سے یہ کہہ دو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ نے اجازت دی تھی لیکن تمہیں اجازت نہیں ہے اور مجھے بھی تنہا ہی سی دیر کے لئے اجازت ملی تھی، پھر دوبارہ آج اس کی حرمت ایسی ہی ہوگی جیسے پہلے تھی اور ہاں موجود، غائب کو (اللہ کا پیغام) پہنچا دیں، ابو شریح سے کسی نے پوچھا کہ پھر عمر بن سعید نے یہ حدیث سن کر آپ کو کیا جواب دیا تھا؟ انہوں نے بتایا کہ عمر نے کہا ابو شریح! میں یہ حدیث تم سے بھی زیادہ جانتا ہوں، حرم کسی نافرمان کو پناہ نہیں دیتا اور نہ قتل کر کے اور پوری کر کے بھاگنے والے کو پناہ دیتا ہے، آخر ہر سے مراد خربہ بلیمہ ہے۔

۱۶۰۶۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي شُرَيْجٍ الْعَدَوِيِّ أَنَّهُ قَالَ لِعَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ وَهُوَ يَبْعَثُ إِلَى مَكَّةَ اخْذَنَّ لِي آيَتَهَا الْأَمِيرُ أَهْلًا ثَلَاثَ قَوْلًا قَامَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْقَى مِنْ يَوْمِ الْفَتْحِ قَسِيمَتَهُ إِذْ قَامَ وَدُعَاةُ قُلَيْبٍ وَابْصَرْتُهُ عَيْنَايَ حِينَ تَكَلَّمَ بِهِ إِنَّهُ حَمِدَ اللَّهَ وَآثَنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ إِنَّ مَكَّةَ حَرَمٌ مِمَّا اللَّهُ وَلَمْ يُحَرِّمْهَا النَّاسُ فَلَا يَحِلُّ لِأَحَدٍ مِنْ يَوْمٍ بَالِئِهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ يَسْفِكَ بِهَا دَمًا وَلَا يَقْصُدُ بِهَا شَجَرَةً فَإِنْ أَحَدٌ تَوَخَّصَ يَقْتَالِ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُولُوا لَهُ إِنَّ اللَّهَ أَذِنَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَأْذَنْ لَكُمْ أَنْ تَكُونُوا أَسَاكِرًا أَوْتَى لِي سَاعَةً مِنْ لَهَارٍ وَقَدْ هَدَانِ حُرْمَتُهَا الْيَوْمَ كَحُرْمَتِهَا بِالْأَمْسِ وَلِيَبْلُغَ الشَّاهِدُ الْغَاثِ قَيْلٌ لَا فِي شُرَيْجٍ مَا قَالَ لَكَ عَنْهُ وَقَالَ أَنَا أَفْكَهُ بِذَلِكَ مِنْكَ يَا أَبَا شُرَيْجٍ إِنَّ الْعَدَمَ لَا يُعِيدُ عَاصِيًا وَلَا قَامِدًا يَكْدِمُ وَلَا قَادًا يَحْزُبُهُ خُرْبَةٌ بَلِيمَةٌ؛

کہا ہے کہ جی کے مارنے کی خود احادیث ہیں اجازت دی گئی ہے، صرف انہیں جانوروں کو محرم مار سکتا ہے اب مثلاً کچھ مارنے کی اجازت حدیث میں ہے تو کچھ جیسے تمام مشرت الارض اسی ضمن میں آجائیں گے، بعض حالات میں درندوں کا مارنا بھی جائز ہے بہر حال احادیث میں چند مخصوص جانوروں کے مارنے کی اجازت ہے، کوئی حکم عام اس سلسلے میں نہیں۔ اب آئمہ کا یہ اجتہاد ہے کہ انہوں نے اس باب کی تمام احادیث کو سامنے رکھ کر اس کا اصل مقصد کیا سمجھا ہے۔

۷۔ اس سلسلے کی احادیث بخاری میں بکثرت گزری چکی ہیں، ابن زبیر رضی اللہ عنہ کے خلاف اموی خلافت کی لشکر کشی کا یہ واقعہ ہے ابن زبیرؓ

باب ۱۵۲۔ اَتَشْتَرُوْا مَبْنٰی الْحَرَمِ :

۷۰۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ حَرَّمَ مَكَّةَ فَلَنْ تَحِلَّ لِأَحَدٍ بَعْدِي وَإِنَّمَا أُحِلَّتْ لِي سَاعَةٌ مِنْ نَهَارٍ لَا يُغْتَلَى خَلَاَهَا وَلَا يُعْصَدُ شَجَرُهَا وَلَا يُنْقَرُ مَبْنٰیهَا وَلَا تُلْتَقَطُ لُفْتَتُهَا إِلَّا لِمُعَرَّفٍ وَقَالَ الْبَقَّاسُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِلَّا إِذْ خَرَّ لِمَصَاتِعِنَا وَقُبُورِنَا فَقَالَ إِلَّا إِذْ خَرَّ وَعَنْ خَالِدٍ عَنْ عِكْرَمَةَ قَالَ هَلْ تَذَرِي مَا لَا يُنْقَرُ مَبْنٰیهَا هُوَ أَنْ يُنْجَحَهُ وَتُتَّظِلَّ تَنْزِلُ مَسْكَنَتُهُ :

سے کیا مراد ہے ؟ اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر کہیں کوئی جانور سایہ میں بیٹھا ہوا ہو تو اسے سایہ سے جھکا کر خود وہاں قیام نہ کر لینا چاہیے

باب ۱۵۳۔ لَا يَحِلُّ الْفِتَانُ بِمَكَّةَ وَقَالَ أَبُو شَوَيْبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَسْفِكُ بِهَا دَمًا :

۷۰۸۔ حَدَّثَنَا مُشَنَّاسُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ افْتَتَحَ مَكَّةَ لَا هَجْرَةَ وَلَكِنْ حِمَامًا وَنَيْتَةً وَإِذَا اسْتُنْفِرْتُمْ فَانْفِرُوا وَإِنَّ هَذَا الْبَيْتَ حَرَّمَ اللَّهُ يَوْمَ خَلَقَ السَّمَوَاتِ

۷۰۸۔ ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے حدیث بیان کی ان سے جریر نے حدیث بیان کی ان سے منصور نے ان سے مجاہد نے ان سے طاؤس نے اور ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے موقع پر فرمایا، اب ہجرت نہیں رہی لیکن (اچھی) نیت کے ساتھ جہاد اب بھی باقی ہے اس لئے جب تمہیں جہاد کے لئے بلایا جائے تو تیار ہو جانا۔ اس شہر مکہ کو اللہ تعالیٰ نے اسی دن حرمت عطا فرمائی تھی

مکہ میں قیام رکھتے تھے اور عمرو بن سید خلافت اموی کا امیر، ان کے خلاف فوج بھیج رہا تھا ابن شریح رضی اللہ عنہ صحابی ہیں انہوں نے اس حکم کی وجہ سے کہ یومود میں وہ غیر موجود لوگوں کو خدا کا پیغام پہنچی دیں، یہ ضروری سمجھا کہ عمرو کو اس خلاف شریعت فعل پر متنبہ کر دیں، عمرو نے حدیث سن کر خوب کہا کہ میں آپ سے زیادہ اس سلسلے میں جانتا ہوں، امیر اس کی جسدت تھی، عمرو نے جواب میں جو کچھ کہا وہ اس کا اپنی ذاتی خیال تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث نہیں تھی،

مکہ یعنی جب مکہ دارالاسلام ہو گیا تو ظاہر ہے کہ وہاں سے ہجرت کا کوئی سوال ہی باقی نہیں رہا، اس لئے آپؐ نے اعلان فرمایا کہ ہجرت کا سلسلہ تو ختم ہو گیا لیکن جہاد کا ثواب اچھی اور نیک نیت کے ساتھ قیامت تک باقی رہے گا۔

وَالْأَرْضَ وَهُوَ حَرَامٌ بِحُرْمَةِ اللَّهِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَمَةِ
وَأَنَّهُ لَمْ يَحِلَّ لِقَاتِلٍ فِيهِ لِأَخِي قَبْلِي وَلَمْ
يَحِلَّ لِي إِلَّا سَنَةً مِنْ تَهَارٍ تَهْوَحَرَامٌ بِحُرْمَةِ
اللَّهِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَمَةِ لَا يُعْتَدُ شَوْكُهُ وَلَا يُنْقَرُ
قِنْدَلُهُ وَلَا يُلْتَقَطُ لِقَتْلِهِ إِلَّا مَنْ عَرَفَهَا وَلَا
يُحْتَلَى خَلَاهَا قَالَ الْعَبَّاسُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِلَّا لِأَخِي
قَاتِلِهِ تَقِينَهُمْ وَلِأَبِيهِمْ قَالَ قَالَ إِلَّا لِأَخِي خَيْرَ

(ایک گھاس) کی اجازت مے دیجئے کیونکہ یہ کاریگروں کو گھروں کے لئے ضروری ہے تو آپ نے فرمایا اذخر کی اجازت ہے۔

باب ۵۱۔ الْحَبَامَةُ لِلْمُحْرِمِ وَكَوَيِّ

ابْنُ عُمَرَ ابْنَتُهُ وَهُوَ مُحْرِمٌ وَيَتَدَاوَى

مَا لَمْ يَكُنْ فِيهِ طَبِيبٌ :

۱۷۰۵۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا
سُفْيَانُ قَالَ قَالَ عُمَرُو أَوَّلُ شَيْءٍ سَيَعْتَ عَطَاءُ
يَقُولُ سَيَعْتُ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ
اخْتَجَجَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ
مُحْرِمٌ ثُمَّ سَيَعْتُهُ يَقُولُ حَدَّثَنِي طَاوُسٌ عَنْ
ابْنِ عَبَّاسٍ تَقُلْتُ لَعَلَّهُ سَيَعْتُ مِنْهُمَا :

۱۷۰۶۔ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا
سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ عُلْفَةَ ابْنِ أَبِي عُلْفَةَ
عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجِ عَنِ ابْنِ بُحَيْنَةَ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُ قَالَ اخْتَجَجَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ يَدْخِي جَمَلٌ فِي وَسْطِ رَأْسِهِ :

باب ۵۲۔ تَذْوِجُ الْمُحْرِمِ :

۱۷۰۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو السَّيْتِ وَأَبُو الْقَدْحِ
ابْنُ الْحَجَّاجِ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنِي عَطَاءُ بْنُ

جس دن اس نے آسمان اور زمین پیدا کئے تھے اس لئے یہ اللہ کی دمی ہوئی
حرمت کی وجہ سے حرام ہے یہاں کسی کے لئے بھی مجھ سے پہلے جنگ جائز نہیں
نقی اور مجھے بھی ایک دن غفور می دیر کے لئے اجازت ملی تھی اس لئے یہ شہر
اللہ کی قائم کی ہوئی حرمت کی وجہ سے قیامت تک کے لئے حرام ہے نہ اس
کا کاٹنا کاٹا جائے نہ اس کے شکار بھڑکاٹے جائیں اور اس شخص کے سوا جو
اعلان کا ارادہ رکھتا ہو کوئی یہاں کی گری پر تھی ہیئر نہ اٹھائے اور نہ یہاں
کی گھاس اکھاڑی جائے ابواس رضی اللہ عنہ بولے، یا رسول اللہ اذخر

۱۱۵۴۔ محرم کا پھینکا گلوانا، محرم ہونے کے باوجود ابن

عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے ٹرکے کے داغ لگایا تھا ایسی دوا

جس میں خوشبو نہ ہو اسے محرم استعمال کر سکتا ہے :

۱۷۰۹۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے
حدیث بیان کی کہ عمر نے بیان کیا اچھلی بات جو میں نے عطاء سے یہ سنی
نقی انہوں نے بیان کیا کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ
فرما رہے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب محرم تھے اس وقت
آپ نے پھینکا گلوایا تھا، پھر میں نے انہیں یہ کہتے سنا کہ مجھ سے ابن عباس
رضی اللہ عنہ کے واسطے سے طائوس نے حدیث بیان کی نقی اس سے میں
یہ سمجھا کہ شاید انہوں نے ان دونوں حضرات سے حدیث سنی ہوگی :

۱۷۱۰۔ ہم سے خالد بن مخلد نے حدیث بیان کی ان سے سلیمان بن بلال
نے حدیث بیان کی ان سے علقمہ بن ابی علقمہ نے ان سے عبد الرحمن بن اعرج
نے اور ان سے ابن بجینہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
نے جبکہ آپ محرم تھے اپنے سر کے بچ میں، مقام سحی جمل میں پھینکا گلوایا تھا۔

۱۱۵۵۔ محرم کا نکاح کرنا :

۱۷۱۱۔ ہم سے ابو المغیرہ عبد القدوس بن حجاج نے حدیث بیان کی ان
سے اوزاعی نے حدیث بیان کی ان سے عطاء بن ابی رباح نے حدیث

ابن عمر رضی اللہ عنہ کہ جا رہے تھے، ان کے صاحبزادے واقد بن عبد اللہ ساتھ تھے، راستے میں بیمار ہو گئے اور عرب میں اس کا علاج تھا داغ
لگانا اس لئے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے ان کا یہ علاج کرایا، پھینکا گلوانے کے بارے میں مسئلہ یہ ہے کہ اگر اس کے لئے بال کاٹنے پڑھیں تب تو
صدقہ دینا پڑتا ہے اور اگر بال کاٹنے کی ضرورت پیش نہ آئے تو صرف پھینکا گلوانے میں کوئی عوج نہیں :

بیان کی اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب میمونہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کیا تو آپ حرم تھے۔

آبِ رِبَاحٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَ مَيْمُونَةَ وَهِيَ مُحْرَمَةٌ؛

۱۱۵۶۔ محرم مرد اور عورت کے لئے کس طرح کی خوشبو کے استعمال کی ممانعت ہے، عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ محرم عورت ورس یا زعفران میں رنگا ہوا کپڑا نہ پہنے؛

بَابُ ۱۱۵۶۔ مَا يُهْنِي مِنَ الطَّيِّبِ لِلْمُحْرِمِ وَالْمُحْرِمَةِ وَقَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا لَا تَلْبَسُ الْمُحْرِمَةُ تَوْبًا يَدْرُسُ أَوْ زَعْفَرَانًا؛

۱۱۶۲۔ ہم سے عبداللہ بن زید نے حدیث بیان کی ان سے لیث نے حدیث بیان کی ان سے نافع نے حدیث بیان کی اور ان سے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ ایک شخص نے کھڑے ہو کر پوچھا یا رسول اللہ! حالت احرام میں ہمیں کس طرح کے کپڑے پہننے کی اجازت دیتے ہیں؟ آپ حضورؐ نے فرمایا کہ نہ نیسیں پہنو، نہ پا جاہے، نہ دھارے نہ برس، اگر کسی کے پاس چیل نہ ہوں تو دھڑے کے، موزوں کو ٹخنوں کے نیچے سے کاٹ کر پہن سکتا ہے اسی طرح کوئی ایسا لباس نہ پہنو جس میں زعفران یا درس لگا ہوا ہو احرام کی حالت میں عورتیں نقاب نہ ڈالیں، اور دستارے بھی نہ پہنو، اس اس روایت کی متابعت موسیٰ بن عقبہ، اسماعیل بن ابراہیم بن عقیقہ، یوریرہ اور ابن اسحاق نے نقاب اور دستاروں کے ذکر کے سلسلے میں کی ہے بعید اللہ نے ~ ولا درس بیان کیا، وہ بیان کرتے تھے کہ احرام کی حالت میں عورت نہ نقاب ڈالے اور نہ دستارے استعمال کرے، مالک نے نافع سے اور انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ کے واسطے سے بیان کیا کہ احرام کی حالت میں عورت نقاب نہ ڈالے اس کی متابعت لیث بن ابی سلیم نے کی ہے

۱۱۶۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ حَدَّثَنَا نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَامَ دَجْدٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَاذَا تَأْمُرُنَا أَنْ تَلْبَسَ مِنَ الطَّيِّبِ فِي الْأَحْرَامِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَلْبَسِ الْقُيُومِيَّ وَلَا السَّرَاوِيلَاتِ وَلَا الْعَتَايِمَةَ وَلَا الْبَرَانِسَ وَلَا أَنْ يَكُونَ أَحَدٌ كَيْسَتْ لَهُ ثَغْلَانِ قَلِيلَتَيْنِ الْخَفِيَيْنِ وَلِيَقْطَعَ اسْقَلٌ مِنَ الْكَعْبَيْنِ وَلَا تَلْبَسُوا شَيْئًا مَسَّهُ زَعْفَرَانٌ وَلَا الْوَرُوسُ وَلَا تَتَنَقَّبِ السَّرَاةُ الْمُحْرِمَةُ وَلَا تَلْبَسِ الْقَفَازِينَ تَابِعَهُ مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ وَاسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أَرْهَبٍ ابْنُ عُقْبَةَ وَجُوزَيْتَةُ وَابْنُ إِسْحَاقَ فِي النَّقَابِ وَالْقَفَازِينَ وَقَالَ عُقَيْدُ اللَّهِ وَلَا وَرْسٌ وَلَا كَانَ يَقُولُ لَا تَتَنَقَّبِ الْمُحْرِمَةُ وَلَا تَلْبَسِ الْقَفَازِينَ وَقَالَ مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ لَا تَتَنَقَّبِ الْمُحْرِمَةُ وَتَابِعَهُ لَيْثُ بْنُ أَبِي سُلَيْمٍ؛

۱۱۶۳۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے جریر نے حدیث بیان کی اس مسئلہ میں ائمہ کا اختلاف ہے کہ احرام کی حالت میں نکاح کیا جاسکتا ہے یا نہیں امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا یہی مسلک ہے کہ احرام کی حالت میں نکاح میں کوئی حرج نہیں، منصور صرف عورت کے پاس جانا ہے، بخاری کی یہ حدیث صاف ہے کہ آپ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے احرام کے باوجود میمونہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کیا تھا، لیکن بعض احادیث سے اس کے خلاف مفہوم ہوتا ہے اور وہ دوسرے ائمہ کی دلیل ہے۔ اہل حرام ہاندھنے سے پہلے احناف کے یہاں بھی خوشبو کا استعمال جائز ہے اور جو خوشبو احرام سے پہلے استعمال کی گئی تھی، اگر اس کی خوشبو یا سبب وغیرہ احرام کے بعد بھی باقی رہ گیا تو اس میں کوئی حرج نہیں اسی طرح احرام کے بعد دوا کے طور پر خوشبو استعمال کی جاسکتی ہے۔

کی ان سے منصوص ہے ان سے حکم نے ان سے سعید بن جبیر نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ ایک محرم شخص کے اونٹ نے دھجہ الوداع کے موقع پر اس کی گردن دگرا کر توڑ دی اور اسے جان سے مار دیا۔ اس شخص کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لایا گیا تو آپ نے فرمایا کہ انہیں نسل اور کفن دیدو، لیکن اس کا سر نہ دھکو اور نہ خوشبو لگاؤ، کیونکہ قیامت میں یہ لیبیک کہتے ہوئے اٹھیں گے۔

۱۱۵۷۔ محرم کا غسل کرنا، ابن عباس رضی اللہ عنہ نے

فرمایا کہ محرم و غسل کے لئے، حمام میں جاسکتا ہے، ابن عمر اور عائشہ رضی اللہ عنہم کھانے میں کوئی خرچ نہیں سمجھتے تھے۔

۱۱۶۱۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی انہیں مالک نے ضروری انہیں زید بن اسلم نے انہیں ابراہیم بن عبد اللہ بن حنین نے انہیں ان کے والد نے کہ عبد اللہ بن عباس اور سوربن خمر رضی اللہ عنہم کا مقام ابواء میں (ایک سٹڈ پر) اختلاف ہوا، عبد اللہ بن عباس کو یہ کہتے تھے کہ محرم اپنا سر دھو سکتا ہے لیکن مسور کا کہنا ہے کہ محرم کو سر نہ دھونا چاہیئے پھر عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے مجھے ابوالواب انفاری رضی اللہ عنہ کے یہاں (مسئلہ پوچھنے کے لئے) بھیجا، میں جب ان کی خدمت میں پہنچا تو وہ کنویں کے کنارے غسل کر رہے تھے ایک کپڑے سے انہوں نے پردہ کر رکھا تھا میں نے پہنچ کر سلام کیا تو انہوں نے دریافت فرمایا کہ کون ہو؟ میں نے عرض کی کہ میں عبد اللہ بن حنین ہوں آپ کی خدمت میں مجھے عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے بھیجا ہے، یہ درہانت کرنے کے لئے کہ الام کی حالت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سر مبارک کس طرح دھوتے تھے انہوں نے کپڑے (پہر جس پر پردہ تھا) ہاتھ رکھ کر اسے نیچا کیا، اب آپ کا سر دکھائی دے رہا تھا، جو شخص ان کے بدن پر پانی ڈال رہا تھا اس سے انہوں نے پانی ڈالنے کے لئے کہا اس نے ان کے سر پر پانی ڈالا، پھر انہوں نے اپنے سر کو دونوں ہاتھوں سے ہلایا اور دونوں ہاتھ اٹھ لے گئے، اللہ

پھر چمچ لائے، فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح کرتے دیکھا ہے (احرام کی حالت میں)

۱۱۵۸۔ جب محرم کو چہل نہ ملیں تو دھڑلے کے اموئے

پہن سکتا ہے۔

عَنْ مَنْصُورٍ عَنِ الْعَلَكِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ وَقَعْتُ بِرُحَيْلٍ مَخْرِمٍ نَاقَتُهُ قَتَلَتْهُ قَائِي بِهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اغْسِلُوهُ وَكَفِّنُوهُ وَلَا تَغْفُلُوا رَأْسَهُ وَلَا تُقَرِّبُوا حِلْبًا فَإِنَّهُ يُنْعَثُ يَوْمَ

باب ۱۱۵۷۔ الْإِغْتِسَالُ لِلْمَحْرِمِ وَقَالَ

ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا مِمَّا يَدْخُلُ الْمَحْرِمُ الْحَمَامَ وَلَمْ يَزِدْ ابْنُ عُمَرَ وَعَائِشَةُ بِالْعَلَكِ بَاسًا.

۱۱۶۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ ابْنِ حُنَيْنٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ وَالْمُسَوَّرَ بْنَ مَخْرَمَةَ اخْتَلَفَا بِالْأَبْوَاءِ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبَّاسٍ يَغْسِلُ الْمَحْرِمُ رَأْسَهُ وَقَالَ وَسَوَّرٌ لَا يَغْسِلُ الْمَحْرِمُ رَأْسَهُ قَالُوا سَلْنِي عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ إِلَى أَبِي أَيُّوبَ الْأَيْتَارِيِّ كَوَجَدْتُهُ يَغْتَسِلُ ابْنُ الْقُرَيْنِ وَهُوَ يُسْتَرُّ بِرَبِّهِ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ مِنْ هَذَا أَقُلْتُ أَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ حُنَيْنٍ أَرْسَلَنِي إِلَيْكَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبَّاسٍ أَسْأَلُكَ كَيْفَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْسِلُ رَأْسَهُ وَهُوَ مَحْرِمٌ قَوَّمَهُ أَبُو أَيُّوبَ يَدًا عَلَى عَاتِلِ الشَّوْبِ فَطَاطَاكَ حَتَّى يَدَا إِلَى رَأْسِهِ ثُمَّ قَالَ لِإِشْيَانَ يَعْصِبُ عَلَيْهِ أَصْبُ لَقَبْتُ عَلَى رَأْسِهِ ثُمَّ هَذَكَ رَأْسَهُ يَتَدَايِهِ قَاتِلَ يَوْمًا وَآذَنَ وَقَالَ لَهَكَتِ أَرَأَيْتُمْ صَلَّيْتُ اللَّهُ عَلَيْكَ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ؟

باب ۱۱۵۸۔ لُبْسُ الْغُلَّيْنِ لِلْمَحْرِمِ

إِذَا لَمْ يَجِدِ الْغُلَّيْنِ

۱۷۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو أُوْلَيْدٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي عَنْ أَبِي دِينَارٍ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ زَيْدٍ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ يَعْرِفَاتٍ مَنْ لَمْ يَجِدِ الثَّغْلَيْنِ فَلْيَلْبَسِ الثَّقِيْنِ وَمَنْ لَمْ يَجِدِ إِذَا رَأَى فَلْيَلْبَسِ السَّوَادِيْلَ لِلْمُحَرِّمِ .

۱۷۶۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَلْبَسُ الْمُحَرَّمُ مِنَ الثِّيَابِ فَقَالَ لَا يَلْبَسُ الْقَنِيصَ وَلَا الْعَمَاسَةَ وَلَا التَّسْرُوِيْلَاتِ وَلَا الْبُرُنْسَ وَلَا ثَوْبًا مَسَّهُ رَعَقَانٌ وَلَا دَرَسٌ وَإِنْ لَمْ يَجِدِ ثَغْلَيْنِ فَلْيَلْبَسِ الثَّقِيْنِ وَلْيَقْطَعْ مَا حَتَّى يَكُونَ اسْتَقْلٌ مِنَ الْكَنْبَرِيْنِ

باب ۱۱۵۹۔ اِذَا لَمْ يَجِدِ الْاَزَارَ

فَلْيَلْبَسِ السَّوَادِيْلَ

۱۷۷۔ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ دِينَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ خَطَبَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْرِفَاتٍ فَقَالَ مَنْ لَمْ يَجِدِ الْاَزَارَ فَلْيَلْبَسِ السَّوَادِيْلَ وَمَنْ لَمْ يَجِدِ الثَّغْلَيْنِ فَلْيَلْبَسِ الثَّقِيْنِ .

باب ۱۷۸۔ لُبْسُ السِّلَاحِ لِلْمُحَرِّمِ

وَقَالَ يَكْرَهُهُ اِذَا خَشِيَ الْعَدُوَّ وَ لَبْسُ السِّلَاحِ وَافْتِدَايَ وَلَمْ يَتَابَعِ عَلَيْهِ فِي الْفِدْيَةِ .

۱۷۸۔ حَدَّثَنَا عُمَيْدُ اللَّهِ عَنْ اِسْوَابٍ عَنْ أَبِي اسْنَدٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ اَعْتَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذِي

۱۷۵۔ ہم سے ابو الولید نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھے بن دینار نے خبر دی، انہوں نے جابر بن زید سے سنا انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سنا آپ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو عرفات میں خطبہ دیتے سنا تھا کہ جس کے پاس چلنڈ ہوں وہ موزے (چمڑے کے) ٹخنوں سے نیچے کاٹ کر پہن سکتا ہے اور جس کے پاس تہبند نہ ہو وہ پاجامہ پہن سکتا ہے (یہ حکم، محرم کے لئے تھا۔

۱۷۶۔ ہم سے احمد بن یونس نے حدیث بیان کی ان سے براہیم بن سعد نے حدیث بیان کی ان سے ابی شہاب نے حدیث بیان کی ان سے سالمہ نے اور ان سے عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا، محرم کس طرح کے کپڑے پہن سکتا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ قمیص، عمامہ، پاجامہ، اور برنس (ایک خاص قسم کی ٹوپی) نہ پہنے اور نہ کوئی ایسا کپڑا پہنے جس میں زعفران یا درس لگا ہوا ہو، اور اگر چلنڈ ہوں تو چمڑے کے موزے پہن سکتا ہے البتہ انہیں اسی طرح کاٹ لینا چاہیے کہ ٹخنوں سے نیچے ہو جائیں۔

۱۷۹۔ تہبند نہ ہو تو پاجامہ پہن سکتا ہے۔

۱۷۷۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے عمرو بن دینار نے حدیث بیان کی ان سے جابر بن زید نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے میدان عرفات میں خطبہ دیا، اس میں آپ نے فرمایا کہ اگر کسی کو تہبند نہ ملے تو وہ پاجامہ پہن سکتا ہے اور اگر کسی کو چلنڈ نہیں تو وہ چمڑے کے موزے پہن سکتا ہے۔

۱۷۸۔ محرم کا ہتھیار بند ہونا، عکرمہ رحمۃ اللہ علیہ

نے فرمایا کہ اگر دشمن کا خوف ہو اور کوئی ہتھیار باندھے تو اسے فدیہ دینا چاہیے، فدیہ کے متعلق کوئی حدیث متابع نہیں ہے۔

۱۷۸۔ ہم سے عبد اللہ نے حدیث بیان کی ان سے اسراہیل نے ان سے ابو اسحاق نے اور ان سے براہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ذی تعدہ میں عمرہ کے ارادہ سے نکلے تو مکہ والوں نے

الْقَعْدَةَ قَبْلَ أَهْلِ مَكَّةَ أَنْ يَدْخُلُوا يَدْخُلُ
مَكَّةَ حَتَّى تَقْضَاهُمْ لَا يَدْخُلُ مَكَّةَ سِلَاحًا

إِلَّا فِي الْغَرَابِ :

باب ۱۱۶۔ دُخُولِ الْحَرَمِ وَمَكَّةَ
بِغَيْرِ احْتِرَامٍ وَدَخَلَ ابْنُ عُمَرَ حَلَاةً
وَأَمَّا أَمْرُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بِإِهْلَالِ يَتْنِ أَرَادَ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ
وَلَمْ يَذْكُرْ يَلْبَاقِيَيْنِ وَغَيْرِهِمْ :

۱۹۷۔ **أَحَدُثْنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا وَهْبُ**
حَدَّثَنَا ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَقَّتَ لِأَهْلِ الْمَدِينَةِ وَالْحَيْفَةِ وَلِأَهْلِ تَجْدٍ
قُرُونِ التَّنَازُلِ وَلِأَهْلِ الْيَمَنِ يَكْتُمُهُمْ لَهْفًا
وَلِكُلِّ آتٍ آتٍ عَلَيْهِمْ مِنْ غَيْرِهِمْ مَنْ أَرَادَ
الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ قَسَمَ كَذَّابٌ ذَلِكَ قَسَمُ
حَيْثُ أَتَسَّأَحَى أَهْلُ مَكَّةَ مِنْ مَكَّةَ :

۱۹۸۔ **أَحَدُثْنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَوْسُفَ**
أَخْبَرَنَا مَا يَكُ عَنْ ابْنِ شِقَابٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ
مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَامَ الْفَتْحِ وَعَلَى رَأْسِهِ

آپ کو مکہ میں داخل ہونے نہیں دیا، پھر ان سے صلح اس شرط پر ہوئی
کہ آئندہ سال اتوار نیام میں ڈال کر مکہ میں داخل ہوں۔

۱۱۶۔ حرم اور مکہ میں احرام کے بغیر داخل ہونا ابن عمر
رضی اللہ عنہ احرام کے بغیر داخل ہونے سے نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم نے احرام کا ان لوگوں کو حکم دیا تھا جو حج اور عمرہ
کا ارادہ کریں، اس کے لئے مکرئی بیچنے والوں وغیرہ کا کوئی
ذکر نہیں کیا ہے

۱۹۷۔ ہم سے مسلم نے حدیث بیان کی ان سے وہیب نے حدیث بیان
کی ان سے ابن طاووس نے ان سے ان کے والد نے اور ان سے ابن عباس
رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ والوں کے لئے ذوالحجہ
کو میقات بنایا تھا نجد والوں کے لئے قرن منازل اور یمن والوں کے لئے
یلملم۔ یہ میقات ان شہروں کے باشندوں اور دوسرے ان تمام لوگوں کے
لئے تھے جو ان شہروں سے ہو کر مکہ آئیں اور حج اور عمرہ کا ارادہ بھی رکھتے
ہوں۔ لیکن جو لوگ ان حدود کے اندر ہوں تو ان کی میقات وہ ہوگی،
جہاں سے وہ اپنا سفر شروع کریں گے، مکہ والوں کی میقات مکہ ہوگی،

۱۹۸۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی انہیں مالک
نے خبر دی انہیں ابن شہاب نے اور انہیں انس بن مالک رضی اللہ عنہ
نے کہ فتح مکہ کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مکہ میں داخل
ہوئے تو آپ کے سر پر توڑ تھا جس وقت آپ نے اسے اتارا تو ایک شخص

ابن عباس رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے کہ آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو لوگ حج یا عمرہ کے ارادہ سے نکلیں انہیں احرام
باندھ کر مکہ میں داخل ہونا چاہیئے مصنف رحمۃ اللہ علیہ کے پیش نظر وہی حدیث ہے کہ اس میں صرف حج اور عمرہ کا نام لیا گیا ہے بہت سے
لوگ اپنی ذاتی ضروریات کے لئے حرم میں جا سکتے ہیں ان کا حدیث میں کوئی ذکر بھی نہیں اس سے معلوم ہوتا ہے کہ احرام، مکہ میں داخل ہونے کے لئے
صرف انہیں لوگوں کے لئے ضروری ہے جو حج اور عمرہ کا ارادہ رکھتے ہوں اور حدیث میں صرف انہیں لوگوں کو احرام کا حکم ہے امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ
کا بھی یہی مسلک ہے لیکن امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک احرام ہر اس شخص کے لئے ضروری ہے جو حدود حرم میں داخل ہو، خواہ حج اور عمرہ کے
ارادہ سے یا کسی بھی دوسری ضرورت سے گویا احرام، حرم کی حرمت کی وجہ سے واجب ہوا ہے اس میں حج یا عمرہ کی خصوصیت نہیں ہے ابن عباس
کی حدیث میں حج اور عمرہ کا خاص طور سے اس لئے ذکر ہے کہ جب آپ نے وہ کلمات فرمائے تھے تو آپ حج ہی کے ارادہ سے جابے تھے اس لئے خاص
طور سے انہیں کا ذکر بھی کیا۔ حدیث میں ہے کہ ”حرم نہ مجھ سے پہلے کسی کے لئے حلال ہوا تھا اور نہ میرے بعد کسی کے لئے حلال ہے میرے لئے بھی ایک دن تنہا
دیر کے لئے حلال ہوا تھا“ غنیفہ کہتے ہیں کہ اس سے مراد قتال کی علت نہیں، بلکہ احرام کے بغیر داخل ہونے کی اجازت سے آپ کی مراد ہے۔

نے اگر اطلاع دی کہ ابن خطل کعبہ کے پردے سے اگر چٹ گیا ہے آپ نے فرمایا پھر بھی اسے قتل کر دو۔

۱۱۶۲۔ اگر ناواقفیت کی وجہ سے کوئی قیصر پہنچے ہوئے

احرام باندھے، عطار نے بیان کیا کہ ناواقفیت میں یا بھول کر اگر کوئی شخص خوشبو لگائے تو اس پر کفارہ نہیں ہے

۱۱۶۱۔ ہم سے ابو الولید نے حدیث بیان کی، ان سے ہم نے حدیث

بیان کی ان سے عطار نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے صفوان بن یعلیٰ نے حدیث بیان کی ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم کے ساتھ تھا کہ آپ کی خدمت میں ایک شخص آیا جو جید پہنے ہوئے تھا اور اس پر نہ دی یا اس طرح کی کسی چیز کا اثر تھا اس نے سوال کیا پھر

آپ پر وحی نازل ہوئی، عمر رضی اللہ عنہ مجھ سے کہا کرتے تھے، کیا تم چاہتے ہو کہ جب اس حضور پر وحی نازل ہونے لگے تو تم آنحضور کو دیکھ سکو؟ اس وقت

آپ پر وحی نازل ہوئی اور پھر سلسلہ ختم ہو گیا، پھر آپ نے فرمایا کہ جس طرح اپنے ج میں کرتے ہو اسی طرح عمر بھی کرو، ایک شخص نے دوسرے شخص کے

ہاتھ میں دانت سے کاٹا تھا دوسرے نے جو اپنا ہاتھ کھینچا تو اس کا دانت ٹوٹ گیا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا کوئی معاوضہ نہیں دلوایا،

۱۱۶۳۔ محرم میدان عرفہ میں مر گیا، نبی کریم صلی اللہ علیہ

وسلم نے حج کے بقیہ مناسک اس کی طرف سے ادا کرنے کے لئے نہیں فرمایا تھا۔

۱۱۶۲۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی ان سے حماد بن زید

نے بیان کی ان سے عمرو بن دینار نے ان سے سعید بن جبیر نے اور ان سے

ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ میدان عرفہ میں ایک شخص نبی کریم صلی اللہ

علیہ وسلم کے ساتھ مقیم تھا کہ اپنی سواری پر سے گر پڑا اور جا فور نے اس کی

گردن ٹوڑ دی (جس سے اس کی موت واقع ہو گئی) تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا پانی اور پیر کے پتوں سے اسے غسل دو، اور دو کپڑوں کا کفن دو،

لیکن خوشبو نہ لگانا، نہ سر چھپانا اور نہ منوط لگانا، کیونکہ اللہ تعالیٰ قیامت

میں اسے تبلیہہ کہتے ہوئے اٹھائے گا۔

الْيَقْدَرُ قَلَمًا تَنْوَعُهُ جَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ إِنَّ ابْنَ
خَطْلٍ مُتَعَلِّقٌ بِأَسْتَارِ الْكَعْبَةِ فَقَالَ اقْتُلُوهُ؛

باب ۱۱۶۲۔ إِذَا أَحْرَمَ جَاهِلًا وَعَلَيْهِ

قِيَمٌ وَقَالَ عَطَاءٌ إِذَا أَتَيْتَ أَوْلِيَا

جَاهِلًا أَوْ تَابِئِيًّا فَلَا كَفَّارَةَ عَلَيْكَ؛

۱۱۶۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ

حَدَّثَنَا عَطَاءٌ قَالَ حَدَّثَنِي صَفْوَانُ بْنُ يَعْلَى عَنْ

أَبِيهِ قَالَ كُنْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ فَأَتَانَا رَجُلٌ عَلَيْهِ جُبَّةٌ قَوْمِهِ أَقْدَمُ صُفْرَةٍ

أَوْ تَحْوَلَةٍ كَأَنَّهُ عُمَرُو يَقُولُ فِي تَحِبُّ إِذَا نَزَلَ عَلَيْهِ

الرُّوحُ أَنَّهُ نَزَلَ عَلَيْهِ ثُمَّ سَوَّى عَنْهُ فَقَالَ

إِصْنَعْ فِي عَمْرِيكَ مَا تَصْنَعُ فِي حَبِيكُ وَعَصَى

رَجُلٌ يَتَدَرَّجُلٍ يَغْنِي تَائِزَةً مُنَيَّتَةً فَأَبْطَلَهُ

النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؛

ہاتھ میں دانت سے کاٹا تھا دوسرے نے جو اپنا ہاتھ کھینچا تو اس کا دانت ٹوٹ گیا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا کوئی معاوضہ نہیں دلوایا،

باب ۱۱۶۳۔ أَلْمُحْرِمُ يَمُوتُ بِعُرْقَةٍ

وَلَمْ يَأْمُرِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ

وَسَلَّمَ أَنَّهُ يُؤَدَّى عَنْهُ بَقِيَّةُ الْحَجِّ؛

۱۱۶۲۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا

هَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ سَعِيدِ

بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ

بَيْنَا رَجُلٌ وَأَقِفْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بِعُرْقَةٍ إِذْ دَقَّ عَنْ وَاحِلَتِهِ فَوَقَّصَتْهُ أَذُنًا

فَأَقْعَصَتْهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اغْسِلُوهُ بِسَاءٍ وَسِدِّدِ دَكِّفْنُوهُ فِي ثَوْبَيْنِ

أَوْ قَالَ ثَوْبَيْنِ وَلَا تُحَنِّطُوهُ وَلَا تُخَيِّرُوهُ وَأَمْسِكْ

سے یہی وہ وقت ہے جس کے متعلق آپ نے فرمایا تھا کہ میرے لئے حرم ایک دن عقور ہی دیر کے لئے حلال کر دیا گیا تھا اسی وجہ سے آپ سر پر ہاتھ پہنے ہوئے تھے، اور نہ محرم اسے نہیں پہن سکتا، ابن خطل اسلام کا ازلی دشمن تھا اور ان چند دشمنان اسلام میں سے جنہیں اس وقت بھی معاف نہیں کیا گیا جب اسلام کے خلاف ہر جنگ آزما کی معافی کا اعلان کر دیا گیا تھا۔

قَاتِ اللَّهُ يَبْعَثُهُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ يُكَلِّبِي ۝
۱۷۳۳۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا
حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ سَعِيدٍ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ
عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ بَيْنَا دَجُلٌ ذَاقَتْ
مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغُورَةُ أَدَقَمَ
عَنْ رَأِحَتِهِ مَوَاقِصُهُ أَوْ قَالَ فَأَوْقَصَتْهُ فَقَالَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اغْسِلُوهُ بِسَاءٍ
وَسِدْرٍ وَكَفُورٍ فِي ثَوْبَيْنِ وَلَا تَمْسُوهُ وَلَا
تُخَيِّرُوهُ دَاسَهُ وَلَا تُنْظِرُوهُ فَإِنَّ اللَّهَ يُبْصِتُهُ
يَوْمَ الْقِيَمَةِ مُكَلِّبِيًا ۝

باب ۱۷۳۴۔ سُنةُ الْمُحْرَمِ إِذَا مَاتَ ۝

۱۷۳۴۔ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ
حَدَّثَنَا هُثَيْلٌ أَخْبَرَنَا أَبُو بَشِيرٍ عَنْ سَعِيدٍ
بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ
رَجُلًا كَانَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَوَاقِصُهُ
تَاقَتْهُ وَهُوَ مُحْرَمٌ مَاتَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اغْسِلُوهُ بِسَاءٍ وَسِدْرٍ وَكَفُورٍ
فِي ثَوْبَيْنِ وَلَا تَمْسُوهُ بِطَيِّبٍ وَلَا تُخَيِّرُوهُ دَاسَهُ
فَإِنَّهُ يُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ مُكَلِّبِيًا ۝

باب ۱۷۳۵۔ الْحَجَّ وَالْتِدَادَ عَنِ

النَّبِيِّ وَالرَّجُلُ يَحْجُّ عَنِ الْمَرْأَةِ ۝

۱۷۳۵۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ سُلَيْمٍ
حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بَشِيرٍ عَنْ سَعِيدٍ
بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا
أَنَّ امْرَأَةً مِنْ جُهَيْنَةَ جَاءَتْ إِلَى النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ إِنَّ أُخْتِي نَذَرَتْ
أَنْ تَحْجَّ فَلَمْ تَحْجَّ حَتَّى مَاتَتْ أَفَحَجَّ عَنْهَا
قَالَ نَعَمْ حَجَّ عَنْهَا أَرَأَيْتَ لَوْ كَانَ عَلَى امْرَأَةٍ

۱۷۳۳۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے حماد نے حدیث بیان کی ان سے ایوب نے ان سے سعید بن جبیر نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ ایک شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عرفہ میں ٹھہرا ہوا تھا کہ اپنی سواری سے گر پڑا، اور جانور نے اس کی گردن توڑ دی (جس سے اس کی موت واقع ہو گئی) تو آنحضرت نے فرمایا کہ اسے پانی اور بیری سے غسل دے کر کپڑوں میں کفنا دو لیکن خوشبو نہ لگانا، نہ سر چھپانا اور نہ خطوط لگانا، کیونکہ اللہ تعالیٰ قیامت میں اسے تلبیس کہتے ہوئے اٹھائیں گے،

۱۷۳۴۔ اگر محرم کا انتقال ہو جائے تو اس کا کفن و دفن کس طرح کیا جائے؟

۱۷۳۴۔ ہم سے یعقوب بن ابراہیم نے حدیث بیان کی ان سے ہشیم نے حدیث بیان کی انہیں ابو بشر نے خبر دی انہیں سعید بن جبیر نے اور انہیں ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہ ایک شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ (میدان عرفہ میں) تھا کہ اس کے اونٹ نے گرا کر اس کی گردن توڑ دی، وہ شخص محرم تھا اور مر گیا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بدین دی کہ اسے پانی اور بیری کا غسل اور دو کپڑوں کا کفن دیا جائے، البتہ خوشبو نہ لگائی جائے اور اس کا سر نہ چھپایا جائے، کیونکہ قیامت کے دن وہ تلبیس کہتا ہوا اٹھے گا۔ (نوٹ پہلے گزر چکا ہے)

۱۷۳۵۔ میت کی طرف سے حج اور نذر ادا کرنا، مرد کسی عورت کے بدلہ میں حج کر سکتا ہے۔

۱۷۳۵۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے بیان کی ان سے ابو عوانہ نے حدیث بیان کی ان سے ابو بشر نے ان سے سعید بن جبیر نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہ قبیلہ جہینہ کی ایک خاتون، بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں، انہوں نے بتایا کہ میری والدہ نے حج کی نذر مانی تھی، لیکن حج نہ کر سکیں اور ان کا انتقال ہو گیا، تو کیا میں ان کی طرف سے حج کر سکتی ہوں؟ آپ حضور نے فرمایا کہ ہاں، ان کی طرف سے تم حج کرو، کیا اگر تہمدی ماں پر قرض ہونا تو تم اسے ادا نہ کرتیں؟

اللہ کا قرضہ تو اس کا سب سے زیادہ مستحق ہے کہ اسے پورا کیا جائے نہیں
اللہ تعالیٰ کا قرض ادا کرنا چاہیے یہ

۱۱۶۶۔ اس کی طرف سے حج، جس میں سواری پر بیٹھے
کی سکت نہ ہو۔

۱۱۶۶۔ ہم سے ابو عاصم نے ابن جریر کے واسطے سے حدیث بیان
کی اور ان سے ابن شہاب نے ان سے سلیمان بن یسار نے ان سے ابن
عباس نے اور ان سے فضل رضی اللہ عنہم نے کہ ایک خاتون ۷۰ ہجری سے
موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی ان سے عبد العزیز بن ابی سلمہ نے
حدیث بیان کی ان سے ابن شہاب نے حدیث بیان کی ان سے سلیمان بن
یسار نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ حجۃ الوداع
کے موقع پر قبیلہ خثعم کی ایک خاتون حاضر ہوئیں اور عرض کی یا رسول
اللہ! اللہ تعالیٰ کی طرف سے حج کا جو فریضہ اس کے بندوں پر پہلے سے
میرے بوجھ سے باپ نے بھی پایا ہے لیکن ان میں اتنی سکت بھی نہیں
کہ سواری پر بیٹھ بھی سکیں تو کیا اگر میں ان کی طرف سے حج کروں تو
ان کا حج ہو جائے گا؟ آپ حضور نے فرمایا کہ ہاں۔

۱۱۶۷۔ عورت کا حج، مرد کے بدلہ میں،

۱۱۶۷۔ ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی ان سے مالک نے
ان سے ابن شہاب نے ان سے سلیمان بن یسار نے ان سے عبد اللہ نے اور
ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ فضل رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کی سواری پر چپے بیٹھے ہوئے تھے اتنے میں قبیلہ خثعم کی ایک

دین آکنت قاضیۃ اقصوا اللہ فاملہ احق
بالوقایہ

باب ۱۱۶۶۔ الْحَجَّ عَنْ لَّا يَسْتَطِيعُ
التَّجَوُّزَ عَلَى الرَّاحِلَةِ

۱۱۶۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ
جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُمْ أَنَّ امْرَأَةً مِمَّنْ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ
حَدَّثَنَا عَبْدَ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ
شِهَابٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَتْ جَاءَتْ امْرَأَةً مِنْ خَثْعَمٍ
عَامَةَ حَجَّةِ الْوَدَّاعِ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ
قَرِئْتُمُ اللَّهُ عَلَى عِبَادِهِ فِي الْحَجِّ أَذْرَكَتِ أَبِي
شَيْئًا كَبِيرًا لَّا يَسْتَطِيعُ أَنْ يَسْتَوِيَ عَلَى الرَّاحِلَةِ
فَقُلْ يَقْضِي عَنْهُ أَنْ أَحْجَّ عَنْهُ قَالَ نَعَمْ

باب ۱۱۶۷۔ حَجَّ التَّوَالِيَةِ عَنِ الرَّجُلِ

۱۱۶۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُسْلِمَةَ
عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ
يَسَارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُمَا قَالَتْ كَانَ الْقَضَلُ رُوِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ

سے عبادات تین طرح کی ہوتی ہیں، یا ان کا تعلق انسان کے صرف جسم و جان سے ہوتا ہے، جیسے نماز، روزہ یا انسان کے بدن اور جسم سے ان
کا کوئی تعلق نہیں ہوتا، بلکہ صرف روپیہ، مال و دولت خرچ کرنے سے ادا ہو جاتی ہے، اس کی مثال ہے زکوٰۃ۔ تیسری قسم عبادت کی وہ ہے جس
میں جسم اور جان کے ساتھ مال و دولت بھی لگا کر پڑتی ہے اور اس کی مثال ہے حج، پہلی قسم جس میں نماز اور روزہ آتے ہیں وہی شخصی اسے ادا
کر سکتا ہے جس پر یہ فرض یا واجب وغیرہ ہوئے تھے اس میں نیابت اور وکالت کا کوئی سوال ہی نہیں اس لئے ان کا مقصد انعام نفس ہے اور
یہ مقصد اسی وقت حاصل ہو سکتا ہے جب خود وہ شخص ان کی ادائیگی کرے جس پر یہ فرض یا واجب تھے، دوسری قسم یعنی زکوٰۃ میں نیابت و وکالت
بہر صورت چل سکتی ہے کیونکہ اس کا مقصد ایک حق کو مستحق تک پہنچانا ہوتا ہے اور وہ حق مستحق تک نیابت و وکالت کے ذریعہ بھی پہنچ سکتا ہے تیسری
قسم یعنی حج میں نیابت عذر کے وقت چل سکتی ہے، کیونکہ یہ عبادت مالی ہونے کے ساتھ ہی الجملہ بدنی بھی ہے اور اس لئے عذر کے وقت شریعت نے
اس میں نیابت کی اجازت دی ہے مصنف نے اس حدیث کے عنوان میں لکھا ہے کہ مرد کسی عورت کے بدلہ میں حج کر سکتا ہے حدیث میں اگرچہ اس کا
کوئی ذکر نہیں لیکن مسئلہ صاف ہے اگرچہ دونوں کے اہرام میں معمولی سا فرق ہوتا ہے پھر اس میں کوئی مضائقہ نہیں۔

خاتون میں فضل رضی اللہ عنہ ان کو دیکھنے لگے اور وہ فضل رضی اللہ عنہ کو دیکھنے لگیں اس لئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فضل کا چہرہ دوسری طرف پھرنے لگے، خاتون نے کہا کہ اللہ کا فریضہ (حج) میرے بوڑھے والد نے پالیا ہے، لیکن وہ سواری پر بیٹھ ہی نہیں سکتے، تو کیا میں ان کی طرف سے حج کر سکتی ہوں؟ ان حضوڑے فرمایا کہ ہاں، یہ حجتہ الوداع کا واقعہ ہے۔ (اس حدیث پر نوٹ گذر چکا ہے)

۱۱۶۸۔ بچوں کا حج۔

۱۷۲۸۔ ہم سے ابو النعمان نے حدیث بیان کی، ان سے حماد بن زید نے حدیث بیان کی ان سے عبید اللہ بن عبد اللہ بن ابی یزید رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سنا، آپ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے مزدلفہ کی رات، سامان کے ساتھ لگے بیچ دیا تھا۔

۱۷۲۹۔ ہم سے اسحاق نے حدیث بیان کی انہیں یعقوب بن البرہم نے خبر دی ان سے ان کے بقیع، ابن شہاب نے حدیث بیان کی ان سے ان کے چچائے، انہیں عبید اللہ بن عبد اللہ بن عقبہ بن مسعود نے خبر دی کہ عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا میں اپنی ایک گدھی پر سوار ہو کر حاضر ہوا (مٹی میں) اس وقت قریب البلوغ تھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منیٰ میں کھڑے نماز پڑھ رہے تھے میں پہلی صف کے ایک حصہ کے سامنے سے ہو کر گزرا، پھر سواری سے نیچے اتر آیا، اور اسے پرنے کے لئے چھوڑ دیا، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے لوگوں کے ساتھ صف میں شریک ہو گیا، یونس نے ابن شہاب کے واسطے سے بیان فرمایا کہ یہ حجتہ الوداع کے موقع پر منیٰ کا واقعہ ہے۔

۱۷۳۰۔ ہم سے عبد الرحمن بن یونس نے حدیث بیان کی، ان سے حاتم بن اسماعیل نے حدیث بیان کی ان سے محمد بن یوسف نے اور ان سے

سے بچوں کی تمام عبادات کا شریعت نے اعتبار کیا ہے، البتہ چونکہ شریعت نے خود انہیں عبادت کا، باغ ہونے سے پہلے، مکلف نہیں قرار دیا ہے اس لئے تمام فرائض، بچوں کی طرف سے نفل رہیں گے، حج میں بھی یہی صورت ہے چھین میں اگر کوئی حج کرے تو شریعت کی نظر میں اس کا اعتبار ضرور ہے، لیکن بڑے اور باغ ہونے کے بعد اگر حج کی شرائط پائی گئیں تو پھر دوبارہ حج فرض ہو جائے گا۔ کیونکہ پہلا حج نفلی ہوا تھا۔

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَتْ امْرَأَةً مِنْ خَثْعَمٍ فَجَعَلَ الْفَضْلُ يَنْظُرُ إِلَيْهَا وَتَنْظُرُ إِلَيْهِ فَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْرِفُ وَجْهَهُ الْفَضْلُ إِلَى الشَّقِ الْأَخْرَ فَقَالَتْ إِنْ قُوَيْضَتِ اللَّهُ أَدْرَكَتْ أَبِي شَيْخًا كَثِيرًا لَا يَنْبُتُ عَلَى الرَّاحِلَةِ أَقَاهُجُ عَنْهُ قَالَ لَعَنَهُ ذَلِكَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ ۝

باب ۱۱۶۸۔ حَجَّةُ الْيَصْبِيَانِ ۝

۱۷۲۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي يَزِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ بَعَثَنِي أَبُو قَدَمْنَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الثَّقَلِ مِنْ جَمْعٍ بَكِيلٍ ۝ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي شَيْبَابٍ عَنْ عَمِّهِ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْمَةَ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ أَقْبَلْتُ وَقَدْ تَاهَرْتُ الْحُلُمَ أَسِيرُ عَلَى آثَانٍ لِي وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمٌ بِمَنْئِي حَتَّى مَيَّرْتُ بَنِينَ يَدِي بِغُضِّ الصِّفِّ الْأَدْلِ ثُمَّ تَرَلْتُ عَنْهَا فَوَقَعْتُ فَصَفَفْتُ مَعَ النَّاسِ وَرَأَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ يُوسُفُ بْنُ ابْنِ شَيْبَابٍ يَمِينِي فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ ۝

۱۷۳۰۔ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ

يُؤَسِّفُ عَيْنَ الشَّائِبِ بْنِ يَزِيدٍ قَالَ قَالَ حَجَّ آبِي
مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا
ابْنُ سَبْعِ سِنِينَ ۝

۱۷۳۱- حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ ذَرَّةً أَخْبَرَنَا
الْقَيْسُ بْنُ مَالِكٍ عَنِ الْبُقَعِيِّ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
قَالَ سَمِعْتُ عُثْرَةَ بِنْتَ عَبْدِ الْعَزِيزِ يَقُولُ يَسَّابِ
ابْنُ يَزِيدٍ وَكَانَ قَدْ حَجَّ بِهِ فِي ثَقَلِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۝

۱۷۴۱- حَجَّ ابْنُ سَاءٍ أَدَّكَالَ فِي تَعْمُرِ
بْنِ مُعْتَدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيهِ عَنْ أَبِيهِ
عَنْ جَدِّهِ إِذْ تَعْمُرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
لِأَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي
الْحَرَجِ حَجَّاهُمَا فَبَعَثَ مَعَهُمَا
عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ وَعَبْدَ الرَّحْمَنِ ۝

۱۷۳۲- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ
حَدَّثَنَا حَبِيبُ بْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا عَائِشَةُ
بِنْتُ طَلْحَةَ عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهَا قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَا تَعْبُرُونَ أَنَّكُمْ
مَعَكُمْ فَقَالَ لَكُمْ أَحْسَنُ الْيَهَادِ وَأَجْمَلُهُ
الْحَجُّ حَجَّ مَبْرُورٌ فَقَالَتْ عَائِشَةُ فَلَا أَدْرِي النَّحْجَ
بَعْدَ إِذْ سَمِعْتُ هَذَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۝

۱۷۳۳- حَدَّثَنَا أَبُو النَّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ
بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو عَنْ أَبِي مَعْبُدٍ مَوْلَى نُبَيْ
عَبَّاسٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ
قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسَافِرُوا النِّسَاءَ
إِلَّا مَعَ ذِي مَخْرَمٍ وَلَا يَدْخُلُ عَلَيْهَا رَجُلٌ إِلَّا

سائب بن یزید نے کہ مجھے ساتھ لے کر (میرے والد نے) رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں حج کیا تھا میں اس وقت سات سال کا
تھا۔

۱۷۳۱- ابراہیم سے عمر بن زرارہ نے حدیث بیان کی انہیں قاسم بن مالک
نے خبر دی انہیں جعید بن عبد الرحمن نے انہوں نے بیان کیا کہ میں نے عمرو
بن عبد العزیز سے سنا، انہوں نے سائب بن یزید رضی اللہ عنہ سے سنا
تھا، سائب کو بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامان کے ساتھ حج کرایا گیا
تھا۔

۱۷۴۱- عورتوں کا حج، مجھ سے احمد بن محمد نے بیان کیا
کہ ان سے ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے
والد نے، ان سے ان کے دادا نے کہ عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے
آخری حج کے موقع پر بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج
کو حج کی اجازت دی تھی، اور ان کے ساتھ عثمان بن
عثمان اور عبد الرحمن رضی اللہ عنہما کو بھیجا تھا۔

۱۷۳۲- ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی ان سے عبد الواحد نے حدیث
بیان کی، ان سے حبیب بن ابی عمرہ نے، انہوں نے بیان کیا کہ مجھ سے
عائشہ بنت طلحہ نے حدیث بیان کی اور ان سے ام المؤمنین عائشہ رضی
اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں نے پوچھا، یا رسول اللہ! ہم بھی کیوں نہ آپ
کے ساتھ جہاد اور غزوں میں شریک ہوں؟ آنحضرتؐ نے فرمایا تم لوگوں کے
لئے سب سے عمدہ اور سب سے مناسب جہاد حج ہے، حج مقبول عائشہ
رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ جب سے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا
یہ ارشاد سن لیا ہے، حج میں کبھی نہیں چھوڑتی۔

۱۷۳۳- ہم سے ابو النعمان نے حدیث بیان کی ان سے حماد بن زید نے
حدیث بیان کی ان سے عمرو نے حدیث بیان کی، ان سے ابن عباس کے
مولیٰ مبعون نے، اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کوئی عورت ذی رحم محرم کے بغیر سفر نہ کرے
اور کوئی شخص کسی عورت کے پاس اس وقت تک نہ جائے جب تک

سے یعنی وہ حجۃ الوداع کے موقع پر بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامان کے ساتھ سفرے، دوسری روایتوں میں ہے کہ اس وقت وہ نابالغ
تھے روایت تفصیل کے ساتھ عمر بن عبد العزیز کے سوال اور سائب کے جواب کے ساتھ آئندہ آئے گی۔

وہاں ذی رحم محرم موجود نہ ہو، ایک شخص نے پوچھا یا رسول اللہ میں تو فلاں شکر میں شریک ہونا چاہتا ہوں، لیکن میری بیوی کا ارادہ جمع کا ہے، آپ نے فرمایا کہ تم اپنی بیوی کے ساتھ جاؤ۔

۱۶۳۴۔ ہم سے عبدان نے حدیث بیان کی، انہیں یزید بن زریع نے خبر دی، انہیں حبیب معلم نے خبر دی، انہیں عطاء نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حجہ واداعی سے واپس ہوئے تو آپ نے ام سنان انصاریہ رضی اللہ عنہا سے درپانت فرمایا کہ تمہیں حج کرنے سے کیا چیز مانع رہی تھی؟ انہوں نے عرض کی کہ ابو نضلاں! ان کے اپنے شوہر سے نفی، ان کے پاس دو اونٹ تھے، ایک پر تو وہ خود حج کو چلے گئے اور دوسرا ہماری زمین سیراب کرتا ہے آپ نے اس پر ارشاد فرمایا کہ رمضان میں عمرہ حج کی قضا بن جائے گا یا (آپ نے یہ فرمایا کہ امیرے ساتھ حج کی قضا بن جائے گا) اس کی روایت ابن جریج نے عطاء کے واسطے سے کی، انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سنا اور انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے۔ اور عبید اللہ نے عبد اکرم کے واسطے سے بیان کیا، ان سے عطاء نے ان سے جابر رضی اللہ عنہ نے اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے۔

۱۶۳۵۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے ان سے عبد الملک بن مہر نے، ان سے زیاد کے موالی قرظہ نے انہوں نے بیان کیا کہ میں نے ابو سعید رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بارہ غزوے کئے تھے آپ نے فرمایا کہ میں نے چار باتیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی تھیں، یا یہ کہ چار باتیں وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے (آپ نے فرمایا کہ) یہ باتیں مجھے انتہائی پسند بھی ہیں، یہ کہ کوئی عورت، دو دن کا سفر اس وقت تک نہ کرے جب تک اس کے ساتھ اس کا شوہر یا کوئی ذورحم محرم نہ ہو، نہ عید الفطر اور عید الفضحی کے روزے رکھے جائیں، نہ عصر کی نماز کے بعد غروب ہونے سے پہلے اور نہ صبح کی نماز کے بعد سورج طلوع ہونے

۱۔ آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج کرنے کی بہت بڑی فضیلت تھی، جس سے ام سنان محروم رہ گئی تھیں، حج ان پر فرض نہیں تھا، اس لئے آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی دلداری کے لئے فرمایا کہ رمضان میں اگر وہ عمرہ کر لیں تو اسی محرومی کا کفارہ بن جائے گا اس سے رمضان میں عمرہ کی فضیلت بھی سمجھ میں آتی ہے۔

وَمَعَهَا مَحْرَمٌ فَقَالَ تَجُلُّ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ أُبِيدُ
أَنْ أَخْرُجَ فِي جَيْشٍ كَذَا وَكَذَا وَالْمَوَاقِ تَكُونُ
الْحَجَّ فَقَالَ أَخْرُجْ مَعَهَا

۱۶۳۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ
بْنُ زُرَيْعٍ أَخْبَرَنَا حَبِيبٌ مُعَلِّمٌ عَنْ عَطَاءٍ
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ لَمَّا رَجَعَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ حَجَّتِهِ قَالَ
لَا مَسَافَرَةَ إِلَّا نِسَاءً وَمَا مَنَعَكَ مِنَ الْحَجِّ
قَالَتْ أَبُو نَضْلَانَ تَعْنِي أَدُجَمَا كَأَنَّكَ تَضَعَانِ
حَجَّ عَلَى أَحَدِهِمَا وَالْآخَرُ يَسْقِي أَوْ مَالًا لَنَا قَالَ
فَإِنْ عُمَرَا فِي رَمَضَانَ تَغْضَى حَجَّتَهُ أَوْ حَجَّةً
مَعِي رَوَاهُ ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ سَمِعْتُ ابْنَ
عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ
عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ
جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۶۳۵۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا
شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُثَيْرٍ عَنْ قُرْظَةَ
مَوْلَى زَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ وَغَرَا مَعَ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثِنْتِي عَشْرَةَ غَزْوَةً
قَالَ أَرْبَعًا سَمِعْتُهُمْ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ قَالَ يُحَدِّثُهُمْ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَعْجَبْنِي وَأَقْنَعْنِي أَنْ لَا
تَسَافَرَا مَرَاتًا مُسَيَّرَةً يَوْمَئِذٍ لَيْسَ مَعَهَا
ذَوْ حِمْلٍ أَوْ ذَوْ مَحْرَمٍ وَلَا صَوْمَرَةً يَوْمَئِذٍ الْفِطْرِ
وَالْأَضْحَى وَلَا مَلَكَةً بَعْدَ صَلَوَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ

سے پہلے کوئی نماز پڑھی جائے اور نہ تین مساجد کے سوا کسی کے لئے
شدر حال (سفر) کیا جائے، مسجد حرام، میری مسجد اور مسجد اقصیٰ۔

۱۱۷۰۔ جس نے کعبہ تک پیدل چلنے کی نذر مانی؟

۱۷۳۶۔ ہم سے ابن سلام نے حدیث بیان کی انہیں خزری نے خبر
دی، انہیں حمید طویل نے، انہوں نے بیان کیا کہ مجھ سے ثابت نے حدیث
بیان کی اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے
ایک بوڑھے شخص کو دیکھا جو اپنے دو بیٹوں کا سہارا لئے چل رہا تھا، آپ
نے پوچھا، ان صاحب کا کیا حال ہے؟ لوگوں نے بتایا کہ انہوں نے پیدل
چلنے کی نذر مانی تھی، اس پر آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اس سے بے نیاز
ہے کہ یہ اپنے کو اذیت میں ڈالیں، پھر آپ نے انہیں سوار ہونے کا حکم دیا۔

۱۷۳۷۔ ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، انہیں ہشام بن
یوسف نے خبر دی کہ ابن جریج نے انہیں خبر دی، انہوں نے بیان کیا
کہ مجھے سعید بن ابی ایوب نے خبر دی، انہیں یزید بن ابی حبیب نے
خبر دی، انہیں ابو الخیر نے خبر دی کہ عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا
میری بہن نے نذر مانی تھی کہ بیت اللہ وہ پیدل جائیں گی، پھر انہوں
نے مجھ سے کہا کہ میں اس کے متعلق رسول اللہ علیہ وسلم سے بھی پوچھ لوں
چنانچہ میں نے آپ سے پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ پیدل چلیں اور سوار
بھی ہو جائیں، ابو الخیر ہمیشہ عقبہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ رہتے تھے،

۱۷۳۸۔ ہم سے ابو عاصم نے حدیث بیان کی ان سے ابن جریج نے
ان سے یحییٰ بن ایوب نے، ان سے یزید نے، ان سے ابو الخیر نے اور
ان سے عقبہ نے، پھر حدیث بیان کیا۔

۱۱۷۱۔ مدینہ کا حرم:

۱۷۳۹۔ ہم سے ابو النعمان نے حدیث بیان کی، ان سے ثابت بن
یزید نے حدیث بیان کی ان سے ابو عبد الرحمن حول عاصم نے حدیث
بیان کی اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا، مدینہ حرم ہے، فلاں جگہ سے فلاں جگہ تک، اس حد میں نہ
کوئی درخت کاٹا جائے نہ کوئی جنابت کی جائے اور جس نے بھی کوئی

حَتَّى تَغْرُبَ الشَّمْسُ وَبَعْدُ الصُّبْحِ حَتَّى تَطْلُعَ
الشَّمْسُ وَلَا تُسَلِّمُوا الرَّحَالَ إِلَّا إِلَى ثَلَاثَةِ مَسَاجِدَ
مَسْجِدِ الْحَرَامِ وَمَسْجِدِي وَمَسْجِدِ الْأَقْصَى

باب ۱۱۔ مَنِ نَذَرَ النَّسِيَةَ إِلَى الْكُفَّةِ
۱۷۳۶۔ حَدَّثَنَا ابْنُ سَلَامٍ أَخْبَرَنَا الْقُرَظِيُّ
عَنْ حُمَيْدِ بْنِ الْقُرَظِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي ثَابِتٌ عَنْ
أَنْسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ رَأَى شَيْخًا يَمْشِي بَيْنَ ابْنَيْهِ قَالَ مَا بَالُ
هَذَا قَالُوا نَذَرْتُ أَنْ يَمُوتَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ عَنْ
تَغْذِيبٍ هَذَا أَنْفُسُهُ تَعْنِي أَمْرَهُ أَنْ يَمُوتَ
بِأَنَّهُ يَمُوتُ بِأَنَّهُ يَمُوتُ بِأَنَّهُ يَمُوتُ بِأَنَّهُ يَمُوتُ

۱۷۳۷۔ حَدَّثَنَا ابْنُ رَاحِمَةَ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا
هَشَامُ بْنُ يُوسُفَ أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُمْ قَالَ
أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ أَنَّ يَزِيدَ بْنَ
أَبِي حَبِيبٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا الْخَيْرِ حَدَّثَهُ عَنْ
عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ تَذَرْتُ أُخْتِي أَنْ تَمُوتَ
إِلَى بَيْتِ اللَّهِ وَأَمَرْتَنِي أَنْ أَسْتَفْتِيَ لَهَا النَّبِيَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَفْتَيْتُهُ فَقَالَ عَلَيْهِ
السَّلَامُ لَمْ يَمُوتْ وَلَكِنْ كُتِبَ قَالَ وَكَانَ أَبُو الْخَيْرِ
لَا يُقَارِقُ عُقْبَةَ

۱۷۳۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ
جُرَيْجٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي أَيُّوبَ عَنْ يَزِيدَ عَنْ
أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عُقْبَةَ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ

باب ۱۱۔ حَرَمُ الْمَدِينَةِ
۱۷۳۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا
ثَابِتُ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ
الْأَخُولُ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمَدِينَةُ حَرَمٌ
مَنْ كَذَّأَ إِلَى كَذَا لَا يَقْطَعُ شَجَرَهَا وَلَا يَحْدَثُ

أَجْعَلِينَ لَا يُذَبَّلُ مِنْهُ مَنْزِلٌ وَلَا عَذَابٌ وَاسْتَنْ
كُوْنِي قَوْمًا يَعْلَمُونَ هُوَ إِلَهُي فَقُلِيهِ لَعْنَةُ اللَّهِ
وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْعَلِينَ لَا يَقْبَلُ مِنْهُ مَنْزِلٌ
وَلَا عَذَابٌ

مسلمان نے) بدعہدی کی تو اس پر اللہ اور تمام ملائکہ اور انسانوں کی لعنت
ہے نہ اس کی کوئی فرض عبادت مقبول ہے نہ نفل سے

باب ۱۷۳ - تَضَلُّ الْمَدِينَةِ وَالْمَنَافِقِ

۱۷۳- مدینہ کی فیسلیت، مدینہ دیرے آدمیوں
کو نکال دیتا ہے۔

۱۷۳- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُسُفَ

أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ قَالَ سَمِعْتُ
أَبَا الْجَبَابِ سَعِيدَ بْنَ يَسَارٍ يَقُولُ سَمِعْتُ
أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمِرْتُ بِقَزِيَةٍ تَكُلُّ
الْمَقْرُومَ يَقُولُونَ يَتَنَوَّبُ وَيَحِي الْمَدِينَةَ تَكُنْفِي

۱۷۳- ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی انہیں مالک نے
خبر دی انہیں یحییٰ بن سعید نے انہوں نے بیان کیا کہ میں نے ابو الجباب
سعید بن یسار سے سنا، انہوں نے کہا کہ میں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے
سنا، انہوں نے بیان کیا کہ آن حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے ایک
ایسے شہر دیں ہجرت کا حکم ہوا ہے جو دوسرے شہروں کو مغلوب کرے گا
(کفار و منافقین) اسے یشرب کہتے ہیں لیکن وہ مدینہ ہے (برے لوگوں)

۱- حضرت علی رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بہت سی احادیث نقلیں کیں، اسی صحیح بخاری کی کتاب الاطعمام بالکتاب
السنہ میں امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی تصریح سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت علی کا لکھا ہوا مجموعہ حدیث ابو صیحفہ علی سے مشہور ہے، اس کا فیض ہم
اس میں کوفہ، حرمت مدینہ، خطبہ حجۃ اوداع اور اسلامی دستور کے نکات، ابو انہوں نے اس حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سنے تھے لکھ لئے تھے اس
حدیث میں کتاب اللہ کے ساتھ جس صحیفہ کا ذکر ہے یہ وہی صحیفہ علی ہے حضرت علی اس صحیفہ کا اکثر حوالہ دیا کرتے ہیں۔

۲- یعنی کفار کے ساتھ حالت جنگ میں اگر کسی بھی مسلمان نے کسی دشمن یا کافر کو امان دے دی تو تمام مسلمانوں کے لئے ضروری ہے کہ وہ اپنے
مسلمان کی دمی ہوئی امان کا پاس دیکھا رکھیں اور اس کافر کو کسی قسم کا نقصان یا اذیت نہ پہنچے دیں اگر اس ہمد و امان کا کسی مسلمان نے لحاظ نہ کیا
اور بدعہدی کی تو اس پر لعنت ہے۔

۳- مصنف رحمۃ اللہ علیہ بتانا چاہتے ہیں کہ جس طرح مکہ حرم ہے اسی طرح مدینہ بھی حرم ہے کیونکہ ان احادیث میں بصرحت مدینہ کو حرم کہا گیا
ہے ضعیف فقہ کی بعض کتابوں میں یہ تصریح کر دی گئی ہے کہ مدینہ کے لئے کوئی حرم نہیں علامہ اور شاہ صاحب کثیری رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ جب
احادیث سے بصرحت اس کا ثبوت ملتا ہے تو اس طرح کی تعبیر کی گنجائش نہیں رہ جاتی جیسے بعض ضعیف فقہ کی کتابوں میں ہے انہوں نے لکھا ہے کہ ان
فقہانے جس نقطہ نظر کی بنیاد پر لکھا ہے وہ بنیاد تو صحیح ہے البتہ تصور تعبیر کا ہے اگر اس تعبیر کی بجائے یہ لکھ دیا جائے کہ حرم اگرچہ مدینہ کا ہی ہے
لیکن مکہ کے حرم کی طرح نہیں ہے کیونکہ مکہ کے حرم کے تو احکام ہیں وہ مدینہ کے حرم کے نہیں اس لئے حرمت مدینہ کی بھی ثابت ہے لیکن مکہ کی حرمت
سے مختلف اقوال بن صاف تھی کیونکہ تمام امت کا اسی کے مطابق عمل ہے مکہ کے حرم سے اگر درخت کاٹ لئے جائیں تو اس پر جزاء واجب ہو جاتی
ہے لیکن مدینہ کے حرم سے درخت کاٹنے پر کسی نے جزاء واجب نہیں فرمایا، اسی عنوان کی ایک حدیث میں ہے کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
مدینہ ہجرت کر کے تشریف لائے اور مسجد بنانے کا ارادہ کیا تو آپ نے درخت کاٹنے کا حکم دیا تھا اور اس حکم کے مطابق کھجور کے جو درخت تھے وہ کاٹ
دئے گئے تھے اس طرح کے واقعات کثرت و دردت میں ملتے ہیں، درحقیقت مدینہ کو حرم قرار دے کر اس حرم کے درخت کاٹنے کی جو آپ نے ممانعت فرمائی
تھی اس سے مقصد صرف یہ تھا کہ مدینہ سے ایسے درخت نہ کاٹے جائیں جن سے حرم کی رونق اور اس کی ہرالی کو نقصان نہ پہنچے۔

کو اس طرح باہر کر دیتا ہے جس طرح جہنمی وہے کے زنگ کو۔
۱۱۷۳۔ مدینہ کا نام طابہ :

۱۷۴۔ ہم سے خالد بن خالد نے حدیث بیان کی ان سے سلیمان نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے عمر بن یحییٰ نے حدیث بیان کی ان سے عباس بن سہیل بن سعد نے اور ان سے ابو حمید رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم غزوہ تبوک سے ابنی کریم سنی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ واپس ہوتے ہوئے جب مدینہ کے قریب پہنچے تو آپ نے فرمایا کہ یہ ہے طابہ ۔

۱۱۷۴۔ مدینہ کے دو پتھر پلے علاقے :

۱۷۵۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی انہیں مالک نے خبر دی انہیں ابن شہاب نے انہیں سعید بن مسیب نے کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ اگر میں مدینہ میں جرن پرتے ہوئے دیکھوں تو انہیں کبھی نہ بھڑکاؤں کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ مدینہ کے دو پتھر پلے علاقے کے درمیان حرم ہے ۔

۱۱۷۵۔ جس نے مدینہ سے اعراض کیا :

۱۷۶۔ ہم سے ابو الیمان نے حدیث بیان کی انہیں شعیب نے خبر دی ان سے زہری نے بیان کیا کہا کہ مجھے سعید بن مسیب نے خبر دی ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا تھا کہ لوگ مدینہ کو بہتر حالت میں چھوڑیں گے پھر وہاں ایسے حیوانات کی ریل پل ہو جائے گی جو چارے کی تلاش میں شہروں کا رخ کرتے ہیں ، آپ کی مراد دندے جانوروں اور پرندوں سے تھی ، پھر آخر میں مزینہ کے دو چرواہے مدینہ نہیں گئے تاکہ اپنی بکریوں کو مالک لے جائیں ، لیکن وہاں انہیں صرف وحشی جانور نظر آئیں گے آخر شہیتہ الوداع تک جب پہنچیں گے تو اپنے منہ کے بل گر پڑیں گے یہ قریب قیامت کا واقعہ ہے ۔

۱۷۷۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی انہیں مالک نے خبر دی ، انہیں ہشام بن عروہ نے ، انہیں ان کے والد نے ، انہیں عبد اللہ بن زبیر نے اور ان سے سفیان بن ابی زہیر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ

النَّاسُ كَمَا يَنْفِي أَلْيَهُمْ قَبَسَ الْحَدِيثِ :

باب ۱۷۸۔ الْمَدِينَةُ طَابَةُ :

۱۷۴۔ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا سَلِيمُ بْنُ قَالٍ حَدَّثَنَا عَنْوَةُ بْنُ يَحْيَى عَنْ عَبَّاسِ بْنِ سَهْلٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي حُمَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَقْبَلْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ تَبُوكَ حَتَّى أَشْرَفْنَا عَلَى الْمَدِينَةِ فَقَالَ هَذِهِ طَابَةُ :

باب ۱۷۵۔ لَا بَتَيْنِ الْمَدِينَةِ :

۱۷۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوْسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّكَ كَانَ يَقُولُ تَوَارَيْتُ الطَّبَاءِ بِالْمَدِينَةِ تَزْرَعُ مَا ذَعَرْتَهَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَيْنَ لَا بَتَيْنِمَا حَرَامٌ :

باب ۱۷۶۔ مَنْ رَفِيتَ مِنَ الْمَدِينَةِ :

۱۷۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيْبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَتْرُكُونَ الْمَدِينَةَ عَلَى خَيْرِ مَا كَانَتْ لَا يَغْشَاهَا إِلَّا الْعَرُوفُ يُرِيدُ عَوَالِي السَّيْلِ وَالْغَيْرُ وَالْأَجْرُ مَنْ يُعْشَرُ رَائِحَتَانِ مِنْ مَدِينَةِ يَمِينَةٍ يَنْوَقَانِ بِغَتِيهِمَا لَبِيعَةً أَيْنَمَا وَخَشَا حَتَّى لَا يَبْلُغَا مَدِينَةَ الْوَدَاعِ فَتَوَارَعَا عَلَى وَجْهِهِمَا :

۱۷۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوْسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ سَلِيمِ بْنِ أَبِي

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يُفْتَحُ الْيَمِينُ قِيَا فِي قَوْمٍ يُبَيِّتُونَ فَيَسْتَحْمِلُونَ بِأَهْلِهِمْ وَمَنْ أَطَاعَهُمْ وَالْمَدِينَةَ خَيْرٌ لَهُمْ تَوَكَّلُوا يَفْلَحُوا وَيُفْتَحُ الشَّامُ قِيَا فِي قَوْمٍ يُبَيِّتُونَ بِأَهْلِهِمْ وَمَنْ أَطَاعَهُمْ وَالْمَدِينَةَ خَيْرٌ لَهُمْ تَوَكَّلُوا يَفْلَحُوا.

میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، اُس حضور نے فرمایا کہ یمن فتح ہوگا تو کچھ لوگ اپنی سواریوں کو دوڑانے ہوئے لائیں گے اور اپنے گھر والوں کو اور ان کو جو ان کی بات مان جائیں گے، سوار ہو کر لے جائیں گے (یمن میں قیام کے لئے) کاش انہیں معلوم ہوتا کہ مدینہ ہی ان کے لئے بہتر تھا، اور شام فتح ہوگا تو کچھ لوگ اپنی سواریوں کو دوڑاتے ہوئے لائیں گے اور اپنے گھر والوں اور تمام ان لوگوں کو جو ان کی بات مان لیں گے اپنے ساتھ لے جائیں گے، کاش انہیں معلوم ہوتا کہ مدینہ ہی ان کے لئے بہتر ہے، اور عراق فتح ہوگا تو کچھ لوگ اپنی سواریوں کو تیز دوڑاتے ہوئے لائیں گے اور اپنے گھر والوں کو اور جو ان کی بات مان لیں گے اپنے ساتھ لے جائیں گے، کاش انہیں معلوم ہوتا کہ مدینہ ہی ان کے لئے بہتر تھا۔

باب ۱۷۱۔ الْإِيمَانُ يَأْتِي إِلَى الْمَدِينَةِ:

۱۷۱۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عُثَيْبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَأَى الْإِيمَانَ لِيَأْتِي إِلَى الْمَدِينَةِ كَمَا تَأْتِي الْحَقَّةُ إِلَى حُجْرَتِهَا:

۱۷۱۔ ایمان مدینہ کی طرف سمت آئے گا۔
۱۷۲۔ ہم سے ابراہیم بن منذر نے حدیث بیان کی ان سے انس بن عیاض نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے عبید اللہ نے حدیث بیان کی ان سے خبیث بن عبد الرحمن نے، ان سے حفص بن عاصم نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ایمان مدینہ کی طرف اس طرح سمت آئے گا، جیسے سانپ اپنے بل میں آجایا کرتا ہے۔

باب ۱۷۲۔ إِيْمَانٌ مِّنْ كَادَ أَهْلَ الْمَدِينَةِ:

۱۷۲۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ عَنْ جُمَيْلٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَكُونُ أَهْلُ الْمَدِينَةِ أَحَدٌ إِلَّا أُنْشَاءَ كَمَا يُنْشَأُ الْيَنْلُخُ فِي النَّارِ:

۱۷۲۔ اہل مدینہ سے فریب کرنے کا گناہ۔
۱۷۳۔ ہم سے حسین بن حریث نے حدیث بیان کی انہیں فضل نے خبر دی انہیں جعید نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میں نے سعد رضی اللہ عنہ سے سنا تھا، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا، اُس حضور نے فرمایا تھا کہ اہل مدینہ کے ساتھ جو شخص بھی فریب کرے گا وہ اس طرح گھل جلتے گا، جیسے نمک پانی میں گھل جایا کرتا ہے۔

باب ۱۷۳۔ أَطَاعَ الْمَدِينَةَ:

۱۷۳۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عُثَيْبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَأَى الْإِيمَانَ لِيَأْتِي إِلَى الْمَدِينَةِ كَمَا تَأْتِي الْحَقَّةُ إِلَى حُجْرَتِهَا:

۱۷۳۔ مدینہ کے محلات۔
۱۷۴۔ ہم سے علی نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی

۱۔ ان احادیث میں جو پیشین گوئی کی گئی ہے وہ حرف بحرف صحیح نکلی اور یہ اُس حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت پر شاہد عدل ہے علامہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ اکثر صحابہ رضوان اللہ علیہم کے حالات میں ملتا ہے کہ جب ممالک فتح ہوئے تو وہ لوگ دور دراز علاقوں میں پھیل گئے، لیکن اپنے آخری وقت مدینہ پہنچ گئے اور وفات اسی مقدس شہر میں ہوئی۔

حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَنْ زَوْجِ ابْنِ أَبِي شِهَابٍ عَنْ زَيْنَبِ بِنْتِ أَبِي شِهَابٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَتَوَفَّيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أَطْرَافِ أَهْلِهِ السَّيِّئَةِ فَقَالَ هَلْ تَرَوْنَ مَا أُرِي إِيَّيَ لَا أَرَى مَوَاقِعَ الْفِتَنِ حِلَالٍ يَوْمَ تَكُونُ كَمَوَاقِعِ الْفُطُورِ تَابَعَهُ مَعْمَرٌ وَ سُوَيْدٌ ابْنُ كَثِيرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ

کی، ان سے ابن شہاب نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھے عمرو نے خبر دی وہ انہوں نے اسامہ رضی اللہ عنہ سے سنا تھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بلند مقام سے مدینہ کے محلات میں سے ایک محل دیکھا اور فرمایا کہ جو کچھ میں دیکھ رہا ہوں تمہیں بھی نظر آ رہا ہے؟ میں بوندوں کے گرنے کی جگہ کی طرح تمہارے گھروں میں فتنوں کے نازل ہونے کی جگہوں کو دیکھ رہا ہوں اس روایت کی متابعت سمر اور سلیمان بن کثیر کے واسطے سے کی ہے

۱۱۷۹۔ دجال مدینہ میں نہیں آسکے گا؛

باب ۱۱۷۹۔ لَا يَدْخُلُ الدَّجَالُ الْمَدِينَةَ. ۱۱۷۹۔ حَدَّثَنَا قَبْدَةُ الْقَزِينِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَدْخُلُ الْمَدِينَةَ رَجُلٌ الْمَسِيحُ الدَّجَالُ لَهَا يَوْمَ مِائَةِ سَبْعَةِ أَيَّامٍ عَلَى كُلِّ بَابٍ مَلَكٌ ۚ

۱۱۷۹۔ ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے ابراہیم بن سعد نے حدیث بیان کی ان سے ان کے والد نے ان سے ان کے دادا نے اور ان سے ابوبکرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، مدینہ پر دجال کا رعب بھی نہیں پڑے گا اس دور میں مدینہ کے سات دروازے ہوں گے اور ہر دروازے پر دو فرشتے ہوں گے۔

۱۱۷۹۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْمُخَبِرِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى النَّاسِ الْمَدِينَةَ فَلْيَكُنْ لَهَا الطَّاعُونَ وَلَا الدَّجَالُ ۚ

۱۱۷۹۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی ان سے نعیم بن عبداللہ مخرج نے اور ان سے ابوبکرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، مدینہ کے راستوں پر فرشتے ہیں نہ ان میں سے طاعون آسکتا ہے نہ دجال۔

۱۱۷۹۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي شِهَابٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَمْرٍو وَ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ مِنْ بَدَا إِلَّا سَيِّئُهُ الدَّجَالُ إِلَّا مَكَّةَ وَالْمَدِينَةَ لَيْسَ لَهُ مِنْ تَعَاهَا نَقَبٌ إِلَّا عَلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ صَافِيَةً يَحْرُسُونَهَا ثُمَّ تَوَجَّهَ الْمَدِينَةَ بِأَهْلِهَا لَمْ تَرْجَحَاتِ فَيُوحِشُ اللَّهُ كُلَّ كَافِرٍ وَمُشْرِكٍ ۚ

۱۱۷۹۔ ہم سے ابراہیم بن منذر نے حدیث بیان کی ان سے ولید نے حدیث بیان کی ان سے عمرو نے حدیث بیان کی ان سے اسحق نے حدیث بیان کی انس بن مالک نے رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کوئی ایسا شہر نہیں ملے گا جسے دجال نے پامال نہ کر دیا ہو، سو مکہ اور مدینہ کے کہ ان کے ہر راستے پر صف بستہ فرشتے کھڑے ہوں گے جو ان کی حفاظت کریں گے پھر مدینہ کی زمین تین مرتبہ کانچے گی جس سے ایک ایک کافر و منافق کو اللہ تعالیٰ وحین شریفین سے باہر کر دے گا

۱۱۷۹۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ الْغَدَّارِيَّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثًا طَوِيلًا عَنِ الدَّجَالِ فَكَانَ فِينَا حَدَّثَنَا بِهِ أَنَّ قَالَ

۱۱۷۹۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی ان سے لیث نے حدیث بیان کی ان سے یقسل نے ان سے ابن شہاب نے انہوں نے بیان کیا کہ مجھے عبید اللہ بن عبداللہ بن عقبہ نے خبر دی کہ ابوسعید رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دجال کے متعلق ایک طویل حدیث بیان کی آپ نے اپنی حدیث میں یہ بھی ارشاد فرمایا تھا کہ دجال مدینہ کی ایک دیران زمین تک پہنچے گا، حالانکہ مدینہ میں داخلہ اس کے لئے

ممکن نہیں ہو گا اس دن ایک شخص اس کی طرف، نکل کر برعین گئے یہ لوگوں میں ایک بہترین فرد ہوں گے یا (یہ فرمایا کہ) بہترین لوگوں میں ہوں گے، وہ شخص کہیں گے کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ تم وہی دجال ہو جس کے متعلق ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اطلاع دی تھی، دجال بکے گا کیا اگر میں اسے قتل کر کے پھر زندہ کر دوں تو تم لوگوں کو میرے معاملہ میں کوئی شبہ رہ جائے گا اس کے حواری کہیں گے کہ نہیں چنانچہ دجال انہیں قتل کر کے پھر زندہ کر دے گا جب دجال انہیں زندہ کر دے گا تو وہ کہیں گے، بخدا میں درجہ مجھے آج تمہارے متعلق بصیرت حاصل ہوئی اتنی کسمپٹی تھی دجال کہے گا، لاؤ تو اسے قتل کروں لیکن اس مرتبہ وہ قابو نہ پاسکے گا۔

۱۱۸۰۔ مدینہ برائی کو دور کرنا ہے۔

۱۷۵۵۔ ہم سے عمرو بن عباس نے حدیث بیان کی ان سے عبدالرحمن نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی ان سے محمد بن منکدر نے اور ان سے جابر رضی اللہ عنہ نے کہ ایک اعرابی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر اسلام پر بیعت کی، دوسرے دن آیا تو اسے بخاریا بڑھا ہوا تھا کہنے لگا کہ میری بیعت فسخ کر دیجئے آپ نے تین مرتبہ تو کار کیا، پھر فرمایا میری مثال سحی کی ہے کہ میں کچل کچل کر دوڑ کر کے غاص جوہر کو نکھارتی ہے

۱۷۵۶۔ ہم سے سینان بن حرب نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے علی بن ثابت نے ان سے عبداللہ بن یزید نے بیان کیا کہ میں نے زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ فرما رہے تھے کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اہل تشریف لے گئے، جنگ احد کے موقع پر، تو جو لوگ آپ کے ساتھ تھے، ان میں سے کچھ لوگ واپس آ گئے یہ منافقین تھے، ان میں سے ایک جماعت نے تو یہ کہا کہ ہم انہیں قتل کر دیں گے اور ایک جماعت نے کہا کہ قتل نہ کرنا چاہیئے اس پر یہ آیت نازل ہوئی ”فما لکم فی المنافیقین فتنین“ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مدینہ (برے) لوگوں کو اس طرح دور کر دیتا ہے جس طرح آگ لوہے کا میل کچل دور کر دیتی ہے۔

۱۷۵۷۔ ہم سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی ان سے وہب بن جرییر نے حدیث بیان کی ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی انہوں نے یونس بن شہاب سے سنا اور انہوں نے انس رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ

تباری الدجال وهو مَحْمُودٌ عَلَيْهِ اَنْ يَذْخُلَ نِقَابَ الْمَدِينَةِ بَعْضُ السَّابِغِ بِالْمَدِينَةِ يَنْفَعُ اِيْمَهُ يَوْمَئِذٍ جَدُّ وَهَرَقِيْلُ النَّاسِ اَوْ مِنْ حَيْدِ النَّاسِ يَقُولُ اَشْهَدُ اَنَّكَ الدَّجَالُ الَّذِي فِي حَدَّثَنَا عَنْكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَانِي يَقُولُ الدَّجَالُ اَرَأَيْتَ اِنْ قَتَلْتُ هَذَا الْكُفْرَ اَمِنْتَهُ هَلْ تَسْكُونُ فِي الْاَمْرِ فَيَقُولُونَ لَا فَيَقْتُلُهُ ثُمَّ يَحْبِسُهُ فَيَقُولُ حِينَ يَحْبِسُهُ وَاللَّهِ مَا كُنْتُ قَطُّ اَشَدَّ بَصِيرَةً رَفِئِي الْيَوْمَ يَقُولُ الدَّجَالُ اَقْتُلْهُ فَلَا يَسْلُطُ عَلَيْهِ

باب ۱۱۸۰۔ المدینہ تثنی القبت:

۱۷۵۵۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَبَّاسٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ جَاءَ اَعْرَابِيٌّ اَلَيْسَ مَتَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبَايَعَهُ عَلَى الْاِسْلَامِ قَبَايَعًا وَتِ الْعَدِ مَخْمُومًا فَقَالَ اَيْلَيْنِي قَبَايَعًا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَقَالَ الْمَدِينَةُ كَالْبَكْرِ تَتَنَفَّى خَشَمًا وَشَفْوَةً طَبِيحًا :

۱۷۵۶۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيٍّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ سَمِعْتُ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ لَمَّا خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى اُحُدٍ رَجَعَ نَاسٌ مِنْ اصْحَابِهِ فَقَالَتْ فِرْقَةٌ "نَقَلْنَاهُمْ" وَقَالَ فِرْقَةٌ "لَا نَقَلْنَاهُمْ" فَنَزَلَتْ فَمَا لَكُمْ فِي الْمُنَافِقِينَ فِتْنَيْنِ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا تَتَنَفَّى الرِّجَالُ كَمَا تَتَنَفَّى النَّارُ حَبَّتِ الْعَدِيدَةُ :

باب ۱۱۸۰

۱۷۵۷۔ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ سَمِيْعٍ يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَلْسَنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ اجْعَلْ بِالْمَدِينَةِ مَنَعِي تَجَعَلَتْ
بَلَدَ الْبَرَكَةِ تَابِعَ عُثْمَانَ بْنِ عُمَرَ عَنْ يُونُسَ ۝

۵۸۰ حَدَّثَنَا قُسَيْبُ بْنُ سَمِيعٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ حَبِيبِ
عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَقْبَمَ إِلَى
جُدْرَاتِ الْمَدِينَةِ أَوْ ضَمَّ رَاحِلَتَهُ وَأَنَّ كَانَتْ عَلَى ذَاتِهِ حُكَّاهَانِ يَحْتَا
بِأَنْبَاءِ الْكَرَاهِيَةِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ نَعْوَى الْمَدِينَةِ

۵۹۰ حَدَّثَنَا ابْنُ سَلَامٍ أَخْبَرَنَا

الْقَنَازِيُّ عَنْ حُسَيْنِ بْنِ الطَّرِيفِ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُ قَالَ آدَمُ بْنُ سَلَمَةَ أَنَّ يَتَحَكَّمُوا إِلَى
قُورِ السَّجْدِ فَكَرِهَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَنْ تَعْرَى الْمَدِينَةُ وَقَالَ يَا بَنِي سَلَمَةَ
أَلَا تَتَعْتَسِبُونَ أَنَا كَرُمُ قَاقَا مَوَا ۝

باب ۱۱۸۳

۱۶۰۰ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ يَحْيَى

عَنْ عُثَيْبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنِي حَبِيبُ
بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي
هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ مَا بَيْنَ بَيْتِي وَمَنْبَرِي دَرَجَتَانِ
رِجَالُ الْجَنَّةِ وَمَنْبَرِي عَلَى حَرَضِي ۝

۱۶۱۰ حَدَّثَنَا عُثَيْبُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا

أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ أَبِي عَمْرٍو عَنْ عَائِشَةَ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كُنَّا قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ وَوَلَدَتْ أَبُو بَكْرٍ وَيَلَالُ
فَكَانَ أَبُو بَكْرٍ إِذَا أَحْدَثَهُ الْغُحْيُ يَقُولُ كُلُّ امْرِئٍ
مُفْتَقِرٌ فِي أَهْلِهِ وَالْمَوْتُ آدِي مِنْ شِئْرَاتِ تَغْلِيهِ
وَكَانَ يَلَالُ إِذَا أُفْلِحَ عَنْهُ الْغُحْيُ يَزُقُّ عَقَبَتَهُ
يَقُولُ أَلَا كُنْتُ شِعْرِي حَتَّى آيِسْتَنَ بَيْتَهُ رِيَادِ
وَحَوْلِي إِذْ حُرِّ وَحَلِيلِي ۝ وَهَلْ آدُونُ يَوْمًا مِثْلَ
مِجَنَّتِي ۝ وَهَلْ يَبْدُونُ لِي شَأْنَهُ وَطَقِيلُ ۝ قَالَ
أَتَلَهُمُ الْعَنْ شَيْبَةَ بَنَ رَيْبَةَ وَعُثْمَةَ بَنَ رَيْبَةَ
وَأُمِّيَّةَ بَنَ خَلِيفَ كَمَا أَخْرَجُوا مِنْ أَرْضِنَا إِلَى أَرْضِ

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے اللہ جتنی آپ نے کمر میں برکت عطا فرمائی ہے میں میں اس
سے دوگنی برکت نازل فرمائیے اس روایت کی متابعت عثمان بن عمر نے یونس کے واسطے کی
۵۸۰ (۱۶۰۰) ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، اسماعیل بن جعفر، حمید اور انس سے انس نے کہ
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے واپس آتے اور مدینہ کی دیواروں کو دیکھتے اور اپنی سواری تیز
کر دیتے اور اگر کسی جانور کی پشت پر جوتے تو مدینہ کی محبت میں اسے ایڑا لگاتے۔
۵۸۲ (۱۶۱۰) اس بات پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا اظہار ناپسندیدگی کہ مدینہ سے لوگ قات کی جاکے۔

۵۹۰ (۱۶۱۰) ہم سے ابن سلام نے حدیث بیان کی انہیں فزری نے خبر دی
انہیں حمید طویل نے خبر دی اور انس سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ بنو
سلمہ نے چاہا کہ مسجد نبوی سے قریب اقامت اختیار کر لیں لیکن رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ پسند نہیں کیا کہ مدینہ کے کسی حصہ سے بھی ترک
اقامت کی جائے آپ نے فرمایا اے بنو سلمہ! تم اپنے آثار قدم کو کیوں
نہیں شمار کرتے! چنانچہ بنو سلمہ نے اپنی اصلی اقامت گاہ میں ہی

۱۱۸۳

۱۶۰۰ (۱۶۰۰) ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی ان سے یحییٰ نے حدیث بیان
کی ان سے عبید اللہ بن عمر نے بیان کیا کہ مجھ سے حبیب بن عبد الرحمن نے
حدیث بیان کی ان سے حفص بن عاصم نے اور انس سے ابو ہریرہ رضی اللہ
عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میرے گھر اور میرے منبر کے
درمیان، جنت کا ایک باغ ہے اور میرا منبر، میرے عقی د کوثر پر ہے۔

۱۶۱۰ (۱۶۱۰) ہم سے عبد اللہ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی ان سے ابواسامہ
نے حدیث بیان کی ان سے ہشام نے ان سے ان کے والد نے اور انس سے
عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ
تشریف لائے تو ابو بکر اور بلال رضی اللہ عنہما بخاری میں مبتلا ہو گئے ابو بکر
رضی اللہ عنہ جب بخاری میں مبتلا ہوئے تو یہ شعر پڑھتے، ہر آدمی اپنے گھر
والوں میں صبح کرتا ہے، حالانکہ موت اس کے چپ کے تسمہ سے بھی زیادہ
قریب ہے اور بلال رضی اللہ عنہ کا بخار اترتا تو آپ بلند آواز سے یہ شعر
پڑھتے، کاش! ایک رات ایسے مکہ کی وادی میں گزرتا اور میرے چاروں
طرف ازخراور جلیل (گھاس) ہوتیں کاش! ایک دن میں مجھ کے پانی
پر سینما اور کاش میں شامہ اور طفیل (پھاڑوں) کو دیکھ سکتا۔ کہا کہ اے
اللہ! شیبہ بن ربیعہ، عقبہ بن ربیعہ اور امیہ بن خلف کو اپنی رحمتوں
سے دور کر دے جس طرح انہوں نے ہمیں اپنے وطن سے اس بیماری کی

الْوَبَاءُ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اَللَّهُمَّ حَبِّبْ اِلَيْنَا الْمَدِيْنَةَ كَحَبِّيتِنَا مَكَّةَ اَوْ
اَمْسُدْ اَللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي صَاعِنَا وَفِي مُدِنَانَا، وَ
صَتِيحُمَا لَهَا وَانْقُلْ حُتَا حَا اِلَى الْعُجْفَةِ قَالَتْ
وَقَدْ مَتَا الْمَدِيْنَةَ وَهِيَ اَوْ بَا اَرْضِ اللَّهِ قَالَتْ
فَكَانَ بَطْحَانٌ يَجْعَلُنِي تَجَلًّا تَغْنِي مَاءً اِحْتَاءً

۷۴۲۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا
الْقَيْسُ عَنْ خَالِدِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ
أَبِي هِلَالٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ
عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ اَللَّهُمَّ ارْزُقْنِي شَهَادَةً لَا
فِي سَبِيلِكَ وَاجْعَلْ مَوْتِي فِي بَكْدِ رَسُولِكَ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ ابْنُ دُرَيْجٍ عَنْ دُرُجِ بْنِ
الْقَيْسِ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَفْصَةَ
بِنْتِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَتْ سَمِعْتُ عُمَرَ
كَفَرًا وَقَالَ هَاشِمٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِيهِ عَنْ حَفْصَةَ
سَمِعْتُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ

زمین میں نکلا ہے، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اے اللہ
ہمارے دلوں میں مدینہ کی محبت اسی طرح پیدا کر دے جس طرح مکہ کی محبت
ہے بلکہ اس سے بھی زیادہ! اے اللہ! ہمارے صاع اور ہمارے مدین برکت
عطا فرما اور اسے ہمارے مناسب کر دے، یہاں کے ہمارے کو جو منتقل کر دے
عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ جب ہم مدینہ آئے تو یہ خدا کی سب سے
زیادہ وادائی مزرعین تھی، انہوں نے (اس کی وجہ) بتائی کہ وادی بطحان
(مدینہ کی ایک وادی) سے متعفن اور بدبودار پانی بہا کرتا تھا۔

۷۴۳۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی، ان سے خالد بن یزید
نے، ان سے سعید بن ابی ہلال نے ان سے زید بن اسلم نے، ان سے
ان کے والد نے اور ان سے عمر رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے، اے اللہ! مجھے
اپنے راستے میں شہادت عطا کیجئے اور میری موت اپنے رسول صلی اللہ علیہ
وسلم کے شہر میں مقدر کیجئے، ابن زریع نے، روح بن قاسم کے واسطے سے
انہوں نے زید بن اسلم کے واسطے سے، انہوں نے اپنی والدہ کے واسطے
سے انہوں نے حفصہ بنت عمر رضی اللہ عنہما کے واسطے سے بیان کیا کہ میں نے
عمر رضی اللہ عنہ سے اسی طرح سنا تھا، ہشام نے بیان کیا، ان سے زید نے
ان سے ان کے والد نے، ان سے حفصہ رضی اللہ عنہما نے کہ میں نے عمر رضی
اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا۔

کِتَابُ الصَّوْمِ ۱۱۱۱ روزہ کے مسائل ۱۱۱۱

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

۱۱۸۴۔ رمضان کے روزوں کی فرضیت اور اللہ تعالیٰ
کا ارشاد "اے ایمان والو! تم پر بھی روزے اسی طرح فرض
کئے گئے ہیں جس طرح ان لوگوں پر فرض کئے گئے تھے جو تم
سے پہلے گزر چکے تاکہ تم میں تقویٰ پیدا ہو" ۱۱

۱۱۸۵۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی ان سے اسماعیل
بن جعفر نے حدیث بیان کی ان سے ابو ہریرہ نے، ان سے ان کے والد نے
اور ان سے طلحہ بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے کہ ایک اطراپی رسول اللہ صلی

بَابُ ۱۱۸۴۔ دُجُوبِ صَوْمٍ وَمَطَاهٍ
وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا
كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ
عَلَى الَّذِينَ مِن قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ

۷۴۳۔ حَدَّثَنَا ثَعْلَبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا
إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِي سُهَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ
عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدٍ أَنَّ أَطْرَاطِيًّا جَاءَهُ إِلَى

سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عداوت کی برکت سے یہاں کی بیماریاں بکسر ختم ہو گئی تھیں ۱۱

اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس کے بالی بکھر رہے تھے اس نے پوچھا یا رسول اللہ بتائیے مجھ سے پر اللہ تعالیٰ نے کتنی نمازیں فرض کی ہیں؟ آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پانچ نمازیں ایہ دوسری بات ہے کہ تم اپنی طرف سے نفل پڑھو کہ یہ مزید قربت خداوندی کا باعث ہے پھر اس نے کہا، بتائیے اللہ تعالیٰ نے مجھ پر روزے کتنے فرض کئے ہیں؟ آں حضور نے فرمایا کہ رمضان کے مہینے کے یہ دوسری بات ہے کہ تم خود اپنے طور پر کچھ نفل روزے رکھو پھر اس نے پوچھا، اور بتائیے، زکوٰۃ کس طرح مجھ پر اللہ تعالیٰ نے فرض کی ہے؟ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اسلام کا نصاب (جو زکوٰۃ سے متعلق ہے) بتا دیا اعرابی نے کہا اس ذات کی قسم جس نے آپ کی تکریم کی ہے، انہ میں اس میں جو اللہ تعالیٰ نے مجھ پر فرض کر دیا ہے اپنی طرف سے کچھ بڑھاؤں گا اور نہ گھٹاؤں گا اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر اس نے سچ کہا ہے تو کامیاب ہوگا۔ یا (آپ نے یہ فرمایا کہ) اگر سچ کہا ہے تو جنت میں جلے گا۔

۱۷۶۴۔ ہم سے مسدود نے حدیث بیان کی ان سے اسماعیل نے حدیث بیان کی ہے ان سے ایوب نے ان سے نافع نے اور ان سے عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عاشوراء کا روزہ رکھا تھا اور آپ نے اس کے رکھنے کا (صحابہ کو) ابتداء اسلام میں حکم دیا تھا عبد اللہ رضی اللہ عنہ صرف اس لئے عاشوراء کا روزہ رکھتے تھے تاکہ آنحضور کے روزے کی اتباع ہو جائے۔

۱۷۶۵۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی ان سے یث نے حدیث بیان کی ان سے زید بن ابی جیب نے اور ان سے عراق بن مالک نے حدیث بیان کی انہیں عمرو نے خبر دی کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا قریش زمانہ جاہلیت میں عاشوراء کا روزہ رکھتے تھے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اس دن روزہ رکھنے کا حکم دیا، تا آنکہ رمضان کے روزے فرض ہو گئے، تو یوم عاشوراء کے روزہ کی فرضیت منسوخ ہو گئی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس کا جی چاہے یوم عاشوراء کا روزہ رکھے اور جس کا جی چاہے نہ رکھے۔

۱۱۸۵۔ روزہ کی فضیلت :

۱۷۶۶۔ ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی ان سے مالک نے

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَابِتُ النَّاسِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَخْبِرْنِي مَاذَا قَرَضَ اللَّهُ عَلَيَّ مِنَ الصَّلَاةِ الْخَمْسِ إِلَّا أَنْ تَقْطَعَ شَيْئًا فَقَالَ أَخْبِرْنِي مَا قَرَضَ اللَّهُ عَلَيَّ مِنَ الصِّيَامِ فَقَالَ تَشَهَّرَ رَمَضَانَ إِلَّا أَنْ تَقْطَعَ شَيْئًا أَخْبِرْنِي بِمَا قَرَضَ اللَّهُ عَلَيَّ مِنَ الزَّكَاةِ فَقَالَ فَاتَّخِذْهُ دَسُؤَلُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَرَّ آيَةٍ الْإِسْلَامِ قَالَ وَالَّذِي آتَى الزَّكَاةَ لَا يَنْظُرُ شَيْئًا وَلَا أَنْفَقُ مِمَّا قَرَضَ اللَّهُ عَلَيَّ شَيْئًا فَقَالَ دَسُؤَلُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفَلَمْ يَدْخَلِ الْجَنَّةَ إِنَّ صَدَقَ

۱۷۶۷۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ دُحْدَشًا اسْمِعِيلُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ صَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَاشُورَاءَ وَآمَرَ بِصِيَامِهِ فَلَمَّا فُرِضَ رَمَضَانُ نَزَلَ وَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ لَا يَقْضِيهِ إِلَّا أَنْ يُوَافِقَ صَوْمَهُ

۱۷۶۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ مَعِينٍ عَنَّا أَنَّهُ لَيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَنِظَلٍ أَنَّ عَرَا قَ بْنَ مَالِكٍ حَدَّثَهُ أَنَّ عُرْوَةَ أَخْبَرَتْ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ أَنَّ قُرَيْشًا كَانَتْ تَصُومُ يَوْمَ عَاشُورَاءَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ ثُمَّ آمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِصِيَامِهِ حَتَّى فُرِضَ رَمَضَانُ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ شَاءَ فَلْيَصُمْهُ وَمَنْ شَاءَ أَفْطَرْهُ

باب ۱۱۸۵۔ فَضْلُ الصَّوْمِ :

۱۷۶۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ

عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الثَّوَالِذِ عَنْ الْأَعْرَجِ عَنْ
أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الصِّيَامُ جَنَّةٌ فَلَا تَزْنُ
وَلَا يَجْهَلُ وَإِنَّ أَمْرًا قَاتِلَهُ أَوْ شَاتَمَهُ فَلْيَقُلْ
إِنِّي صَائِمٌ مَرَّتَيْنِ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ تَخْلُوفُ
لِمِ الصَّائِمِ أَطْيَبُ عِنْدَ اللَّهِ تَعَالَى مِنْ زَيْجِ
الْيَسَابِ يَتَرَكُ طَعَامَهُ وَمَسْوَابَهُ وَتَسْهُوَتَهُ
مِنْ أَجْلِ الصِّيَامِ لِي وَأَنَا أَجْزَى بِهِ وَالْحَسَنَةُ
بِعَشْرٍ أَمْثَالِهَا :

ان سے ابو الزناد نے ، ان سے العرج نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ
عنه نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ، روزہ ایک ڈھال ہے
اس لئے (روزہ دار) نہ بے جودہ گوی کرے اور نہ جابلانہ انعام اور
اگر کوئی شخص اس سے بڑے مرنے کے لئے کھڑا ہو جائے یا اسے گالی دے
تو جواب صرف یہ ہونا چاہیے کہ میں روزہ دار ہوں (یہ الفاظ) دوسرے
دیکھ دے اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے۔
روزہ دار کے منہ کی بول اللہ کے نزدیک مشک کی خوشبو سے زیادہ پسندیدہ
اور پاکیزہ ہے (اللہ تعالیٰ فرماتا ہے) بندہ اپنا کھانا پینا اور اپنی شہوت
میرے لئے چھوڑتا ہے ، روزہ میرے لئے ہے اور میں ہی اس کا بدلہ ہوں
اور دوسری نیکیوں (کا ثواب بھی) اصل نیکی کے دس گنا ہوتا ہے۔

باب ۸۶۱ - الْقَنُومُ مُقَادَرَةٌ :

۱۷۷۷ - حَدَّثَنَا عَائِشَةُ بِنْتُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا
سُفْيَانُ حَدَّثَنَا جَامِعٌ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ
قَالَ قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مَنْ يَحْقِظْ حَدِيثَنَا
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْفِتْنَةِ قَالَ
حَدَّثَنَا أَنَا سَمِعْتُهُ يَقُولُ فِتْنَةُ الرَّجُلِ فِي أَهْلِهِ
وَمَالِهِ وَجَارِهِ يَكْفُرُهَا الصَّلَاةُ وَالصِّيَامُ وَالصَّدَقَةُ
قَالَ أَلَيْسَ أَشْأَلُ عَنْ ذَلِكَ إِنَّمَا أَشْأَلُ عَنِ النَّبِيِّ
تَمْجُزَ كَمَا يَمْجُزُ الْبَحْرُ قَالَ وَإِنَّ دُونَ ذَلِكَ بَابًا
مُغْلَقًا قَالَ فَيُفْتَحُ أَوْ يَكْسَرُ قَالَ يَكْسَرُ قَالَ ذَاكَ

۱۷۷۷ - ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے
حدیث بیان کی ان سے جامع نے حدیث بیان کی ان سے ابو وائل نے
اور ان سے حفصہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا ، فتنہ کے
متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کسے یاد ہے ؟ حفصہ رضی
اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے سنا ہے کہ آپ نے فرمایا تھا کہ انسان کے لئے
اس کے گھروالے ، اس کا مال اور اس کے پروردگار فتنہ (آزمائش و امتحان) ہیں
جس کا کفارہ نماز ، روزہ اور صدقہ بن جاتا ہے ، عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا
کہ میں اس کے متعلق نہیں پوچھتا ، میرا مراد تو اس فتنہ سے معنی جو سمندر کی
طرح ٹھاقیں مارے گا ، اس پر حفصہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ آپ کے اور

لے دنیا میں شہوات نفسانی وغیرہ سے اور آخرت میں اللہ تعالیٰ کے غضب ، عذاب اور دوزخ سے۔

۷ یعنی دوسری تمام عبادات آدمی دکھاوے کے لئے کر سکتا ہے ، صرف روزہ ہی ایک ایسی عبادت ہے جس کا تعلق براہ راست اللہ تعالیٰ اور
بندے کے درمیان ہوتا ہے کوئی شخص اگر چاہے تو چھپ کر کھا پی سکتا ہے لیکن اگر وہ روزہ پورے آداب کے ساتھ رکھتا ہے تو گویا اس کا باعث
صرف اللہ تعالیٰ کا خوف ، اس کی رضا کے حصول کی خواہش اور قلب کا تقویٰ ہی ہو سکتا ہے پس جب روزے کا باعث صرف اللہ تعالیٰ کا
کا خوف و خشیت ٹھہرا تو اللہ تعالیٰ ہی براہ راست اس کا بدلہ دیں گے اب ایک آدمی غور کرے کہ جب انعام دینے والے اللہ تعالیٰ ہوں اور
انعام بھی دیں خاص اس وجہ سے کہ ایک عمل صرف انہیں کے لئے کیا گیا ہے تو وہ انعام کس قدر بے پایاں ہو گا اگرچہ دوسرے اعمال کا بدلہ
بھی اللہ تعالیٰ ہی کی طرف سے دیا جائے گا لیکن ایسا معلوم ہوتا ہے کہ روزہ میں کوئی بہت بڑی خصوصیت ہے کہ اللہ تعالیٰ اس عمل کو جس خاص
اپنے لئے قرار دے رہے ہیں اور اس کا بدلہ بھی خود ہی دیں گے۔ غنیوں کے غنی انعام دینے پر انہیں بے حساب اور لامحدود رحمت ، مغفرت اور بخود بخشنے
ہو اپنے انعام اور اگر کم کا اندازہ کون لگا سکتا ہے تحدید و تعیین کس کی قدرت میں ہے ورنہ عام قاعدہ یہی ہے کہ نیکی کا بدلہ اصل سے دس گنا مل جائے ،

أَجَدُّ أَنْ لَا يُخْلَقَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَمَةِ نَفْلًا لِمَسْرُوقٍ
سَلَّمَ أَكَانَ عُمَرُو يَعْلَمُ مِنَ الْبَابِ فَسَأَلَهُ فَقَالَ
تَعْلَمُ كَمَا يَعْلَمُ أَنَّ دُونَ عِدِّ الْآلِئَةِ :

اس کے اتنے کے درمیان ایک بندہ دروازہ ہے (یعنی آپ کے دور میں وہ
نقشہ شروع نہیں ہوگا، عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا وہ دروازہ کھولا جائے گا
یا توڑ دیا جائے گا حذیفہ رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ توڑ دیا جائے گا عمر رضی اللہ عنہ
نے فرمایا کہ پھر قیامت تک کبھی نہ بند ہو پائے گا، ہم نے مسروق سے کہا آپ حذیفہ سے پوچھیے کہ کیا عمر رضی اللہ عنہ کو معلوم تھا کہ وہ دروازہ کون
ہے چنانچہ مسروق نے پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ ہاں! بالکل اس طرح (انہیں اس کا علم تھا) جیسے رات کے بعد دن کے آنے کا علم ہوتا ہے۔

باب ۱۸۸ - الثَّيَابُ لِلْقَائِمِينَ :

۱۷۸ - حَدَّثَنَا حَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا
سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ إِنَّ فِي الْجَنَّةِ بَابًا يُقَالُ لَهُ الثَّيَابُ يَدْخُلُ مِنْهُ
الْقَائِمُونَ يَوْمَ الْقِيَمَةِ لَا يَدْخُلُ مِنْهُ أَحَدٌ
غَيْرُهُمْ يُقَالُ إِنَّ الثَّيَابِيُونَ يَتَقَوَّمُونَ لَا يَدْخُلُ
مِنْهُ أَحَدٌ غَيْرُهُمْ فَإِذَا دَخَلُوا أُخْرِقَ قَلَمٌ يَدْخُلُ
مِنْهُ أَحَدٌ :

۱۸۷ - روزہ داروں کے لئے زیان ۔
۱۷۸ - ہم سے خالد بن مخلد نے حدیث بیان کی ان سے سلیمان بن بلال
نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے ابو حازم نے حدیث بیان کی اور ان سے سہل
رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جنت کا ایک دروازہ
ہے "ثیاب" قیامت کے دن اس دروازہ سے صرف وہی روزہ دار ہی داخل
ہو سکتے ہیں ان کے سوا اور کوئی اس سے داخل نہیں ہو سکتا، پکارا جائے گا
کہ روزہ دار کہاں ہیں اور روزہ دار کھڑے ہو جائیں گے (جنت میں اس دروازہ
سے جانے کے لئے) ان کے سوا اس سے اور کوئی نہیں اندر جائے گا اور جب
یہ لوگ اندر چلے جائیں گے تو دروازہ بند کر دیا جائے گا پھر اس سے کوئی اندر نہ
جائے گا۔

۱۷۹ - حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ بْنُ الْمُنْذِرِ
قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكُ بْنُ شُعَابٍ عَنْ حُمَيْدِ
بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَتَقَى
دُجَيْنَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ نُودِيَ مِنْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ يَا
عَبْدَ اللَّهِ هَذَا خَيْرٌ فَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الْمَقْلُوعِ
دُعِيَ مِنْ بَابِ الْمَقْلُوعِ وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ
الْجَهَادِ وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الْقِيَامِ دُعِيَ مِنْ بَابِ
الثَّيَابِ وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصَّدَقَةِ دُعِيَ مِنْ
بَابِ الصَّدَقَةِ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَا بَنِي
أُمِّتٍ وَأُمِّحِي يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا عَمَلِي مَنْ دُعِيَ مِنْ

۱۷۹ - ہم سے ابراہیم بن منذر نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے مالک
نے حدیث بیان کی ان سے ابن شہاب نے، ان سے حمید بن عبد الرحمن نے
اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا، جس نے اللہ کے راستے میں دوزخ پر خرچ کیا، اسے جنت کے دروازوں
سے بلایا جائے گا کہ اے اللہ کے بندے! یہ دروازہ اچھا ہے جو شخص نمازی
ہوگا اسے نماز کے دروازہ سے بلایا جائے گا جو مجاہد ہوگا اسے جہاد کے
دروازہ سے بلایا جائے گا جو روزہ دار ہوگا، اسے "باب الثیاب" سے بلایا
جائے گا اور جو صدقہ کرنے والا ہوگا، اسے صدقہ کے دروازہ سے بلایا جائے
گا اس پر ابو بکر رضی اللہ عنہ نے پوچھا میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں یا
رسول اللہ! جو لوگ ان دروازوں (میں سے کسی ایک دروازہ) سے بلائے
جائیں گے مجھے ان سے بحث نہیں، آپ یہ فرمائیں کہ کیا کوئی ایسا بھی ہوگا

سے "ثیاب" رتی سے مشتق ہے، جس کے معنی میراثی کے ہیں، گو یا اس دروازہ کا نام روزہ داروں کی خصوصیت کے پیش نظر رکھا گیا ہے، اور
قیامت میں صرف روزہ داروں کو اس دروازہ سے جنت کے اندر جانے کا امتیاز حاصل ہو سکے گا، حدیث میں ہے کہ جو شخص اس دروازہ سے
دخس ہوگا، وہ کبھی پیاس محسوس نہیں کرے گا۔

جسے ان سب دروازوں سے بلایا جائے؟ آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہاں، اور مجھے امید ہے کہ آپ بھی انہیں میں ہوں گے۔

تِلْكَ الْأَبْوَابُ مِنْ قُدُورَةٍ قَهْلٍ يُذْعَلُ عَلَى أَحَدٍ
مِنْ تِلْكَ الْأَبْوَابِ كُلِّهَا قَالَ تَعْمَدُ وَارْجُوا أَنْ
تَكُونُ مِنْهُمْ

۱۱۸۸۔ رمضان کہا جائے یا ماہ رمضان؟ اور جن کے خیال میں دونوں کی گنجائش ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جس نے رمضان کے روزے رکھے اور آپ نے فرمایا کہ رمضان سے پہلے (شعبان کی آخری تاریخ کا) روزہ نہ رکھو۔

بَابُ ۱۱۸۸۔ حَدَّثَنَا دَمَظَانُ أَدَشْمُرُ
دَمَظَانُ وَمَنْ تَرَاى كُلُّهُ، وَاسْمَا وَقَالَ
الَّتِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ صَامِ
دَمَظَانُ وَقَالَ لَا تَقْدِمُوا رَمَضَانَ

۱۱۸۷۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل بن جعفر نے حدیث بیان کی ان سے ابو سہل نے، ان سے ان کے والد نے، ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب رمضان آتا ہے، تو جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔

۱۱۸۷۔ حَدَّثَنَا تَيْبَةُ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ
بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِي سُهَيْلٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي
هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا جَاءَ رَمَضَانَ فَتُفْتَحُ
أَبْوَابُ الْجَنَّةِ

۱۱۸۶۔ ہم سے یحییٰ بن کثیر نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے عقیل نے، ان سے ابن شہاب نے بیان کیا کہ مجھے یونیم کے نوٹی ابن ابی انس نے خبر دی، ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی اور انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو کہتے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب رمضان کا مہینہ آتا ہے تو آسمان کے تمام دروازے کھول دیئے جاتے ہیں، جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور شیاطین کو زنجیروں سے جکڑ دیا جاتا ہے۔

۱۱۸۶۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَكْيَرٍ حَدَّثَنَا
الَّتِي عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شَهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي
بْنُ أَبِي أَنَسٍ مَوْلَى التَّمِيمِيِّينَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ سَمِعَ
أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ شَهْرُ
رَمَضَانَ فَتُفْتَحُ أَبْوَابُ السَّمَاءِ وَغُلِقَتْ أَبْوَابُ
جَهَنَّمَ وَسُلْسِلَتُ الشَّيَاطِينُ

۱۱۸۵۔ ہم سے یحییٰ بن کثیر نے حدیث بیان کی ان سے لیث نے حدیث بیان کی ان سے عقیل نے، ان سے ابن شہاب نے بیان کیا کہ مجھے سالم نے خبر دی کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرما رہے تھے کہ جب چاند رمضان کے مہینہ کا دکھ تو روزہ شروع کرو اور جب چاند (شوال کا) دکھو تو افطار شروع کرو اور اگر بدلی ہو تو اندازہ سے کام کرو، اور بعض نے لیث کے واسطے سے بیان کیا کہ مجھ سے عقیل اور یونس نے حدیث بیان کی "رمضان کا چاند"

۱۱۸۵۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَكْيَرٍ قَالَ حَدَّثَنِي
الَّتِي عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شَهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي
سَالِمٌ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا
رَأَيْتُمُوهُ فَمُؤْمَرُوا وَإِذَا رَأَيْتُمُوهُ فَاظْكُرُوا فَإِنَّ
عَمَلَكُمْ عَلَيْهِمْ فَاظْكُرُوا وَاللَّهُ وَقَالَ غَيْرُهُ عَنِ الْكَلْبِيِّ
حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ وَيُونُسُ رِوَاهُ دَمَظَانُ

۱۱۸۹۔ جس نے رمضان کے روزے، ایمان کے ساتھ، حصول ثواب کے ارادہ سے اور نیت کر کے رکھے، عائشہ

بَابُ ۱۱۸۹۔ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ إِيْمَانًا
وَأَحْسَابًا وَنِيَّةً وَقَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ

رضی اللہ عنہا نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے فرمایا کہ لوگوں کو ان کی نیتوں کے مطابق اٹھایا جائیگا۔
(قیامت میں)

۱۷۷۷- ہم سے مسلم بن ابراہیم نے حدیث بیان کی ان سے ہشام نے حدیث بیان کی ان سے یحییٰ بن ابی سلمہ نے حدیث بیان کی اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو شخص شب قدر میں ایمان کے ساتھ اور حصول ثواب کے مادہ سے جہاد کرتا رہے اس کے تمام پچھلے گناہ معاف ہو جاتے ہیں اور جس نے رمضان کے روزے، ایمان کے ساتھ اور حصول ثواب کے مادہ سے رکھے اس کے پچھلے تمام گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔

۱۱۹۰- نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم رمضان میں سب سے زیادہ جواد ہو جاتے تھے۔

۱۷۷۸- ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم بن سعد نے حدیث بیان کی انہیں ابن شہاب نے خبر دی انہیں عبید اللہ بن عبد اللہ بن عبسہ نے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھلائی اور خیر کے معاملہ میں سب سے زیادہ جواد تھے، اور آپ کا جود اور زیادہ بڑھ جاتا تھا جب جبرائیل علیہ السلام آپ سے رمضان میں ملتے تھے، جبرائیل علیہ السلام آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے رمضان کی ہرات میں ملتے تھے تا آنکہ رمضان گزر جاتا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جبرائیل علیہ السلام کو قرآن سناتے تھے، جب جبرائیل آپ سے ملنے لگتے تو آپ نہایت تیز ہوئے رحمت سے بھی زیادہ سخی اور جواد ہو جاتے تھے،

۱۱۹۱- جس نے رمضان میں جھوٹ بولنا اور اس پر عمل کرنا چھوڑا،

۱۷۷۹- ہم سے آدم بن ابی ایاس نے حدیث بیان کی ان سے ابن ابی ذئب نے حدیث بیان کی ان سے سعید مرقی نے حدیث بیان کی ان سے ان کے والد نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اگر کوئی شخص جھوٹ بولنا اور اس پر عمل کرنا (روزے رکھ کر) نہیں چھوڑتا تو اللہ تعالیٰ کو اس کی کوئی ضرورت نہیں کہ وہ اپنا کھانا پینا چھوڑ دے۔

اللَّهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُنْفَعُونَ عِبَادِي نِيَّاتِهِمْ؛

۱۷۷۷- حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَامَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ إِيْمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ

بَاب ۹۰- آجُودٌ مَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكُونُ فِي دَمَاضٍ

۱۷۷۸- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ شَهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْسَةَ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجُودَ النَّاسِ بِالْخَيْرِ وَكَانَ أَجُودَ مَا يَكُونُ فِي دَمَاضٍ حِينَ يَلْقَاهُ جِبْرِيلُ وَكَانَ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَلْقَاهُ كُلَّ لَيْلَةٍ فِي دَمَاضٍ حَتَّى يَتَسَلَّمَ يَغُوضُ عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقُرْآنَ فَإِذَا أَقْبَمَ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ أَجُودَ بِالْخَيْرِ مِنَ الرِّيحِ الْمُرْسَلَةِ

بَاب ۹۱- مَنْ لَمْ يَدَعْ قَوْلَ الزُّوْرِ وَالْعَمَلَ بِهِ فِي الصَّوْمِ

۱۷۷۹- حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذَهَبٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ الْمُسَبِّحِ عَنْ عَنِ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَمْ يَدَعْ قَوْلَ الزُّوْرِ وَالْعَمَلَ بِهِ فَلَيْسَ اللَّهُ حَاجَةً فِي أَنْ يَدَعَ طَعَامَهُ وَشَرَابَهُ

باب ۱۱۹۲۔ حَدَّثَنَا عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

۱۱۹۲۔ کیا اگر کسی کو گالی دی جائے تو اسے یہ کہنا

چاہیئے کہ میں روزہ سے ہوں۔

۱۱۹۲۔ ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے حدیث بیان کی انہیں بشام بن یوسف نے خبر دی، انہیں ابن جریج نے، کہا کہ مجھے عطاء نے خبر دی انہیں ابوصالح زیات نے، انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ابن آدم (انسان) کا ہر عمل خود اس کا اپنا ہے، سوا روزے کے کہ وہ میرے لئے ہے اور میں ہی اس کا بدلہ دوں گا اور روزہ ایک ڈھال ہے اگر کوئی روزے سے ہو تو اسے یہودہ گوئی نہ کرنی چاہیئے اور نہ شور مچانا چاہیئے، اگر کوئی شخص اس سے گالم طوچ کرنا یا لڑنا چاہے تو اس کا جواب صرف یہ ہونا چاہیئے کہ میں روزہ سے ہوں، اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں محمد کی (صلی اللہ علیہ وسلم) کی جان ہے، روزہ دار کے منہ کی بوا اللہ تعالیٰ کے نزدیک مشک کی خوشبو سے زیادہ پسندیدہ ہے، روزہ دار کو دو خوشبیاں حاصل ہوں گی (ایک تو جب وہ افطار کرتا ہے تو خوش ہوتا ہے اور دوسرے) جب وہ اپنے رب سے ملیگا تو اپنے روزے کا (بدلہ پا کر) خوش ہوگا) ۱۱۹۳۔ روزہ، اس شخص کے لئے جو مجرد ہونے کی وجہ سے (زنا وغیرہ میں مبتلا ہو جانے کا) خوف رکھتا ہو :

۱۱۹۳۔ ہم سے عبدان نے حدیث بیان کی ان سے ابوہریرہ نے، ان سے اعمش نے، ان سے ابراہیم نے، ان سے علقمہ نے بیان کیا کہ میں نے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے ساتھ چل رہا تھا، اسی دوران میں آپ نے فرمایا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے تو آپ نے فرمایا اگر کوئی صاحب استطاعت ہو تو اسے نکاح کر لینا چاہیئے، کیونکہ نظر کو نیچی رکھنے اور شرمگاہ کو محفوظ رکھنے کا یہ باعث ہے اور اگر کسی میں اتنی استطاعت نہ ہو تو اسے روزے رکھنے چاہیئے کیونکہ اس سے شہوت ختم ہو جاتی ہے۔

۱۱۹۴۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد کہ جب چاند (رمضان کا) دیکھو تو روزے رکھو اور جب (عیذ کا) چاند دیکھو تو روزے رکھنا چھوڑ دو، صلہ سے عام رضی اللہ عنہ کے واسطے سے بیان کیا کہ جس نے شک کے دن کا

۱۱۹۴۔ حَدَّثَنَا عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ابْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ يُسُفَ عَنْ أَبِي جَرِيرَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ عَنْ أَبِي صَالِحٍ، النَّزَّيَاتِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللَّهُ كُلُّ عَمَلٍ ابْنِ آدَمَ لَهُ إِلَّا الصِّيَامَ فَإِنَّهُ لِي وَإِنَّا أَجْزِي بِهِ وَالصِّيَامُ جُنَّةٌ وَإِذَا كَانَ يَوْمُ صَوْمِ أَحَدِكُمْ فَلَا يَزِفُّهُ دَلَالٌ، يَصُحُّبُ قَلْبَ سَابِقِهِ أَحَدٌ أَوْ قَاتِلُهُ قَلِيلٌ إِيَّيْ أَمْوَالٍ صَائِمٌ وَالَّذِي تَغْنُفُ مُخْتَلِفٌ بِيَدِهِ تَعْلُو قِمَرُ الصَّائِمِ أَطْلُبُ عِنْدَ اللَّهِ مِنْ رَيْحِ الْمِسْكِ لِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ يَفْرَهُهُمَا إِذَا أَفْطَرَ فَرِحَ وَإِذَا لَقِيَ رَبَّهُ فَرِحَ بِصَوْمِهِ :

باب ۱۱۹۳۔ الصَّوْمُ لِمَنْ خَافَ عَنِ نَفْسِهِ الْيَعْرُوبَةَ :

۱۱۹۳۔ حَدَّثَنَا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنْ اسْتَطَاعَ الصَّوْمَ فَلْيُتَزَوَّجْ فَإِنَّهُ أَغْضَى لِلْبَصَرِ وَأَخْصَنُ لِلْفَرْجِ وَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَلْيَصُومْ فَإِنَّهُ لَهُ وَجَاءٌ :

باب ۱۱۹۴۔ قَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَأَيْتُمُ الْيَهْلَالَ فَصُومُوا وَإِذَا رَأَيْتُمُوكُمْ فَافْطَرُوا وَقَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَامَ يَوْمًا اشْكُ فَقَدْ

عَنْ أَبِي الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

روزہ رکھا تو اس نے ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم کی
نافرمانی کی۔

۱۷۷۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُسْلِمَةَ
عَنْ مَالِكٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ ذَكَرَ رَمَضَانَ فَقَالَ لَا تَصُومُوا حَتَّى تَرَوْا
الْهِلَالَ وَلَا تَفْطُرُوا حَتَّى تَرَوْهُ فَإِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ
فَقَدْ رَوَاهُ +

۱۷۷۸۔ ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی کہ ان سے مالک نے
ان سے ثابت نے اور ان سے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان کا ذکر کیا، پھر فرمایا جب تک
نہ دیکھ لو (انتیس کا یا تیس تا ریمخ پوری ہو جائے) روزہ نہ
کرو، اسی طرح جب تک چاند نہ دیکھ لو افطار بھی نہ شروع کرو، اور
چاند چھپ جائے تو اندازہ کر لو۔

۱۷۷۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُسْلِمَةَ
عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ وَثَّابٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الشَّهْرُ تِسْعٌ وَعِشْرُونَ
لَيْلَةً فَلَا تَصُومُوا حَتَّى تَرَوْهُ فَإِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ
فَأَخِذُوا بِالْعِدَّةِ ثَلَاثِينَ +

۱۷۷۹۔ ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی کہ ان سے مالک نے
ان سے عبد اللہ بن وثاب سے اور ان سے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ایک مہینہ کی (کم از کم) انتیس
راتیں ہوتی ہیں اس لئے انتیس پوری ہو جانے پر جب تک چاند نہ
دیکھ لو، روزہ نہ شروع کرو اور اگر چاند چھپ جائے تو پوری تیس
کر لو +

۱۷۸۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ
عَنْ جَبَلَةَ بْنِ سُوَيْجٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عُمَرَ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشَّهْرُ هَكَذَا وَهَكَذَا وَحَتَّى
الْآبِهَامَةِ فِي الثَّالِثَةِ +

۱۷۸۰۔ ہم سے ابو الولید نے حدیث بیان کی کہ ان سے شعبہ نے حدیث
بیان کی کہ ان سے جبلة بن سوئیج نے بیان کیا کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما
سے سنا، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، مہینہ
یوں اور یوں ہے تیسری مرتبہ کہتے ہوئے آپ نے انگوٹھی کو دبایا یہ

۱۷۸۱۔ حَدَّثَنَا إِدْرُسُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ
عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ زَيَْادٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَقَالَ قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

۱۷۸۱۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی کہ ان سے شعبہ نے حدیث بیان
کی کہ ان سے محمد بن زیاد نے حدیث بیان کی کہ میں نے ابو ہریرہ رضی
اللہ عنہ سے سنا آپ نے بیان کیا کہ ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
یہ بیان کیا کہ ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، چاند ہی دیکھ کر

سے یعنی شعبان کی انتیس تاریخ ہے کسی وجہ سے اس میں شبہ ہو گیا کہ چاند ہوا یا نہیں تو اس دن کا روزہ رکھنا مکروہ ہے اخاف
کدوں سے معلوم ہوتا ہے کہ خواص اور فقہاء اس دن روزہ رکھیں تو کوئی حرج نہیں۔

سے یعنی انگلیوں کے اشارے سے آپ نے ایک مہینہ کے دنوں کی تعیین کی ایک ہاتھ میں پانچ انگلیاں ہوتی ہیں اور دوسری دس دونوں
ہاتھوں کی دس انگلیوں سے آپ نے ہاتھوں کو تین مرتبہ اٹھا کر بتایا کہ مہینہ میں اتنے دن ہوتے ہیں روایت کے مطابق آں حضور نے تیسری
مرتبہ انگوٹھے کو دبایا تھا، جس سے انتیس دن کی تعیین مفسود تھی، ایک مہینہ میں تیس دن سے زیادہ نہیں ہوتے، قمری حساب
سے، اور انتیس دن پر بھی ختم ہو جاتا ہے۔

روزے بھی شروع کرو اور چاند بھی دیکھ کر افطار بھی! اور اگر چاند چھپ جائے تو تیس دن پورے کرو:

۱۷۸۲- ہم سے ابو عاصم نے حدیث بیان کی ان سے ابن جریج نے حدیث بیان کی ان سے یحییٰ بن عبد اللہ بن یسفی نے ان سے عکرمہ بن عبد الرحمن نے اور ان سے ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے کہ بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ازواج سے ایک مہینہ تک جدا رہے پھر جب انیس دن پورے ہو گئے تو صبح کے وقت یا شام کے وقت آپ ان کے پاس تشریف لے گئے اس پر کسی نے کہا کہ آپ نے تو عہد کیا تھا کہ آپ ایک مہینہ تک ان کے یہاں تشریف نہیں لے جائیں گے۔ حالانکہ ابھی انیس دن ہوئے تھے کہ آپ تشریف لے گئے تو اُن حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مہینہ انیس دن کا بھی ہوتا ہے (ایلا کا واقعہ اور اس پر نوٹ گزر چکا ہے اور آئندہ باعث آئے گی)

وَسَلَّمَ صَوْمُوا مَدَامُ دُؤِيَّتِهِ وَافْطَرُوا لِيَوْمِئِذِهِ
وَابْنُ عُثَيْبٍ عَلَيْهِ سَلَامٌ فَأَخْبَلُوا عِدَّةَ ثَلَاثِينَ
۱۷۸۲- حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ
جُرَيْجٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَسْفَى عَنْ
عِكْرَمَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آتَى
مِنْ نِسَائِهِ شَهْرًا فَلَمَّا مَضَى تِسْعَةٌ وَعِشْرُونَ
يَوْمًا خَدَا أَوْرَاحَ فَقِيلَ لَهُ إِنَّكَ خَلَفْتَ أَنَّ
لَا تَدْخُلُ شَهْرًا فَقَالَ إِنَّ الشَّهْرَ يَكُونُ
تِسْعَةً وَعِشْرِينَ يَوْمًا

۱۷۸۳- حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَنَسٍ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مِنْ نِسَائِهِ وَكَأَنِّي أَنْفَكْتُ رَجُلُهُ
فَأَقَامَ فِي مَشْرَبَةٍ تِسْعًا وَعِشْرِينَ لَيْلَةً ثُمَّ
تَوَلَّى فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ الْيَمْتُ شَهْرًا فَقَالَ
إِنَّ الشَّهْرَ يَكُونُ تِسْعًا وَعِشْرِينَ

باب ۵۱- شَهْرَ اِئْتِهَا لَا يَنْقُصَانِ
قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ اسْحَقُ وَارِثُ
كَانَ نَاقِصَ مَهْوٍ تَامٍ وَقَالَ مُحَمَّدٌ
لَا يَخْتَصِمَانِ وَلَا هُمَا نَاقِصَانِ

۱۱۹۵- عید کے دنوں میں ناقص نہیں رہتے، ابو
عبد اللہ (مصنف) نے کہا کہ اسحاق نے (اس کی تشریح میں)
یہ فرمایا کہ اگر یہ ناقص ہوں پھر بھی (اجر کے اعتبار سے)
پورے ہونے ہیں۔ محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا (مطلب یہ)
کہ دونوں ایک سال میں ناقص (انیس دن کے) نہیں
ہو سکتے۔

۱۷۸۴- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ
قَالَ سَمِعْتُ اسْحَقَ عَنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي

۱۷۸۴- ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی ان سے معتمر نے حدیث
بیان کی کہا کہ میں نے اسحق سے سنا، انہوں نے عبد الرحمن بن ابی بکرہ
سے اس حدیث کے مفہوم کو متعین کرنے میں علماء امت کا اختلاف
ہے ایک مفہوم، اور زیادہ قرین قیاس وہی ہے جو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اسحق سے نقل کیا ہے کہ حدیث میں یہ بشارت دی گئی
ہے کہ دو مہینے پہلے اگر ناقص، یعنی، انیس کے ہوں پھر بھی ان کے اجر میں کوئی کمی نہیں ہوتی یعنی انیس دنوں ہی کا ملے گا۔

سے انہوں نے اپنے والد سے اور انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ۷۔ اور مجھے صدقہ نے خبر دی، ان سے معتز نے حدیث بیان کی ان سے خالد ہذا نے بیان کیا کہ مجھے عبدالرحمن بن ابی بکرہ نے خبر دی اور انہیں ان کے والد نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، دو مہینے ناقص نہیں رہتے، مراد عید رمضان اور ذی الحجہ کے دونوں مہینے ہیں،

بَكَرَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَحَدَّثَنِي مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا مُعْتِزٌ عَنْ خَالِدِ
بِالْحَدَّثِ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي بَكْرَةَ
عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ شَهْرَانِ لَا يَنْقُصَانِ شَهْرًا عِيدًا
رَمَضَانَ وَذُو الْحِجَّةِ :

باب ۱۹۴۔ قَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ لَا تَكْتُبُ وَلَا تَحْسُبُ :

۱۷۸۵۔ حَدَّثَنَا إِدْرَسُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا
الْأَسَدُ بْنُ قَبِيصٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَمْرٍو أَنَّهُ
سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِنَّا أُمَّةٌ أُمِّيَّةٌ
لَا تَكْتُبُ وَلَا تَحْسُبُ الشَّهْرُ هَكَذَا وَهَكَذَا
يَعْنِي مَرَّةً تِسْعَةً وَعِشْرِينَ وَمَرَّةً ثَلَاثِينَ :

باب ۱۹۷۔ لَا يَتَقَدَّرُ رَمَضَانُ

بِصَوْمِ يَوْمٍ وَلَا بِفَيْمَيْنِ :

۱۷۸۶۔ حَدَّثَنَا هِشَامٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ
أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَتَقَدَّرُ مِنْ
أَحَدِكُمْ رَمَضَانُ بِصَوْمِ يَوْمٍ أَوْ بِفَيْمَيْنِ إِلَّا أَنْ
يَكُونَ رَجُلٌ كَانَ يَصُومُ صَوْمَهُ فَلْيَصُمْ ذَلِكَ
الْيَوْمَ :

۱۱۹۴۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہم لوگ

حساب کتاب نہیں جانتے :

۱۷۸۵۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے اسود بن قیس نے حدیث بیان کی ان سے سعید بن عمرو نے حدیث بیان کی اور انہوں نے عمر رضی اللہ عنہ سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ہم ایک بے پڑھی لکھی قوم ہیں، نہ لکھنا جانتے ہیں نہ حساب کرنا، مہینہ ایوں ہے اور یوں ہے، آپ کی مراد ایک مرتبہ تیس (دونوں سے) نفی اور مرتبہ تیس سے۔

۱۱۹۷۔ رمضان سے پہلے ایک یا دو دن کے روزے نہ

رکھے جائیں :

۱۷۸۶۔ ہم سے مسلم بن ابراہیم نے حدیث بیان کی ان سے ہشام نے حدیث بیان کی ان سے یحییٰ بن ابی کثیر نے، ان سے ابو سلمہ نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کوئی شخص رمضان سے پہلے شعبان کی آخری تاریخوں میں ایک یا دو دن کے روزے نہ رکھے، البتہ اگر کسی کو ان میں روزے رکھنے کی عادت ہو تو وہ اس دن بھی روزہ رکھ لے گا :

اس طرح کی احادیث اس سے پہلے بھی گزر چکی ہیں کہ شک کے دن روزہ نہ رکھا جائے۔ یعنی اتیس تاریخ کو اگر چاند نہ دکھائی دیا، بادل یا غبار کی وجہ سے اور یہ متعین نہ ہو سکا کہ چاند ہوا یا نہیں تو اس دن روزہ نہ رکھا جائیے اس حدیث میں ہے کہ رمضان سے پہلے ایک یا دو دن کے روزے نہ رکھے جائیں۔ مقصد ان احادیث سے آپ کا یہ تھا کہ اس طرح روزہ رکھنے سے رمضان کا غیر رمضان سے التباس پیدا ہو سکتا تھا اور شریعت اس طریقہ کو پسند نہیں کرتی اس وجہ سے آپ نے بار بار یہ فرمایا کہ چاند دیکھ کر ہی روزے شروع کئے جائیں اور چاند دیکھ کر ہی روزوں کا سلسلہ ختم کر دیا جائے لیکن اس سلسلے میں ایک اور حدیث بھی ہے جس کی تخریج ترمذی نے کی ہے کہ جب نصف شعبان باقی رہ جائے تو پھر روزے نہ رکھو، علامہ انور شاہ صاحب کشمیری رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ اس حدیث میں روزے رکھنے سے ممانعت، امت

بَاب ۱۱۹۸۔ قَوْلِ اللَّهِ تَعْدُو جَلَدٌ وَكُرْهُ
أُجِلَ تَكْرُرُ تِلْكَ الصِّيَامِ التَّكَرُّرُ
إِلَى نِسَائِكُمْ هُنَّ يَا سَيِّدُكُمْ وَأَنْتُمْ
يَا سَيِّدُكُمْ عَلَيْهِمُ اللَّهُ أَنْتُمْ كُنْتُمْ
تُعْتَابُونَ أَنْفُسَكُمْ قَتَابَ عَلَيْكُمْ
وَعَفَا عَنْكُمْ قَالَتِ بَايُودُ هُنَّ وَابْتَعُوا

مَا كَتَبَ اللَّهُ تَكْرُرُ

۷۸۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ
إِسْحَاقَ بْنِ أَبِي إِبْرَاهِيمَ قَالَ قَالَ
أَمْرُؤُكَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ
الْوَجْلُ صَائِمًا تَحَقَّرَ الْإِفْطَارُ قَامَ قِيلَ أَنَا
يُعْلِمُ لَمْ يَأْكُلْ يَنْتَهَ وَلَا يَزُودُ حَتَّى يُسَيِّدَ وَرَأَى
تَيْمِسَ بْنَ هُوَمَةَ الْأَنْصَارِيَّ كَانَ صَائِمًا قَلَمًا
حَقَرُ الْإِفْطَارُ آتَى امْرَأَتَهُ فَقَالَ لَهَا عِنْدَكَ
طَعَامٌ قَالَتْ لَا وَلَكِنْ أَنْطَلِقُ فَأَطْلُبُ كَأَنَّ
وَكَانَ يَوْمَهُ يَعْمَلُ فَعَلِمَتْهُ عَيْنُهَا فَجَاءَتْهُ امْرَأَتُهُ
قَالَتْ خَبِيئَةٌ قُلْتُ قَلَمًا أَنْتَصِفِ الشَّهَارُ غَشِيَتْ
عَلَيْهِ قَدْ كَرِذَاكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَكَرَرْتُ هَذَا الْآيَةَ أُجِلَ تَكْرُرُ تِلْكَ الصِّيَامِ
التَّكَرُّرُ إِلَى نِسَائِكُمْ فَفَرَحُوا بِهَا فَرَحًا شَدِيدًا
وَقُلْتُ وَكُلُّوا وَشَرُّوا حَتَّى يَتَبَيَّنَ تَكْرُرُ الْغَيْطِ
الْأَبْيَضِ مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ

۱۱۹۸۔ اللہ عزوجل کا ارشاد حلال کر دیا گیا ہے تمہارے
لئے رمضان کی راتوں اپنی بیویوں سے بے حجاب ہونا وہ تمہارا
لباس ہیں تم ان کا لباس جو اللہ نے معلوم کیا کہ تم اپنی چوری
چوری کرتے تھے، سو معاف کر دیا تم کو، اور درگزر کی تم سے
پھر اب ملو ان سے اور چاہو جو لکھ دیا اللہ تعالیٰ نے تمہارا
لئے۔

۷۸۷۔ ہم سے عبید اللہ بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے اسیر بن
نے ان سے ابو اسحاق نے، اور ان سے براء رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ
(ابتداء میں) محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ جب روزہ سے ہوتے (رمضان
میں) اور افطار کا وقت آتا تو روزہ دار اگر افطار سے بھی پہلے سو جاتے
تو پھر اس رات میں بھی اور آنے والے دن میں بھی انہیں کھانے پینے کی
اجازت نہیں تھی تا آنکہ پھر شام ہو جاتی (تو روزہ افطار کر سکتے تھے)۔
قیس بن صرمہ انصاری رضی اللہ عنہ بھی روزے سے تھے، جب افطار کا
وقت ہوا تو وہ اپنی بیوی کے پاس آئے اور ان سے پوچھا کیا تمہارے
پاس کھانے کے لئے کچھ کھانا ہے؟ انہوں نے کہا کہ (اس وقت تو کچھ انہیں
ہے، لیکن میں جاتی ہوں کہیں سے لاؤں گی، دن بھر انہوں نے کام کیا
نضا، اس لئے آنکہ لگ گئی، جب بیوی واپس ہوئی اور انہیں (سونے
ہوئے) دیکھا تو فرمایا، انسوس تم محروم ہی رہے۔ لیکن آدھے دن تک
انہیں غشی آگئی، جب اس کا ذکر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا گیا تو
یہ آیت نازل ہوئی ”حلال کر دیا گیا، تمہارے لئے رمضان کی راتوں میں
اپنی بیویوں سے بے حجاب ہونا، اس پر صحابہ بہت خوش ہوئے۔ اور یہ
آیت نازل ہوئی ”کھاؤ، پیو، یہاں تک کہ ممتاز ہو جائے تمہارے لئے صبح کی سفید دھاری (صبح صادق) سیاہ دھاری (صبح کاذب) سے

پر شفقت کی وجہ سے ہے یعنی جب رمضان مبارک سامنے آ رہا ہے تو اب اس کی تیاریوں میں لگ جانا چاہیے اور روزے نہ رکھنے چاہئیں تاکہ
رمضان سے پہلے ہی کہیں کمزور نہ ہو جائیں کہ یہ مہینہ عبادت اور محنت کا مہینہ ہے، لیکن جس حدیث میں ایک دن یا دو دن کے روزوں کی صفت
ہے اس کا مقصد یہ ہے کہ شریعت کی قائم کردہ حدود میں کسی قسم کی دخل اندازی نہ ہونے پائے اور امت کہیں احتیاط اور تعشف میں نفل اور
فرض کی تمیز نہ کھو بیٹھے اس لئے بعض فقہاء حنفیہ نے لکھا ہے کہ خاص خاص اہل علم کے لئے یوم شک کے روزے میں کوئی کراہت نہیں،
کیونکہ ان سے حدود شریعت کے قائم رکھنے کی توقع ہے۔ حدیث کے آخری ٹکڑے کا مطلب یہ ہے کہ اگر کوئی شخص بعض خاص دنوں میں
روزہ رکھنے کا عادی تھا اور اتفاق سے وہ دن انیس یا اٹھائیس شعبان کو پڑ گئے تو ایسا شخص اس دن روزہ رکھ لے۔

قُولِ اللَّهِ تَعَالَى وَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّىٰ
يَبْتَلِيَنَّكُمْ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ
الْأَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ ثُمَّ أَتُمُوا الْقِيَامَ
إِلَى اللَّيْلِ فِيهِ الْبَوَاءُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۝

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”کھاؤ اور پیو، یہاں تک کہ ممتاز ہو جائے
تمہارے لئے صبح کی سفید دھاری (صبح صادق) سیاہ دھاری
سے (صبح کا ذب) پھر پورے کرو اپنے روزے غروب
شمس تک، اس سلسلے میں براہِ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بھی
ایک روایت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے والد سے ہے۔

۱۷۸۸- حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ يَنْهَالٍ حَدَّثَنَا
هُشَيْمٌ قَالَ أَخْبَرَنِي حُصَيْنٌ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ لَمَّا
تَرَكْتُ حَتَّى يَبْتَلِيَنَّكُمْ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ
الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ عَمَدَتُ إِلَى عَقَالِ اسْوَدَ وَإِلَى
عَقَالِ أَبِيصَ فَعَمَلْتُهُمَا تَحْتَ وَسَادَتِي فَجَعَلْتُ
أُنْظُرُ فِي اللَّيْلِ فَلَا يَسْتَتِيْنِ لِي قَعْدَ ذَاتِ إِلَى
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ
لَهُ ذَلِكَ فَقَالَ إِنَّمَا ذَلِكَ اسْوَدُ اللَّيْلِ وَبَيَاضُ النَّهَارِ
فَرَأَيْتُكَ اسْمَ مَرَادِ تَوَارَاتِ كَيْ تَأْيِيكِ (صبح کا ذب) اور دن کی سفیدی (صبح صادق) سے تھی۔

۱۷۸۸- ہم سے حجاج بن منہال نے حدیث بیان کی ان سے ہشیم نے
حدیث بیان کی، کہا کہ مجھے حصین بن عبدالرحمن نے بطردی اور ان سے شعبی
نے، ان سے عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب یہ آیت نازل
ہوئی ”تَاَنَكْهَ تَمَازُ جَوَاجُ تَمَازُ لَیْ سَیْفِدَ دَهَارِی سِیَاہَ دَهَارِی“
تو میں نے ایک سیاہ دھاری اور ایک سفید دھاری دونوں کو نیکہ کے نیچے رکھ لیا
پھر انہیں میں رات دیکھتا رہا کہ جب دونوں ایک دوسرے سے ممتاز
ہوں تو کھانے پینے کا وقت ختم سمجھوں (لیکن رات میں) ان کا رنگ
ایک دوسرے سے ممتاز نہ ہوا، جب صبح ہوئی تو میں رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ سے اس کا ذکر کیا، آپ نے
فرمایا کہ اس سے مراد تورات کی تائیدی (صبح کا ذب) اور دن کی سفیدی (صبح صادق) سے تھی۔

۱۷۸۹- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ
حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي حَاتِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَهْلِ بْنِ
سَعْدٍ وَحَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا
أَبُو عَسَاةٍ مُعَمَّدُ بْنُ مُطَرِّفٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو
حَاتِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ أُنْزِلَتْ وَكُلُوا
اشْرَبُوا حَتَّى يَبْتَلِيَنَّكُمْ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ
الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ وَلَمْ يَنْزِلْ مِنَ الْفَجْرِ كَمَا تَ
رِجَالٌ إِذَا ارَادَ وَالْقَوْمَ رَدَّهَ أَحَدُهُمْ فِي وَجْهِهِ
الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ وَالْأَسْوَدُ وَلَمْ يَنْزِلْ يَأْكُلْ حَتَّى
يَبْتَلِيَنَّ لَهُ دَوِيَّتُهُمَا فَأَنْزَلَ اللَّهُ بَعْدَ مِنَ الْفَجْرِ
تَعْلِمُوا أَنَّهُ إِنَّمَا يَعْنِي اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ ۝

۱۷۸۹- ہم سے سعید بن ابی مریم سے حدیث بیان کی ان سے ابن ابی حاتم
نے حدیث بیان کی ان کے والد نے اور ان سے سہل بن سعد نے۔
اور محمد سے سعید بن ابی مریم نے حدیث بیان کی ان سے ابو عثمان محمد بن مظوف
نے حدیث بیان کی انہوں نے بیان کیا کہ مجھ سے ابو حاتم نے حدیث بیان کی
اور ان سے سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ آیت نازل ہوئی ”کھاؤ
پیو، تا آنکہ تمہارے لئے سفید دھاری، سیاہ دھاری سے ممتاز ہو جائے“
لیکن ”من الفجر“ صبح کی اسے الفاظ نازل نہیں ہوئے تھے، اس پر کچھ لوگ
نے یہ کہا کہ جب روزے کا ارادہ ہوتا تو سیاہ اور سفید دھاگے کے پاؤں
میں باندھ لیتے تھے اور جب تک دونوں دھاگے پوری طرح دکھائی نہ دینے
لگتے، کھانا پینا بند نہ کرتے تھے اس پر اللہ تعالیٰ نے من الفجر کے الفاظ
نازل فرمائے پھر لوگوں کو معلوم ہوا کہ اس سے مراد رات اور دن
سے تھی۔

۷۔ ان آیات کے شان نزول میں بعض دوسرے واقعات کا ذکر احادیث میں آتا ہے، بہر حال اس میں کوئی استبعاد نہیں کسی آیت
کے نازل ہونے کی منفرد وجہ ہو سکتی ہیں۔

کہ سحری اور اذان میں کتنا فاصلہ ہوتا ہے تو انہوں نے فرمایا کہ پچاس آیتیں (پڑھنے کے برابر)۔

۱۲۰۳۔ سحری کی برکت، جب کہ وہ واجب نہیں ہے کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب نے نے برابر روزے رکھے اور ان میں سحری کا ذکر نہیں کیا جاتا

۱۷۹۳۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی ان سے جو یہ کہنے ان سے نافع نے اور ان سے عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ نے ”صوم وصال“ رکھا تو صحابہ نے بھی رکھا لیکن صحابہ کے لئے اس میں دشواری ہو گئی، اس لئے آپ نے اس سے منع فرمایا، صحابہ نے اس پر عرض کی کہ آپ تو صوم وصال رکھتے ہیں؟ آں حضور نے فرمایا میں تمہاری طرح نہیں ہوں، مجھے کھلایا پلایا جاتا ہے (اللہ کی طرف سے)

۱۷۹۴۔ ہم سے آدم بن ابی ایاس نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے عبد الغزیز بن حبیب نے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سحری کھاؤ کہ سحری میں برکت ہے۔

۱۲۰۴۔ اگر روزے کی نیت دن میں کی؟ ام دردا رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ ابو دردا رضی اللہ عنہ پوچھتے، کیا کچھ کھانا تمہارے پاس ہے؟ اگر ہم جواب نفی میں دیتے تو فرماتے کہ پھر آج میرا روزہ رہے گا، اسی طرح ابو طلحہ، ابو ہریرہ، ابن عباس اور عبد الجبار رضی اللہ عنہم نے بھی کیا ہے

۱۷۹۵۔ ہم سے ابو عاصم نے حدیث بیان کی ان سے یزید بن ابی عبد اللہ حدیث بیان کی، ان سے سلمہ بن اکوع نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عاشوراء کے دن، ایک شخص کو یہ اعلان کرنے کے لئے بھیجا کہ جس نے کھانا کھا لیا ہے، وہ اب (دن ڈوبنے تک روزہ کی حالت میں) پورا کرے یا دیہ فرمایا کہ اگر روزہ رکھے، اور جس نے نہ کھایا ہو وہ (تو بہر حال روزہ رکھے نہ کھائے)۔

بَيِّنَ الْاَذَانَ وَالشَّحُورَ قَالَى قَدْ رَحِمَ سَيِّئَاتِ

بَاب ۱۲۰۳۔ بَرَكَتَةُ الشَّحُورِ مِنْ غَيْرِ اِنْجَابٍ لِآنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابِهِ وَأَصْلُوا وَلَمْ يَذْكُرِ الشَّحُورَ

۱۷۹۳۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَّةُ عَنْ تَائِفٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ وَهَيْثُ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْلُوا قَالُوا صَلَّ النَّاسُ فَسَقَى عَلَيْهِمْ فَمَقَاهُمْ قَالُوا إِنَّكَ تَوَاصِلُ قَالَ لَسْتُ كَمَنْ تَتَكَلَّمُ إِيَّيْ أَهْلًا أَطْعَمَهُ وَأَسْقَى

۱۷۹۴۔ حَدَّثَنَا إِدْرِيْسُ بْنُ أَبِي أَيَّاسٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ هَكَيْبٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسْعَدُوا فَإِنَّ فِي الشَّحُورِ بَرَكَتًا

بَاب ۱۲۰۴۔ إِذَا نَوَى بِالشَّهَادَةِ صَوْمًا فَقَالَتْ أُمُّ الدُّدَّاءِ كَانَتْ أَبَوَالِدَايَا يَقُولُ عِنْدَكُمْ طَعَامٌ قُلْنَا قُلْنَا لَا قَالَ تَأْتِي صَائِمُ يَوْمِي هَذَا وَقَعَلَهُ أَبُو طَلْحَةَ وَأَبُو هُرَيْرَةَ وَابْنُ عَبَّاسٍ وَعَدِيْفَةُ

۱۷۹۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ ابْنِ الْأَكْوَمِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ رَجُلًا يُنَادِي فِي النَّاسِ يَوْمَ عَاشُورَاءَ أَنْ مَنْ أَكَلَ فَلْيَتَمَتَّهِ أَوْ فَلْيَصُومْ وَمَنْ أَحْرَأَ كُلَّ قَلِيلًا يَأْكُلْ

اے متواتر گئی دن کے روزے جب کہ افطار و سحری درمیان میں نہ ہو تو اسے یوم وصال کہتے ہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خود تو اس طرح روزے رکھتے تھے لیکن عام امت کو آپ نے منع فرمادیا تھا، تاکہ شاق نہ گزرے۔

اے یہ یاد رہے کہ عاشوراء کا روزہ رمضان کے روزوں کی فرمیت سے پہلے، فرض تھا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جب رمضان کے روزے

باب ۱۲۵۔ الصَّائِمُ يَصِيحُ جَنَبًا

۱۷۹۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ

عَنْ مَالِكٍ عَنْ سُهَيْبِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ

بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ ابْنِ الْغُبَيْرَةِ أَنَّهُ سَمِعَ

أَبَا بَكْرٍ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ كُنْتُ أَنَا وَآبِي حِينَ

وَحَلْنَا عَلَى عَائِشَةَ وَأُمِّ سَلَمَةَ وَحَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ

أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ التَّوْهِيْدِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو بَكْرٍ

بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ ابْنِ هِشَامٍ أَنَّ أَبَاهُ

عَبْدَ الرَّحْمَنِ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَائِشَةَ وَأُمَّ سَلَمَةَ

أَخْبَرَتَاهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

كَانَ يُدْرِكُهُ الْقُبْحُ وَهُوَ جُنُبٌ مِّنْ أَهْلِهِ ثُمَّ

يَغْتَسِلُ وَيَصُومُ وَقَالَ مَرْوَانُ يَعْبُدُ الرَّحْمَنِ بْنَ

الْحَارِثِ أَقْسَمُ بِاللَّهِ لَشَفَرَةٍ بَيْنَهُمَا أَبَاهُ وَبَيْنَهُمَا

مَرْوَانُ يَوْمَئِذٍ عَلَى الْمَدِينَةِ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ نَكَرَهُ

ذَلِكَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ ثُمَّ قَدَّرْنَا أَنَّ تَجَلَّيْتُمْ بِيَذِي

الْحُلَيْفَةِ وَكَانَتْ لِأَبِي هُرَيْرَةَ هَالِكٌ أَرْضٌ فَقَالَ

عَبْدُ الرَّحْمَنِ لِأَبِي هُرَيْرَةَ إِنِّي ذَكِيرُكَ أَمْرًا وَتَو

لَا مَرْوَانُ أَقْسَمُ عَلَيَّ فِيهِ ثُمَّ أَدْرَكَكَ ذَلِكَ فَذَكَرَ

قَوْلَ عَائِشَةَ وَأُمِّ سَلَمَةَ وَقَالَ كَذَلِكَ حَدَّثَنِي

الْفَضْلُ بْنُ عَبَّاسٍ وَهُوَ أَعْلَمُ وَقَالَ هَتَامُ وَابْنُ

عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ كَانَ النَّبِيُّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُرُ بِالْفِطْرِ وَالْأَوَّلِ أَسْنَدُ

عنها کے صاحبزادے نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالہ سے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایسے شخص کو جو صبح کے وقت جنبی ہونے کی حالت

میں اٹھا ہو روزہ نہ رکھنے کا حکم دیتے تھے، لیکن پہلی حدیث سند کے اعتبار سے زیادہ قوی ہے۔

باب ۱۲۶۔ الْمُبَاشَرَةُ لِلصَّائِمِ وَقَالَتْ

عَائِشَةُ يَحْرُمُ عَلَيْهِ قُرْجَاهَا

۱۲۰۵۔ روزہ دار، صبح کو اٹھا تو جنبی تھا،

۱۷۹۶۔ ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی ان سے مالک نے

ان سے ابو بکر بن عبدالرحمن بن حارث بن ہشام بن مغیرہ کے مولیٰ شعیب نے

انہوں نے ابو بکر بن عبدالرحمن سے سنا، انہوں نے بیان کیا کہ میں اپنے

والد کے ساتھ عائشہ اور ام سلمہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا،

ح اور ہم سے ابو الیمان نے حدیث بیان کی انہیں شعیب نے خبر دی انہیں

زہری نے، انہوں نے بیان کیا کہ مجھے ابو بکر بن عبدالرحمن بن حارث بن ہشام

نے خبر دی، انہیں ان کے والد عبدالرحمن نے خبر دی انہیں مروان نے خبر دی

اور انہیں عائشہ اور ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے خبر دی کہ (بعض مرتبہ) فجر

ہوتی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اہل کے ساتھ جنبی ہوتے تھے۔

پھر آپ غسل کرتے حالانکہ آپ روزے سے ہوتے تھے مروان نے عبدالرحمن

بن حارث سے کہا میں تمہیں اللہ کا واسطہ دیتا ہوں، ابو ہریرہ رضی اللہ

عنہ کو اس واقعہ سے خوف دلاؤ دیکھو کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا فتویٰ اس

اس کے خلاف تھا، ان دنوں مروان (امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی طرف سے)

مدینہ کے حاکم تھے۔ ابو بکر نے کہا کہ عبدالرحمن نے اس بات کو پسند نہیں کیا اتفاق

سے ہم سب ایک مرتبہ ذوالحلیفہ میں جمع ہو گئے، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی

وہاں کوئی زمین تھی، عبدالرحمن نے ان سے کہا کہ میں آپ سے ایک بات

کہوں گا، اور اگر مروان نے اس کی مجھے تاکید نہ کی ہوتی تو میں کبھی آپ کے

سامنے اسے نہ پھیرتا دیکھو کہ مروان خلیفہ کے نائب ہونے کی حیثیت سے

واجب اطاعت تھے، پھر انہوں نے عائشہ اور ام سلمہ رضی اللہ عنہما کی

حدیث ذکر کی اور کہا کہ فضل بن عباس جو بہت زیادہ جاننے والے تھے، انہوں

نے بھی اسی طرح مجھ سے حدیث بیان کتنی، ہمام اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ

عنہما کے صاحبزادے نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالہ سے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایسے شخص کو جو صبح کے وقت جنبی ہونے کی حالت

میں اٹھا ہو روزہ نہ رکھنے کا حکم دیتے تھے، لیکن پہلی حدیث سند کے اعتبار سے زیادہ قوی ہے۔

۱۲۰۶۔ روزہ دار کی اپنی بیوی سے مباشرت، عائشہ رضی

اللہ عنہا نے فرمایا کہ روزہ دار پر بیوی کی شرمگاہ حرام ہے :

عاشوراء کے بجائے متعین اور فرض ہونے تو ان میں بھی یہ ضروری نہیں کہ رات ہی سے روزے کی نیت ہو، کیونکہ جب عاشوراء کا روزہ فرض تھا،

تو خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جیسا کہ اس حدیث میں ہے دن میں ان لوگوں کے لئے باقی رکھنے کا اعلان فرمایا جنہوں نے کھانا نہ کھایا ہو معلوم

ہوتا ہے کہ اس روزہ کی مشروعیت بھی خاص اسی دن ہوئی تھی۔

۱۷۹۷۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَتْ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقْبِلُ وَيُبَاشِرُ وَهُوَ صَائِمٌ وَكَانَ أَمْلَكُكُمْ رِيًّا وَكَانَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ مِنْ مَآرِبِ حَاجَةِ قَالَ طَاوُسُ أُولَى الْأَذْبَةِ الْأَحَقُّ بِالْحَاجَةِ لَهُ فِي النِّسَاءِ ۝

بَابُ ۱۲۰۷۔ الْفُتْلَةُ لِلصَّائِمِ وَقَالَ جَابِرُ بْنُ زَيْدٍ إِنْ نَفَرَ فَاغْتَسَلَ يَوْمَهُ

۱۷۹۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ هِشَامٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُسْلِمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ إِنْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُقْبِلُ بَعْضُ آذَانِهِ وَهُوَ صَائِمٌ لَمْ تَجِئْتُ ۝

۱۷۹۹۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ هِشَامِ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ زَيْنَبِ ابْنَةِ أُمِّ سَلَمَةَ عَنْ أُمِّهَا قَالَتْ بَيْنَمَا أَنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي التَّحْمِيلَةِ إِذْ حِضْتُ فَأَنْسَلْتُ فَأَخَذْتُ نِيَابَ حِنْطِي فَقَالَ مَالِكٌ أَنْفُسْتُ قُلْتُ لَعَنَ قَدْ حَدَّثْتُ مَعَهُ فِي التَّحْمِيلَةِ وَكَانَتْ حَتَّى دَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْتَسِلَانِ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ وَكَانَ يُقْبِلُهَا وَهُوَ صَائِمٌ ۝

بَابُ ۱۲۰۸۔ اغْتِسَالُ الصَّائِمِ وَبَلَّ

۱۷۹۷۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے ان سے حکم نے، ان سے ابراہیم نے ان سے اسود نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم روزہ سے ہوتے تھے، لیکن (اپنی ازواج کے ساتھ تفصیل (بوسہ لینا) و مباشرت (اپنے جسم سے لگا لینا) بھی کر لیتے تھے) آپ حضورؐ تم سب سے زیادہ اپنی خواہشات پر قابو رکھنے والے تھے، بیان کیا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا، آداب، حاجت ضرورت کے معنی میں ہے، طاووس نے فرمایا کہ اولی الاربعہ، اس اہم کو کہیں گے جسے عورتوں کی کوئی ضرورت نہ ہو۔

۱۲۰۷۔ روزہ دار کا بوسہ لینا، جابر بن زید نے فرمایا کہ اگر کسی (عورت) کو دیکھنے سے انزال ہو گیا تو (روزہ دار کو) اپنا روزہ پورا کرنا چاہیے۔

۱۷۹۸۔ ہم سے محمد بن ثنی نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی ان سے ہشام نے بیان کیا کہ مجھے میرے والد نے خبر دی، اور انہیں عائشہ رضی اللہ عنہا نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے - ۷ اور ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی ان سے مالک نے، ان سے ہشام نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی بعض ازواج کا روزہ سے ہونے کے باوجود بوسہ لیا کرتے تھے، پھر آپ نہیں۔

۱۷۹۹۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی ان سے ہشام بن ابی عبد اللہ نے، ان سے یحییٰ بن ابی کثیر نے، ان سے ابو سلمہ نے، ان سے ام سلمہ کی صاحبزادی زینب نے اور ان سے ان کی والدہ نے بیان کیا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک چادر میں (لیٹی ہوئی) تھی کہ مجھے حیض آگیا، اس لئے میں آہستہ سے نکل آئی اور اپنا حیض کا کپڑا پہن لیا، آپ حضورؐ نے دریافت فرمایا، کیا بات ہوئی؟ حیض آگیا؟ میں نے عرض کی کہ ہاں، پھر میں آپ کے ساتھ اسی چادر میں چلی گئی ام سلمہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی برتن سے غسل (جنبات) کیا کرتے تھے۔ اور آپ حضورؐ روزہ سے ہونے کے باوجود ان کا بوسہ لے لیتے تھے۔

۱۲۰۸۔ روزہ دار کا غسل کرنا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے

ابْنُ عُمَرَ قَوْبًا قَالَا عَلَيْهِ وَهُوَ صَائِمٌ
وَدَخَلَ الشَّعْبِيُّ اَلْعَتَمَةَ وَهُوَ صَائِمٌ
وَقَالَ ابْنُ عَتَابٍ لَا بَأْسَ اَنْ يَنْتَقِعَ
اَلْقِدْرُ اَوَ الشَّيْءِ وَقَالَ اَلْحَسَنُ لَا بَأْسَ
بِاَلْتَضَمَّةِ وَالْقَبْرِ لِلصَّائِمِ وَقَالَ
ابْنُ مَسْعُودٍ اِذَا كَانَ صَوْمُ اَحَدِكُمْ
فَلْيُصْبِحْ رَمِيْنَا مُتَرَجِّلًا وَقَالَ اَنَسُ
اَنَّ لِى ابْنًا اَتَقَعَّمُ فِيْهِ وَاَنَا صَائِمٌ
وَيُذَكِّرُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اِنَّهُ اسْتَاثَ وَهُوَ صَائِمٌ وَقَالَ ابْنُ
عُمَرَ يَسْتَاثُ اَوَّلُ السَّهْرِ وَاخِرُهُ وَلَا
يَبْلُغُ رَيْقَهُ وَقَالَ عَقَّاءُ ابْنُ رَازِدٍ رَيْقُهُ
لَا اَقُوْلُ يُفْطِرُ وَقَالَ ابْنُ سِيرِيْنٍ لَا بَأْسَ
بِاَشْيَاثِ السَّرَطْرِ فَيَنْدُكُ طَعْمُهُ مَا لَ
وَالسَّاءُ كَه طَعْمُهُ وَاَنْتَ تَمْنِيْهِمْ يَه
وَلَمْ يَرَ اَنَسُ وَاَلْحَسَنُ وَابْنُو هِنَمٍ اَلْكُفْلُ
لِلصَّائِمِ بِأَسَاءَ

اس پر آپ نے فرمایا، کیا پانی کا مزا نہیں ہوتا؟ حالانکہ تم اس سے کھلی کرتے ہو، انس، اور حسن اور ابراہیم روزہ دار کے لئے

سرمہ لگانے میں کوئی حرج نہیں خیال کرتے تھے۔

۸۰۰۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَالِكٍ حَدَّثَنَا
ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ اَبِي شِهَابٍ عَنْ
ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ وَآبِي بَكْرٍ قَالَتْ عَاشَتْ
كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذَرُكَ اَلْمَجْدُرُ
فِي رَمَضَانَ مِنْ فَيْزِ حُلِيمٍ فَيَعْتَسِلُ وَيَصُومُ
۸۰۱۔ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِي
مَالِكٌ عَنْ سُهَيْبِ بْنِ اَبِي بَكْرٍ بْنِ عَبْدِ السَّوْحَنِ
ابْنِ اَلْعَارِثِ بْنِ هِشَامٍ اَلْمُغْبَرَةِ اَنَّهُ سَمِعَ
اَبَا بَكْرٍ بْنَ عَبْدِ السَّوْحَنِ كُنْتُ اَنَا وَآبِي قَدْ قَبْتُ
مَعَهُ حَتَّى دَخَلْنَا عَلَى عَاشِشَةَ قَالَتْ اَشْهَدُ

نے ایک کپڑا تر کر کے اپنے جسم پر ڈال لیا، حالانکہ آپ روزے
سے تھے، شعبی، روزے سے تھے لیکن حمام میں غسل کے
لئے اٹھئے، ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ یا مذی یا کسی
چیز کا مزہ معلوم کرنے میں (زبان پر رکھ کر) تو کوئی حرج
نہیں، حسن رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ روزہ دار کے لئے کھلی
اور ٹھنڈا حاصل کرنے میں کوئی حرج نہیں، ابن مسعود
رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جب کسی کو روزہ رکھنا ہو تو وہ صبح
کو اس طرح اٹھے کہ تیل لگا ہوا ہو اور گنگا کیا ہوا ہو، انس
رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میرے پاس ایک بزن و حوض کی
طرح، پتھر کا بنا ہوا ہے جس میں روزے سے ہونے کے باوجود
میں داخل ہو جاتا ہوں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ
روایت ہے کہ آپ نے روزہ میں مسواک کی تھی، ابن عمر رضی
اللہ عنہما نے فرمایا کہ دن کی ابتداء اور انتہا (ہر وقت)
مسواک کرنی چاہیئے، البتہ اس کا حق نہ نکلے، عطارد رحمۃ
اللہ علیہ نے فرمایا کہ اگر حقو کنگل لیا تو میں یہ نہیں کہتا کہ روزہ
ٹوٹ گیا، ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ تر مسواک کرنے
میں کوئی حرج نہیں ہے کسی نے کہا کہ اس کا تو ایک مزا ہوتا ہے
اس پر آپ نے فرمایا، کیا پانی کا مزا نہیں ہوتا؟ حالانکہ تم اس سے کھلی کرتے ہو، انس، اور حسن اور ابراہیم روزہ دار کے لئے

۸۰۰۔ ہم سے احمد بن صالح نے حدیث بیان کی اسی سے ابن وہب نے حدیث
بیان کی، ان سے یونس نے حدیث بیان کی ان سے ابن شہاب نے ان سے
عروہ اور ابوبکر نے کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا، رمضان میں فجر کے
وقت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم احتلام سے نہیں (بلکہ اپنی ازواج کے ساتھ
ہم بستری کی وجہ سے) غسل کرتے تھے اور روزہ رکھتے تھے۔

۸۰۱۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث
بیان کی ان سے ابوبکر بن عبد الرحمن بن حارث بن ہشام بن مغیرہ کے مولی
سمی نے، انہوں نے ابوبکر بن عبد الرحمن سے سنا انہوں نے بیان کیا کہ
میرے والد مجھے ساتھ لے کر عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر
ہوئے، عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

عَنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ كَانَتْ
لَتَصْبِيحُ حُبًّا مِّنْ حَبَائِبٍ غَيْرِ اخْتِلَامٍ لَّكَ يَتُومُّهُ
لَكَ أَحَلَّ عَلَى أَمْرٍ سَلَمَةٍ فَكَانَتْ مِثْلَ ذَلِكَ

باب ۱۲۰۹۔ الصَّائِمُ إِذَا أَكَلَ أَوْ شَرِبَ
تَأْسِيًّا وَقَالَ عَطَاءٌ إِنَّ اسْتَنْكَرَ فَدَخَلَ
السَّاءُ فِي حَلْقِهِ لَا تَأْسَ إِنَّ لَكَ يَمْلِكُ
وَقَالَ الْحَسَنُ إِنَّ دَخَلَ حَلْقَهُ اللَّهُ بَابٌ
فَلَا شَيْءَ عَلَيْهِ وَقَالَ الْحَسَنُ وَمُجَاهِدٌ
إِنْ جَامَعَ تَأْسِيًّا فَلَا شَيْءَ عَلَيْهِ

۱۸۰۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ
بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ حَدَّشٍ بَنُ سَيَرٍ
عَنِ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ إِذَا تَسَبَّحْتَ فَاسْكَنْ وَشَرِبْتَ فَكَلِّمْتَ مَمْنُومَهُ
فَوَاسْمًا أَطْعَمَهُ اللَّهُ وَسَقَاهُ

باب ۱۲۱۰۔ سَوَاكُ التَّوَضُّعِ وَالْيَاسِ
يَلْقَائِهِ وَيُذَكِّرُ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ
عَنْهَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَسْتَاكُ وَهُوَ صَائِمٌ مَا لَا أُحْصِي أَوْ أَعْدُ
وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّعَ أَنْ اسْتَقْبَلَ عَلَى أُمَّتِي
لَا مَرْتَلُهُمْ بِالسَّوَاكِ عِنْدَ كُلِّ وَضُوءٍ
وَيَبْزُؤِي تَحُولًا عَنْ جَابِرٍ وَزَيْدِ بْنِ
حَالِدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَسَلَّمَ وَلَمْ يَخْضِ الصَّائِمُ مِنْ غَيْرِهِ
وَقَالَتْ عَائِشَةُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَظْهَرَةٌ لِّلْفَقْرِ مَرَّصَاةٌ
لِّلرَّبِّ وَقَالَ عَطَاءٌ وَقَتَادَةُ لَا يُبْتَلِغُ رِيْقُهُ

صبح جنبی ہونے کی حالت میں کرتے، اختلام کی وجہ سے نہیں بلکہ جماع
کی وجہ سے! پھر آپ روزہ سے رہتے (یعنی غسل فجر کی نماز سے پہلے،
سحری کے وقت کے نکل جانے کے بعد کرتے تھے) اس کے بعد ہم ام سلمہ
رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے بھی اس طرح حدیث بیان کی،

۱۲۰۹۔ روزہ دار اگر بھول کر کھا پی لے، عطاء نے فرمایا

کہ اگر کسی نے ناک میں پانی ڈالا، اور (دو پانی) بغیر احتیاری
طور پر حلق کے اندر چلا گیا، تو اس میں کوئی مضائقہ نہیں،
بشرطیکہ اسے روکنے کی اقدت اس میں نہ رہی ہو جس
نے فرمایا کہ اگر روزہ دار کے لئے حلق میں مکھی چلی گئی تو اس پر
قضا ضروری نہیں، حسن اور مجاہد نے فرمایا کہ اگر بھول کر
جماع کر لی ہو تو اس پر نفا واجب نہیں ہوتی۔

۱۸۰۲۔ ہم سے عبد اللہ نے حدیث بیان کی، انہیں یزید بن زریع نے
خبر دی، ان سے ہشام نے حدیث بیان کی، ان سے ابن سیرین نے حدیث
بیان کی اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا، اگر کسی نے بھولی کر کھا پی لیا ہو تو پنا روزہ جاری رکھنا
چاہیئے کہ یہ اسے اللہ نے کھلایا اور سیراب کیا ہے۔

۱۲۱۰۔ روزہ دار کے لئے تریا خشک مسواک، عامر بن
ربیعہ رضی اللہ عنہ سے یہ روایت نقل کی جاتی ہے کہ انہوں
نے فرمایا، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو روزہ کی
حالات میں اتنی مرتبہ مسواک کرتے دیکھا، جسے میں شمار
میں نہیں لا سکتا، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم کی یہ حدیث بیان کی کہ اگر میری امت پر یہ شاق
نہ گزرتا تو میں ہر وضو کے لئے مسواک کا حکم دے دیتا۔
اسی طرح کی حدیث جابر اور زید بن خالد رضی اللہ عنہما کی
بھی، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے ہے اس میں
آں حضور نے روزہ دار وغیرہ کی کوئی تخصیص نہیں کی تھی
عائشہ رضی اللہ عنہا نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان
نقل کیا کہ (مسواک) منہ کو پاک رکھنے والی اور رب کی
رضا کا سبب ہے۔ عطار اور قتادہ نے فرمایا کہ اس کا

مضوک بھی نگل سکتا ہے۔

[illegible]

بَابُ ۱۲۱ - قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَوَضَّأَ فَلْيَسْتَنْشِقْ بِمَنْخَرِهِ

الْمَاءَ وَلَمْ يُبَيِّنْ بَيْنَ الصَّائِمِ وَغَيْرِهِ

وَقَالَ الْحَسَنُ لَا بَأْسَ بِالْشُّعُوطِ لِلْقَهَائِمِ

إِنْ لَّمْ يَصِدْ إِلَىٰ خَلْقِهِ وَيُكْنَحِلْ وَقَالَ

عَلَاءُ إِنْ تَصَفَّقْ ثُمَّ اقْرَأْ مَا فِي فِيهِ

مِنَ الْمَاءِ لَا يَضِيْرُ ۚ اِنْ لَّمْ يَزِدْ دِرْبِقَهٗ

وَمَا ذَا بَقِيَ فِي فَيْهِ وَلَا يَنْضَعُ الْغِلَافُ

فَإِنْ أَرَادَ دَرِيْقُ الْعِيْلِكَ لَا أَقُولُ إِنَّهُ

يُفْطِرُ وَلَكِنْ يَنْهَى عَنْهُ فَإِنْ اسْتَنْشَرُ

فَدَخَلَ الْمَاءَ حَلْقَهُ لَا بَأْسَ لِمَنِ اتَمَّ يَمَلِكُ

اختیاری طور پر) حلق کے اندر چلا گیا تو اس میں کوئی اثر

باب - إِذَا جَاءَكَ فِي رَمَضَانَ وَ

يُنْذِرُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَفَعَهُ مَنْ أَفْطَرَ

يَوْمًا مِنْ رَمَضَانَ مِنْ غَيْرِ عَدٍّ وَلَا مَرَقٍ

بیسج ابن ہمام نے فرمایا ہے کہ اگر کوئی فقوک منہ میں جمع کر کے

۱۸۰۔ ہم سے عبدان نے حدیث بیان کی انہیں عبد اللہ نے خبر دی انہیں معمر نے خبر دی کہا کہ ہم سے زہری نے حدیث بیان کی، ان سے عطاء بن زید نے ان سے عمران نے، انہوں نے عثمان رضی اللہ عنہ کو وضو کرتے دیکھا، آپ نے (پہلے) اپنے دونوں ہاتھوں پر تین مرتبہ پانی بہایا، پھر مضمضہ کیا اور ناک میں پانی ڈالا، پھر تین مرتبہ چہرہ دھویا دیاں ہاتھ کہنی تک دھویا، پھر ہاتھ بایاں کہنی تک دھویا، تین تین مرتبہ، اس کے بعد اپنے سر کا مسح کیا اور تین مرتبہ داہنا پاؤں دھویا، پھر تین مرتبہ بایاں پاؤں دھویا، آخر میں فرمایا کہ جس طرح میں نے وضو کی ہے۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی اسی طرح وضو کرتے دیکھا تھا اور پھر فرمایا تھا جس نے میری طرح وضو کی، پھر دو رکعت نماز اس طرح پڑھی کہ اس نے دل میں کسی قسم کے خیالات و وساوس گزرنے نہیں دیئے تو اللہ تعالیٰ اس کے پچھلے تمام گناہ معاف فرما دیتا ہے۔

۱۲۱۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد کہ جیب کوئی

وضو کرے تو ناک میں پانی ڈالنا چاہیئے، مآں حضور صلی اللہ

علیہ وسلم نے روزہ دار اور غیر روزہ دار کی کوئی تخصیص نہیں

کی حسن نے فرمایا کہ ناک میں (دوا وغیرہ) چڑھانے میں اگر

وہ حلق تک نہ پہنچے، کوئی مخرج نہیں ہے اور روزہ دار مسمومہ

مجھے لگا سکتا ہے، عطا منے فرمایا کہ اگر مضمنہ کیا اور پھر

اپنے منہ کے پانی کی کلی کر دی تو کوئی مخرج نہیں دیکھ سکا

خٹک نہ نکلنا چاہیئے اور اب اس کے منہ میں باقی ہی کیا رہ

گیا؟ اور مصطفیٰ نہ چہا نی چاہیئے، اگر کوئی مصطفیٰ کا تھوک

مکمل کیا، تو میں یہ نہیں کہتا کہ اس کا روزہ ٹوٹ گیا البتہ اس

سے روکنا چاہیے اگر کسی نے ناک میں پانی ڈالا اور پانی (غیر

وَنَكِهْ يَهْ چيز اس كے اختيار سے باہر تھی۔

۱۲۱۲۔ اگر رمضان میں کسی نے جماع کیا ؟ ابو ہریرہ ؓ

رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً یہ روایت نقل کی جاتی ہے کہ اگر

کسی شخص نے رمضان میں کسی عذر اور مرض کے بغیر روزہ

تقریباً نو محروہ ہے ورنہ معمول کے مطابق صوف بچکے میں کوئی برا

نہیں رکھا، تو ساری عمر کے روزے بھی اس کا بدلہ نہیں بن سکتے، ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے بھی یہی فرمایا تھا سعید بن مسیب، شعبی، ابن عبید، ابراہیم، قتادہ اور حماد رحمہم اللہ نے فرمایا کہ اس کے بدلہ میں ایک دن روزہ رکھنا چاہیئے:

۱۸۰۴۔ ہم سے عبد اللہ بن میسر نے حدیث بیان کی انہوں نے یزید بن ہارون سے سنا، ان سے یحییٰ نے ابو سعید کے صاحبزادے ہی حدیث بیان کی، انہیں عبد الرحمن بن قاسم نے خبر دی، انہیں محمد بن جعفر بن زبیر بن عوام بن غویلد نے اور انہیں عباد بن عبد اللہ بن زبیر نے خبر دی کہ انہوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے سنا، آپ نے فرمایا کہ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ میں تو برباد ہو گیا، آں حضورؐ نے دریافت فرمایا کہ کیا بات ہوئی؟ اس نے کہا کہ رمضان میں میں نے (روزے کی حالت میں) اپنی بیوی کے ساتھ ہم بستری کر لی، عقوڑی دیر بعد اُن حضورؐ کی خدمت میں (مجھ کو) ایک ٹوکرا جس کا نام عرق تھا، پیش کیا گیا تو آپؐ نے فرمایا کہ برباد ہوتے والا شخص کہاں ہے اس نے کہا کہ حاضر ہوں تو آپؐ نے فرمایا کہ اسے صدفہ کر دو،

۱۲۱۳۔ اگر کسی نے رمضان میں جماع کیا؟ اور اس کے پاس

کوئی چیز نہیں تھی، پھر سے صدفہ دیا گیا تو اس کا کفارہ دینا چاہیئے

۱۸۰۵۔ ہم سے ابو ایمان نے حدیث بیان کی، انہیں شعیب نے خبر دی انہیں زہری نے، انہوں نے بیان کیا کہ مجھے جسد بن عبد الرحمن نے خبر دی اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا، ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے کہ ایک شخص نے حاضر ہو کر عرض کی، یا رسول اللہ میں تو ہلاک ہو گیا، آنحضورؐ نے دریافت فرمایا کیا بات ہوئی؟ اس نے کہا کہ میں روزہ کی حالت میں اپنی بیوی سے جماع کر لیا ہے اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا، کیا تمہارے پاس کوئی غلام ہے جسے آزاد کر سکو؟ اس نے کہا کہ نہیں، پھر آپؐ نے دریافت فرمایا، کیا پہرے بپے دو مہینے کے روزے رکھ سکتے ہو؟ اس نے عرض کی کہ نہیں، آخر آپؐ نے پوچھا کیا تمہارے اندر ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلانے کی استطاعت ہے؟ اس نے اس کا جواب بھی نفی میں دیا، راوی نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پھر عقوڑی دیر کے لئے ٹھہر گئے، ہم بھی اپنی اسی حالت

تَمُتُفُضُهُ صِيَامُ الدَّهْرِ وَإِنْ صَلَّاهُ
وَبِهِ قَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ وَقَالَ سَعِيدُ
بْنُ الْمُسَيَّبِ وَالشَّعْبِيُّ وَابْنُ جُبَيْرٍ وَ
ابْرَاهِيمُ وَقتادہ وَحَتَّادٌ يَقْضِي يَوْمًا مَكَانَهُ

۱۸۰۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَيْسَرَةَ سَمِعَ
يَزِيدَ بْنَ هَارُونَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ أَنَّ
عَبْدَ الرَّحْمَنِ ابْنَ الْقَاسِمِ أَخْبَرَنَا عَنْ مُحَمَّدِ
بْنِ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ بْنِ غُوَيْلِدٍ عَنْ
عَبَادِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ أَخْبَرَنَا أَنَّهُ سَمِعَ
عَائِشَةَ تَقُولُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّهُ اخْتَرَقَ قَالَ مَا لَكَ قَالَ
اصْبِرْ أَهْلِي فِي رَمَضَانَ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلٍ يُدْعَى الْعَرَقُ فَقَالَ آيَمْتَ
الْخَتَرَ قَالَ آتَا قَالَ تَعَمَّدَ قُ بِهَذَا

باب ۱۲۱۳۔ إِذَا جَامَعَ فِي رَمَضَانَ وَلَمْ يَكُنْ

لَهُ شَيْءٌ فَتَعَمَّدَ قُ عَلَيْهِ فَلْيَكْفِرْ

۱۸۰۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ
عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ جُلُوسٌ عِنْدَ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا
رَسُولَ اللَّهِ هَكَكْتُ قَالَ مَا لَكَ قَالَ وَاقَعْتُ
عَلَى امْرَأَتِي وَأَنَا صَائِمٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ تَجِدُ رَقَبَةً تُعْتِقُهَا
قَالَ لَا قَالَ فَهَلْ تَسْتَطِيعُ أَنْ تَصُومَ بِرَهْطَيْنِ
مُتَعَايَعَيْنِ قَالَ لَا قَالَ فَهَلْ تَجِدُ إِطْعَامَ سِتِّينَ
مِسْكِينًا قَالَ لَا قَالَ فَمَكَتِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ بَيْنَنَا نَحْنُ عَلَى ذَلِكَ أُنِيَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْرِقُ فِيهَا تَمْرًا وَالْعَرَقُ الْمِثْلُ

قَالَ آيِنَ السَّائِلُ فَقَالَ اَنَا قَالَ خُذْهَا فَتَصَدَّقْ
بِهِ فَقَالَ الرَّجُلُ اَعْلَى اَلْفَقَرِ مِنِّي يَا رَسُولَ اللَّهِ
قَوْلَاهُ مَا بَيْنَ كَلَابَتَيْهَا يُرِيدُ اَلْحَرَّتَيْنِ اَهْلُ
بَيْتِ اَفْقَرٍ مِنْ اَهْلِ بَيْتِي فَصَحَّحَكَ اَللّٰهُ مَلَكِي
اَللّٰهُ عَلَيْكَ وَسَلَّمْ حَتّٰى بَدَدْتَ اَنْتَابُهُ ثُمَّ قَالَ
اَطْعِمْنَاهُ اَهْلَكَ ۝

میں بیٹھے ہوئے تھے کہ آپ کی خدمت میں ایک بڑا گورا عرق نامی پیش کیا
گیا، جس میں کھجوریں تھیں عرق کو کرے کو کہتے ہیں، اس حضور نے دریافت
فرمایا کہ سائل کہاں ہے؟ اس نے کہا کہ میں حاضر ہوں، آپ نے فرمایا کہ
اسے وا اور صدقہ کر دو، اس شخص نے کہا کیا، یا رسول اللہ! کیا میں اپنے
سے زیادہ محتاج پر صدقہ کروں گا؟ بخدا ان دونوں پتھر بیلے میدانوں کے
درمیان کوئی بھی گھرانہ میرے گھر سے زیادہ محتاج نہیں ہے، اس پر نبی کریم

صلی اللہ علیہ وسلم اس طرح ہنس پڑے کہ آپ کے آگے کے دانت دیکھے جاسکے، پھر آپ نے ارشاد فرمایا کہ اپنے گھروالوں ہی کو کھلا دو۔ ۱۷۱۴
۱۷۱۴۔ رمضان میں اپنی بیوی کے ساتھ مہستر ہو نیاوال شخص
کیا اس کے گھروالے محتاج ہوں تو وہ انہیں کفارہ کا کھانا کھلا سکتا ہے

بَابُ ۱۷۱۴۔ اَلْمَجَاعِ فِي رَمَضَانَ هَلْ يُطْعَمُ
اَهْلُهُ مِنَ الْكُفَّارَةِ اِذَا كَانُوا مَعَ اَدِيجِ ۝

۱۸۰۶۔ حَدَّثَنَا عَنْ عُثْمَانَ بْنِ اَبِي شَيْبَةَ
حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنِ التَّوْحِيدِيِّ عَنْ مُبَشَّرِ
بْنِ مَبْدٍ اَلْحُلِيِّ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ جَاءَهُ رَجُلٌ اِلَى
النَّبِيِّ صَلَّى اَللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّا الْاَوْبَرُ وَقَعَ
عَلَى اَمْرَانِهِ فِي رَمَضَانَ فَقَالَ اَتَجِدُ مَا تَحْزَرُ
رَقَبَةً قَالَ لَا قَالَ فَكُنْتُ طَيْعُ اَنْ تَعْمُرَ شَهْرَيْنِ
مُتَتَابِعَيْنِ قَالَ لَا قَالَ اَتَجِدُ مَا تَطْعِمُ بِهِ يَتَتَبِعُ
مُسْكِيْمُنَا قَالَ لَا قَالَ فَاُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اَللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَعْزِقِي فِيهِ تَنَرٌ وَهُوَ اَلزَّيْلُ قَالَ اَطْعِمْ

۱۸۰۶۔ ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے جریر
نے حدیث بیان کی، ان سے منصور نے، ان سے زہری نے ان سے جبہ بن
عبدالرحمن اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ ایک شخص بنی کریم صلی
اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ یہ بدنصیب رمضان
میں اپنی بیوی سے جماع کر بیٹھا ہے، اس حضور نے دریافت فرمایا کہ کیا
تمہارے پاس اتنی استطاعت ہے کہ ایک غلام آزاد کر سکو؟ اس نے
کہا کہ نہیں، آپ نے دریافت فرمایا کیا تم پے پیسے دو مہینے کے روزے رکھ
سکتے ہو؟ اس نے کہا کہ نہیں، آپ نے دریافت فرمایا کیا تمہارے اندر اتنی
استطاعت ہے کہ ساتھ مسکینوں کو کھانا کھلا سکو؟ اب اس کا جواب

سے روزے کے کفارے کا اصول جہورامت کے یہاں یہ ہے کہ اگر غلام اس کے پاس ہو تو اسے آزاد کر دے، اسلام نے غلامی کی رسم کو پسند نہیں کیا ہے
لیکن اس کی اتنی مختلف اور متنوع شکلیں دینا میں موجود تھیں کہ ایک دم ان کا مٹانا بھی ممکن نہیں تھا، اس لئے آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف
اس سلسلے میں اصلاحات کر دیں اور غلام کے ساتھ جو ایک مظلومیت کا تصور قائم تھا اس کی تمام صورتوں کو آپ نے ختم کرنے کا اعلان کر دیا پھر
غلام آزاد کرنے پر آپ نے اتنا زور دیا اور بہت سی صورتوں میں اسے ضروری قرار دیا کہ آہستہ آہستہ دنیا سے غلامی کا رواج بالآخر ختم ہی
ہو گیا۔ تو کفارہ میں ترتیب کے اعتبار سے پہلے تو غلام آزاد کرنا ضروری ہے لیکن اب غلامی کا رواج ختم ہو گیا ہے اس لئے اس کا سوال ہی نہیں
رہتا۔ دوسرے درجہ میں اسلام نے یہ بتایا کہ اگر غلام نہ ملیں یا کسی کے پاس غلام نہ ہوں تو دو مہینے کے روزے رکھنا ضروری ہیں اگر اتنے روزے رکھنے
کی استطاعت نہ ہو تو ساتھ مسکینوں کو کھانا کھلا نا ضروری ہے اب امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ یہ بتانا چاہتے ہیں کہ اگر کسی کے پاس ان میں سے کچھ نہ ہو
اور صدقہ میں کہیں سے کوئی چیز ملے تو اس کو کفارہ میں دے دینا چاہیئے۔ ۱۷۱۵۔ دوسری احادیث میں ہے کہ آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا،
یہ تمہارے لئے جائز ہے اس کے بعد ہر کسی کے لئے صدقہ کا یہ طریقہ جائز نہ ہو گا۔

۱۷۱۵۔ یہ کسی بھی امام کا مسلک نہیں، امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے یہ عنوان صرف اس لئے قائم کیا کہ اس طرح کی ایک حدیث موجود تھی، اسی وجہ
سے جملہ سوالیہ رکھا گیا اپنی طرف سے کوئی بات نہیں کہتے، بلکہ ناظرین کو دعوت دیتے ہیں۔

۱۸۰۷۔ ہم سے علی بن اسد نے حدیث بیان کی ان سے وہیبت نے ان سے ایوب نے ان سے عکرمہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے احرام کی حالت میں بھی پھینا گلوایا اور روزہ کی حالت میں بھی پھینا گلوایا۔

۱۸۰۸۔ ہم سے ابو عمر نے حدیث بیان کی ان سے عبداللہ نے حدیث بیان کی ان سے ایوب نے حدیث بیان کی ان سے عکرمہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ کی حالت میں پھینا گلوایا۔

۱۸۰۹۔ ہم سے آدم بن ابی ایاس نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے ثابت بنانی سے سنا انہوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے پوچھا تھا کہ کیا آپ لوگ روزہ کی حالت میں پھینا گلوانا پسند نہیں کرتے تھے؟ آپ نے جواب دیا کہ نہیں البتہ کمزوری کے خیال سے (روزہ میں نہیں گلواتے تھے) شبانہ نے یہ زبانی کی ہے کہ ہم سے شعبہ نے حدیث بیان کی کہ (ایسا ہم) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد میں کرتے تھے) ۱۲۱۴ سفر میں روزہ اور افطار :

۱۸۱۰۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی ان سے ابواسحاق شیبانی نے انہوں نے ابن ابی اوفیٰ سے سنا کہا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر میں تھے (روزہ کی حالت میں) آں حضور نے ایک صاحب سے فرمایا کہ انکر میرے ستو گھول لو، انہوں نے عرض کی، یا رسول اللہ! ابھی تو سوزج باقی ہے، لیکن آپ کا حکم اب بھی یہی تھا کہ انکر میرے لئے ستو گھول لو، چنانچہ وہ اترے اور ستو گھول دیا، پھر آپ نے ایک طرف اشارہ کر کے فرمایا کہ جب تم دیکھو کہ رات یہاں سے شروع ہو چکی ہے تو روزہ دار کو افطار کر لینا چاہیئے یعنی اس وقت سوزج ڈوب جاتا ہے اس کی متابعت جبریر اور ابو بکر بن عیاض نے شیبانی کے واسطے سے کی ہے اور اس سے ابواسحاق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر میں تھے،

۱۸۱۱۔ ہم سے مسد نے حدیث بیان کی ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی ان سے ہشام نے بیان کیا کہ مجھ سے میرے والد نے حدیث بیان کی یہ اصول نہیں ہے، میں بھی بعض صورتوں میں جہور کے یہاں روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔ اس کی تفصیل فقہ کی کتابوں میں دیکھی جاسکتی ہے۔

۱۸۰۷۔ حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا وَهَيْبٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْتَجَمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ وَاخْتَجَمَ وَهُوَ صَائِمٌ :

۱۸۰۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اخْتَجَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ صَائِمٌ :

۱۸۰۹۔ حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ ثَابِتَ بْنَ الْبُنَاتِيَّ يَسْأَلُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ أَكُنْتُمْ تَكْرَهُونَ الْحِجَامَةَ لِلصَّائِمِ قَالَ لَا إِلَّا مِنْ أَجْلِ الضَّعْفِ وَرَأَى شَبَابَةَ شُعْبَةَ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

باب ۱۲۱۴۔ الصَّوْمُ فِي السَّفَرِ وَالْإِفْطَارِ :

۱۸۱۰۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ الشَّيْبَانِيِّ سَمِعَ ابْنَ أَبِي أَوْفَى قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَقَالَ الرَّحِيلُ بْنُ أَنَزَلٍ فَاجِدْهُ لِي قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ الشَّمْسُ قَالَ أَنْزِلْ فَاجِدْهُ لِي قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ الشَّمْسُ قَالَ أَنْزِلْ فَاجِدْهُ لِي فَانْزَلَ فَاجِدْهُ لَمْ قَسِرَتْ ثُمَّ رَحِمَ يَدَهُ هَهُنَا ثُمَّ قَالَ إِذَا رَأَيْتُمُ الْكَلِيلَ أَقْبَلَ مِنْ عَهْدِنَا فَقَدْ أَفْطَرْنَا أَصَابَكُمْ تَابَعَهُ جَرِيرٌ وَابُو بَكْرٍ بْنُ عِيَّاضٍ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ ابْنِ أَبِي أَوْفَى قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ :

۱۸۱۱۔ حَدَّثَنَا مُسَدُّ بْنُ حَدَّادٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ

حَمْرَةَ بْنِ عَمْرِو الْأَسْلَمِيِّ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ
إِنِّي أَسْرُدُ الصَّوْمَ وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ
يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ
عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ حَمْرَةَ بِنْتَ عَمْرِو بْنِ
الْأَسْلَمِيِّ قَالَتْ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصُومُ
فِي الشَّفْرِ وَكَانَ كَثِيرَ الصِّيَامِ فَقَالَ إِنْ شِئْتَ
فَصُومِي فَإِنْ شِئْتَ فَافْطُرِي ۝

ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ حمزہ بن عمرو اسلمی رضی اللہ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ! میں سفر میں بھی ہمیشہ روزے رکھتا ہوں۔ ح اور ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انہیں مالک نے خبر دی انہیں ہشام بن عروہ نے، انہیں ان کے والد نے اور انہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ حمزہ بن عمرو اسلمی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی کہ میں سفر میں بھی روزے رکھتا ہوں، وہ روزے بکثرت رکھا کرتے تھے (رمضان کے علاوہ دوسرے مہینوں میں) آں حضور نے فرمایا کہ اگر چاہے تو روزہ رکھو اور چاہے بے روزے رہو۔

۱۲۱۷۔ رمضان کے کچھ روزے رکھنے کے بعد کسی نے اگر سفر کیا؟

۱۸۱۲۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی انہیں مالک نے خبر دی، انہیں ابن شہاب نے، انہیں عبید اللہ بن عبداللہ بن عبید اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم دفتح مکہ کے موقع پر مکہ کی طرف رمضان میں چلے تو آپ روزہ سے تھے لیکن جب کدید پہنچے تو روزہ رکھنا چھوڑ دیا اور صحابہ علیہم اجمعین نے بھی آپ کو دیکھ کر روزہ چھوڑ دیا، ابو عبداللہ نے کہا کہ عسفان اور قدید کے درمیان کدید ایک تالاب ہے۔

۱۸۱۳۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن حمزہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالرحمن بن یزید بن جابر نے حدیث بیان کی، ان سے عبید اللہ نے حدیث بیان کی اور ان سے ام درداء رضی اللہ عنہا نے کہ ابو درداء رضی اللہ عنہ نے بیان کیا، ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر کر رہے تھے دن انتہائی گرم تھا اگر می کا یہ عالم تھا کہ گرمی کی شدت کی وجہ سے لوگ اپنے سروں کو پکڑ پکڑ بیٹھے تھے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور ابن رواحہ کے سوا، اور کوئی شخص، شرکار سفر میں روزہ سے نہیں تھا۔

بَابُ ۱۲۱۔ إِذَا صَامَ أَيَّامًا مِنْ رَمَضَانَ ثُمَّ سَافَرَ،
۱۸۱۲۔ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ حَمْرَةَ بِنْتَ عَمْرِو بْنِ الْأَسْلَمِيِّ قَالَتْ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصُومُ فِي الشَّفْرِ وَكَانَ كَثِيرَ الصِّيَامِ فَقَالَ إِنْ شِئْتَ فَصُومِي فَإِنْ شِئْتَ فَافْطُرِي ۝
۱۸۱۳۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْرَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ أَنَّ ابْنَ سَعِيدٍ ابْنَ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَهُ عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ فِي يَوْمٍ حَارٍّ حَتَّى يَضَعَ الرَّجُلُ يَدَهُ عَلَى رَأْسِهِ مِنْ شِدَّةِ الْحَرِّ وَمَا فِينَا صَائِمٌ إِلَّا مَا كَانَتْ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَابْنِ رَوَاحَةَ ۝

بَابُ ۱۲۱۸۔ قَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

۱۲۱۸۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد، اس شخص

سے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ رمضان میں، جس دن سفر شروع ہوا اس دن کا روزہ رکھنا بہتر ہے لیکن پھر سفر کے باقی ایام میں روزہ نہ رکھنا چاہیے، کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی کیا تھا۔

اسکے متعلق، جس پر شدت گرمی کی وجہ سے سایہ کر دیا۔
تھا کہ سفر میں روزہ رکھنا کوئی نیکی نہیں ہے۔

۱۸۱۴۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے محمد بن عبد الرحمن انصاری نے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے محمد بن عمرو بن حسن بن علی سے سنا اور انہوں نے جابر رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک سفر میں تھے، آپ نے ایک جمعہ دیکھا جس میں ایک شخص پر لوگوں نے سایہ کر رکھا ہے۔ آپ حضورؐ نے دریافت فرمایا کہ کیا بات ہے؟ لوگوں نے کہا کہ ایک روزہ دار ہے۔ آپ حضورؐ نے فرمایا کہ سفر میں روزہ رکھنا کوئی نیکی نہیں ہے۔

۱۲۱۹۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب (سفر میں) روزہ رکھنے یا نہ رکھنے کی وجہ سے ایک دوسرے پر کتہہ چینی نہیں کیا کرتے تھے۔

۱۸۱۵۔ ہم سے عبد اللہ بن سلمہ نے حدیث بیان کی ان سے مالک نے ان سے عید طویل نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ (رمضان میں) سفر کیا کرتے تھے۔ (سفر میں) بہت سے روزے سے ہوتے اور بہت سے چھوڑ دیتے (لیکن، روزہ دار بے روزہ دار پر اور روزہ دار پر کسی قسم کی کتہہ چینی نہیں کرتے تھے) ۱۲۲۰۔ جس نے سفر میں اسلئے روزہ چھوڑا تاکہ لوگ دیکھ سکیں۔

۱۸۱۶۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی ان سے ابو حنیفہ ان سے منصور نے، ان سے مجاہد نے، ان سے طاؤس نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ سے مکہ کے لئے سفر شروع کیا تو آپؐ روزے سے تھے پھر جب آپؐ عسفاں پہنچے تو پانی منگوایا اور اسے اپنے ہاتھوں سے (منہ تک) اٹھایا تاکہ لوگ دیکھ لیں پھر آپؐ نے روزہ چھوڑ دیا تاکہ مکہ پہنچے، ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کرتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (سفر میں) روزہ رکھا بھی اور نہیں بھی رکھا، اس لئے جس کا جی چاہے روزہ رکھے اور جس کا جی چاہے نہ رکھے۔

۱۲۲۱۔ (قرآن کی آیت) جن لوگوں کو روزہ کی طاقت ہے

ان پر فدیہ ہے ابن عمر اور سلمہ بن اکوع نے فرمایا کہ دوا پر

وَسَلَّمَ يَتَن قُلِّلَ عَلَيْهِ وَاشْتَدَّ الْحَرُّ
لَيْسَ مِنَ الْبِرِّ الصَّوْمُ فِي السَّفَرِ

۱۸۱۴۔ حَدَّثَنَا إِدْرَسُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ابْنَ عِيْنٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كَانَتْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَرَأَى زَحَامًا وَرَجُلًا فَقَدْ ظَلَّلَ عَلَيْهِ فَقَالَ مَا هَذَا فَقَالُوا صَائِمٌ فَقَالَ لَيْسَ مِنَ الْبِرِّ الصَّوْمُ فِي السَّفَرِ

بَاب ۱۲۱۹۔ لَمْ يَتَّبِعْ أَصْحَابُ النَّبِيِّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا فِي الصَّوْمِ وَالْإِفْطَارِ

۱۸۱۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كُنَّا نَسَافِرُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَتَّبِعِ النَّصَائِمُ عَلَى الْإِفْطَارِ وَلَا الْفُطْرُ عَلَى النَّصَائِمِ

بَاب ۱۲۲۰۔ مَنْ أَفْطَرَ فِي السَّفَرِ لِيَرَاهُ النَّاسُ

۱۸۱۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمَدِينَةِ إِلَى مَكَّةَ فَصَامَ حَتَّى بَلَغَ عُسْفَانَ ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ فَدَقَّقَهُ إِلَى يَدَيْهِ لِيَرِيَهُ النَّاسُ فَأَفْطَرَ حَتَّى قَدِمَ مَكَّةَ وَذَلِكَ فِي رَمَضَانَ فَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَتَقَوَّلُ قَدْ صَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَفْطَرَ مَنْ شَاءَ صَامَ وَمَنْ شَاءَ أَفْطَرَ

بَاب ۱۲۲۱۔ وَعَلَى الَّذِينَ يُطِيقُونَهُ فِدْيَةٌ قَالَ ابْنُ عُمَرَ وَمَسْلَمَةٌ

بُنِيَ الْاَكْوَاعُ تَسَخَّتْهَا شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِي
اُتُوْلَ فِيْهِ الْقُرْآنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَبَيِّنَاتٍ
مِّنَ الْهُدَى وَالْفُرْقَانِ فَمَن شَهِدَ مِنْكُمُ
الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ وَمَن كَانَ مَرِيضًا اَوْ
عَالِي سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَيَّامٍ اٰخَرَ يَرِيدُ
اللّٰهُ بِكُمْ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيدُ بِكُمُ الْعُسْرَ
وَلِتُكْمِلُوا الْعِدَّةَ وَلِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰى
مَا هَدَاكُمْ وَتَعْلَمَ كُمْ تَشْكُرُوْنَ وَقَالَ
اَبْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا اَلْاَعْمَشُ حَدَّثَنَا عَمْرُو
بْنُ مَرْثَدَةَ حَدَّثَنَا اَبْنُ اَبِي تَيْلَسٍ حَدَّثَنَا
اَصْحَابُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ رَمَضَانَ نَشَقُّ عَلَيْهِمْ كَمَا كَانَ مِنْ
اَفْطَحَهُ كُلَّ يَوْمٍ فَيُسْكِنُنَا تَرَكْتُ اَصُومَ
مَتَنٍ يُطَيِّفُهُ وَرُفِصَ لَهُمْ فِي ذٰلِكَ
تَسَخَّتْهَا وَاَن تَصُومُوا حَيْثُ شِئْتُمْ فَاَسْرُوْا
بِالْيُسْرِ ۝

والی آیت کو اس آیت نے) منسوخ کر دیا ہے، رمضان
ہی وہ مہینہ ہے جس میں قرآن نازل ہوا، لوگوں کے لئے
ہدایت بن کر اور راہ یابی اور حق کو باطل سے جدا کرنے کے
روشن دلائل کے ساتھ اپس جو شخص بھی تم میں سے اس
مہینہ کو پائے، وہ اس کے روزے رکھے، اور جو کوئی مریض
ہو یا سفر، تو اس کو گنتی پوری کرنی چاہیئے اور دنوں کی
اللہ تعالیٰ تمہارے لئے آسانی پیدا کرنا چاہتا ہے، دشواری
ڈالنا نہیں چاہتا اور اس لئے کہ تم گنتی پوری کرو، اور اللہ
کی اس بات پر بڑائی بیان کر دو کہ اس نے ہمیں ہدایت دی
اور تاکہ تم احسان مانو، ابن نمیر نے بیان کیا کہ ہم سے اعمش
نے حدیث بیان کی، ان سے عمر بن مرہ نے حدیث بیان
کی ان سے ابن ابی لیلیٰ نے حدیث بیان کی اور ان سے محمد
صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ نے بیان کی کہ رمضان میں جب
روزے کا حکم نازل ہوا، تو بہت سے لوگوں پر بڑا دشوار گزرا
چنانچہ بہت سے لوگ جو روزانہ ایک سیکین کو کھانا کھلا سکتے
تھے انہوں نے روزے چھوڑ دیئے، حالانکہ ان میں روزے

رکھنے کی طاقت تھی، بات یہ تھی کہ انہیں اس کی اجازت بھی دے دی گئی تھی (قرآن کی اس آیت میں کہ "جن لوگوں کو روزہ
کی طاقت ہے ان پر فدیہ ہے") پھر اس اجازت کو آیت "تمہارے لئے یہی بہتر ہے کہ تم روزے رکھو" نے منسوخ کر دیا اور
اس طرح لوگوں کو روزے رکھنے کا حکم ہو گیا۔

۱۸۱۷۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ
قَرَأَ فِيْهِ طَعَامُ مُسْكِنٍ قَالَ حَتَّى مَلَسُوْهُ
۱۸۱۸۔ ہم سے عیاش نے حدیث بیان کی ان سے عبد اللہ علی نے حدیث
بیان کی ان سے عبید اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے نافع نے کہ ابن عمر
رضی اللہ عنہ نے (آیت مذکورہ بالا) فدیہ طعام مسکین پڑھی اور فرمایا
کہ یہ منسوخ ہے۔

۱۲۲۲۔ رمضان کی قضا کی جائے، ابن عباس
رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اسے متفرق دنوں میں رکھنے میں
کوئی حرج نہیں، کیونکہ اللہ تعالیٰ کا حکم صرف یہ ہے
کہ "پس گنتی پوری کرو اور دنوں کی" سعید بن مسیب
نے فرمایا کہ (ذی الحجہ کے) دس روزے (اس شخص کے
لئے) جس پر رمضان کے روزے واجب ہوں اور ان

بَاب ۱۲۲۲۔ مَتَى يُفْضَى قِضَاءُ رَمَضَانَ
وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَدَّ بَأْسَ اَنْ يُفَرَّقَ
يَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى فَعِدَّةٌ مِّنْ اَيَّامٍ
اٰخَرَ وَقَالَ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَبِّبِ
فِيْ مَثْوَمِ الْعَشْرِ لَا يَضِلُّهُ حَتَّى يَبْدَأَ
بِرَمَضَانَ وَقَالَ اِبْرَاهِيْمُ اِذَا انْطَرَفَ

حَتَّىٰ جَاءَ رَمَضَانُ اَخْرَجُوهُمْ مِمَّا وَكَّمْ
يَزِيدُ عَلَيْهِ طَعَامًا وَيُذَكِّرُ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ
مُرْسَلًا وَابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهُ يُطْعِمُهُ
وَلَمْ يَذْكُرْ اِلَّا طَعَامَ اَنَسَا قَالَ
فَعِدَّةٌ مِّنْ اَيَّامٍ اُخَرَ ۝

کی قضا ابھی تک نہ کی ہو، رکھنے مناسب نہیں ہیں، بلکہ
رمضان کی قضا شروع کر دینی چاہیئے ابراہیم نے فرمایا
کہ اگر کسی نے کوتاہی کی (رمضان کی قضا میں) اور دوسرا
رمضان بھی آگیا تو دونوں روزے رکھنے چاہئیں، ان کے
اس کی کوتاہی کی وجہ سے دمکیں کو کھانا کھلانا واجب
نہیں ہوتا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ روایت مرسل ہے اور ابن عباس رضی اللہ عنہ سے ہے کہ اسے دمکیں کو کھانا
کھلانا چاہیئے، حالانکہ اللہ تعالیٰ نے کھانا کھلانے کا ذکر نہیں کیا ہے بلکہ فرمایا یہ ہے کہ دوسرے دنوں میں گنتی

پوری کی جائے۔

۱۸۱۸۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا
زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا يَحْيَىٰ عَنْ اَبِي سَلَمَةَ قَالَ سَمِعْتُ
عَائِشَةَ تَقُولُ كَانَ يَكُونُ عَلَيَّ الصَّوْمُ مِنْ رَمَضَانَ
فَمَا اسْتَطِيعُ اَنْ اُضَيِّ اِلَا فِي شُعْبَانَ قَالَ يَحْيَىٰ
التَّغْلُ مِنْ النَّبِيِّ اَوْ بِالْاَيْمَنِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بِاسْمِ اللّٰهِ اَلْحَافِظُ تَكُوْلُ الصَّوْمِ
وَالصَّلَاةِ وَقَالَ اَبُو السَّرْدَادِ اِنَّ الشُّكْنَ
وَوَجُوَّةَ الْحَقِّ لَتَا فِي كَثِيرٍ عَلٰى خَلَاَفِ
التَّرَايَ قَلْدَ يَجِدُ السُّلَيْمُوْنَ بُدَا اَيْمِنَ اَتْبَاعِهَا
وَمِنْ ذَلِكَ اِنَّ الْحَافِظَ تَقْضِي الصِّيَامَ
وَلَا تَقْضِي الصَّلَاةَ ۝

۱۸۱۸۔ ہم سے احمد بن یونس نے حدیث بیان کی ان سے زہیر نے حدیث
بیان کی ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے ابو سلمہ نے بیان کیا
کہ میں عائشہ رضی اللہ عنہا سے سنا وہ فرماتیں کہ رمضان کا روزہ مجھ سے
چھوٹ گیا نو شعبان سے پہلے اس کی قضا کی توفیق نہ ہوتی یحییٰ نے کہا کہ
یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں مشغول رہنے کی وجہ سے تھا۔
۳۳۳۳۔ عائفہ روزہ اور نماز چھوڑ دے، ابو الزناد نے فرمایا
کہ سنتیں اور حق باتیں، اکثر بظاہر امتی کے خلاف بھی معلوم ہوتی
ہیں، لیکن مسلمانوں کو بہر حال اس کی پیروی کرنی ہے کہ عائفہ
روزے تو قضا کرے گی، لیکن نماز کی قضا اس پر نہیں ہے۔

یعنی ہمارا ایمان اس حضور اور آپ کی رسالت پر ہے، آپ صادق و مصدق اور آپ کی رسالت و نبوت حق اور واضح آپ کے تمام پیغامات اور
آپ کی تمام رسالت اللہ کی طرف سے ہے اس لئے آپ کو کچھ بھی فرمائے ہیں، اس نبوت کے بعد کہ وہ واقعی آپ کا فرمان یا قرآن مجید کی کوئی آیت ہے، یہیں کسی پس
دپیش کے بغیر تسلیم کر لیا ہے صحیح اور حق بات ضروری نہیں کہ ہر کسی کی سمجھ میں بھی آجائے دنیا کی کوئی ایسی چیز نہیں، اس میں وضع حق اور یہ بھی صدائیں بھی شامل
ہیں، جس پر دنیا والوں کی رائے مختلف نہ رہی ہو، اس لئے انسان کی عقل معیار حق و صداقت نہیں بن سکتی، جب ہم نے آن حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ کا صادق
و مصدق نبی مان لیا تو پھر آپ کی ہر بات ہی تسلیم کر لینی چاہیئے، انسان نے حق اور صداقت کو بھی اٹھانی بنا دیا ہے، حالات کے تغیر و تبدل کے ساتھ حق اور صداقت کے معیار
بھی بدلتے رہتے ہیں آج ایک کام اچھا ہے سب اسے مانتے اور پسند کرتے ہیں لیکن آگے والا اسے جھٹلا دینا ہے اور انہیں مانتے والوں کے پوتوں اور پڑپوتوں کے نزدیک اس
سے زیادہ مضبوط اور ناپسندیدہ چیز اور کوئی نہیں رہتی اس لئے ہم کہتے ہیں کہ حق وہی ہے جسے خدا نے حق بتا دیا وہ ایک ناقابل تغیر صداقت ہے زمانہ کے حالات اور
مزاج کو اس کے تابع رہ کے چلنا چاہیئے اسے اپنے تابع کرنے کی کوشش نہ کیجئے اور سخت جھلک ہے ابو الزناد رحمۃ اللہ علیہ نے اسی پر تنبیہ فرمائی ہے حیض کی حالت میں
نماز نہیں پڑھنی چاہیئے اور روزے بھی شریعت کے حکم سے ان دونوں میں نہیں رکھنے چاہئیں لیکن بعد میں جب پاکی ہو جائے تو روزوں کی قضا واجب ہے اور نماز
معاف ہو جاتی ہے۔ سوال یہ تھا کہ نماز اور روزے دونوں فرض ہیں آخر یہ کیا بات ہے کہ نماز کی قضا واجب نہیں ہوتی اور روزے کی قضا واجب ہوتی ہے، ابو الزناد

۱۸۱۹۔ ہم سے ابن ابی مریم نے حدیث بیان کی ان سے محمد بن جعفر نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے زید نے حدیث بیان کی ان سے عباس نے اور ان سے ابو سعید رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کیا جب عورت حائضہ ہوتی ہے تو نماز اور روزے نہیں چھوڑ دیتی؟ یہی اس کے دین کا نقصان ہے۔

۱۲۲۴۔ کسی کے ذمے روزے رکھنے ضروری تھے، اس کا انتقال ہو گیا؟ صحت نے فرمایا کہ اگر اسکی طرف درمضان کے تیس روزوں کے بدلہ میں تیس آدمیوں نے ایک دن روزے رکھ دیئے تو جائز ہے۔

۱۸۲۰۔ ہم سے محمد بن خالد نے حدیث بیان کی ان سے محمد بن موسیٰ بن اعلین نے حدیث بیان کی ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو بن الحارث نے، ان سے عبید اللہ بن ابی جعفر نے، ان سے محمد بن جعفر نے حدیث بیان کی ان سے عروہ نے حدیث بیان کی اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اگر کوئی شخص مرجا اور اس کے ذمے روزے واجب ہوں تو اس کے ولی کو اس کی طرف سے روزے قضا کرنے چاہئیں۔ اس روایت کی متابعت ابن وہب نے عمرو کے واسطے سے کی ہے۔ اس کی روایت یحییٰ بن ایوب نے ابو جعفر کے واسطے سے بھی کی ہے۔

۱۸۲۱۔ ہم سے محمد بن ابراہیم نے حدیث بیان کی ان سے معاویہ بن عمرو نے حدیث بیان کی، ان سے زائدہ نے حدیث بیان کی ان سے المشی نے ان سے مسلم بن عیینہ نے، ان سے سعید بن جبیر نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی یا رسول اللہ! میری والدہ کا انتقال ہو گیا ہے اور ان کے ذمے ایک ہینہ کے روزے باقی رہ گئے ہیں کیا میں ان کی طرف سے قضا

۱۸۱۹۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنِي زَيْدٌ عَنْ عِيَّاسٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا حَاضَتْ كَمْ تَقْصِلُ وَكَمْ تَقْصِرُ قَدْ لَيْقَ نَقْصَانِ دِينِهَا

بَابُ ۱۲۲۴۔ مَنْ مَاتَ وَعَلَيْهِ صَوْمٌ وَقَالَ الْخَطَنُ إِنَّ صَامَ عَنْهُ ثَلَاثُونَ رَجُلًا يَوْمًا وَاحِدًا اجَازَ

۱۸۲۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى ابْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ مَاتَ وَعَلَيْهِ صِيَامٌ صَامَ عَنْهُ وَيَتُّهُ ابْنُ وَهْبٍ عَنْ عَمْرِو دَوَّاءُ يُعَيِّنُ ابْنُ أَيُّوبَ عَنِ ابْنِ أَبِي جَعْفَرٍ

۱۸۲۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي إِسْحَقَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو وَحَدَّثَنَا زَائِدٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُسْلِمٍ الْبَطْنِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ مَاتَتْ وَعَلَيْهَا صَوْمٌ شَهْرًا أَفَأَقْضِيْعَ عَنْهَا

فرماتے ہیں کہ عقل کی روشنی میں اس کا حل دھوونڈنے کی کوشش نہ کرو، یہ دیکھو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی طرح فرمایا ہے اور یہ خدا کا حکم ہے۔ اسی حدیث کی بناء پر امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ نذر کے روزے نذر ماننے والے نے اگر انہیں نہ رکھا ہو اور انتقال ہو گیا ہو، اگر کوئی اس کا ولی وغیرہ نذر ماننے والے کی طرف سے رکھا چاہے تو ادا ہو جاتے ہیں البتہ درمضان کے روزوں میں اس طرح کی نیابت نہیں چلے گی کیونکہ اسی حدیث بعض روایتوں میں ہے کہ آپ نے یہ حکم نذر کے روزوں سے متعلق دیا تھا، لیکن امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک کسی بھی صورت میں روزے کی نیابت نہیں چل سکتی۔ اس کے متعلق ہم پہلے بھی لکھ آئے ہیں۔ حنفیہ کے مسلک کے تائید میں بھی ایک حدیث ہے کہ کوئی شخص کسی دوسرے کے بدلہ میں روزے نہ رکھے۔ دوسری احادیث بھی اثناف کی طرف سے پیش کی جاتی ہیں۔

کر سکتا ہوں؟ آپ نے فرمایا کہ ہاں، اللہ تعالیٰ کا فرض اس بات کا زیادہ مستحق ہے کہ اسے ادا کر دیا جائے سلیمان نے بیان کیا کہ حکم اور سلمہ نے کہا، جب مسلم نے یہ حدیث بیان کی تو ہم سب وہیں بیٹھے ہوئے تھے ان دونوں حضرات نے فرمایا کہ ہم نے مجاہد سے بھی سنا تھا کہ وہ یہ حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہ کے حوالہ سے بیان کرتے تھے، ابو خالد سے روایت ہے کہ ان سے امش نے حدیث بیان کی ان سے حکم، مسلم، بطین اور سلمہ بن کہیل نے ان سے سعید بن جبیر نے اور عطاء اور مجاہد نے ابن عباس رضی اللہ عنہ کے واسطے سے کہ ایک خاتون نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی کہ میری بہن کا انتقال ہو گیا ہے سچائی اور ابو معاویہ نے بیان کیا ان سے امش نے حدیث بیان کی، ان سے مسلم نے، ان سے سعید نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ ایک خاتون نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی کہ میری والدہ کا انتقال ہو گیا ہے اور سعید نے بیان کیا، ان سے زید بن ابی انیسہ نے ان سے حکم نے، ان سے سعید بن جبیر نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ ایک خاتون نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی کہ میری والدہ کا انتقال ہو گیا ہے اور ان پر نذر کے روزے واجب تھے دجنہیں وہ اپنی زندگی میں نہ رکھ سکی تھیں اور ابو حریز نے بیان کیا ان سے عکرمہ نے حدیث بیان کی اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ ایک خاتون نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی کہ میری والدہ کا انتقال ہو گیا ہے اور ان پر پندرہ دن کے روزے واجب تھے۔

۱۲۲۵۔ روزہ دار افطار کب کرے گا؟

جب سورج ڈوب گیا تو ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے افطار کیا۔

۱۸۲۲۔ ہم سے جمہور نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام بن عروہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے اپنے والد سے سنا، انہوں نے فرمایا کہ میں نے عاصم بن عمر بن خطاب سے سنا ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب ییل اس طرف دمشق سے آئے اور دن ادا ہو چلا جائے کہ سورج ڈوب جائے تو روزہ دار کو افطار کر لینا چاہیے۔

قَالَ تَعْلَمُ قَالَ قَدَيْنُ أَحَقُّ أَنْ يَقْضَىٰ قَالِ سَلِمَانُ فَقَالَ أَلْعَمُّ وَسَلَّمَةُ وَتَعْنُ جَمِيعًا جُلُوسِي هَذَا حَدَّثَ مُسْلِمٌ بِهَذَا الْحَدِيثِ قَالَ سَمِعْنَا مُجَاهِدًا يَذْكُرُ هَذَا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَيَذْكُرُونَهُ عَنْ أَبِي خَالِدٍ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَلْعَمِّ وَمُسْلِمٍ الْبَطْنِيِّ وَسَلَّمَةَ بْنِ كَهِيلٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ وَعَطَاءٍ وَمُجَاهِدٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَتْ امْرَأَةٌ "لَلْنَبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِثْمُ أُخْتِي مَاتَتْ وَقَالَ يَغِي وَأَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَتْ امْرَأَةٌ "لَلْنَبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِثْمُ أُخْتِي مَاتَتْ وَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي أَنَسَةَ عَنْ أَلْعَمِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَتْ امْرَأَةٌ "لَلْنَبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِثْمُ أُخْتِي مَاتَتْ وَعَلَيْهَا صَوْمٌ نَذَرَ قَالَ أَبُو حَرِيزٍ حَدَّثَنَا عِكْرَمَةُ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَتْ امْرَأَةٌ "لَلْنَبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاتَتْ أُخْتِي وَعَلَيْهَا صَوْمٌ ثَمَنَةَ عَشَرَ يَوْمًا" فِي عَرْضِ كِي مِيرِي وَالِدَہ كَا اَتَقَال ہو گیا ہے اور ان پر پندرہ دن کے روزے واجب تھے۔

باب ۱۲۵۔ مَن یَحِدُ فِطْرَ الصَّائِمِ

وَأَفْطَرَ أَبُو سَعِيدٍ الْخَدْرِيُّ حِينَ

غَابَ قُرْصُ الشَّمْسِ

۱۸۲۲۔ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ حَدَّثَنَا سَلِمَانُ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ سَمِعْتُ عَاصِمَ بْنَ عَمْرٍاءَ ابْنَ الْعُقَابِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَفْطَلَ اللَّيْلُ مِنْ هُمَا وَأَوْبَرَ النَّهَارُ مِنْ هُمَا وَقَدَرَتِ الشَّمْسُ فَقَدْ أَفْطَرَ الصَّائِمُ

۱۸۲۳۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِسْحَاقَ السَّيْطِيُّ حَدَّثَنَا عَالِدُ بْنُ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ وَهُوَ صَائِمٌ فَلَمَّا غَرَبَتِ الشَّمْسُ قَالَ يَبْغِضُ الْقَوْمُ يَا فُلَانُ فَمَنْ قَاجَدَهُ لَنَا فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ تَوَاسَيْتَ قَالَ أَنْزِلْ قَاجَدَهُ لَنَا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَلَوُ أَمْسَيْتَ قَالَ أَنْزِلْ قَاجَدَهُ لَنَا قَالَ إِنَّ عَلَيْكَ نَهَارًا قَالَ أَنْزِلْ قَاجَدَهُ لَنَا قَتَلُو قَاجَدَهُ لَهُمْ نَسَبٌ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ إِذَا رَأَيْتُمُ اللَّيْلَ قَدْ أَقْبَلَ مِنْ هَهُنَا فَقَدْ أَفْطَرَ الصَّائِمُ

باب ۱۲۲۶۔ يُفْطَرُ بِمَا تَيْتَسَّرُ عَلَيْهِ بِالنَّسَاءِ وَغَيْرِهَا

۱۸۲۴۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا الشَّيْبَانِيُّ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي أَوْفَى قَالَ سَمِعْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ صَائِمٌ فَلَمَّا غَرَبَتِ الشَّمْسُ قَالَ أَنْزِلْ قَاجَدَهُ لَنَا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ تَوَاسَيْتَ قَالَ أَنْزِلْ قَاجَدَهُ لَنَا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ عَلَيْكَ نَهَارًا قَالَ أَنْزِلْ قَاجَدَهُ لَنَا قَتَلُو قَاجَدَهُ ثُمَّ قَالَ إِذَا رَأَيْتُمُ اللَّيْلَ أَقْبَلَ مِنْ هَهُنَا فَقَدْ أَفْطَرَ الصَّائِمُ وَأَشَارَ بِأُصْبِعِهِ قَبْلَ الشَّمْسِ

کر لینا چاہیے، آپ نے اپنی انگلی سے مشرق کی طرف اشارہ کیا۔

۱۸۲۳۔ ہم سے اسحاق واسطی نے حدیث بیان کی ان سے خالد نے حدیث بیان کی ان سے شیبانی نے ان سے عبد اللہ بن ابی اوفیٰ نے بیان کیا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر میں تھے۔ اور آں حضورؐ روزہ سے تھے۔ جب سورج غروب ہو گیا تو ایک صاحب سے فرمایا کہ اے فلاں! میرے لئے اللہ کے ستو گھول دو، انہوں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! کاش آپ تھوڑی دیر اور ٹھہرتے، پھر وہی حکم دیا کہ اتر کر ہمارے لئے ستو گھول دو، لیکن ان کا اب بھی یہی امر رہا کہ ابھی دن باقی ہے، آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس مرتبہ پھر فرمایا کہ اتر کر ہمارے لئے ستو گھول دو، چنانچہ وہ اترے اور ستو انہوں نے گھول دیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیٹ۔ پھر فرمایا کہ جب تم یہ دیکھو کہ رات اس طرف سے آگئی ہے (مشرق کی طرف سے) تو روزہ دار کو افطار کر لینا چاہیے۔

۱۲۲۶۔ جو چیز بھی آسانی سے مل جائے، پانی وغیرہ۔ اس سے افطار کر لینا چاہیے۔

۱۸۲۴۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی ان سے عبد الوہید نے حدیث بیان کی ان سے شیبانی نے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے عبد اللہ بن ابی اوفیٰ سے سنا، انہوں نے بیان کیا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جا رہے تھے آں حضورؐ روزہ سے تھے۔ جب سورج غروب ہوا تو آپؐ نے فرمایا کہ اتر کر ہمارے لئے ستو گھول دو، انہوں نے عرض کی، یا رسول اللہ! کاش تھوڑی دیر اور ٹھہرتے، آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اتر کر ہمارے لئے ستو گھول دو۔ چنانچہ انہوں نے پھر عرض کی یا رسول اللہ! ابھی تو دن باقی ہے آپؐ نے فرمایا کہ اتر ستو ہمارے لئے گھول دو، چنانچہ انہوں نے اتر کر ستو گھولا، آں حضورؐ نے پھر فرمایا کہ جب تم دیکھو کہ رات ادھر سے آگئی تو روزہ دار کو افطار

محمد اللہ تفہیم البخاری کا ساتواں پارہ پورا ہوا

سے غالباً غلط معانی ابھی اسی خیال میں تھے کہ سورج غروب نہیں ہوا ہے ورنہ اس اصرار کی کوئی وجہ نہیں تھی سب حضرات سفر کر رہے تھے۔ عرب میں پہاڑیوں کی کثرت ہے اور ایسے علاقوں میں غروب کے فوراً بعد ایسا محسوس ہوتا ہے کہ سورج ابھی باقی ہے۔

اسکھواں پارہ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

باب ۱۲۲۷ تَعَجِيلُ الْإِفْطَارِ

۱۸۲۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا
مَالِكٌ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
لَا يَزَالُ النَّاسُ بِحَيْرٍ مَا عَجَلُوا الْإِفْطَارَ

بِزَيْنَبِ بْنِ

۱۸۲۶۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا
أَبُو بَكْرِ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي أَوْفَى قَالَ كُنْتُ
مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَصَامَ حَتَّى
أَسْنَى قَالَ لِيُجْلِي أَنْزِلْ فَأَجْدَحَ لِي قَالَ لَوْ أَنْتَ لَوَسْتَ
حَتَّى تُنْسَى قَالَ أَنْزِلْ فَأَجْدَحَ لِي إِذَا رَأَيْتَ
الْبَلِيلَ قَدْ أَقْبَلَ مِنْ لَهْمَتَا قَدْ أَفْطَرَ
الْقَصَائِمُ +

بِزَيْنَبِ بْنِ

باب ۱۲۲۸ إِذَا أَفْطَرَ فِي رَمَضَانَ ثُمَّ
طَلَعَتِ الشَّمْسُ +

۱۸۲۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ
حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ فَاطِمَةَ
عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ قَالَتْ أَفْطَرْنَا عَلَى
عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ غَنِيمٍ
ثُمَّ طَلَعَتِ الشَّمْسُ قِيلَ لِهَيْشَامٍ فَأَمْرُؤُا
بِالْقَضَاءِ قَالَ بَدَأَ مِنْ قَضَاءٍ وَقَالَ
مُعَمَّرٌ سَفِيفٌ هَشَامًا لَا أَدْرِى أَقْضُوا

۱۲۲۷۔ افطار میں جلدی کرنا۔

۱۸۲۵۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انہیں مالک نے خبر دی، انہیں ابو حازم نے، انہیں سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مسلمانوں میں اس وقت تک غیر باقی رہے گی، جب تک افطار کی جلدی کا اہتمام (یعنی وقت ہوتے ہی باقی رہے گی)۔

۱۸۲۶۔ ہم سے احمد بن یونس نے حدیث بیان کی، ان سے ابو بکر نے حدیث بیان کی، ان سے سلیمان نے اور ان سے ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ نے کہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں تھا۔ آپ روزے سے تھے، جب شام ہوئی (اور دن ڈوب گیا) تو آپ نے ایک صحابی سے فرمایا کہ اتر کر (سواری سے) میرے لیے ستو گھول دو۔ انہوں نے عرض کی، اے حضور اگر شام ہونے کا انتظار فرماتے تو بہتر تھا۔ لیکن آپ نے پھر فرمایا کہ اتر کر میرے لیے ستو گھول دو۔ جب یہ دیکھ لو کہ راستہ ادھر سے آگئی (یعنی دن ڈوبتے ہی) روزہ دار کو افطار کر لینا چاہیے۔ (یہ حدیث متعدد روایتوں سے پہلے گزر چکی ہے)۔

۱۲۲۸۔ رمضان میں، اگر افطار کے بعد سورج نکل

آیا؟

۱۸۲۷۔ ہم سے عبد اللہ بن ابی شیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابو اسامہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام بن عروہ نے ان سے فاطمہ نے اور ان سے اسامہ بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں طلحہ ابن ابرہہ آلود تھا، ہم نے جب افطار کر لیا تو سورج نکل آیا۔ اس پر ہشام (روایت حدیث) سے پوچھا گیا کہ کیا پھر انہیں قضا کا حکم ہوا تھا؟ تو انہوں نے فرمایا کہ قضا کے سوا چارہ کاری کیا تھا؟ اور ہم نے بیان کیا کہ میں نے ہشام سے سنا مجھے معلوم نہیں کہ ان لوگوں نے قضا

تھی یا نہیں؟

اَمَرَ لَا

بَابُ ۱۲۲۹ صَوْمِ الصَّبِيَّانِ - وَقَالَ عُسْرُ
لِنَشْوَانٍ فِي رَمَضَانَ وَوَيْلَكَ وَ
صَبِيَّانَا صِيَامُ فَصَرَبَهُ

بہت بے خبر

۱۸۲۸ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى
ابْنُ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ ذَكْوَانَ عَنْ
الزَّبْيِيِّ بْنِ مَعْقُودٍ قَالَتْ ارْسَلْ اَسْبَغِي
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ اَهْلِ عَشُورٍ اَوْ اِلَى
قُرْبَى اِلَّا نَصَارَ مَنْ اَصْبَحَ مُفْطِرًا فَلَيْسَ
بِقِيَّةٍ يَوْمِهِ وَمَنْ اَصْبَحَ صَائِمًا فَلَيْسَ
قَالَتْ كُنْتُ نَصُومُهُ بَعْدُ وَنَصُومُ
صَبِيَّانَنَا وَنَجْعَلُ لَهُمُ اللَّعْبَةَ مِنْ
الْعِهْنِ فَاِذَا بَكَى اَحَدُهُمْ عَلَى الطَّعَامِ
اَعْطَيْنَاهُ ذَاكَ حَقَّ يَكُونُ عِنْدَ الْفُطَارِ

بَابُ ۱۲۳۰ الْوَصَالِ وَمَنْ قَالَ
لَيْسَ فِي اللَّيْلِ صِيَامٌ - يَقُولُ
تَعَالَى ثُمَّ اَتِمُّوا الصِّيَامَ الْفُلَّ
اللَّيْلِ وَهِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَنْهُ رَحْمَةٌ لَهُمْ وَابْقَاءٌ عَلَيْهِمْ

۱۲۲۹ - بچوں کا روزہ - عمر رضی اللہ عنہ نے ایک
لشہ باز سے فرمایا تھا ”تم پر بربادی آئے، رمضان میں شراب
پی رکھی ہے۔ حالانکہ ہمارے بچے تک روزے سے ہیں پھر
آپ نے حد قائم کی ہے۔“

۱۸۲۸ - ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے بشر بن مفضل نے حدیث
بیان کی، ان سے خالد بن ذکوان نے حدیث بیان کی، ان سے ربیع بن
مسعود رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ عاشرہ کی صبح کو آن حضور صلی اللہ
علیہ وسلم نے انصار کے عیالوں میں منادی کروائی کہ صبح تک جس نے کھاپی
لیا ہو وہ دن کے بقیہ حصے کو (روزہ دار کی طرح) پورے کرے اور جس
نے کچھ کھایا یا نہ ہو وہ روزے سے رہے۔ انھوں نے بیان کیا کہ پھر
بعد میں بھی رمضان کے روزوں کی فرضیت کے بعد ہم اس دن روزہ
رکھتے تھے اور اپنے بچوں سے بھی رکھواتے تھے، انھیں ہم روٹی کی گریبا
دے کر بہلاتے رکھتے تھے، جب کوئی کھانے کے لیے روتا تو وہی
دیتے تھے تاکہ انظار کا وقت آجاتا۔

۱۲۳۰ - صوم وصال ہے اور جنھوں نے یہ کہا کہ رات میں
روزہ نہیں ہوتا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے ”پھر تم روزے
رات تک پورے کر دو“ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صوم
وصال سے (حکم خداوندی) منع فرمایا ہے، امت پر رحمت
و شفقت کے خیال سے اور تاکہ ان پر دوام و ثبات رہے

۱۔ یہ ایک شخص کا واقعہ ہے جس نے رمضان میں شراب پی لی تھی۔ جب یہ شخص عمر رضی اللہ عنہ کے پاس لایا گیا تو آپ نے اسے بڑی شرم
دلائی کہ مسلمانوں کے بچے تک ان دنوں میں روزے سے ہیں اور تم نے صرف روزہ توڑنے پر اکتفا نہیں کیا بلکہ شراب بھی پی رکھی ہے
اس کے بعد آپ نے اسے اتنی (۸۰) کوڑے گولے اور شام جلا وطن کر دیا۔ اس واقعہ کو نقل کرنے سے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کا یہاں
مقصود صرف بچوں کے روزے کی مشروعیت کی وضاحت کرنی ہے جس کا تذکرہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کیا ہے۔

۲۔ روزے دن کے رکھے جاتے ہیں۔ رات کی ابتدا وغروب آفتاب سے ہوتی ہے۔ طلوع صبح صادق سے رات کا سلسلہ ختم ہوتا ہے اور دن
کی ابتدا ہوتی ہے ”صوم وصال“ جیسا کہ پہلے بھی ایک موقع پر دعا و کلمات کی گئی تھی، دن کے صادق رات میں بھی روزے کے تسلسل کو قائم رکھنے کا کام ہے
شریعت کا روزے سے مقصد ہے وہ دن کے روزوں ہی سے پورا ہو جاتا ہے اور چونکہ مقصد توبہ اور مشقت میں ڈالنا نہیں ہے اس لیے
صوم وصال کی دعا تکرار کی گئی۔ البتہ نور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صوم وصال یعنی سحر و افطار کے بغیر کئی کئی دن رات کے روزے رکھتے تھے
کیونکہ آپ کس کی طاقت پہنچ گئی تھی۔ اس لیے رات روزے کی حد تک ہوتی ہے۔

وَمَا يُكْرِهُ مِنْ التَّعَمُّقِ ۖ

۱۸۲۹۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ قَالَ حَدَّثَنِي قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ عَنِ الشَّرِيفِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَوَاصِلُوا قَالُوا إِنَّكَ تَوَاصِلٌ قَالَ لَسْتُ كَأَحَدٍ مِنْكُمْ إِنْ أُطْعِمَ وَأُسْقِيَ أَوْ إِنْ أُبَيْتَ أُطْعِمَ وَأُسْقِيَ ۖ

بہ بنہ

۱۸۳۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ ثَابِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ تَخَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْوَصَالِ قَالُوا إِنَّكَ تَوَاصِلٌ قَالَ إِنْ لَسْتُ بِمِثْلِكُمْ إِنْ أُطْعِمَ وَأُسْقِيَ ۖ

۱۸۳۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ حَدَّثَنِي ابْنُ الزُّهَرِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جُبَابٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تَوَاصِلُوا فَإِنَّكُمْ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَوَاصِلَ قَلَبُوا وَاصِلٌ حَتَّى الشَّحْرِ قَالُوا أَفَإِنَّكَ تَوَاصِلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ إِنْ لَسْتُ كَهَيْئَتِكُمْ إِنْ أُبَيْتَ لِي مُطْعِمٌ يُطْعِمُنِي وَسَاقٍ يُسْقِينِي ۖ

بہ بنہ

۱۸۳۲۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي كَيْثِبَةَ وَمُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ هِشَامِ بْنِ مُرَّةٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ تَخَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْوَصَالِ رَحِمَهُ لَهُمْ فَقَالُوا إِنَّكَ تَوَاصِلٌ قَالَ إِنْ لَسْتُ كَهَيْئَتِكُمْ إِنْ يُطْعِمُنِي رَقِيٌّ وَيُسْقِينِي لَمْ يَكُنْ كَوَاسِلًا

اور یہ کہ (عمل میں) شدت اختیار کرنا پسندیدہ نہیں خیال کیا گیا ہے
۱۸۲۹۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے، کہا کہ مجھ سے قتادہ نے حدیث بیان کی اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (بلا سحر و افطار) مسلسل روزے نہ رکھا کرو (صوم وصال) صحابہ نے عرض کی کہ آپ تو وصال کرتے ہیں؟ تو آپ نے فرمایا کہ میں تمہاری طرح نہیں ہوں، مجھے کھلایا اور سیراب کیا جاتا رہتا ہے (اللہ تعالیٰ کی طرف سے، آپ نے یہ فرمایا کہ) میں اس طرح رات گزارتا ہوں کہ مجھے کھلایا اور سیراب کیا جاتا رہتا ہے۔

۱۸۳۰۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں مالک نے خبر دی، انھیں ثابیع نے اور ان سے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صوم وصال سے منع فرمایا تو صحابہ نے عرض کی کہ آپ تو وصال کرتے ہیں؟ اُن حضوروں نے فرمایا کہ میں تمہاری طرح نہیں ہوں، مجھے تو کھلایا اور سیراب کیا جاتا ہے۔

۱۸۳۱۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے ابن الزہری نے حدیث بیان کی، ان سے عبد اللہ بن جباب نے اور ان سے ابو سعید رضی اللہ عنہ نے، انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، اُن حضوروں نے فرمایا ہے تھے کہ مسلسل (بلا سحر و افطار) روزے نہ رکھو، اُن اگر کوئی وصال کرنا ہی چاہے تو وہ سحری کے وقت تک ایسا کر سکتا ہے پھر صبح پڑنے عرض کی یا رسول اللہ! آپ تو وصال کرتے ہیں۔ اس پر آپ نے فرمایا، میں تمہاری طرح نہیں ہوں میں تو رات اس طرح گزارتا ہوں کہ ایک کھلانے والا کھلاتا ہے اور ایک پلانے والا پیرا کرتا ہے۔

۱۸۳۲۔ ہم سے عثمان بن ابی شیبہ اور محمد نے حدیث بیان کی، انھیں عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صوم وصال سے منع کیا تھا، امت پر رحمت و شفقت کے خیال سے۔ صحابہ نے عرض کی کہ آپ تو وصال کرتے ہیں؟ اس کے جواب میں اُن حضوروں نے فرمایا کہ میں تمہاری طرح نہیں ہوں، مجھے میرا رب کھلاتا اور پلاتا ہے۔ عثمان نے لے میں افطار نہ کرے اور رات بھر کھائے گزار دے پھر صبح سحری کا وقت ہو تو سحری کھائے۔ سحری ضرور کھانی چاہیے۔ اس سے زیادہ کی اجازت نہیں ہے۔

۱۲۳۲۔ سحری تک وصال

۱۸۳۵۔ ہم سے ابراہیم بن حمزہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ابی حازم نے حدیث بیان کی، ان سے یزید نے، ان سے عبد اللہ بن خباب نے اور ان سے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ فرما رہے تھے، صوم وصال نہ رکھو اور اگر کسی کا ارادہ ہی وصال کا ہو تو سحری کے وقت تک وصال کر سکتا ہے۔ صحابہ نے عرض کی، یا رسول اللہ! آپ تو وصال کرتے ہیں اُن حضورؐ نے فرمایا، میں تمھاری طرح نہیں ہوں۔ رات کے وقت ایک کھلانے والا مجھے کھلاتا ہے اور ایک پلانے والا مجھے میرا پکڑتا ہے۔

۱۲۳۳۔ کسی نے اپنے بھائی کو نفلی روزہ توڑنے کے لیے قسم دی، اگر عذر واقعی ہے تو توڑنے والے پر قضا واجب نہیں۔

۱۸۳۶۔ ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے جعفر بن عون نے حدیث بیان کی، ان سے ابوالعمیس نے حدیث بیان کی ان سے عون بن ابی جعیف نے اور ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلمان اور ابو الدرداء رضی اللہ عنہما میں مباحثہ کرائی تھی ہجرت کے بعد، ایک مرتبہ سلمان رضی اللہ عنہ ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے ملاقات کے لیے گئے تو ام الدرداء رضی اللہ عنہا کو بہت بچے پرانے حال میں دیکھا، ان سے پوچھا کہ یہ حالت کیوں بنا رکھی ہے؟ ام درداءؓ نے جواب دیا کہ یہ تمھارے بھائی ابو الدرداءؓ دنیا کی طرف کوئی توجہ نہیں رکھتے بچے پھر ابو الدرداءؓ

بَابُ ۲۳۲ الْوَصَالِ إِلَى السَّحْرِ
۱۸۳۵۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ حَمَزَةَ حَدَّثَنِیْ اِبْنُ اَبِي حَازِمٍ عَنْ یَزِيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ خُبَابٍ عَنْ اَبِي سَعِيْدٍ الْخَدْرِيِّ اَنْهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَا تُوَاصِلُوْا مَا یَكُفُّ اَرَادَ اَنْ یُّوَاصِلَ فَلَیْسَ اَصِلُ حَتّٰی السَّحَرُ قَالُوْا فَاَنْتَ لَا تُوَاصِلُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ لَسْتُ کَمِیْتِکُمْ اِنَّ اَبَیْتُ لِیْ مَطْعَمٌ یُّطْعِمُنِیْ وَسَاقٍ یُّسْقِیْنِ

بَابُ ۲۳۳ مَنْ اَقْسَمَ عَلٰی رَکْبَتِهِ یُفْطِرُ فِی السَّحْرِ وَکَمَدَ یَدَیْهِ عَلَیْهِ قَضَاءٌ اِذَا کَانَ اَوْفَقَ لَهٗ

۱۸۳۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَمَیْسِ عَنْ عَوْنِ بْنِ اَبِي حُجَیْفَةَ عَنْ رَبِیْهِ قَالَ رَأَتْ اَمِّیْتُ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَیْنَ سَلَمَاتٍ وَابِی الدَّرْدَاءِ فَرَأَتْ سَلَمَاتٍ اَیَّ الدَّرْدَاءِ فَرَأَتْ اَمْرًا لَدَّرْدَاءِ مُتَبَدِّلَةً فَقَالَ لَهَا مَا شَأْنُکَ قَالَتْ اَخُوکَ اَبُو الدَّرْدَاءِ لَیْسَ لَهٗ حَاجَةٌ فِی الدُّنْیَا فَجَاءَ اَبُو الدَّرْدَاءِ فَصَنَعَ لَهٗ طَعَامًا فَقَالَ کُلْ قَالَ خَاتَمَیْ صَاۤءِمٌ قَالَ مَا اَنَا بِصَاحِلٍ

لے احناف کا اس سلسلے میں یہ مسلک ہے کہ نفلی روزے یا ناز اگر کسی نے توڑ دی خواہ کسی عذر کی وجہ سے یا عذر کے بغیر، ہر حال ان کی قضا واجب ہے کیونکہ نفلی عبادت کا مکلف اللہ تعالیٰ نے انسانوں کو نہیں بنایا ہے۔ اب اگر کوئی خود کرے تو اس پر ثواب ملتا ہے لیکن جس طرح نذرمان لینے سے واجب ہو جاتی ہے اسی طرح جب نفل شروع کر دی تو گویا نذر کی طرح اپنے پر واجب کر لیا۔ اب اگر توڑے گا تو قضا واجب ہوگی۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ یہ بتانا چاہتے ہیں کہ اگر کسی کی وجہ سے توڑا تو قضا نہیں ورنہ واجب ہے۔

تھے اسی حدیث کی دوسری روایتوں میں ہے کہ رات میں روزہ رکھتے ہیں اور رات میں نماز پڑھتے رہتے ہیں۔ ایک اور روایت میں ہے کہ دنیا کی عورتوں کی طرف انھیں کوئی توجہ نہیں۔ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے جو اس وقت طرز عمل اختیار کیا ہے اس کا مقصد ابو الدرداءؓ کو ان کی رائے سے پھرتا تھا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے دوسرے جن بندوں کے حقوق واجب کئے ہیں اللہ کے واجب حقوق کے بعد ان کی رعایت بھی ضروری ہے۔ ان کی بیوی کو بقیہ آئندہ صفحہ پر۔

عَنْ تَاكُلَ قَالَ قَالَ كَلَّ فَلَمَّا كَانَتْ
اللَّيْلُ ذَهَبَ أَبُو السَّادَةِ أَوْ يَقُولُ
قَالَ لَمْ فَنَامَ ثُمَّ ذَهَبَ يَوْمًا فَقَالَ
ثُمَّ فَلَمَّا كَانَتْ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ قَالَ
سَلَمَاتُ قَدْ أَزَلَتْ قَصَلَتْنَا فَقَالَ لَهُ
سَلَمَاتُ إِنَّ يَدَيْكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَلِنَفْسِكَ
عَلَيْكَ حَقًّا وَإِلَّا هَلَكَ عَلَيْكَ حَقًّا
فَأَعطى كُلَّ ذِي حَقٍّ حَقَّهُ فَاتَى
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ صَدَقَ سَلَمَاتُ ۝

باب ۱۲۳۷ صَوْمِ شَعْبَانَ

۱۸۳۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا
مَالِكٌ عَنْ أَبِي النَّضْرِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ
عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَتْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَصُومُ حَتَّى نَقُولَ لَا يُطِيرُ وَيَقْطُرُ
حَتَّى نَقُولَ لَا يَصُومُ فَمَا رَأَيْتُ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَكْمَلَ صِيَامَ
شَهْرٍ إِلَّا رَمَضَانَ وَمَا رَأَيْتُهُ أَكْثَرَ صِيَامًا
مِنْهُ فِي شَعْبَانَ ۝

۱۲۳۸۔ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُصَاةَ حَدَّثَنَا
هَيْشَامٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّ عَائِشَةَ حَدَّثَتْهُ
قَالَتْ لَمْ يَكُنِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَصُومُ شَهْرًا أَكْثَرَ مِنْ شَعْبَانَ حَتَّى
كَانَ يَصُومُ شَعْبَانَ كُلَّهُ وَكَانَ يَقُولُ حُنَّ دَامَ
إِنَّهُ يَلِي مَا يُطِيمُوتُ قَالَتْ اللَّهُ لَا يَسَلُّ حَتَّى
تَسْتَوُوا وَآخِبَ الصَّلَاةَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

تشریف لائے اور ان کے سامنے کھانا حاضر کیا اور کہا کہ تناول کیجئے یہی کہا کہ
میں روزے سے ہوں، اس پر حضرت سلمان رضی اللہ عنہ فرمایا کہ میں اس وقت تک نہیں
کھاؤں گا جب تک آپ خود شریک نہ ہوں گے۔ بیان کیا کہ وہ کھانے میں شریک
ہو گئے (اور روزہ توڑ دیا) رات ہوئی تو ابوالدرداء عبادت کے لیے اٹھے
سلمان نے فرمایا کہ سو جائیے، چنانچہ وہ سو گئے پھر حضورؐ سے وقفہ کے بعد
عبادت کے لیے اٹھے اور اس مرتبہ بھی سلمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ سو جائیے، پھر جب
رات کا آخری حصہ ہوا تو سلمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اچھا اب اٹھیے چنانچہ دونوں نے
نماز پڑھی۔ اس کے بعد سلمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ آپ کے رب کا بھی آپ پر حق ہے
آپ کی جان کا بھی آپ پر حق ہے اور آپ کی بیوی کا بھی آپ پر حق ہے اس لئے
ہر صاحب حق کی ادائیگی کرنی چاہیے، پھر آپ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت
میں حاضر ہوئے اور آپ سے اس کا تذکرہ کیا تو آپ نے فرمایا کہ سلمان نے سچ کہا

۱۲۳۷۔ شعبان کے روزے

۱۸۳۷۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں مالک نے خبر دی
انھیں ابو النضر نے، انھیں ابوسلمہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے
بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا روزہ رکھنے لگتے تو ہم (اُس میں)
کہتے کہ اب آپ روزہ رکھتا چھوڑیں گے ہی نہیں اور جب روزہ چھوڑتے
تو ہم کہتے کہ اب آپ روزہ رکھیں گے ہی نہیں۔ میں نے رمضان کو چھوڑ کر رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی پورے مہینہ کا روزہ رکھتے نہیں دیکھا اور جتنے
روزے آپ شعبان میں رکھتے تھے، میں نے کسی مہینہ میں اس سے زیادہ
روزے رکھتے آپ کو نہیں دیکھا۔

۱۲۳۸۔ ہم سے معاذ بن فضالہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے
حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے، ان سے ابوسلمہ نے اور ان سے عائشہ
رضی اللہ عنہا نے حدیث بیان کی، آپ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شعبان
سے زیادہ اور کسی مہینہ میں روزے نہیں رکھتے تھے، شعبان کے اکثر ایام میں
آپ روزہ سے رہتے آپ فرمایا کرتے تھے کہ عمل وہی اختیار کرو جس کی تم میں طاقت
ہو کیونکہ اللہ تعالیٰ (ثواب دینے سے) نہیں پسپے جب تک تم خود نہ اکتا جاؤ نبی
کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس نماز کو سب سے زیادہ پسند فرماتے تھے جس پر مداومت

بقیہ حاشیہ: شکایت تھی وہ خود بھی بڑی درجہ کی سہا پرتیں اور معافی کی عاجزادی تھیں لیکن بہر حال غیر معمولی طور پر عبادت میں جبر و مشقت اختیار کرنے سے
خود ان حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے اس لیے حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے انھیں سمجھایا کہ اتنی زیادتی نہ ہونی چاہیے۔

اختیار کی جائے، خواہ کم ہی کیوں نہ ہو، چنانچہ آنحضرتؐ رجب کوئی نماز شروع کرتے تو اسے ہمیشہ پڑھتے تھے۔

۱۲۳۵۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے روزے رکھنے اور نہ رکھنے کے متعلق روایات

۱۸۳۹۔ ہم سے موسیٰ بن اسیر نے حدیث بیان کی، ان سے ابو حواری نے حدیث بیان کی، ان سے ابو بشر نے، ان سے سعید نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رمضان کے سوا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی پر سے مہینہ کا روزہ نہیں رکھا۔ آپ روزہ رکھتے لگتے تو دیکھنے والا کہہ اٹھا کہ بخدا آپ بے روزہ نہیں رہیں گے اور اسی طرح جب روزہ چھوڑ دیتے تو لگتے والا کہتا کہ بخدا اب آپ روزہ نہیں رکھیں گے۔

۱۸۴۰۔ ہم سے عبدالعزیز بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے محمد بن جعفر نے حدیث بیان کی، ان سے حمید نے اور انھوں نے انس رضی اللہ عنہ سے سنا آپ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی مہینہ میں بے روزہ کے رہتے تو ہمیں خیال گذرتا کہ اس مہینہ میں آپ روزہ رکھیں گے ہی نہیں، اسی طرح کسی مہینہ میں روزے رکھنے لگتے تو ہم خیال کرتے کہ اب اس مہینہ کا ایک دن بھی بے روزے کے نہیں گزرے گا، تم جب بھی چاہتے آں حضور کو رات میں نماز پڑھتے دیکھ سکتے تھے اور جب بھی چاہتے سوتا ہوا دیکھ سکتے تھے سلیمان نے حمید کے واسطے بیان کیا کہ انھوں نے انس رضی اللہ عنہ سے روزہ کے متعلق پوچھا تھا، ”اس حدیث کے مضامین پر بحث متعدد احادیث کے ذیل میں گزر چکا ہے۔“

۱۸۴۱۔ ہم سے محمد نے حدیث بیان کی، انھیں ابو خالد اعمر نے خبر دی، انھیں حمید نے خبر دی، کہا کہ میں نے انس رضی اللہ عنہ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے روزوں کے متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ جب میرا دل چاہتا کہ آپ کو روزے سے دیکھوں تو میں آپ کو روزے سے ہی دیکھتا اور بغیر روزے کے چاہتا تو بغیر روزے سے ہی دیکھتا۔ رات میں کھڑے نماز پڑھتے چاہتا تو اسی طرح نماز پڑھتے دیکھتا اور سوتے ہوئے چاہتا تو اسی طرح دیکھتا۔ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک سے زیادہ نرم و نازک خرد حیرت ریزہ کے پر سے کو بھی نہیں دیکھا اور نہ مشک وغیرہ کو آپ کی خوشبو سے پاکیزہ پایا۔

۱۲۳۶۔ روزہ میں مہان کا حق۔

مَا دُوِمَ عَلَيْهِ وَرِثَ قُلْتُ وَكَانَ إِذَا صَلَّى صَلَوةً دَوِمَ عَلَيْهَا ۚ

باب ۲۳۵ مَا يُذَكِّرُ مِنَ الصَّوْمِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَافْطَارُهُ ۚ

۱۸۳۹۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو مَرْوَانَ عَنْ أَبِي بَشِيرٍ عَنْ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَا صَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهْرًا كَامِلًا قَطُّ غَيْرَ رَمَضَانَ وَيَصُومُ حَتَّى يَقُولَ الْقَائِلُ لَا وَاللَّهِ لَا يُفْطِرُ وَيُفْطِرُ حَتَّى يَقُولَ الْقَائِلُ لَا وَاللَّهِ لَا يُصُومُ ۚ

۱۸۴۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ حُمَيْدٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسًا يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُفْطِرُ مِنَ الشَّهْرِ حَتَّى تَقُولَ أَنْ لَا يُصُومُ مِنْهُ وَيَصُومُ حَتَّى تَقُولَ أَنْ لَا يُفْطِرُ مِنْهُ شَيْئًا وَكَانَ لَا تَشَاءُ تَرَاهُ مِنَ اللَّيْلِ مُصَلِّيًا إِلَّا رَأَيْتَهُ وَلَا كَأَمَّا إِلَّا رَأَيْتَهُ وَقَالَ سَلِينُ عَنْ حُمَيْدٍ أَنَّهُ سَأَلَ أَنَسًا فِي الصَّوْمِ ۚ

۱۸۴۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَخْمَرُ أَخْبَرَنَا حُمَيْدٌ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسًا عَنْ صِيَامِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا كُنْتُ أَحِبُّ أَنْ أَرَاهُ مِنَ الشَّهْرِ صَائِمًا إِلَّا رَأَيْتَهُ وَلَا مُفْطِرًا إِلَّا رَأَيْتَهُ وَلَا مِنَ اللَّيْلِ قَائِمًا إِلَّا رَأَيْتَهُ وَلَا كَأَمَّا شَيْئًا إِلَّا رَأَيْتَهُ وَلَا مَسَّتْ خُزَّةٌ وَلَا حَبْرَةٌ الْبَنِّ مِنْ كَفِّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا شَمِئَتْ مِنْهُ وَلَا عَبْرَةٌ الْكُيِّبِ رَاحَتُهُ تَبْنَ كَأَنَّهُ مِنْ رَاحَتِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۚ

باب ۲۳۶ حَقُّ الصَّيْفِ فِي الصَّوْمِ ۚ

۱۸۴۲ حَدَّثَنَا اسْتَعْنَى أَخْبَرَنَا هُورَن
بْنِ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو
سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ وَابْنُ الْعَاصِ قَالَ
وَأَحْمَدُ عَلَى تَرْسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَذَكَرَ الْحَدِيثِ
يَعْنِي أَنَّ لِرُؤُوسِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَإِنَّ لِرُؤُوسِكَ عَلَيْكَ حَقًّا
فَقُلْتُ وَمَا مَوْمَرٌ فَأَوْدَ قَالَ نِصْفُ الدَّهْرِ

ایک دن کا روزہ اور ایک دن بے روزے سے (یعنی سوم و اودوی ہے)

باب ۱۲۳۷ حَقُّ الْجَنَسِ فِي الصَّوْمِ

۱۸۴۳ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْنَى قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ
حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ
ابْنُ عُمَرَ وَابْنُ الْعَاصِ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَا عَبْدَ اللَّهِ أَلَمْ أَخْبَرَ أَنَّكَ تَصُومُ النَّهَارَ وَتَقُومُ
الَّيْلَ فَقُلْتُ بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ فَلَا تَفْعَلْ حَتَّى تَأْكُلَ
وَتُشْرِبَ وَتَمَازِجَ لِحَسَدِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَإِنَّ لِرُؤُوسِكَ عَلَيْكَ
حَقًّا وَإِنَّ لِرُؤُوسِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَإِنَّ لِرُؤُوسِكَ عَلَيْكَ حَقًّا
وَإِنَّ بِحَسْبِكَ أَنْ تَصُومَ كُلَّ شَهْرٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فَإِنَّ لَكَ
بِكُلِّ حَسَنَةٍ عَشْرًا مِثْلَهَا فَإِنَّ ذَلِكَ حَيًّا مَرُّ الدَّهْرِ
كَلِمَةً فَشَدَّدْتَ شَدِيدًا عَلَى قَلْبِي يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَجِدُ
قُوَّةً قَالَ فَصُمْ حَيًّا مَرِّ نَبِيِّ اللَّهِ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَكَ
تُرْوَاهُ عَلَيْهِ قُلْتُ وَمَا كَانَ حَيًّا مَرِّ نَبِيِّ اللَّهِ دَاوُدَ عَلَيْهِ
السَّلَامُ قَالَ نِصْفُ الدَّهْرِ وَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ يَقُولُ بَعْدَ
مَا كَلِمَةً يَا لَيْتَنِي قِيلَتْ مُخَصَّصَةٌ الشَّيْءُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ :

۱۸۴۲ اہم سے اسحاق نے حدیث بیان کی، انیس بارون بن اسماعیل نے خبر
دی، ان سے علی نے حدیث بیان کی، ان سے یحیی حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابو
سلمہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے حدیث
بیان کی، آپ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے یہاں نہ شریف لائے،
پھر انہوں نے پوری حدیث بیان کی، یعنی یہی کہ تمہارے ملاقاتیوں کا بھی تم پر حق ہے
اس پر میں نے پوچھا، اور داؤد علیہ السلام کا روزہ کیسا تھا؟ تو آپ نے فرمایا کہ

۱۲۳۷ روزے میں جنس کا حق

۱۸۴۳ اہم سے ابن معنی نے حدیث بیان کی، انیس عبداللہ نے خبر
دی، انیس انداسی نے خبر دی کہا کہ مجھ سے یحیی بن ابی کثیر نے حدیث بیان کی، کہا
کہ مجھ سے ابوسلمہ بن عبدالرحمان نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے عبداللہ بن عمرو
بن عاص رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا، عبداللہ اکیا یہ اطلاع صحیح ہے کہ تم دن میں تو روزہ رکھتے ہو اور ساری رات
نماز پڑھتے ہو؟ میں نے عرض کی کہ صحیح ہے یا رسول اللہ! اس حضور نے فرمایا، لیکن ایسا
نہ کرو، روزہ بھی رکھو اور بے روزے کے بھی رہو، نماز بھی پڑھو اور سو بھی کیونکہ
تمہارے جسم کا بھی تم پر حق ہے، تمہاری آنکھوں کا بھی تم پر حق ہے، تمہاری بوی کا بھی تم پر
حق ہے اور تم سے ملاقات کرنے والوں کا بھی تم پر حق ہے۔ بس یہی کافی ہے کہ ہر مہینہ
میں تین دن روزہ رکھ لیا کرو، کیونکہ تمہیں ہر نیکی کا بدلہ دس گنا ملے گا اور اس طرح
ساری عمر کا روزہ ہو جائے گا۔ لیکن میں نے اپنے پرستی چاہی تو مجھ پرستی کر دی گئی۔ میں
نے عرض کی، یا رسول اللہ میں اپنے میں قوت پاتا ہوں، اس پر آپ نے فرمایا کہ پھر اللہ
کے نبی داؤد علیہ السلام کا روزہ رکھو اور اس سے آگے نہ بڑھو میں نے پوچھا اللہ کے
نبی داؤد علیہ السلام کا روزہ کیسا تھا؟ آپ نے فرمایا، ایک دن روزہ سے اور ایک
دن بے روزے کے۔ بعد میں جب ضعیف ہو گئے تو عبداللہ رضی اللہ عنہ فرمایا
کرتے تھے، کاش میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دی ہوئی رخصت مان لیتا

لہ یہ صحابہ رضی اللہ عنہم کی ادائیگی کہ اس حضور کے سامنے جو بھی عہد کر لیا اسے زندگی بھر اس طرح نبھایا۔ جب عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی آپ سے یہ گفتگو
ہوئی تھی اس وقت عبداللہ رضی اللہ عنہم جو ان تھے، اس وقت انھیں خیال بھی نہیں آیا کہ کبھی بڑھا چاہی آئے گا، لیکن اللہ تعالیٰ کی نظر زندگی کے مرتب و
فاز پر ہوتی ہے اور ان کی رعایت کے ساتھ احکام مشروع ہوتے ہیں، بہر حال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے عبداللہ رضی اللہ عنہ نے ایک بات کہی
تھی اور اسے نبھانا تھا، خواہ حالات کسی طرح کے بھی پیش آئیں :

باب ۱۲۳۸ صَوْمُ الذَّهْرِ

۱۲۳۸ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ سَعِيدٍ بْنُ الْمُسَيْبِ عَنْ أَبِي سُلَيْمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو قَالَ أَخْبَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنِّي أَقُولُ وَاللَّهِ كَأَنَّ صَوْمَ الذَّهْرِ أَوْ لَا تَكُونُ مِنَ اللَّيْلِ مَا عَشْتُ فَقُلْتُ لَهُ قَدْ قُلْتُهُ يَا أَبَا أُمِّي قَالَ فَإِنَّكَ لَا تَسْتَطِيعُ ذَلِكَ فَصُمُّ وَأَفْطِرْ وَمَنْ لَمْ يَصُمْ فِي الشَّهْرِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فَإِنَّ الْحُسْنَاءَ يَحْمِلُهَا مِثْلَ صِيَامِ الذَّهْرِ فَقُلْتُ إِنِّي أَجِئُ أَفْضَلَ مِنْ ذَلِكَ قَالَ فَصُمْ يَوْمًا وَأَفْطِرْ يَوْمَيْنِ فَلْتَكُنْ أَفْضَلَ مِنْ ذَلِكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا أَفْضَلَ مِنْ ذَلِكَ:

۱۲۳۸۔ ساری عمر روزے سے۔

۱۲۳۸۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب نے خبر دی انھیں زہری نے، کہا کہ مجھے سعید بن مسیب اور ابوسلمہ بن عبدالرحمان نے خبر دی کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک میری یہ بات پہنچائی گئی کہ خدا کی قسم، زندگی بھر میں دن میں تو روزے رکھوں گا اور ساری رات عبادت کروں گا۔ (اُس حضورؐ کے دیانت فرمانے پر) میں نے عرض کی میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں، میں نے یہ کہا ہے، اُس حضورؐ نے فرمایا لیکن تمہارے اندر اس کی طاقت نہیں، اس لئے روزہ ضرور رکھو لیکن بے روزے کے بھی رہو اور عبادت بھی کرو لیکن سو دہی، ہاں جیسے میں تین دن کے روزے رکھا کرو نیکیوں کا بدلہ دس گنا ملتا ہے اس طرح یہ ساری عمر کا روزہ ہو جائے گا۔ میں نے کہا کہ میں اس سے بھی افضل کی طاقت رکھتا ہوں آپؐ نے فرمایا کہ پھر ایک دن روزہ رکھا کرو اور دو دن بے روزے کے رہا کرو۔ میں نے پھر کہا کہ میں اس سے

افضل کی طاقت رکھتا ہوں۔ آپؐ نے فرمایا کہ اچھا ایک دن روزہ رکھو اور ایک دن بے روزہ کے رہو کہ یہی داؤد علیہ السلام کا روزہ ہے اور روزہ کا سب سے افضل طریقہ ہے۔ میں نے اب بھی دہی کہا کہ مجھے اس سے بھی افضل کی طاقت ہے لیکن اس مرتبہ آپؐ نے فرمایا کہ اس سے افضل کوئی روزہ نہیں۔

۱۲۳۹۔ روزہ میں جو کس کا حق اس کی روایت ابو حنیفہؒ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کی ہے۔

باب ۱۲۳۹ حَقُّ الْاَهْلِ فِي الصَّوْمِ

بُحَيْفَةُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

۱۲۳۹ حَدَّثَنَا عَبْدُ رُبِّهِ عَنْ أَبِي خَالِدٍ الْأَعْمَرِيِّ

عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ سَمِعْتُ عَطَاءَ بْنَ أَبِي الْعَبَّاسِ الشَّاعِرَ أَخْبَرَكَ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو وَبَلَغَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي أَشْرُ الصَّوْمِ وَأَصْلِي اللَّيْلُ فَأَمَّا أَنَا فَسَلَّ إِلَيَّ وَأَمَّا لَقِيْتُهُ فَقَالَ أَلَمْ أَخْبَرَكَ نَصُومَ وَلَا تَقْطِرُ وَتَصِلُ فَصُمْ وَأَفْطِرْ وَمَنْ لَمْ يَصُمْ فَإِنَّ لَعْنَتَكَ عَلَيْكَ خَطَاؤُكَ إِنَّ لِنَفْسِكَ وَأَهْلِكَ عَلَيْكَ خَطَاؤًا قَالَ إِنِّي لَا تَقْوِي لِلذَّيْلِ قَالَ فَصُمْ صِيَامَ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ وَكَيْفَ قَالَ كَانَ يَصُومُ يَوْمًا وَيَفْطِرُ يَوْمًا وَلَا يَغْفِرُ إِذَا قَالَ مَنْ لَوْ يَهْدِيهِ يَا نَبِيَّ اللَّهِ قَالَ عَطَاءُ لَوْلَا أَذْرِي كَيْفَ ذَكَرَ صِيَامَ الْأَبَدِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا صَامَ إِلَّا بَدَنَتَيْنِ:

۱۲۴۰۔ ہم سے عمرو بن علی نے حدیث بیان کی، انھیں ابو عاصم نے خبر دی،

انھیں ابن جریر نے، انھوں نے عطاء سے سنا، انھیں ابو عباس شاعر نے خبر دی انہوں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو معلوم ہوا کہ میں مسلسل روزے رکھتا ہوں اور ساری رات عبادت کرتا ہوں۔ اب یا اُس حضورؐ نے کسی کو میرے پاس بھیجا (مجھے بلانے کے لئے) یا خود میں نے آپؐ سے ملاقات کی۔ آپؐ نے دریافت فرمایا، کیا یہ اہلایحییٰ ہے کہ تم (متواتر) روزے رکھتے ہو اور ایک بھی نہیں چھوڑنے اور (رات بھر) نماز پڑھتے رہتے ہو؟ روزہ بھی رکھو اور بے روزہ کے بھی رہو، عبادت بھی کرو اور سوؤ بھی کیونکہ تمہاری آنکھ کا بھی تم پر حق ہے، تمہاری جان کا بھی تم پر حق ہے اور تمہاری بیوی کا بھی تم پر حق ہے۔ عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ مجھ میں اس سے زیادہ کی طاقت ہے تو اُس حضورؐ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پھر داؤد علیہ السلام کی طرح روزہ رکھا کرو۔

انہوں نے کہا، اور وہ کس طرح؟ فرمایا کہ داؤد علیہ السلام ایک دن روزہ رکھتے تھے اور ایک دن بے روزہ کے رہتے تھے، اور جب دشمن سے مقابلہ ہوتا تو پیٹھ نہیں پھیرتے تھے۔ اس پر عبداللہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی۔ اے اللہ

کے نبی امیرؐ نے یہ کیسے ممکن ہے کہ میں فرار اختیار کروں عطا کرنے بیان کیا کہ مجھے یاد نہیں (اس حدیث میں صوم دہر کا کس طرح فکر ہوا۔) البتہ ہمیں اتنا یاد تھا کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو صوم دہر رکھتا ہے، گویا وہ روزہ ہی نہیں رکھتا۔ دوسرے آپ نے یہ فرمایا،

۱۲۴۰۔ ایک دن روزہ اور ایک دن افطار۔

۱۸۴۶ھ سے محمد بن بشر نے حدیث بیان کی، ان سے غندر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے میسر نے بیان کیا کہ میں نے عبادت اور انہوں نے عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، مہینہ میں صرف تین دن کے روزے رکھا کرو۔ انہوں نے کہا کہ مجھ میں اس سے بھی زیادہ کی طاقت ہے۔ اسی طرح وہ برابر کہتے رہے کہ مجھ میں اس سے بھی زیادہ کی طاقت ہے یہاں تک کہ آنحضورؐ نے فرمایا، ایک دن کا روزہ رکھو اور ایک دن بے روزہ کے رہو۔ آپ نے ان سے یہ بھی فرمایا کہ مہینہ میں ایک قرآن مجید

ختم کیا کرو، انہوں نے اس پر بھی کہا کہ اس سے زیادہ کی میں طاقت رکھتا ہوں اور برابر ہی کہتے رہے تا آنکہ آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تین دن میں (ایک قرآن ختم کیا کرو)

۱۲۴۱۔ داؤد علیہ السلام کا روزہ

۱۸۴۷ھ میں آدم نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے حبیب بن ابی ثابت نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے ابو عباس سگلی سے سنا وہ شاعر تھے، لیکن روایت حدیث میں ان پر کسی قسم کا اتہام نہیں تھا انہوں نے بیان کیا کہ میں نے عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے سنا، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے دریافت فرمایا، کیا تم ستواڑ روزے رکھتے ہو اور رات بھر عبادت کرتے ہو؟ میں نے اثبات میں جواب دیا تو آپ نے فرمایا کہ اگر تم یونہی کرتے رہے تو تمہاری آنکھیں دھنس جائیں گی اور تم خود کمزور پڑ جاؤ گے، یہ بھی کوئی روزہ ہے کہ زندگی بھر (ملا ناغہ ہر دن) روزہ رکھے جاؤ۔ تین دن کا (مہینہ میں) روزہ، پچھری زندگی کے روزے کے برابر ہے تو آپ نے اس پر کہا کہ مجھے اس سے بھی زیادہ کی طاقت ہے، تو آپ نے فرمایا کہ

بھراؤد علیہ السلام کا روزہ رکھا کرو، آپ ایک دن روزہ رکھتے تھے اور ایک دن بے روزے کے رہتے تھے اور جب دشمن کا سامنا ہوتا تو فرار نہیں اختیار کرتے تھے۔

اے شاعری چونکہ طبیعت میں مبالغہ امیری اور تحمیل پسندی پیدا کرتی ہے۔ اس لئے اس کی تصدیح ضروری سمجھی کہ شاعر ہونے کے باوجود وہ محتاط اور ثقہ تھے۔ طبیعت میں مبالغہ وغیرہ نہیں تھا۔ بلکہ احتیاط، ثقاہت اور واقعیت تھی، اس لئے ان پر روایت حدیث کے سلسلے میں کسی قسم کا اتہام بھی نہیں تھا۔

بَابُ صَوْمِ يَوْمِ رَدِّ افْطَارِ يَوْمِهِ

۱۸۴۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا

غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَغِيرَةَ قَالَ سَمِعْتُ مَجَاجِدَ بْنَ

عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

صُمُّ مِنَ الشَّهْرِ ثَلَاثَةً إِنِّي أُرِيتُ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ فَمَا

ثَمَّالٌ حَتَّى قَالَ صُمُّ يَوْمًا وَافْطِرْ يَوْمًا فَقَالَ أَفَرَأَيْتَ إِنْ

فِي كُلِّ شَهْرٍ قَالَ إِنِّي أُطِيقُ أَكْثَرَ فَمَا نَالَ حَتَّى

قَالَ فِي ثَلَاثٍ

بَابُ صَوْمِ دَاؤُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

۱۸۴۷۔ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا

حُبَيْبُ بْنُ أَبِي ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الْعَبَّاسِ النَّبِيَّ وَكَانَ

شَاعِرًا وَكَانَ لَا يَتَقَرَّرُ فِي حَدِيثِهِ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ

بْنَ الْعَاصِ قَالَ قَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّكَ

لَتَصُومُ الدَّهْرَ وَتَقُومُ اللَّيْلَ فَقُلْتُ نَصْرُ قَالَ إِنَّكَ إِذَا

فَعَلْتَ ذَلِكَ هَجَمَتْ لَكَ الْعَيْنُ وَنَفِثَتْ لَكَ النَّفْسُ لَصًّا

مِنْ صَامِ الدَّهْرِ صَوْمُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ صَوْمُ الدَّهْرِ كُلِّهِ قُلْتُ

فَأَنِّي أُطِيقُ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ قَالَ تَصُمُّ صَوْمًا وَادَّعِ عَلَيْهِ

السَّلَامُ كَانَ يَصُومُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمًا وَلَا يَغْفِرُ إِذَا

لَا فَيَ

۱۸۴۸ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو الْيَعْقُوبِ قَالَ حَدَّثَنَا عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَفَدَّ شَأْنُ أَنْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَذَلِكَ صَوْمِي قَدْ دَخَلَ عَلَى مَا لَقِيتُ لَهُ وَسَادَةً مِنْ أَدْمِمْ مَشُوهَا لَيْفَ فَنَجَسَ عَلَى الْأَرْضِ وَصَارَتْ الْوَسَادَةُ بَيْنِي وَبَيْنَهُ فَقَالَ أَمَا يَكْفِيكَ مِنْ مَحَلِّ تَهْضُرُ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ خَمْسًا قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ ثَمَنًا قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ إِخْدَى عَشْرَةً ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا صَوْمَ فَوْقَ صَوْمِ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ شَطْرَ النَّهْرِ صُمْ يَوْمًا وَافْطِرْ يَوْمًا

فرمائیے، مجھ میں اس سے بھی زیادہ کی ملاقات ہے) آپ نے فرمایا: اچھا فون۔ میں نے عرض کی یا رسول اللہ! اچھا گیارہ دن۔ آخر آں حضورؐ نے فرمایا کہ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ کے روزے کے طریقے کے سوا اور کوئی طریقہ (شریعت میں) نہیں۔ یعنی زندگی کے آدھے دنوں میں ایک دن کا روزہ رکھا اور ایک دن بے روزے سے رہو۔

بَابُ ثَلَاثِينَ جِئْنَا بِأَيَّامِ الْبَيْضِ ثَلَاثَ عَشْرَةٍ وَأَرْبَعَةَ عَشْرَةٍ وَخَمْسَ عَشْرَةٍ

۱۸۴۹ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْشَرٍ حَدَّثَنَا عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْأَوَّلِ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو عَاصِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَوْصَانِي خَلِيلُكَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِثَلَاثِ جِئَا بِثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ وَتَرَكْتَنِي الصَّحْبَى وَأَفْتِرَ قَبْلَ أَنْ أَتَامَ

بَابُ ثَلَاثِينَ مَنْ تَرَكَ فَوْقَ مَا فَلَمْ يَفْطِرْ عِنْدَهُمْ

۱۸۵۰ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا

۱۸۴۸۔ ہم سے اسحاق واسطی نے حدیث بیان کی، ان سے خالد نے حدیث بیان کی، ان سے خالد حذارت اور ان سے ابو قتادہ نے بیان کیا کہ مجھے ابو یوسفؒ نے خبر دی، کہا کہ میں آپ کے والد نے ساتھ عبداللہ بن عمرؓ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ انہوں نے ہم سے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے میرے روزے کے منقطع کیا گیا رکہ میں مسلسل روزے رکھتا ہوں (آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم میرے یہاں تشریف اور نے ایک تکیہ ناگہ آپ کے لئے بچھا دیا جس میں کچھ کی چھال بھی ہوئی تھی، لیکن آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم زمین پر بیٹھ گئے اور تکیہ میرے اور آپ کے درمیان ہو گیا) اس حضورؐ نے فرمایا، کیا تمہارے لئے ہر مہینہ میں تین دن کے روزے کافی نہیں ہیں۔ انہوں نے بیان کیا کہ میں نے عرض کی، یا رسول اللہ! کچھ اور اضافہ فرما دیجئے) آپ نے فرمایا، اچھا پانچ دن (رکھو) میں نے عرض کی، یا رسول! آپ نے فرمایا چلو چھ دن۔ میں نے عرض کی، یا رسول اللہ! کچھ اور اضافہ فرمائیے، میں نے عرض کی یا رسول اللہ! اچھا گیارہ دن۔ آخر آں حضورؐ نے فرمایا کہ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ کے روزے کے طریقے کے سوا اور کوئی طریقہ (شریعت میں) نہیں۔ یعنی زندگی کے آدھے دنوں میں ایک دن کا روزہ رکھا اور ایک دن بے روزے سے رہو۔

۱۸۴۲ ایام بیض یعنی تیرہ بچودہ اور پندرہ کے روزے۔

۱۸۴۹ ہم سے ابو عمر نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالوارث نے حدیث بیان کی، ان سے ابو التباع نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے ابو عثمان نے حدیث بیان کی اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میرے خلیل صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ہر مہینے کی تین تاریخوں میں روزے کی وصیت فرمائی تھی، اسی طرح چاشت کی دو رکعتوں کی بھی وصیت فرمائی تھی اور اس کی بھی کہ سونے سے پہلے ہی وتر پڑھ لیا کروں۔

۱۸۴۳ جس نے کچھ لوگوں سے ملاقات کی اور ان کے یہاں جا کر روزہ نہیں توڑا:

۱۸۵۰۔ ہم سے محمد بن ثعلبی نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے خالد نے،

لے اللہ اکبر! یا مہدی تواضع اور ناکسی، نئی رحمت، سرور و وجہاں، رحمت للعالمین جس کے ایک اشارے پر صحابہؓ اپنی جان قربان کر دیتے ہیں بھی دریغ نہیں کرتے تھے فروتنی اور کس نفسی کا یہ عالم کہ مجلس میں ذرہ برابر بھی امتیاز برداشت نہیں فصلی اللہ علیہ وعلی آلہ وصحبہ وبارک وسلم۔ بنی رحمت اور سرور و وجہاں کی غلام زندگی میں یہی شان نمایاں ہے۔

جو عمارت کے بیٹے ہیں، حدیث بیان کی، ان سے حمید نے حدیث بیان کی اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ام سلیم رضی اللہ عنہا کے یہاں تشریف لے گئے، انھوں نے آپ کی خدمت میں کھجور اور گھی حاضر کیا لیکن آپ نے فرمایا یہ گھی اس کے برتن میں رکھ دو اور یہ کھجوریں بھی برتن میں رکھ دو کیونکہ میں روزے سے ہوں پھر اس پھرنے گھر کے ایک گوشے میں کھڑے ہو کر نفل نماز پڑھی اور ام سلیم اور ان کے گھروالوں کے لئے دعا کی۔ ام سلیم رضی اللہ عنہا نے عرض کی کہ میرا ایک لالہ ابھی توبہ فرمایا کوئی انہوں نے کہا کہ آپ کے خادم انس ام سلیم رضی اللہ عنہا کے بیٹے)۔ پھر انھوں نے دنیا اور آخرت کی کوئی خیر و صلاحی نہیں چھوڑی جس کی ان کے لئے دعا نہ نہ کی ہو۔ آپ نے دعا میں فرمایا، اے اللہ! انھیں مال اور اولاد عطا فرما اور اس میں برکت دے (انس رضی اللہ عنہ کا بیان غنا کہ) پچاس چھ میں انصار میں سب سے زیادہ مال دار ہوں اور مجھ سے میری بیٹی امینہ نے بیان کیا کہ حاج کے بصو آنے تک صرف میری اولاد میں تقریباً ایک سو بیس کا انتقال ہو چکا تھا۔

۱۸۵۱ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ أَخْبَرَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنِي حُمَيْدٌ سَمِعَ أَنَسًا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بَابُ الصَّوْمِ الْآخِرِ الشَّهْرِ

۱۸۵۲ حَدَّثَنَا ابْنُ الصَّلْتِ ابْنُ مُحَمَّدٍ كُنَّا مَعَهُ عَنِ ابْنِ عِيْلَانَ حَدَّثَنَا أَبُو النَّعْمَانِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا عِيْلَانُ بْنُ جَبْرِ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ سَأَلَهُ أَبُو سَالٍ رَجُلًا مِنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ فَقَالَ يَا أَبَا فُلَانٍ أَمَا صُمْتَ سَوْرَ هَذَا الشَّهْرِ قَالَ أَكُنْتُ قَالَ يَعْزِي رَمَضَانَ قَالَ الرَّجُلُ لَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ فَإِذَا أَفْطَرْتَ فَصُمْ يَوْمَيْنِ لَمْ يَقُلِ الصَّلَاتِ أَكُنْتُ يَعْزِي رَمَضَانَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ وَقَالَ تَأْيِذٌ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ سَوْرَتَيْنِ شَعْبَانَ

بَابُ صَوْمِ يَوْمِ الْبَحَّةِ وَفِيهِ قَوْلُهُ أَصْبَحَ

۱۸۵۱ م سے انس رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی، انھیں یحییٰ نے خبر دی کہا کہ مجھ سے حمید نے حدیث بیان کی اور انھوں نے انس رضی اللہ عنہ سے سنا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ کے ساتھ۔

۱۲۴۴۔ چینی کے آخر کا روزہ۔

۱۸۵۲ م سے صلت بن محمد نے حدیث بیان کی اور ان سے مہدی نے حدیث بیان کی اور ان سے عیلان نے، م اور م سے ابونعمان نے حدیث بیان کی، ان سے مہدی بن جیمون نے حدیث بیان کی، ان سے عیلان بن جریر نے حدیث بیان کی، ان سے مطرف نے، ان سے عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا یا (مطرف نے یہ کہا کہ) سوال تو کسی اور نے کیا تھا لیکن وہ سن رہے تھے۔ آپ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اے ابو فلان! کیا تم نے اس چینی کے آخر کے روزے نہیں رکھے ابونعمان نے کہا میرا خیال ہے کہ راوی نے کہا کہ آپ کی مراد رمضان سے تھی ابو عبد اللہ (امام بخاری) کہتا ہے کہ ثابت نے بیان کیا، ان سے مطرف نے ان سے عمران نے اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان کے آخر کے بجائے (شعبان کے آخر میں) بیان کیا۔

۱۲۴۵۔ جمعہ کے دن کا روزہ اگر جمعہ کے دن کسی نے روزہ کی

صَائِمًا يَوْمَ الْجُمُعَةِ عَلَيْهِ أَنْ يَفْطِرَ

۱۸۵۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ ابْنِ

جُرَيْجٍ عَنْ عَبْدِ الْهَمِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَادَةَ
قَالَ سَأَلْتُ جَابِرَ ابْنَ الْأَنْبَرِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَنْ صَوْمِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ قَالَ لَعَمْرُؤُا غَيْرُ أَبِي

عَاصِمٍ أَنْ يَنْتَفِرَ بِصَوْمِهِ

۱۸۵۴۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ بْنُ

غِيَاثٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَصُومُ مَنْ أَحْدَلُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ
إِلَّا يَوْمَ مَا قَبْلَهُ أَوْ بَعْدَهُ

۱۸۵۵۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَحَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ

شُعْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ حَدَّادٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ
وَعَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ عَنْ جُوَيْرِيَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ
أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ
وَهِيَ صَائِمَةٌ فَقَالَ أَصُمْتَ أَمْسِ قَالَتْ لَا قَالَ تَزِيدُ بَنَ
أَنْ تَصُومِيْنَ غَدًا قَالَتْ لَا قَالَ فَأَنْطَرِيْ وَقَالَ خُذَا
بُنَى الْجَعْدِ سَمِعَ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا أَبُو أَيُّوبَ أَنَّ جُوَيْرِيَةَ
حَدَّثَتْهُ فَأَمَرَهَا فَأَنْطَرَتْ

پھر روزہ توڑ دو۔ حادیں جمعہ نے بیان کیا کہ انہوں نے قتادہ سے سنا، ان سے ابوایوب نے حدیث بیان کی اور ان سے جویریہ رضی اللہ عنہا نے حدیث بیان کی کہ آنحضرت نے حکم دیا اور آپ نے روزہ توڑ دیا۔

بَابُ ۱۲۶۔ هَلْ يُحْضَرُ شَيْئًا مِمَّنْ

الذَّيَّانِ

نیت کر لی تو اسے توڑنا ضروری ہے

۱۸۵۳۔ ہم سے ابو عاصم نے حدیث بیان کی، ان سے ابن جریر نے ان سے عبد الحمید بن جبیر نے اور ان سے محمد بن عباد نے کہ میں نے جابر رضی اللہ عنہ سے پوچھا، کیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعہ کے دن روزہ رکھنے سے منع فرمایا تھا۔ انہوں نے جواب دیا کہ ہاں۔ ابو عاصم کے علاوہ راویوں نے یہ اضافہ کیا ہے کہ تنہا (جمعہ کے دن) روزہ رکھنے سے۔

۱۸۵۴۔ ہم سے عمر بن حفص بن غیاث نے حدیث بیان کی، ان سے میرے والد نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے حدیث بیان کی، ان سے ابو صالح نے حدیث بیان کی اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا کہ کوئی بھی شخص جمعہ کے دن اس وقت تک روزہ نہ رکھے جب تک اس سے ایک دن پہلے یا اس کے ایک دن بعد روزہ نہ رکھتا ہو۔

۱۸۵۵۔ ہم — سدد نے حدیث بیان کی ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے اور محمد بن سعد نے حدیث بیان کی، ان سے غندر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے ان سے ابوایوب نے اور ان سے جویریہ بنت حارث رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے یہاں جمعہ کے دن تشریف لے گئے (اتفاق سے) وہ روزہ سے ہمیں اس حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر دریافت فرمایا، کیا کل گزشتہ بھی روزہ رکھا تھا؟ انہوں نے جواب دیا کہ نہیں پھر آپ نے دریافت فرمایا کیا آئندہ کل روزہ رکھنے کا ارادہ ہے؟ جواب دیا کہ نہیں۔ آپ نے فرمایا کہ

پھر روزہ توڑ دو۔ حادیں جمعہ نے بیان کیا کہ انہوں نے قتادہ سے سنا، ان سے ابوایوب نے حدیث بیان کی اور ان سے جویریہ رضی اللہ عنہا نے حدیث بیان کی کہ آنحضرت نے حکم دیا اور آپ نے روزہ توڑ دیا۔

۱۲۶۔ کیا کچھ دن خاص کیے جاسکتے ہیں؟

لفظ حنفی کی مستند کتاب "الدر المختار" میں ہے کہ جمعہ کے دن کا روزہ مکروہ ہے، لیکن یہ بھی تشدد ہے، زیادہ سے زیادہ مفصول کہا جاسکتا ہے مدیر بھی خارجی عوارض کی وجہ سے کہ کہیں اس سے لوگوں کے عقائد نہ بگڑ جائیں اور عوام اسے ضرورت سے زیادہ متبرک دن سمجھ کر خاص اسی دن کا التزام نہ کرنے لگیں ورنہ یہ دن عید وغیرہ کی طرح نہیں ہے۔ اسی طرح سینچر کو روزہ رکھنے کی ممانعت، یہود کے ساتھ تشدد پیدا ہوجانے کی وجہ سے ہے۔ (فیض الباری ج ۲)

۱۸۵۶- ہم سے مسدود نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے، ان سے منصور نے، ان سے ابراہیم نے، ان سے علقمہ نے، انہوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روزہ وغیرہ عبادات کے لئے کچھ دن مخصوص متعین کر رکھے تھے۔ انہوں نے فرمایا کہ نہیں بلکہ آپ کے ہر عمل میں مداومت ہوئی تھی اور دوسرا کون ہے؟ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جتنی طاقت رکھتا ہو۔

۱۲۴۷- عرفہ کے دن کا روزہ۔

۱۸۵۷- ہم سے مسدود نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے بیان کیا کہ مجھ سے سالم نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ام فضل کے مولیٰ عمر نے حدیث بیان کی اور ان سے ام فضل رضی اللہ عنہا نے حدیث بیان کی جو اور ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انہیں عمر بن عبداللہ کے مولیٰ ابولضرے، انہیں عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے عمر نے اور انہیں ام فضل بنت حارث رضی اللہ عنہا نے کہ ان کے یہاں کچھ لوگ عرفہ کے دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے روزہ پر بحث کر رہے تھے بعض کا خیال تھا کہ آپ روزہ سے ہیں اور بعض نے کہا روزہ سے نہیں ہیں اس پر انہوں نے آنحضور کی خدمت میں دودھ کا ایک پیالہ بھیجا رتا کہ بات کھل جائے۔ آنحضور اپنے اونٹ پر سوار تھے۔ آپ نے دودھ پی لیا (یہ حجتہ الوداع کا واقعہ ہے)۔

۱۸۵۸- ہم سے یحییٰ بن سلیمان نے حدیث بیان کی، ان سے ابن وہب نے حدیث بیان کی یا ان کے سامنے حدیث کی قرأت کی گئی۔ کہا کہ عمر بن عبدی انہیں بکیر نے، انہیں کعب بن سعید نے اور انہیں میمونہ رضی اللہ عنہا نے کہ عرفہ کے دن ہند حضرت کو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے روزے کے متعلق شبہ ہوا اس لئے انہوں نے آپ کی خدمت میں دودھ بھیجا، آپ اس وقت عرفہ میں وقوف فرما تھے۔ آپ نے وہ دودھ پیا اور سب لوگ یہ منظر دیکھ رہے تھے۔

۱۲۴۸- عید الفطر کا روزہ۔

۱۸۵۹- ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انہیں مالک نے خبر دی، انہیں ابن شہاب نے، ان سے ابن ابی انبر کے مولیٰ ابو عبید نے بیان کیا کہ عید کے دن میں عمر بن خطاب رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر تھا۔ آپ نے فرمایا یہ دو دن ایسے ہیں جن کے روزے کی آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

۱۸۵۶- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَعَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي رَافِعٍ عَنْ عُنُقَةَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا كَأَن رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْتَصِرُ مِنَ الْأَيَّامِ شَيْئًا قَالَتْ كَأَن كَانَ عَمَلُهُ وَنِيَمَةً ذَاتُكُمْ يُطِيقُ مَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُطِيقُ.

بَابُ ۱۲۴۷ صَوْمِ يَوْمِ عَرَفَةَ

۱۸۵۷- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَعَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ مَالِكٍ قَالَ حَدَّثَنِي سَالِمٌ قَالَ حَدَّثَنِي عُمَيْرٌ مَوْلَى أُمِّ الْفَضْلِ أَنَّ أُمَّ الْفَضْلِ حَدَّثَتْهُمْ وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي النَّضْرِ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عُمَيْرِ مَوْلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْعَبَّاسِ عَنْ أُمِّ الْفَضْلِ بِنْتِ الْحَارِثِ أَنَّ نَاسًا تَاكُرُوا عِنْدَهَا لَوْمَ عَرَفَةَ فِي صَوْمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِفَضْلِهِمْ هُوَ صَائِمٌ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَيْسَ بِصَائِمٍ فَأَرْسَلَتْ إِلَيْهِ بِغَدِجِ لَبَنٍ وَهُوَ وَاقِفٌ عَلَى بَعِيرٍ فَنَشَرَبَهُ.

۱۸۵۸- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَقْبَرُ عَنِّي عَلَيْهِ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو عَنْ بَكِيرٍ عَنْ كُرَيْبٍ عَنْ يُمَيْمُونَةَ أَنَّ النَّاسَ شَكَوْا فِي صِيَامِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ عَرَفَةَ فَأَرْسَلَتْ إِلَيْهِ بِحِلَابٍ وَهُوَ وَاقِفٌ فِي الْمَوْقِفِ فَشَرِبَ مِنْهُ النَّاسُ سَطْرُونَ.

بَابُ ۱۲۴۸ صَوْمِ يَوْمِ الْفِطْرِ

۱۸۵۹- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ مَوْلَى ابْنِ أُمِّ هَرَبٍ قَالَ شَهِدْتُ الْعِيدَ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَقَالَ هَذَا يَوْمَانِ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَصُومَ فِيهِمَا

وَسَلَّمَ عَنْ مِمَّا مَهَا يَوْمَ فُطِرَكُمْ مِنْ جِبَاكُمْ وَالْيَوْمِ
الْآخِرُ تَأْكُلُونَ فِيهِ مِنْ تَسْلُكِكُمْ ۝

۱۸۶۰ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا
وَهَبُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ
بِالْخُذْرِيِّ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَوْمِ
يَوْمِ الْفِطْرِ وَالنَّحْرِ وَالصَّائِئِ وَأَنْ يَجْتَنِيَ الرَّجُلُ
فِي تَوْبَةٍ وَاحِدَةٍ عَنْ صَلَاةٍ بَعْدَ الصُّبْحِ وَالْعَصْرِ ۝

معا اور صبح اور عصر کی نازک بعد نماز پڑھنے سے بھی رما اور احتیاطاً وغیرہ کی تشریح متر عورت کے اہواب میں گنبد کی ۱
بَابُ ۱۲۹ - الصَّوْمُ يَوْمَ النَّحْرِ ۝

۱۸۶۱ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا
جِسَّامُ بْنُ أَبِي جَبْرٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَنْ مَرْثَدَةَ عَنْ
عَطَاءِ بْنِ مَيْمَنَةَ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
قَالَ يَنْهَى عَنْ جِيَامَيْنِ وَيُعْتَنِي الْفِطْرُ وَالنَّحْرُ
وَالْمَلَأَسَةُ وَالْمُنَابَذَةُ ۝

۱۸۶۲ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا
مَعَاذُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ زِيَادِ بْنِ جَبْرِ قَالَ جَاءَ
رَجُلٌ إِلَى أَبِي عُمَرَ فَقَالَ رَجُلٌ نَذَرَ أَنْ يَصُومَ يَوْمًا
قَالَ أَكَلْتَهُ قَالَ الْإِثْنَيْنِ فَوَافَقَ يَوْمَ عِيدِهِ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ
أَمَّا اللَّهُ يَوْفَاءُ النَّذِيرِ وَنَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ عَنْ صَوْمِ هَذَا الْيَوْمِ ۝

۱۸۶۳ - حَدَّثَنَا حُجَّاجُ بْنُ مِثْقَالٍ حَدَّثَنَا
ثَعْلَبَةُ بْنُ شَيْبَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ قُرْظَةَ
قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُذْرِيَّ وَكَانَ عَدَا مَعَ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ غَزْوَةً قَالَ سَمِعْتُ
أَبَا بَعْقَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاعَجِبْنِي
قَالَ لَا تَسَافِرَ الْمَرْءُ مَسِيرَةَ يَوْمَيْنِ إِلَّا وَمَعَهَا
نَرْوُجُهَا أَوْ ذُو مَهْمَرٍ وَلَا صَوْمَ فِي يَوْمَيْنِ الْفِطْرِ

وسلم نے ممانعت کر دی ہے، (رمضان کے) روزوں کے بعد افطار کا دن
(عید الفطر) اور دوسرا وہ دن جس میں تم اپنی قربانی کا گوشت کھاتے ہو۔
۱۸۶۰ - ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ابو سے وہی سب

نے حدیث بیان کی ان سے عمر بن یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے
والد نے اور ان سے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی
اللہ علیہ وسلم نے عید الفطر اور قربانی کے دنوں کے روزوں کی ممانعت کی
تھی، تمہارے بھی آپ نے روکا تھا، ایک کپڑے میں احتیاطاً کرنے سے بھی روکا
۱۲۹ - ذی بانی کے روزہ -

۱۸۶۱ - ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، انھیں ہشام نے
خبر دی، ان سے ابن جریر نے بیان کیا کہ مجھے عمرو بن دینار نے خبر دی، انھوں
نے عطاء بن مینار سے سنا وہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے واسطے سے حدیث
بیان کرتے تھے، آپ نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دو روزے
اور دو قسم کی خرید و فروخت سے منع فرمایا تھا عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے
روزے سے اور ملاست اور منابذت کے ساتھ خرید و فروخت سے۔

۱۸۶۲ - ہم سے محمد بن مثنیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے معاذ نے حدیث
بیان کی، انھیں ابی عون نے خبر دی، ان سے زیاد بن جبیر نے بیان کیا کہ ایک
شخص ابن عمر رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ ایک شخص
نے ایک دن کے روزے کی نذر مانی ہے۔ کہا کہ میرا خیال ہے کہ وہ پیر کا دن ہے
اتفاقاً وہی دن عید کا پڑ گیا ہے۔ ابن عمر نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے نذر پوری
کرنے کا حکم دیا ہے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس دن روزہ رکھنے سے
اللہ کے حکم سے منع فرمایا ہے رگو یا ابن عمر نے کوئی قطعی فیصلہ نہیں کیا۔

۱۸۶۳ - ہم سے حجاج بن مینہاں نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے
حدیث بیان کی، ان سے عبد الملک بن حمیر نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے
قرعہ سے سنا، کہا کہ میں نے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بارہ غزوں میں شریک رہے تھے انھوں نے فرمایا کہ
میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے چار باتیں سنی ہیں جو مجھے بہت پسند ہیں
آپ نے فرمایا تھا کہ کوئی عورت دو دن (یا اس سے زیادہ) کی مسافت کا
سفر اس وقت نہ کرے جب تک اس کے ساتھ اس کا شوہر یا کوئی قرع نہ ہو۔

عید الفطر اور عید الضحیٰ کے دنوں میں روزہ نہیں ہے۔ صبح کی ناز کے بعد سورج نکلنے تک اور عصر کی ناز کے بعد سورج ڈوبنے تک کوئی ناز نہیں۔ اور یہ کہ عین مساجد کے سوا اور کسی کے لئے شدہ حال سفر نہ کیا جائے۔ مسجد الحرام، مسجد اقصیٰ اور میری یہ مسجد (مسجد نبوی)

۱۲۵۰۔ ایام تشریق کے روزے اور مجھ سے محمد بن شثیٰ نے بیان کیا، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے بیان کیا کہ مجھے میرے والد نے خبر دی کہ عائشہ رضی اللہ عنہا ایام منیٰ (ایام تشریق) کے روزے رکھتی تھیں اور ہشام کے والد (عروہ) بھی ان دنوں کا روزہ رکھتے تھے۔

۱۸۶۴۔ ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے عہد نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، انھوں نے عبد اللہ بن عیسیٰ سے سنا، انہوں نے زہری سے، انھوں نے عروہ سے، انھوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے زہری نے اس کی روایت (سالم سے اور انھوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے) عائشہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہما (دونوں نے بیان کیا کہ سوا اس شخص کے جس کے پاس رجب میں قربانی کا جانور نہ ہو منع کرنے والا حاجی کے) اور کسی کو ایام تشریق میں روزے کی اجازت نہیں ہے۔

۱۸۶۵۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں مالک نے خبر دی، انھیں ابن شہاب نے، انھیں سالم بن عبد اللہ بن عمر نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ جو حاجی، حج اور عروہ کے درمیان تمتع کرتے ہیں انھیں یوم عرفہ تک روزہ رکھنے کی اجازت ہے لیکن اگر قربانی نہ ملے اور نہ اس نے روزہ رکھا تو ایام منیٰ (ایام تشریق) میں روزہ رکھے۔ ابن شہاب نے عروہ سے اور انھوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے اسی طرح روایت کی ہے۔

۱۲۵۱۔ عاشورائے مکہ کا روزہ۔

الْأَصْحَىٰ وَلَا صَلَوةَ بَعْدَ الصُّبْحِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَلَا بَعْدَ الْعَصْرِ حَتَّى تَغْرُبَ وَلَا تَشْدُ الرِّجَالُ إِلَّا مَسَاجِدَ مَسْجِدِ الْحَرَامِ وَمَسْجِدِ الْأَقْصَى وَمَسْجِدِي هَذَا۔

باب ۱۲۵۰ صیام ایام التَّشْرِيقِ وَقَالَ لِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ هِشَامٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي كَانَتْ عَائِشَةُ تَصُومُ أَيَّامَ مَنْى وَكَانَ أَبُو هُرَيْرَةَ يَصُومُ مَعَهَا۔

۱۸۶۴ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عِيسَى عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ وَعَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ لَمْ يَرْجُحْ فِي أَيَّامِ التَّشْرِيقِ أَنْ يُصُومَنَّ إِلَّا لِمَنْ لَمْ يَجِدْ الْهَدْيًا۔

۱۸۶۵ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ الصَّيَّامُ لِمَنْ تَمَتَّعَ الْعُمْدَةَ إِلَى الْهَجْرِ إِلَى يَوْمِ عَرَفَةَ فَإِنْ لَمْ يَجِدْ هَدْيًا وَلَمْ يَصُمْ صَامَ أَيَّامَ مَنْى وَعَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ وَثَلَّةَ قَاتِلَةَ ابْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ سَعْدِ بْنِ شِهَابٍ۔

اس کی متابعت ابراہیم بن سعد نے بھی ابن شہاب کے واسطے کی ہے۔

باب ۱۲۵۱ صیام یومِ عاشوراء۔

یومِ نحر یعنی عید الضحیٰ کی دسویں تاریخ کے بعد ایام تشریق آتے ہیں۔ اس میں اختلاف ہے کہ یومِ نحر کے بعد دو دن ایام تشریق کے ہیں یا تین دن۔ بہر حال احناف کے ہاں ایام تشریق میں بھی روزے رکھنا مکروہ تمحییٰ ہے اس میں قارن اور تمتع وغیرہ کا کوئی فرق نہیں۔ لیکن بعض نے ان دنوں کے روزے کی مطلقاً اجازت دی ہے اور بعض نے صرف تمتع کرنے والے حاجی کو اجازت دی ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک بھی صرف حج تمتع کرنے والے کے لئے اجازت ہے۔ یہی وجہ ہے کہ وہ ابن عمر اور عائشہ رضی اللہ عنہما کی روایات لائے ہیں جو یہی مسلک رکھتے تھے ورنہ دوسری روایات حضرت علی اور عبد اللہ بن عمر بن عاص رضی اللہ عنہم سے احناف کے مسلک کے مطابق منقول ہیں۔

۱۸۶۶ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ مُعْتَدٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ عَاشُورَاءَ إِنْ شَاءَ صَامَ

۱۸۶۷ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُزُوقُ بْنُ الذَّرِّيِّ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِصِيَامِ يَوْمِ عَاشُورَاءَ فَلَمَّا قَرِضَ رَمَضَانَ كَانَ مِنْ قَاءَ صَامَ وَمِنْ شَاءَ أَفْطَرَ

۱۸۶۶۔ ہم سے ابو عاصم نے حدیث بیان کی، ان سے عمر بن محمد نے ان سے سالم نے اور ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، عاشوراء کے دن اگر چاہو تو روزہ رکھ لیا کرو۔

۱۸۶۷۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعب نے خبر دی، ان سے زہری نے بیان کیا کہ مجھے عروہ بن زہر نے خبر دی ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ شروع میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عاشوراء کے دن کے روزے کا حکم دیا تھا۔ پھر جب رمضان کے روزے فرض ہو گئے تو جس کا جی چاہا اس دن بھی روزہ رکھنا تھا اور جو نہ رکھنا چاہتا نہیں رکھنا تھا۔

۱۸۶۸۔ ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے، ان سے ہشام بن عروہ نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ عاشوراء کے دن جاہلیت میں قریش روزہ رکھتے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی رکھتے تھے۔ پھر جب آپ مدینہ تشریف لائے تو آپ نے یہاں بھی اس دن روزہ رکھا اور اس کا لوگوں کو حکم بھی دیا۔ لیکن رمضان کی فرضیت کے بعد آپ نے اس کا (الزمر) چھوڑ دیا اب جو چاہتا رکھنا اور جو چاہتا نہ رکھنا۔

۱۸۶۹۔ ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے، ان سے ابن شہاب نے، ان سے حمید بن عبد الرحمن نے کہ انھوں نے معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ سے یوم عاشوراء کے متعلق سنا، انھوں نے فرمایا کہ اے اہل مدینہ! تمہارے علماء کہیں ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا کہ یہ عاشوراء کا دن ہے، اس کا روزہ تم پر فرض نہیں ہے لیکن میں روزہ سے ہوں اور تم میں سے جس کا جی چاہے روزہ سے رہے اور جس کا جی چاہے نہ رہے۔

۱۸۷۰۔ ہم سے ابو عمر نے حدیث بیان کی ان سے عبد الوارث نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے حدیث بیان کی، ان سے عبد اللہ بن سعید بن

۱۸۶۸ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُسْلِمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ يَوْمَ عَاشُورَاءَ تَصُومُهُ قُرَيْشٌ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُهُ فَلَمَّا قَدِمَ الْمَدِينَةَ صَامَهُ وَأَمَرَ بِصِيَامِهِ فَلَمَّا قَرِضَ رَمَضَانَ تَرَكَ يَوْمَ عَاشُورَاءَ فَمَنْ شَاءَ صَامَهُ وَمَنْ شَاءَ تَرَكَهُ

۱۸۶۹ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ سَمِعَ مَعُويَةَ بْنَ أَبِي سَفْيَانَ يَوْمَ عَاشُورَاءَ صَامَ حَجَرَ عَلَى الْمَنْبَرِ يَقُولُ يَا أَهْلَ الْمَدِينَةِ إِنِّي أَعْلَمُ أَنَّكُمْ سَمِعْتُمْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ هَذَا يَوْمَ عَاشُورَاءَ وَلَمْ يَكُنْ عَلَيْكُمْ صِيَامُهُ وَأَنَا صَائِمٌ فَمَنْ شَاءَ فَلْيَصُمْ وَمَنْ شَاءَ فَلْيُفْطِرْ

۱۸۷۰ حَدَّثَنَا أَبُو ثَعْلَبَةَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ جَبْرِ عَنْ

عائشہ سابقہ ص۔ عاشوراء ہرم کی دسویں تاریخ کو کہتے ہیں۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے جو یہ قول ہے کہ یوم عاشوراء نوین تاریخ ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ دسویں کے ساتھ نوین تاریخ کا بھی روزہ رکھنا سنت ہے۔ ورنہ خود انھیں سے ایک روایت میں بصراحت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یوم عاشوراء یعنی دسویں ہرم کے روزے کا حکم دیا تھا۔

أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ فَرَأَى الْيَهُودَ تَصُومُ يَوْمَ عَاشُورَاءَ فَقَالَ مَا هَذَا قَالُوا هَذَا يَوْمٌ صَالِحٌ هَذَا يَوْمٌ مَرَّ جَنَى الْمَلِكِ بَنِي إِسْرَءِيلَ مِنْ عَذَابِهِمْ فَصَامَهُ مُوسَى قَالَ فَأَنَا أَصْحَقُ بِمُوسَى مِنْكُمْ فَصَامَهُ وَأَمَرَ بِصِيَامِهِ -

جبر نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے، آپ نے یہودیوں کو بھی دیکھا کہ وہ عاشوراء کے دن کا روزہ رکھتے ہیں، آپ نے ان سے اس کا سبب دریافت فرمایا تو انہوں نے بتایا کہ یہ ایک اچھ دن ہے، اسی طرح اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کو ان کے دشمن (فرعون) سے نجات دلائی تھی اس نے موسیٰ علیہ السلام نے اس دن کا روزہ رکھا تھا اس حضور نے فرمایا کہ پھر ہم موسیٰ علیہ السلام کے (شریک مسرت و غم ہونے میں ہرگز سے زیادہ متفق ہیں، چنانچہ آپ نے اس دن روزہ رکھا اور ہم سارے کو بھی اس کا حکم دیا۔

۱۸۷۱ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسَبِّدٍ اللَّهُمَّ حَدَّثَنَا أَبُو اسْمَاطَةَ عَنْ أَبِي عُمَيْسٍ عَنْ نَيْسٍ بْنِ مُسْلِمٍ رَضِيَ عَنْ هَارِقِ بْنِ شَهَابٍ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ كَانَ يَوْمَ عَاشُورَاءَ عَزَّ تَعْدَا الْيَهُودُ وَعَبِيدُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصُومُوا أَنْتُمْ -

۱۸۷۱ - ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابو اسامہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابو عیسیٰ نے، ان سے قیس بن مسلم نے ان سے طارق نے ان سے ابن شہاب نے اور ان سے ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ عاشوراء کے دن کو یہودی عبید اور خوشی کا دن سمجھتے تھے اس لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم بھی اس دن روزہ رکھا کرو۔

۱۸۷۲ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى

عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَرْدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَحَرَّى صِيَامَ يَوْمٍ فَصَلَّاهُ عَلَى غَيْرِهِ إِلَّا هَذَا الْيَوْمَ يَوْمَ عَاشُورَاءَ وَهَذَا الشَّهْرُ يَعْنِي شَهْرَ رَجَبٍ مَطْهَانِ

۱۸۷۳ - حَدَّثَنَا يَزِيدُ عَنْ سَلَمَةَ ابْنِ الزَّكَاةِ قَالَ أَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ بَنِي إِسْرَءِيلَ أَنْ يَأْذَنَ فِي النَّاسِ أَنْ مَنْ كَانَ أَكَلَ فَلْيَصُمْ بِقِيَّتِهِ يَوْمَهُ وَ

۱۸۷۲ - ہم سے عبید اللہ بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے ابن عیینہ نے، ان سے عبید اللہ بن ابی بزد نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو سوا اس عاشوراء کے دن اور اس رمضان کے مہینے کے اور کسی دن کو دوسرے دنوں سے افضل جان کر خاص طور سے روزہ رکھنے نہیں دیکھا۔

۱۸۷۳ - ہم سے علی بن ابیہم نے حدیث بیان کی، ان سے یزید نے حدیث بیان کی، ان سے سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بنو اسلم کے ایک شخص کو لوگوں میں اس بات کے اعلان کا حکم دیا تھا کہ جو کھا چکا ہو اسے دن کے بقیہ حصے میں کھانے پینے سے رکنا

لہ اس سے پہلے عائشہ رضی اللہ عنہا کی ایک حدیث گذر چکی ہے کہ مشرکین قریش زمانہ جاہلیت ہی سے اس دن روزہ رکھتے تھے غالباً یہ کسی اللہ کے نبی کی باقیات میں سے ہوگا۔ اس روایت میں یہ بھی تھا کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم بھی اس دن مکہ میں ہی روزہ رکھتے تھے اور جب مدینہ تشریف لائے تو آپ نے انصار کو بھی اس کا حکم دیا تھا۔ بعض روایتوں میں یہ بھی ہے کہ عید سالی بھی اس دن روزہ رکھتے تھے، ان سے معلوم ہوتا ہے کہ گذشتہ شریعتوں میں اس دن کا روزہ مشروع تھا۔ بہر حال اس حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہودیوں سے سوال اور پھر موسیٰ علیہ السلام سے اظہار تعلق و واقفیت اور حقیقت کے ساتھ اس کا بھی احتمال ہے کہ آپ نے ان کی تالیف قلب کے لئے یہ طرز عمل اختیار فرمایا تھا جیسا کہ بعض دوسرے مسائل میں بھی آپ نے ایسا کیا تھا۔

چاہیے اور جس نے نہ کھایا ہو اسے روزہ رکھ لینا چاہیے کیونکہ یہ دن عاشور کا دن ہے۔

۱۲۵۲۔ رمضان میں (نماز کے لئے) کھڑے ہونے والے کی فضیلت۔

۱۸۷۴۔ مہرے بھٹی بن بکیر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے عقیل نے، ان سے ابن شہاب نے بیان کیا کہ مجھے ابوہریرہ نے خبر دی، ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے۔ آپ رمضان کے متعلق فرما رہے تھے کہ جو شخص بھی اس میں ایمان اور نیتِ اجر و ثواب کے ساتھ نماز کے لئے کھڑا ہوگا اس کے پچھلے تمام گناہ معاف ہو جائیں گے۔

وَمَنْ لَمْ يَكُنْ أَكَلَ فَلْيَصُمْ فَإِنَّ الْيَوْمَ يَوْمٌ عَاشُورَاءُ ۖ
بَابُ ۱۲۵۲ فَضْلُ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ ۖ

۱۸۷۴ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بَكِيرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عَقِيلِ بْنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ أَنَّ أَبَاهُ هَرِيرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لِرَمَضَانَ مَنْ قَامَهُ إِيْمَانًا وَاجْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ ۖ

۱۸۷۵ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيْمَانًا وَاجْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَتَوَقَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْأُمَمُ عَلَى ذَلِكَ ثُمَّ كَانَ الْأَمْرُ عَلَى ذَلِكَ فِي خِلَافَةِ أَبِي بَكْرٍ وَصَدْرَ أُمِّهِ خِلَافَةِ عُمَرَ وَعَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ الْقَائِمِ أَنَّهُ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ لَيْلَةً فِي رَمَضَانَ الْمَسْجِدِ فَإِذَا النَّاسُ أَوْزَاعُ مَسْجِدَ قُوتٍ يَصِلُ الرَّجُلُ لِنَفْسِهِ وَيَصِلُ يَصِلُونَ إِلَهُهُ فَقَالَ عُمَرُ إِنْ أَرَى لَوْ جَمَعْتُ هَذِهِ عَلَى قَائِمٍ وَاحِدٍ لَكَانَ أَثَمَلُ ثُمَّ عَزَمَ فَجَمَعَهُمْ عَلَى أَبِي بَكْرٍ لَيْلَةً ثُمَّ خَرَجْتُ مَعَهُ لَيْلَةً أُخْرَى وَالنَّاسُ يُصَلُّونَ بِصَلَاةِ قَائِمِهِمْ قَالَ عُمَرُ نَفِمْ الْبِدْعَةَ هَذِهِ وَالنَّاسُ يَتَأَهَّلُونَ عَنْهَا أَفْضَلُ مِنَ الَّتِي يَقُومُونَ بِرَيْدٍ أَفْضَرُ الْبَلِيلُ وَكَانَ النَّاسُ يَقُومُونَ أَكْلَهُ ۖ

۱۸۷۵۔ م سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں مالک نے خبر دی، انھیں ابن شہاب نے، انھیں حمید بن عبد الرحمن نے اور انھیں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس نے رمضان کی راتوں میں ریلہ رکھ کر نماز پڑھی، ایمان اور نیتِ ثواب کے ساتھ اس کے تمام پچھلے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ ابن شہاب نے بیان کیا کہ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہو گئی اور بات یوں ہی رہی اس کے بعد ابو بکر رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں اور عمر رضی اللہ عنہ کے ابتدائی دور خلافت میں بھی بات جوں کی توں رہی۔ اور ابن شہاب ہی سے روایت ہے، انھوں نے عروہ بن زبیر سے اور انھوں نے عبد الرحمن بن عبد القاری سے روایت کی کہ انھوں نے بیان کیا، میں عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ساتھ رمضان کی ایک رات کو مسجد میں گیا۔ سب لوگ متفرق اور منتشر تھے، کوئی تنہا نماز پڑھ رہا تھا اور کسی کے پیچھے بہت سے لوگ اس کی نماز کی اقتداء کے لئے کھڑے تھے اس پر عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میرا خیال ہے کہ اگر تمام مصلیوں کی ایک امام کے پیچھے جماعت کر دی جائے تو زیادہ اچھا ہو چنانچہ آپ نے جماعت بنا کر ابی بن کعب کو اس کا امام بنا دیا۔ پھر دوسری رات میں آپ کے ساتھ ہی نکلا تو لوگ اپنے امام کے پیچھے نماز پڑھ رہے تھے (یہ منظر دیکھ کر) عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، یہ دنیا طریقہ کسی قدر بہتر اور مناسب ہے لیکن رات کا وہ حصہ جس میں یہ سوجھتا ہے اس سے بہتر اور افضل ہے جس میں یہ نماز پڑھتے ہیں آپ کا مراد رات کے آخری حصہ (کی فضیلت) سے تھی کیونکہ لوگ نماز رات کے شروع ہی میں پڑھ جاتے تھے۔

چرچا ہوا اور تیسری رات اس سے بھی زیادہ لوگ جمع ہو گئے اس حضور نے (اس رات بھی) نماز پڑھی اور لوگوں نے آپ کی اقتداء کی، چوتھی رات یہ عالم تھا کہ مسجد میں نماز پڑھنے آنے والوں کے لئے جگہ بھی باقی نہیں رہی تھی (لیکن اس رات آپ تشریف نہیں لائے) بلکہ صبح کی نماز کے لئے باہر تشریف لائے۔ جب نماز پڑھ لی تو لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور شہادت کے بعد فرمایا، اے مایہ ناز تمہاری یہاں موجودگی کا مجھے علم تھا، لیکن مجھے خوف اس سے عاجز و درماندہ رہ جاؤ۔ چنانچہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی تو بات جوں کی توں تھی۔ (یعنی نماز تراویح باجماعت نہیں ہوتی تھی۔)

۱۸۷۷۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي

۱۸۷۷۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے سعید بن مسعود نے ان سے ابو سلمہ بن عبد الرحمن نے انہوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کی کیا کیفیت تھی؟ تو انہوں نے فرمایا کہ رمضان ہو یا کوئی اور مہینہ آپ گیارہ رکعت سے زیادہ نہیں پڑھتے تھے۔ آپ چار رکعت پڑھتے تھے، تم ان کے حسن و خوبی اور طول کا حال نہ پوچھو! پھر چار رکعت پڑھتے تھے، ان کے بھی حسن و خوبی اور طول کا حال نہ پوچھو! آخر میں تین رکعت پڑھتے تھے۔ میں نے پوچھا، یا رسول اللہ! کیا آپ قرآن پڑھنے سے پہلے سو جاتے ہیں، تو آپ نے فرمایا، عائشہ میری آنکھیں اگر چہ سوتی ہیں لیکن میرا دل نہیں سوتا۔

مَا لَكَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ سَالَةَ عَائِشَةَ كَيْفَ كَانَتْ صَلَواتُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ مَا كَانَ يَزِيدُ فِي رَمَضَانَ وَلَا فِي غَيْرِهَا عَلَى إِحْدَى عَشْرَةٍ رَكْعَةً يُصَلِّي أَرْبَعًا فَلَا تَسْأَلُ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطَوِيلِهِنَّ ثُمَّ يَصَلِّي أَرْبَعًا فَلَا تَسْأَلُ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطَوِيلِهِنَّ ثُمَّ يَصَلِّي ثَلَاثًا فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتَمَّا مَقْبَلُ أَنْ تَوْتِرَ قَالَتْ يَا عَائِشَةُ إِنَّ عَيْنِي تَنَامُ وَلَا كَيْفَ لِي بِهِ؟

بَابُ (۱۲۵۳) فَضْلِ لَيْلَةِ الْقَدْرِ وَقَوْلِ اللَّهِ

تَعَالَى إِنَّمَا أَنْزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ وَمَا أَذْرَاكَ مَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِّنْ أَلْفِ شَهْرٍ تَنَزَّلُ الْمَلَائِكَةُ وَالرُّوحُ فِيهَا بِإِذْنِ رَبِّهِمْ مِنْ كُلِّ أَمْرٍ سَلَامٌ هِيَ حَتَّى مَطْلَعِ الْفَجْرِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ مَا كَانَ فِي الْقُرْآنِ مَا أَذْرَاكَ فَقَدْ أَعْلَمَهُ وَمَا قَالَ وَمَا يُدْرَاكَ فَإِنَّهُ لَمْ يَعْلَمْهُ؟

۱۲۵۳۔ شب قدر کی فضیلت اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہم نے اسے (قرآن مجید کو) شب قدر میں اتارا (وہ محفوظ سے سماؤں دیبا پر) اور تم نے کیا سمجھا کہ شب قدر کیلئے؟ شب قدر ہزار مہینوں سے بھی بہتر ہے، اس میں فرشتے، روح القدس (حضرت جبریل علیہ السلام) کے ساتھ اپنے رب کے حکم کے مطابق اترتے ہیں، ہر کام میں سلامتی ہے۔ وہ رات طلوع صبح تک ہے، ابن عبینہ نے بیان کیا کہ قرآن میں جس موقع کے لئے "ما اذراك" آیا ہے تو اسے اللہ تعالیٰ نے اس حضور کو بتا دیا ہے اور جس کے لئے "ما يدريك" استعمال ہوا

۱۔ یہ حدیث باب تہجد سے متعلق ہے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان میں بیس رکعت پڑھتے تھے، اور وتر اس کے علاوہ ہوتے تھے۔ عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث اس سے مختلف ہے بہر حال دونوں احادیث پر ائمہ کا عمل ہے۔ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا مسلک بیس رکعت نماز تراویح کا ہے اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا گیارہ رکعت والی روایت پر عمل ہے۔

اسے نہیں بتایا ہے۔

۱۸۷۸۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، انہوں نے کہا کہ ہم نے اس روایت کو یاد کیا تھا یہ روایت انہوں نے نہری سے (سن کر) یاد کی تھی، ان سے ابو سلمہ نے بیان کیا) اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص رمضان کے روزے ایمان اور احتساب (حصولِ اجر و ثواب کے ارادہ اور نیت) کے ساتھ رکھتا ہے، اس کے پچھلے تمام گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں اور جو بلیۃ القدر میں ایمان و احتساب کے ساتھ عبادت کرتا ہے اس کے بھی پچھلے

تمام گناہ معاف ہو جاتے ہیں اس کی متابعت سلیمان بن کثیر نے نہری کے حوالہ سے کی ہے۔

۱۲۵۴۔ شب قدر کی تلاش، آخری سات راتوں میں۔

۱۸۷۸ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ خَفِظْنَا عَنْ أَنَسٍ خُزَيْمَةَ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاهْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَكَانَ كَلِيلَةَ الْقَدْرِ إِيمَانًا وَاهْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ تَابَعَهُ سُلَيْمَانُ بْنُ كَثِيرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ +

بَابُ التَّمَاسِ لَيْلَةِ الْقَدْرِ فِي

السَّبْعِ الْأَوَاخِرِ ۱۸۷۹ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ

أَخْبَرَنَا قَالَ لَيْسَ عَنْ أَنَسٍ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَمَضَانَ الْقَدْرُ فِي الْمَنَامِ فِي السَّبْعِ الْأَوَاخِرِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَى رُؤُوسَكُمْ قَدْ تَوَاطَاَتْ فِي السَّبْعِ الْأَوَاخِرِ فَمَنْ كَانَ مُحْتَزًّا نِيهَا فَلْيَحْزَنْهَا فِي السَّبْعِ الْأَوَاخِرِ.

۱۸۸۰ حَدَّثَنَا مَعَاذُ بْنُ قَسَالَةَ حَدَّثَنَا

هَيْشَامُ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا سَعِيدٍ وَكَانَ لِي صَدِيقًا فَقَالَ اغْتَلَفْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَشْرَ الْأَوْسَطَ مِنْ رَمَضَانَ فَخَرَجَ صَبِيحَةَ عِشْرِينَ نَحْنُ طَبَقْنَا وَقَالَ إِنِّي أُرَيْتُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ ثُمَّ أَسَيْنَهَا أَوْ تَسَيْنَهَا فَانَا هَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ فِي الْوُثْرِ وَإِنِّي رَأَيْتُ أَنِّي أَسْجُدُ فِي مَاءٍ وَدُ طِينٍ فَمَنْ كَانَ اغْتَلَفَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلْيَرْجِعْ فَرَجَعْنَا وَمَا نَرَى فِي السَّمَاءِ قَزَعَةً فَجَاءَتْ سَحَابَةٌ فَطَرَتْ حَتَّى سَالَ سَقْفُ الْمَسْجِدِ وَكَانَ مِنْ جَرِيدِ النَّخْلِ أَوِ يَمُوتُ الصَّلَاةُ فَزَابَتْ

۱۸۷۹۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں مالک نے خبر دی، انھیں ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے چند اصحاب کو شب قدر خواب میں (رمضان کی) سات آخری تاریخوں میں دکھائی گئی تھی اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میں دیکھ رہا ہوں کہ تمہارے خواب سات آخری تاریخوں پر متفق ہو گئے ہیں، اس نے جسے اس کی تلاش ہو وہ انھیں سات آخری تاریخوں میں تلاش کرے۔

۱۸۸۰۔ ہم سے معاذ بن قسالة نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے، ان سے ابو سلمہ نے بیان کیا کہ میں نے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے پوچھا وہ میرے دوست تھے انہوں نے جواب دیا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رمضان کے دوسرے عشرہ میں اعتکاف میں بیٹھے، بیس تاریخ کی صبح کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور ہمیں خطبہ دیا آپ نے فرمایا کہ مجھے لیلۃ القدر دکھائی گئی لیکن بھلا دی گئی یا (آپ نے یہ فرمایا کہ) میں خود بھول گیا۔ اس نے تم اسے آخری عشرہ کی طاق راتوں میں تلاش کرو میں نے یہ بھی دیکھا ہے (خواب میں) کہ میں کچھ بین سجدہ کر رہا ہوں پس جو لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اعتکاف میں بیٹھے ہوں وہ واپس ہو جاتے، چنانچہ ہم واپس آ گئے اس وقت آسمان پر بادل کا ایک ٹکڑا بھی نہیں تھا، لیکن دیکھتے ہی دیکھتے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یسجد فی السماء وطلین حتی رأیت أثر الطین فی خیمتہم ۛ

صلی اللہ علیہ وسلم کچھ دیر سجدہ کر رہے تھے، میں نے مٹی کا اثر آپ کی پیشانی پر نمایاں دیکھا۔

۱۲۵۵۔ شب قدر کی تلاش، آخری عشرہ کی طاق راتوں میں اس

سلسلے کی حدیث میں، عبادہ رضی اللہ عنہ بھی ایک راوی ہیں۔

۱۸۸۱۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل

بن جعفر نے حدیث بیان کی، ان سے ابو ہریرہ نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، شب قدر کی تلاش، رمضان کے آخری عشرہ کی طاق راتوں میں کرو۔

۱۸۸۲۔ ہم سے ابراہیم بن حمزہ نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے ابن

ابی حازم اور درودری نے حدیث بیان کی، ان سے یزید بن محمد بن ابراہیم نے، ان سے ابو سلمہ نے اور ان سے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے اس عشرہ میں اعتکاف کرتے تھے جو مہینے کے سیر میں پڑتا ہے۔ بیس راتوں کے گزر جانے کے بعد اکیسویں کی رات آتی تو آپ گھر واپس آجاتے تھے، جو لوگ آپ کے ساتھ اعتکاف میں ہوتے وہ بھی واپس آجاتے۔ ایک سال آپ جب اعتکاف کئے ہوئے تھے تو اس رات میں بھی (صبحی میں) قیام ہے جس میں آپ کی عادت گھر واپس آجانے کی تھی، پھر آپ نے لوگوں کو خطاب کیا اور جو کچھ اللہ تعالیٰ نے فرمایا، آپ نے لوگوں کو اس کا حکم دیا، پھر فرمایا کہ میں اس (دوسرے) عشرہ میں اعتکاف کیا کرتا تھا، لیکن اب مجھ پر یہ حقیقت واضح ہوئی کہ اس آخری عشرہ میں مجھے اعتکاف کرنا چاہیے۔ اس لئے جس نے میرے ساتھ اعتکاف کیا ہے وہ اپنے مختلف ہی میں مضامین پر مجھے یہ رات (شب قدر) دکھائی گئی تھی لیکن پھر صلوا دی گئی، اس لئے تم لوگ اسے آخری عشرہ میں تلاش کرو (خاص طور سے) طاق راتوں میں۔ میں نے (خواب میں) دیکھا ہے کہ میں کچھ دیر سجدہ کر رہا ہوں۔ اسی رات آسمان ابراہیم ہوا اور بارش برسی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ناز پڑنے کی جگہ پر (رحمت سے) پانی پلنے لگا۔ یہ اکیسویں کی رات کا ذکر ہے، میں نے خود اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ آپ صبح کی ناز کے بعد واپس ہو رہے تھے اور آپ کے دوئے

۱۲۵۵۔ حَدَّثَنِي كَيْلَةُ الْقَدْرِ فِي الْوَتْرِ

مِنَ الْعَشْرِ الْاَوَّلِ خَرَفَهُ عِبَادَةُ ۛ

۱۸۸۱۔ حَدَّثَنَا كَاتِبٌ عَنْ سَعِيدِ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا

اسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا أَبُو سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَحَرَفِي إِلَيْكَ الْقَدْرُ فِي الْوَتْرِ مِنَ الْعَشْرِ الْاَوَّلِ خَرَفَ مِنْ مَضَانٍ ۛ

۱۸۸۲۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمَزَةَ قَالَ

حَدَّثَنِي ابْنُ اَبِي حَازِمٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ زَيْدٍ ابْنُ مُحَمَّدٍ ابْنِ اِبْرَاهِيمَ عَنْ اَبِي سَلَمَةَ عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجَاوِرُ فِي رَمَضَانَ الْعَشْرَ الْاَوَّلِي فِي وَسْطِ الشَّهْرِ فَاِذَا كَانَ حِينَ يَمْسُو مِنْ عَشْرِيْنَ لَيْلَةً تَمْضِي وَيَسْتَقِيلُ لَهْدَى وَعَشْرِيْنَ رَاجِعًا إِلَى مَسْكَنِهِ وَرَاجِعًا مَنْ كَانَ يَجَاوِرُ مَعَهُ وَآتَهُ أَقَامَ شَهْرًا وَرَبِيبَهُ اللَّيْلَةَ الْاَوَّلِي كَانَ يَرْجِعُ فِيهَا وَخَطَبَ النَّاسَ فَأَمَرَهُمْ مَا شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ قَالَ كُنْتُ أَجَاوِرُ هَذِهِ الْعَشْرَ ثُمَّ قَدِمْتُ إِلَى أَنْ أَجَاوِرَ هَذِهِ الْعَشْرَ الْاَوَّلِي فَكُنْتُ كَأَنِّي اعْتَكَفَ مَعِي فَلَبِثْتُ فِي مَعْتَكِفِهِ قَدْرًا رَأَيْتُ هَذِهِ اللَّيْلَةَ ثُمَّ انْسَلَخْتُهَا فَأَتَمَعْتُهَا فِي الْعَشْرِ الْاَوَّلِي وَاتَّبَعْتُهَا فِي كُلِّ وَتْرٍ وَقَدَرْتُ أَيَّتَنِي أَسْجُدُ فِي مَاءٍ وَطَلِينٍ قَالَتْ هَلَّتِ السَّمَاءُ فِي تِلْكَ اللَّيْلَةَ فَأَمْطَرَتْ فَوَكَّفَ الْمَسْجِدَ فِي مَضَلِّي النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً اخْدَى وَعَشْرِيْنَ فَبَصُرْتُ عَيْنِي وَنَظَرْتُ إِلَيْهِ انْصَرَفَ مِنَ الصُّبْحِ وَوَجَّهَهُ فَمَتَّلِي طِينًا مَاءً ۛ

مبارک پر کچھ لگی ہوئی تھی (کچھ دیر سجدہ کرنے کی وجہ سے)

۱۸۸۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ هِشَامٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْقِسْوَةُ

۱۸۸۳۔ ہم سے محمد بن مثنیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی ان سے ہشام نے بیان کیا، مجھے میرے والد نے خبر دی انھیں عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رشب قدر کو تلاش کرو۔

۱۸۸۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجَاوِرُ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ مَرَمَضَانَ وَيَقُولُ امْكُثُوا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ

۱۸۸۴۔ ہم سے محمد نے حدیث بیان کی، انھیں محمد بن عروہ نے ان کے والد نے اور انھیں عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے آخری عشرہ میں اعتکاف کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ رمضان کے آخری عشرہ میں شب قدر کو تلاش کرو۔

۱۸۸۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي نُوَيْرَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عُبَايَةَ بْنِ الْأَسَدِ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْقِسْوَةُ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ لَيْلَةُ الْقَدْرِ فِي تَاسِعَةِ تَبَتَّى فِي سَابِعَةِ تَبَتَّى فِي خَامِسَةِ تَبَتَّى

۱۸۸۵۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے وہیب نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے حدیث بیان کی، ان سے عمرہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شب قدر کو رمضان کے آخری عشرہ میں تلاش کرو جب نو دن باقی رہ جائیں سات باقی رہ جائیں یا پانچ دن باقی رہ جائیں ملے

۱۔ شب قدر سے متعلق احادیث مختلف ہیں، بعض میں کسی بھی تخصیص کے بغیر عشرہ اخیرہ میں عبادت کا حکم ہے اور بعض سے عشرہ اخیرہ کی خاص طاق راتوں میں عبادت کا حکم مفہوم ہوتا ہے۔ یہ بہر حال متعین ہے کہ غیر طاق راتوں میں خاص طور پر عبادت کا حکم کسی بھی حدیث میں نہیں ہے۔ فوسات یا پانچ طاق عدد میں لیکن اسی وقت جب مہینہ انتیس کا ہو، اگر کہیں مہینہ تیس کا ہو گیا تو یہی طاق ہو جائیں گے۔ اس لئے ان احادیث کی روشنی میں جس میں خاص طاق راتوں میں عبادت کا حکم ہے، یہ اشکال پیدا ہوتا ہے کہ طاق راتوں کی تعین کس طرح کی جائے، علامہ انور شاہ صاحب کشمیری رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے شمار کا جو طریقہ لکھا ہے وہ اس سلسلے کی احادیث کی روشنی میں زیادہ قریب الی الغرض معلوم ہوتا ہے۔ انھوں نے اس کے شمار کے لئے ذیل کا نقشہ دیا ہے۔

۳۰	۲۹	۲۸	۲۷	۲۶	۲۵	۲۴	۲۳	۲۲	۲۱
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	

انھوں نے لکھا ہے کہ سارا اختلاف اس کے شمار کرنے کی صورت سے پیدا ہوتا ہے اگر ایک سے شمار شروع کیا جائے تو یہی سات پانچ اور نو طاق نہیں پڑتے لیکن اگر آخر سے یعنی تیس سے شمار کیا جائے تو یہی پھر طاق پڑ جائے ہیں، آپ نقشے میں دیکھئے ۲۴ تاریخ بھی ایک طرح سے طاق ہے اور ایک طرح غیر طاق، عشرہ اخیرہ کے تمام ایام کا یہی حال ہے۔ مشتبہ قدر کی تعین میں شریعت کی طرف سے ابہام کو باقی رہنے دیا گیا، اس میں شریعت کی کوئی مصلحت تھی اس سے یہ کیا بعید ہے اگر اس کے شمار کرنے میں ابہام رہنے دیا گیا ہو اور اس طرح ابہام در ابہام خود شریعت نے مصلحتاً پیدا کیا ہو ابن عباس رضی اللہ عنہ ہی کی ایک حدیث آ رہی ہے کہ شب قدر کو جو جس تاریخ کی رات میں تلاش کرو۔ اس سے یہ اشکال پیدا ہوتا تھا کہ جو یہی تو طاق بھی نہیں، پھر اس میں شب قدر کی تلاش کس حکم حدیث کے تحت کی جائے گی لیکن شاہ صاحب کے دیئے ہوئے نقشے کی روشنی میں ایک صورت میں یہ بھی

۱۸۸۶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي الْأَسْوَدِ حَدَّثَنَا أَبُو جَدْرٍ عَنْ أَبِي جَدْرٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هِيَ فِي الْعَشْرِ هِيَ فِي تِسْعَةِ تَحَنِينَ أَوْ فِي سَبْعِ تَقِينِينَ يَغْفِرُ بَيْنَهُ الْقَدِيرُ قَالَ عَبْدُ الْوَهَّابِ عَنْ أَيُّوبَ وَعَنْ خَالِدٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ عُبَيْدٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فِي أَنْ بَعَثَ عِشْرِينَ

۱۸۸۶۔ ہم سے عبد اللہ بن ابی الاسود نے حدیث بیان کی، ان سے ابو الجادر نے حدیث بیان کی، ان سے عاصم نے حدیث بیان کی، ان سے ابو الجادر اور عکرمہ نے، ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، وہ (آخری) عشرہ میں پڑتی ہے، جب نو راتیں گزر جائیں یا سات راتیں باقی رہ جائیں، آپ کی مراد شب قدر سے معنی عبد الوہاب نے ایوب اور خالد کے واسطے سے بیان کیا، ان سے عکرمہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ شب قدر کو چوبیس تاریخ کی رات (میں تلاش کرو۔

۱۸۸۷ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ حَدَّثَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُخْبِرَنَا بَلِيلَةَ الْقَدْرِ فَلَا حِيَ رَجُلَانِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَقَالَ خَرَجْتُ لِأُخْبِرَكُمْ بَلِيلَةَ الْقَدْرِ فَلَا حِيَ فَلَانِ وَفَلَانٌ فَدَفَعْتُ وَعَسَى أَنْ يَكُونَ خَيْرَ الْكُفِّ فَلَمْ تَسُوْهَا فِي التَّاسِعَةِ وَالسَّابِعَةِ وَالْخَامِسَةِ

۱۸۸۷۔ ہم سے محمد بن مثنیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے خالد بن حارث نے حدیث بیان کی، ان سے حمید نے حدیث بیان کی، ان سے انس بن عبادہ بن الصامت رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پہلی شب قدر کی اطلاع دینے کے لئے تشریف لارہے تھے کہ دو مسلمان آپس میں جھگڑنے لگے (غالباً قرض کے سلسلے میں) اس پر آپ نے فرمایا کہ میں آیا تھا کہ نہیں شب قدر بتا دوں لیکن فلاں اور فلاں نے آپس میں جھگڑا کر لیا اس لئے اس کا علم اٹھایا گیا۔ لیکن امید یہ ہے کہ یہی تمہارے حق میں بہتر ہوگا۔ آپ تم اس کی تلاش نو، سات یا پانچ (کی رات) میں کیا کرو۔

بَابُ (۱۲۵۶) الْعَمَلِ فِي الْعَشْرِ الْأَوَّلِ مِنْ رَمَضَانَ

۱۸۸۸ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا مُسْقِيَانُ عَنْ أَبِي يَعْفُوْرَ عَنْ أَبِي الصُّحَيْبِ عَنْ قُسَيْوْفٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ الْعَشْرُ شَدَّ مِئْزَرَهُ وَأَخْيَا لَيْلَهُ وَيَقْطَعُ أَهْلَهُ

۱۸۸۸۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے ابو یعفور نے حدیث بیان کی، ان سے ابو الصحبی نے، ان سے قسوف نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ جب (رمضان کا) آخری عشرہ آتا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پوری طرح مستعد ہو جاتے، ان راتوں میں آپ خود بھی جاگتے تھے اور اپنے گھروالوں کو بھی بیدار کرتے تھے۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بَابُ (۱۲۵۷) الْإِذْعَاتِ فِي الْعَشْرِ الْأَوَّلِ ۱۲۵۷۔ آخری عشرہ میں اذکاف، خواہ کسی مسجد میں ہو۔

کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے جب تم مساجد میں اعتکاف کے ہوئے ہو تو اپنی بیویوں سے بھرتی نہ کرو یہ اللہ کے حدود ہیں اس لئے انھیں توڑنے کے قریب بھی نہ جاؤ اللہ تعالیٰ اپنی آیات لوگوں کے لئے اسی طرح واضح فرماتا ہے تاکہ لوگ پرہیز کر سکیں۔

۱۸۸۹۔ ہم سے اسماعیل بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابن وہب نے حدیث بیان کی، ان سے یونس نے انھیں نافع نے بخاری اور ان سے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے آخری عشرہ میں اعتکاف کرتے تھے۔

وَالْإِعْتِكَافُ فِي الْمَسَاجِدِ كُلِّهَا قَوْلُهُ
تَعَالَى وَلَا تَبَاشِرُوهُنَّ وَأَنْتُمْ مَّا كُنْتُمْ
فِي الْمَسَاجِدِ تِلْكَ حُدُودُ اللَّهِ فَلَا
تَقْرُبُوهَا كَذَلِكَ يُبَيِّنُ اللَّهُ آيَاتِهِ
لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَّقُونَ

۱۸۸۹ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ
قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ أَنَّ نَافِعًا أَخْبَرَهُ
أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْتَكِفُ الْعَشْرَ الْأَوَّلَ وَالْآخِرَ مِنْ
رَمَضَانَ

۱۸۹۰ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا
اللِّثْنِيُّ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ ابْنِ الزُّبَيْرِ
عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَغْتَكِفُ الْعَشْرَ
الْأَوَّلَ وَالْآخِرَ مِنْ رَمَضَانَ حَتَّى تَوَفَّاهُ اللَّهُ ثُمَّ
اغْتَكَفَ آخِرَ رَجُلٍ مِنْ بَعْدِهِ

۱۸۹۱ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي
عَالِيكَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ انْهَكَ عَنْ مُحَمَّدِ
بْنِ ابْنِ أَبِيهِمْ بَنِ الْحَرِثِ الثَّقَفِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ
عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَغْتَكِفُ فِي الْعَشْرِ
الْأَوَّلِ مِنْ رَمَضَانَ فَاغْتَكَفَ عَاقِبًا حَتَّى إِذَا كَانَ
لَيْلَةُ الْاِخْدَى وَعِشْرِينَ وَهِيَ اللَّيْلَةُ الَّتِي يُخْرِجُ
مِنْ صَبِيحَتِهَا مِنْ غَتَاكَ فِيهِ قَالَ مَنْ كَانَ غَتَاكَ
مَعِي فَلْيَغْتَكِفِ الْعَشْرَ الْأَوَّلَ وَالْآخِرَ وَقَدْ أُمِرْتُ لَهْذِهِ
اللَّيْلَةِ ثُمَّ أُمِرْتُ بِهَا وَقَدْ أُمِرْتُ أَنْ أُسْجِدَ فِي مَاءٍ
وَأَلْبَسَ مِنْ صَبِيحَتِهَا فَالْتَمِسُوهَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَّلِ
وَالْتَمِسُوهَا فِي كُلِّ وَتَوْفَّطَرْتِ السَّمَاءُ تِلْكَ اللَّيْلَةُ
وَكَانَ الْمَسْجِدُ عَلَى عَرِيشٍ فَوَكَّفَ الْمَسْجِدَ بَقِصْرًا

۱۸۹۰۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے یونس نے انھیں نافع نے بخاری اور ان سے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے آخری عشرہ میں اعتکاف کرتے رہے اور آپ کے بعد آپ کی ازواج مطہرات اعتکاف کرتی تھیں۔

۱۸۹۱۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے یزید بن عبد اللہ بن ہشام نے ان سے محمد بن ابیہم بن حارث تمیمی نے، ان سے ابو سلمہ بن عبد الرحمن نے اور ان سے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے دوسرے عشرہ میں اعتکاف کرتے تھے ایک سال (معمول کے مطابق) آپ نے اعتکاف کیا اور جب اکیسویں کی رات آئی، یہ وہ رات ہے جس کی صبح کو آپ اعتکاف سے باہر آجاتے تھے، تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ جس نے میرے ساتھ اعتکاف کیا ہو وہ اب آخری عشرہ میں اعتکاف کرے، مجھے یہ رات (شب قدر) دکھائی گئی تھی لیکن پھر بھلائی گئی میں نے یہ بھی دیکھا تھا کہ اسی کی صبح کو میں کچھ میں سجدہ کر رہا ہوں، اس لئے تم لوگ اسے آخری عشرہ میں تلاش کرو اور ہر طاق رات میں تلاش کرو (آخری عشرہ کی) چنانچہ اسی رات بارش ہوئی، مسجد کی چھت چونکہ کھجور کی شاخ سے بنی تھی اس لئے ٹپکنے لگی اور خود میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ اکیسویں کی صبح

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشانی مبارک پر کچھ دھلکی ہوئی تھی رکبہز
میں سجدہ کی وجہ سے

يُنْفَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى
جَبْهَتِهِ أَثَرُ الْمَاءِ وَالطَّيْنِ مِنْ صُجْدِ اخْدَا
وَعِشْرِينَ ۝

باب ۱۲۵۸ (۱۲۵۸) الْحَايِضُ يُرْجِلُ الْمُتَكَلِّفَ ۝
۱۸۹۲ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا
يَحْيَى عَنْ هِشَامٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ
كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصْغِي الْمَرْءَ
رَأْسَهُ وَهُوَ مُجَاعِدٌ فِي الْمَسْجِدِ فَأَمْرُ جِلَّةٍ وَأَنَا
حَائِضٌ ۝

باب ۱۲۵۹ (۱۲۵۹) الْمُتَكَلِّفُ لَا يَدْخُلُ الْبَيْتَ
إِلَّا لِحَاجَةٍ ۝

۱۸۹۳ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا لَيْثٌ
عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ وَعَنْ ثَوْبَتِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ
وَإِنْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُ
عَلَى رَأْسِهِ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ فَأَمْرُ جِلَّةٍ وَكَانَ
يَدْخُلُ الْبَيْتَ إِلَّا لِحَاجَةٍ إِذَا كَانَ مُتَكَلِّفًا ۝

باب ۱۲۶۰ (۱۲۶۰) غُسْلُ الْمُتَكَلِّفِ ۝
۱۸۹۴ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا
سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يُبَاشِرُنِي وَأَنَا حَائِضٌ وَكَانَ يُخْرِجُ رَأْسَهُ مِنَ
الْمَسْجِدِ وَهُوَ مُتَكَلِّفٌ فَأَغْسِلُهُ وَأَنَا حَائِضٌ ۝

باب ۱۲۶۱ (۱۲۶۱) الْإِعْتِكَافُ لَيْلًا ۝

۱۸۹۵ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى
ابْنُ سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَخْبَرَنِي ثَائِفٌ عَنْ ابْنِ
عُمَرَ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُنْتُ نَذَرْتُ
فِي الْجَاهِلِيَّةِ أَنْ أَعْتِكَفَ لَيْلَةً فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ

۱۲۵۸- عائشہ، متکلف کے سر میں کنگھا کرتی ہے۔

۱۸۹۲- ہم سے محمد بن مثنیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث
بیان کی، ان سے ہشام نے بیان کیا کہ مجھے میرے والد نے خبر دی اور ان سے
عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں متکلف
ہوتے اور سر مبارک میری طرف جھکا دیتے پھر میں اس میں کنگھا کرتی
حالانکہ میں حائضہ ہوتی تھی۔

۱۲۵۹- متکلف گھر میں بلا ضرورت نہ آئے۔

۱۸۹۳- ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث
بیان کی، ان سے ابن شہاب نے، ان سے عروہ اور عمرہ بنت عبد الرحمن
نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ و عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان
کیا، اس حضور صلی اللہ علیہ وسلم مسجد سے (اعتکاف کی حالت میں) سر مبارک
میری طرف کر دیتے اور اس میں میں کنگھا کرتی اس حضور جب متکلف ہوتے
تو بلا ضرورت گھر میں تشریف نہیں لاتے تھے۔

۱۲۶۰- متکلف کا غسل۔

۱۸۹۴- ہم سے محمد بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے
حدیث بیان کی، ان سے منصور نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم نے، ان سے
اسود نے، اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں حائضہ ہوتی پھر
بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے اپنے بدن سے لگاتے تھے اور آپ متکلف
ہوتے اور میں حائضہ ہوتی اس کے باوجود آپ سر مبارک باہر کر دیتے تھے (مجھ سے)
اور میں اسے دھوتی تھی۔

۱۲۶۱- رات میں اعتکاف۔

۱۸۹۵- ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن سعید نے
حدیث بیان کی، ان سے عبید اللہ نے، انھیں نافع نے خبر دی اور ابھین
ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ عمر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے
عرض کیا، میں نے جاہلیت میں یہ نذر مانی تھی کہ مسجد حرام میں ایک رات کے

نے اعتکاف کروں گا؟ آن حضورؐ نے فرمایا کہ اپنی نذر پوری کر لو۔
۱۲۶۲۔ عورتوں کا اعتکاف۔

۱۸۹۶۔ ہم سے ابو النعمان نے دربیٹ بیان کیا، ان سے عواد بن زید نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو نے اور ان عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے آخری عشرہ میں اعتکاف کرتے تھے، میں آپ کے لئے ایک خیمہ لگا دیتی (مسجد میں) اور آپ صبح کی نماز پڑھ کے اس میں چلے جاتے تھے اس طرح اعتکاف فرماتا (ہو جاتا) پھر حفصہ رضی اللہ عنہا نے بھی عائشہ رضی اللہ عنہا سے خیمہ نصب کرنے کی (اپنے) اعتکاف کے لئے (ابازت) چاہی، عائشہ رضی اللہ عنہا نے ابازت دے دی اور انہوں نے ایک خیمہ نصب کر لیا، جب زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا نے دیکھا تو انہوں نے بھی (اپنے لئے) ایک دوسرا خیمہ نصب کر لیا صبح ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کئی خیمے دیکھے، دریافت فرمایا یہ کیا ہے؟ چنانچہ آپ کو (محفیضت حال کی) اطلاع دی گئی، اس پر آپ نے فرمایا، اچھا اسے وہ (اپنے لئے) محل نیک سمجھ بیٹھی ہیں، پھر آپ نے اس

مہینہ رمضان کا اعتکاف چھوڑ دیا اور شوال کے آخری عشرہ کا اعتکاف کیا۔

۱۲۶۳۔ مسجد میں خیمے۔

۱۸۹۷۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی۔ انھیں مالک نے خبر دی، انھیں یحییٰ بن سعید نے، انھیں عمرو بن عبد الرحمن نے اور انھیں عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اعتکاف کا ارادہ کیا جب آپ اس جگہ تشریف لائے (مسجد میں) جہاں آپ نے اعتکاف کا ارادہ کیا تھا تو کئی خیموں پر نظر پڑی، حفصہ کا خیمہ بھی، عائشہ کا بھی، اور زینب کا بھی (رضی اللہ عنہم) اس پر آپ نے فرمایا، اچھا اسے انھوں نے نیک سمجھ لیا ہے! پھر آپ واپس تشریف لے گئے اور اعتکاف نہیں کیا بلکہ شوال کے آخری عشرہ میں اعتکاف کیا۔

۱۲۶۴۔ کیا معتکف اپنی ضروریات کے لئے مسجد کے دروازے تک جاسکتا ہے۔

قَالَ آدِفٌ يَنْذِرُكَ ۚ

بَابُ ۱۲۶۲ اِغْتِكَافُ النِّسَاءِ ۚ

۱۸۹۶ حَدَّثَنَا أَبُو التَّعْمَلِي حَدَّثَنَا حَمَلُو

بْنُ تَرَيْدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُمَرَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْتَكِفُ فِي الْعَشْرِ الْآخِرِ مِنْ تَرْمَاضَانَ فَكُنْتُ أَصُوبُ لَهُ خِيَاءً فَيُصَلِّي الصُّبْحَ ثُمَّ يَدْخُلُهَا فَاسْتَأْذَنَتْ حَفْصَةَ عَائِشَةَ أَنْ تَصْرِيبَ خِيَاءً فَأَذِنَتْ لَهَا فَصَرَبَتْ خِيَاءً فَلَمَّا رَأَتْهُ تَرَيْدٌ ابْنَةُ حَبَشٍ مَتْرِبَتْ خِيَاءً أَخْبَرَتْ فَلَمَّا أَصْبَحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى الْخِيَامَةَ فَقَالَ مَا هَذَا فَأَخْبَرَتْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْيَتَرْتُونَ بِهِمْ فَتَرَكُوا الْإِغْتِكَافَ ذَلِكَ الشَّهْرَ ثُمَّ أَغْتَكَفَ عَشْرًا مِنْ شَوَّالٍ ۚ

بَابُ ۱۲۶۳ الْخِيَامَةُ فِي الْمَسْجِدِ ۚ

۱۸۹۷ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوْسُفَ

أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَادَ أَنْ يَغْتَكِفَ فَلَمَّا انْصَرَفَ إِلَى الْمَكَانِ الَّذِي أَرَادَ أَنْ يَغْتَكِفَ أَوْ أَفْهِمَ خِيَاءً عَائِشَةَ وَخِيَاءً حَفْصَةَ وَخِيَاءً مَرْيَمَ فَقَالَ الْيَتَرْتُونَ بِهِمْ ثُمَّ انْصَرَفَ فَلَمْ يَغْتَكِفْ حَتَّى أَغْتَكَفَ عَشْرًا مِنْ شَوَّالٍ ۚ

بَابُ ۱۲۶۴ هَلْ يُخْرَجُ الْمُعْتَكِفُ لِحَوَائِجِهِ

إِلَى بَابِ الْمَسْجِدِ ۚ

یہ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے عورتوں کے اعتکاف کو پسند نہیں کیا بصراحت روکا بھی نہیں صرف چند ایسے کلمات ارشاد فرمادیے جس سے اس کی ناپسندیدگی واضح ہو جائے۔ اس پر نوٹ پہلے بھی ایک مؤلفہ پر گند چکا ہے۔

۱۸۹۸ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَنَاهُ أَنَّهُ جَاءَهُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزْوِجُهُ فِي اعْتِكَافِهِ فِي الْمَسْجِدِ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ تَرَمُضَانَ فَتَحَدَّثَتْ عِنْدَهُ سَاعَةً ثُمَّ قَامَتْ تَغْلِبُ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَهَا يَغْلِبُهَا حَتَّى إِذَا بَلَغَتْ بَابَ الْمَسْجِدِ عِنْدَ بَابِ أَوَّلِ سَكَنَةٍ مَرَّ جَلَدَانِ مِنَ الْأَنْصَارِ فَسَلَّمَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَفِيَةُ بِنْتُ حَبِيبٍ فَقَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ بَارِكُوا لَهُمْ فِيهِمْ إِنَّ الشَّيْطَانَ يَبْلُغُ مِنَ الْإِنْسَانِ مَبْلُغَ الذَّمِّ وَإِنِّي خَشِيتُ أَنْ يُفْشِدَ فِي قُلُوبِكُمْ شَيْئًا

۱۲۶۵ بِالْإِعْتِكَافِ وَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَبِيعَةَ عَشْرِ يَوْمٍ

۱۸۹۸۔ ہم سے ابو الیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شبیب نے خبر دی، ان سے زہری نے بیان کیا کہ مجھے علی بن حسین نے خبر دی اور انھیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وجہ مطہرہ مصفیہ رضی اللہ عنہا نے خبر دی کہ وہ رمضان کے آخری عشرہ میں، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعتکاف کئے ہوئے تھے، آپ سے ملے مسجد میں آئیں۔ بخوڑی دیر تک باتیں کیں پھر واپس ہوئے کئے کھڑی ہوئیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی انھیں پہنچانے کے لئے کھڑے ہوئے جب وہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے دروازے سے قریب والے مسجد کے دروازے پر پہنچیں تو دو صدی ادھر سے گزری اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا، آنحضور نے فرمایا کسی تامل کی ضرورت نہیں، یہ میری بیوی (صفیہ بنت حبیب) ہیں۔ ان دونوں صحابہ نے عرض کیا سبحان اللہ، یا رسول اللہ۔ ان پر آنحضور کا یہ جملہ بڑا شاق گذرا لیکن آنحضور نے فرمایا کہ شیطان، خون کی طرح انسان کے بدن میں دوڑتا رہتا ہے، مجھے خطرہ یہ ہوا کہ کہیں تمہارے دلوں میں کوئی بدگمانی نہ پیدا ہو۔

۱۲۶۵۔ اعتکاف اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بیسویں کی صبح کو (اعتکاف سے) نکلے تھے۔

۱۸۹۹۔ ہم سے عبداللہ بن مزیر نے حدیث بیان کی، انھوں نے ہارون بن اسماعیل سے سنا، ان سے علی بن مبارک نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے یحییٰ بن ابی کثیر نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے ابوسلمہ بن عبدالرحمان سے سنا کہا کہ میں نے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے سنا میں نے ان سے پوچھا تھا کہ کیا انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے شب قدر کا ذکر سنا ہے تو انہوں نے فرمایا تھا کہ ہاں! ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رمضان کے دوسرے عشرہ میں اعتکاف کیا تھا انہوں نے بیان کیا کہ پھر میں

۱۸۹۹ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ سَمِعَ هَارُونَ بْنَ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ قُلْتُ هَلْ سَمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ قَالَ نَعَمْ اُغْتَلَفْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَشْرَ الْأَوَّلَ مِنْ تَرَمُضَانَ قَالَ فَخَرَجْنَا

۱۸۹۹۔ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کا یہ دروازہ راستہ میں تھا۔ آل حضور حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کو دروازہ تک چھوڑنے آئے تھے۔ رات کا وقت تھا بعض روایتوں میں ہے کہ ان دونوں حضرات نے آنحضور کو دیکھ کر قدر سے آگے بڑھ جانا پایا اس لئے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حقیقت حال واضح کر دی۔ یہ حدیث ہمیں مواقع شک سے بچنے اور معاملات کو واضح اور صاف رکھنے کی تاکید کرتی ہے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نبی تھے اور صحابہ کے دلوں میں آپ کے لئے جس درجہ پاک و صاف خیالات ہوں گے وہ کسی انسان کے دل میں بھی کسی دوسرے کے لئے کیونکر ہونے لگے لیکن اس کے باوجود آنحضور نے مورتِ سال صاف کر دی۔

کی جمع کو کم نے اعتکاف ختم کر دیا۔ اسی صبح کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہیں خطاب کیا آپ نے فرمایا کہ مجھے شب قدر دکھائی گئی تھی لیکن پھر بھلا دی گئی۔ اس لئے اب اسے عشرہ اخیرہ کی طاق راتوں میں تلاش کرو۔ میں نے دیکھا ہے (خواب میں) کہ میں پچڑ میں سجدہ کر رہا ہوں اور جی لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اعتکاف کیا تھا وہ پھر دوبارہ چنانچہ وہ لوگ مسجد میں دوبارہ آگئے، آسمان میں کہیں بادل کا ایک ٹکڑا بھی نہیں تھا کہ اچانک بادل آیا اور بارش شروع ہو گئی، پھر ناز کی اقامت ہوئی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پچڑ میں سجدہ کیا میں نے خود آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ناک اور پیشانی پر کیچڑ لگا ہوا دیکھا۔

۱۲۶۶۔ مستحاضہ عورت کا اعتکاف۔

۱۹۰۰۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے یزید بن زید نے حدیث بیان کی، ان سے خالد نے، ان سے عکرمہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آپ کی ازواج میں سے ایک خاتون نے مستحاضہ ہونے کے باوجود اعتکاف کیا وہ مرغی اور زردی (یعنی استحاضہ کا خون) دیکھتی تھیں، اکثر طشت ہم ان کے نیچے رکھتے اور وہ مار پڑھتی رہتیں۔

۱۲۶۷۔ شوہر سے اعتکاف میں، بیوی کا ملاقات کے لئے جانا۔

۱۹۰۱۔ ہم سے سید بن غیر نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے لیث نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے عبدالرحمان بن خالد نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے، ان سے علی بن حسین نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ صفیرہ رضی اللہ عنہا نے انھیں خبر دی کہ وہ ہم سے عبداللہ بن مسعود نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے حدیث بیان کی، انھیں معمر نے خبر دی انھیں زہری نے، انھیں علی بن حسین نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں (اعتکاف کے لئے ہوئے) تھے آپ کے پاس ازواج مطہرات بیٹھی تھیں، وہ جب چلنے لگیں تو آپ نے صفیرہ بنت حی رضی اللہ عنہا سے فرمایا کہ جلدی نہ کرو، میں تمہیں چھوڑنے چلتا ہوں، ان کا جرم، اسامہ رضی اللہ عنہ کے گھر میں تھا۔ چنانچہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے ساتھ نکلے تو وہ انصاری

صَبِيحَةَ عَشْرِينَ قَالَ فَخَلَبْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَبِيحَةَ عَشْرِينَ فَقَالَ إِنْ أُرَيْتُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ وَإِنْ نُسِيتُهَا فَأَتِمُّوْهَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَّلِ فِي وَتِرَاتِي رَأَيْتُ أَنَّ أَسْجَدَ فِي مَاءٍ وَطِينٍ وَمَنْ كَانَ غَتَكَفَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلْيَرْجِعْ فَرَجْعَ النَّاسِ إِلَى الْمَسْجِدِ وَمَا تَرَى فِي السَّمَاءِ تَزْنَةً قَالَ نَجَّاءُ سَحَابَةٍ فَنَمَطَتْ وَأُتِمَّتِ الصَّلَاةُ فَسَجَدَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الطِّينِ وَالْمَاءِ حَتَّى رَأَيْتُ الطِّينَ فِي أُنَاسِهِ وَجِبْهَتِهِ ۝

۱۲۶۸۔ اعتکاف المستحاضہ۔

۱۹۰۰۔ حَدَّثَنَا كُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ مَرْيَمَ عَنْ خَالِدِ بْنِ عِكْرَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اغْتَسَفْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ امْرَأَةً مِنْ امْرَأَاتِهِ مُسْتَحَاضَةً فَكَانَتْ تَرَى الْخُضْرَةَ وَالصُّفْرَةَ فَرُبَّمَا وَصَفْنَا الطُّسْتَ تَحْتَهَا وَهِيَ تَصَلِّي ۝

۱۲۶۹۔ زویا رتہ المراتہ زوجہما فی اعتکافہ۔

۱۹۰۱۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَفِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ خَالِدٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ أَنَّ صَفِيرَةَ تَزَوَّجَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْهُمُ وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ أَخْبَرَنَا مَعْمَرُ بْنُ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ وَعِنْدَ أَنْزَاةٍ فَرَفَعْنَا فَقَالَ لَصَفِيرَةَ بِنْتُ حَبِيبٍ لَا تَعْجَلِي حَتَّى أَنْصِرَفَ مَعَكَ وَكَانَ بَيْنَهُمَا فِافٍ دَارِ اسَافَةٍ فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَهَا

صحابہ سے آپ کی ملاقات ہوئی۔ ان دونوں حضرات نے بنی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اور جلدی سے آگے بڑھنا چاہا، لیکن آپ نے فرمایا ادھر صوبو! یہ صفیہ بنت حمی ہیں، ان حضرات نے عرض کی، سبحان اللہ، یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا کہ شیطان (انسان کے جسم میں) خون کی طرح دوڑتا رہتا ہے اور مجھے خطرہ یہ ہوا کہ کہیں تمہارے دلوں میں کوئی بات نہ پھیلے۔

۱۲۶۸۔ کیا متکف اپنے پر سے کسی (مکملہ) بدگانی کو دور کر

سکتا ہے؟

۱۹۰۲۔ ہم سے اسامیل بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھے میرے بھائی نے خبر دی، انھیں محمد بن ابی عتیق نے انھیں ابن شہاب نے انھیں علی بن حسین نے کہ صفیہ رضی اللہ عنہا نے انھیں خبر دی ج۔ اور ہم سے علی عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے زہری سے سنا، وہ علی بن حسین کے واسطے سے خبر دیتے تھے کہ صفیہ رضی اللہ عنہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے یہاں آئیں۔ آنحضرت اس وقت اعتکاف میں تھے۔ پھر جب واپس ہوئے لکھیں تو آنحضرت بھی ان کے ساتھ رہے توڑی دور تک انھیں چھوڑنے (آئے آتے ہوئے) ایک انصاری صحابی نے آپ کو دیکھا۔ جب آنحضرت کی نظر ان پر پڑی تو آپ نے انھیں بلایا کہ سنو یہ صفیہ میں سفیان نے بھی صفیہ کے بچائے، بعض اوقات حدہ صفیہ کے الفاظ کہہ راس کی وضاحت اسی لئے ضروری تھی کہ شیطان انسان کے جسم میں خون کی طرح دوڑتا رہتا ہے۔ میں (علی بن عبداللہ) نے سفیان سے پوچھا، غالباً وہ رات کو آتی رہی ہوگی؟ تو انہوں نے فرمایا کہ رات کے سوا اور وقت ہی کونسا ہو سکتا تھا۔

۱۲۶۹۔ جو اپنے اعتکاف سے صبح کے وقت باہر نکلا۔

۱۹۰۳۔ ہم سے عبدالرحمان نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے ابن جریر نے حدیث بیان کی، ان سے ابن نجیم کے ماموں سلیمان احوال نے، ان سے ابوسلمہ نے اور ان سے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے، سفیان نے کہا اور ہم سے محمد بن عمرو نے حدیث بیان کی ان سے ابوسلمہ نے اور ان سے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے سفیان نے یہ بھی کہا کہ مجھے یقین کے ساتھ یاد ہے کہ ابن ابی لبید نے ہم سے حدیث بیان کی

فَلَقِيَهُ تَرَجَلَانِ مِنَ الْأَنْصَارِ فَظَرَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ أَبْجَأَا وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعَالَيْيَا إِنَّمَا صَفِيَّةُ بِنْتُ حَمِيٍّ فَلَا سَبْعَانَ اللَّهِ بِكَ رَسُولُ اللَّهِ قَالَ إِنَّ الشَّيْطَانَ يَجْرِي مِنَ الْإِنْسَانِ مَجْرَى الدَّمِ وَإِنِّي نَحَشِيْتُ أَنْ يَلْقَى فِي أَنْفُسِكُمَا شَيْئًا

وَأَوْحَى ۱۲۶۸ هَلْ يَكُونُ الْمُتَكِفُ عَنْ نَفْسِهِ

۱۹۰۲۔ اسامیل بن عبد اللہ قال أخبرني أخوتي عن سليمان بن محمد بن أبي عتيق عن ابن شهاب عن علي بن الحسين أن صفية أخبرته سمعنا حدثنا علي بن عبد الله بن محمد بن أسفلين قال سمعت الزهري يقول سمعت علي بن الحسين أن صفية أمت النبي صلى الله عليه وسلم وهو متكف فلما رجعته مشى معها فابصر رجلاً من الأنصار فلما أبصره دعا وقال تعال هي صفية ورايتما قال هل هذه صفية فإن الشيطان يجري من ابن آدم مجرى الدم قلت سفين أتته لئلا قال وهل هو إلا الليل

وَأَوْحَى ۱۲۶۹ مَنْ هَدَجَ مِنْ رِجَالِهِ

عِنْدَ الصُّبْحِ ۱۹۰۳ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا سَفِيْنُ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ سُلَيْمَانَ الْأَخْوَإِ قَالَ ابْنُ أَبِي نَجِيْمٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ قَالَ سَفِيْانٌ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ قَالَ وَأَطْنِ أَنْ ابْنَ أَبِي كَبِيْرٍ حَدَّثَنَا عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ قَالَ اسْتَكْفَيْتَا مَعَ رَسُولِ

تھی، ان سے ابوسلمہ نے اور ان سے ابوسعید رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دوسرے عشرہ میں اعتکاف کے لئے بیٹھے۔ بیسویں کی صبح کو ہم نے اپنا سامان (مسجد سے) منتقل کر لیا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور فرمایا کہ جس نے (دوسرے عشرہ میں) اعتکاف کیا تھا وہ دوبارہ اپنے اعتکاف کی جگہ چلے، کیونکہ میں نے آج کی رات (شب قدر کو) خواب میں دیکھا ہے، میں نے یہ بھی دیکھا کہ میں کچھ میں سجدہ کر رہا ہوں۔ پھر جب اپنے اعتکاف کی جگہ (مسجد میں) آں حضور دوبارہ آ گئے تو اچانک بادل منڈلائے اور بارش ہوئی۔ اس ذات کی قسم جس نے حضور اکرم کو حق کے ساتھ بھیجا تھا۔ آسمان اسی دن کے آخری حصہ میں ابر الودھوا تھا۔ مسجد کجور کی شاخوں سے نبی ہوئی تھی (اس لئے چھت سے پانی ٹپکا۔ جب آپ نے غار صبح والی) تو میں نے دیکھا کہ آپ کی ناک پر کچھ کا اثر نمایاں تھا۔ کچھ میں سجدہ کی وجہ سے)

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الْعَشْرَ الْأَوْسَطَ فَلَمَّا كَانَ صَبِيحَةَ عَشْرِينَ قُلْنَا مَتَاعًا قَاتَانَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَ اخْتَلَفَ فَلْيَنْزِعْ إِلَى الْمُعْتَكِفِ فَإِنِّي رَأَيْتُ هَذِهِ اللَّيْلَةَ وَمَا أَشْعُرُ أَنْسُجِدُ فِي مَاءٍ وَطِينٍ فَلَمَّا رَجَعْنَا إِلَى الْمُعْتَكِفِ وَهَاجَتِ السَّمَاءُ فَمَطَرْنَا نَوَالِي الَّذِي نَفَثَهُ بِالْحَقِّ فَقَدْ هَاجَتِ السَّمَاءُ مِنْ آخِرِ ذَلِكَ الْيَوْمِ وَكَانَ الْمَسْجِدُ مَرِيضًا فَلَمَّا رَأَيْتُ عَلَى أَنْفِهِ دَامَرْتُ نَبْتِهِ أَثَرُ الْمَاءِ وَالطِّينِ ۝

۱۲۷۰ - شوال میں اعتکاف .

۱۹۰۴ - ہم سے محمد بن حریث بیان کی، انھیں محمد بن فضیل بن غزالی نے خبر دی، انھیں یحییٰ بن سعید نے، انھیں عمرہ بنت عبد الرحمن نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان میں اعتکاف کرتے تھے، آپ صبح کی نماز پڑھنے کے بعد اس جگہ جاتے جہاں آپ کو اعتکاف کے لئے بیٹھنا ہوتا انہوں نے بیان کیا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بھی آنحضرت سے اعتکاف کرنے کی اجازت چاہی، آنحضرت نے انھیں اجازت دے دی اس لئے انہوں نے (اپنے لئے بھی مسجد میں) ایک خیمہ لگالیا۔

حفصہ رضی اللہ عنہا زوجہ مطہرہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سنا تو انہوں نے بھی ایک خیمہ لگالیا، زینب رضی اللہ عنہا زوجہ مطہرہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سنا تو انہوں نے بھی اپنے لئے ایک خیمہ لگالیا، صبح کو جب آں حضور تشریف لائے تو چار خیمے نظر پڑے، دریافت فرمایا یہ کیا ہے؟ آپ کو حقیقت حال کی اطلاع دی گئی تو آپ نے فرمایا، اس کام کے لئے دلیلیہ کیا تھا؟ کیا نیکی کرنے چلی ہیں؟ انھیں اکھاڑ دو، اب میں انھیں نہ دیکھوں چنانچہ وہ اکھاڑ دیئے گئے اور آپ نے بھی (اس سال) رمضان میں اعتکاف نہیں کیا بلکہ شوال کے آخری عشرہ میں اعتکاف کیا۔

بَابُ الْإِعْتِكَافِ فِي شَوَّالٍ
۱۹۰۴ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ بْنُ غَزْوَانَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْتَلِفُ فِي رَمَضَانَ وَإِذَا صَلَّى الْقَدْلَ ادْخَلَ مَحَاذَهُ الَّتِي اخْتَلَفَ فِيهِ قَالَ قَامَتْ أَدْنَاهُ عَائِشَةُ أَنْ تَخْتَلِفَ فَأَوْدَى لَهَا فَصَرَبَتْ فِيهِ قُبَّةً فَمِيعَتْ بِهَا حَفْصَةُ فَصَرَبَتْ قُبَّةً وَاسْمِعَتْ تَرْنِيمَ بِهَا فَصَرَبَتْ قُبَّةً أُخْرَى فَلَمَّا انْصَرَفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْعَدْلِ أَبْصَرَ أَرْبَعَ قِيَابٍ فَقَالَ مَا هَذَا ثَاغِبٌ خَيْرٌ فَقَالَ مَا هَذَا لَكُنَّ عَلَى هَذَا الْبَرِّ أَنْزَعُوهَا فَلَا أَرَاهَا فَلَمَّا زَعَتْ فَلَمْ يَخْتَلِفْ فِي رَمَضَانَ صَلَّى اخْتَلَفَ عَنْ أَبِصَرَ الْعَشْرَ مِنْ شَوَّالٍ ۝

لے شوال میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان کے اعتکاف کی قضا کے طور پر اعتکاف کیا تھا، رمضان میں آپ نے اس لئے اعتکاف نہیں کیا تاکہ ازواج مطہرات اور ان کے واسطے سے دوسری مسلمان عورتوں کو اس سلسلے میں اسلامی نقطہ نظر کا علم ہو جائے دوسری طرف حسنی معاملات

بَابُ (۱۲۷) مَنْ لَمْ يَزْمَلْهُ صَوْمًا إِذَا

۱۲۷۔ اعتکاف کے لئے جو روزہ ضروری نہیں سمجھتے۔

أَغْتَكَفَ ۖ ۱۹۰۵ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّهُ قَالَ بَايَعُوا رَسُولَ اللَّهِ فِي تَدَارَاتٍ فِي الْجَاهِلِيَّةِ أَنْ أَغْتَكِفَ لَيْلَةً فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْفِ تَدَارَاتِكَ فَأَغْتَكَفَ لَيْلَةً ۖ

بَابُ (۱۲۸) إِذَا تَدَارَتْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ

أَنْ يَغْتَكِفَ ثُمَّ أَسْلَمَ ۖ

۱۹۰۶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ أَبِي عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ تَدَارَتْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ أَنْ يَغْتَكِفَ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ قَالَ أُمُّ مَرْثَدَةَ لَيْلَةً قَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْفِ بِتَدَارِكَ ۖ

بَابُ (۱۲۹) الْإِعْتِكَافُ فِي الْقُسْرِ الْأَوْسَطِ

مِنْ مَقَاتِلِهِ ۖ

۱۹۰۷ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ عَنْ أَبِي حَصِينٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْتَكِفُ فِي كُلِّ مَقَاتِلٍ عَشْرَةَ أَيَّامٍ فَلَمَّا كَانَ الْعَامُ الَّذِي فِيهِ غَزَا غَزَا عَشْرِينَ يَوْمًا ۖ

بَابُ (۱۳۰) مَنْ آمَدَ أَنْ يَغْتَكِفَ ثُمَّ

۱۹۰۵۔ ہم سے اسماعیل بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے بھائی نے، ان سے سلیمان نے، ان سے عبید اللہ بن عمر نے، ان سے نافع نے ان سے عبید اللہ بن عمر نے ان سے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے کہ انھوں نے پوچھا، یا رسول اللہ! میں نے جاہلیت میں نذر مانی تھی کہ ایک رات کے لئے مسجد حرام میں اعتکاف کروں گا؟ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پھر اپنی نذر پوری کر لو۔ چنانچہ عمر رضی اللہ عنہ نے رات میں اعتکاف کیا۔

۱۲۷۔ اگر کسی نے جاہلیت میں اعتکاف کی نذر مانی تھی پھر وہ

اسلام لایا؛

۱۹۰۶۔ ہم سے عبید بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسامہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبید اللہ نے، ان سے نافع نے ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ عمر رضی اللہ عنہ زمانہ جاہلیت میں مسجد حرام اعتکاف کی نذر مانی تھی، عبید نے بیان کیا کہ میرا خیال ہے کہ انھوں نے رات کا ذکر کیا تھا۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنی نذر پوری کر۔ ۱۲۸۔ رمضان کے درمیان عشرہ میں اعتکاف۔

۱۹۰۷۔ ہم سے عبد اللہ بن ابی شیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابو بکر نے حدیث بیان کی، ان سے ابو حصین نے، ان سے ابو صالح نے اور ان سے ابوبریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر سال رمضان میں دس دن کا اعتکاف کرتے تھے لیکن جس سال آپ کی وفات ہوئی، اس سال آپ نے بیس دن کا اعتکاف کیا۔

۱۲۹۔ اعتکاف کا ارادہ ہوا لیکن پھر مناسب یہ معلوم ہوا کہ اعتکاف

بقیہ حاشیہ صفحہ ۸۰ کا اس درجہ اہتمام کہ جب انھیں روکنا چاہا تو خود بھی نہیں کیا۔ اس حدیث سے متعلق ایک نوٹ اس سے پہلے بھی گذر چکا ہے۔

۸۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ بتانا یہ چاہتے ہیں کہ جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ اعتکاف کے لئے روزہ ضروری نہیں، اس کا مستدل یہ حدیث ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے رات میں اعتکاف کیا تھا ظاہر ہے کہ رات میں روزے کا سواں ہی پیدا نہیں ہوتا اس لئے انھوں نے روزے کے بغیر اعتکاف کیا

ہوگا

نہ کریں

۱۹۰۸۔ ہم سے محمد بن مقاتل ابوالحسن نے حدیث بیان کی، انھیں عبد اللہ نے خبر دی، انھیں اوزاعی نے خبر دی، کہا کہ مجھ سے یحییٰ بن سعید نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے عمرہ بنت عبد الرحمن نے حدیث بیان کی، ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان کے آخری عشرہ میں اعتکاف کے لئے کہا، عائشہ رضی اللہ عنہا نے بھی آپ سے اجازت مانگی، آپ نے انھیں اجازت دے دی۔ پھر حفصہ رضی اللہ عنہا نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا کہ ان کے لئے بھی اجازت لے دیں۔ چنانچہ انھوں نے ایسا کر دیا جب زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا نے دیکھا تو انھوں نے بھی خیمہ لگانے کے لئے کہا۔ اور ان کے لئے بھی لگا دیا گیا، انھوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی غار کے بعد اپنے خیمہ کی طرف تشریف لائے تو بہت سے شیعیں دکھائی دیئے، آپ نے دریافت فرمایا کہ یہ کیا ہے؟ لوگوں نے بتا دیا کہ عائشہ، حفصہ اور زینب رضی اللہ عنہن کے خیمے ہیں اس پر آنحضورؐ نے فرمایا، اچھا نیکی کرنے چلی ہیں اب میں بھی اعتکاف نہیں کروں گا۔ پھر جب رمضان ختم ہو گیا تو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سوال میں اعتکاف کیا۔

۱۲۷۵۔ متکف دھونے کے لئے اپنا سر گھریں داخل کرتا ہے۔

۱۹۰۹۔ ہم سے عبد اللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے حدیث بیان کی، انھیں معمر نے خبر دی، انھیں زہری نے انھیں عروہ نے اور انھیں عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ وہ حالضہ ہوتی تھیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں اعتکاف میں ہوتے تھے پھر بھی وہ آنحضور کے سر میں اپنے جمرہ سے لٹکھا کرتی تھیں، آنحضور اپنا سر ان کی طرف بڑھا دیتے تھے۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

خرید و فروخت کے مسائل

اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ اللہ نے تمہارے لئے خرید و فروخت حال رکھی ہے لیکن سود کو حرام قرار دیا ہے، اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد

بَدَا لَهُ أَنْ يَنْخَرِجَ ۖ
۱۹۰۸ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَدَّ أَنْ يُعْتَكِفَ الْعَشْرَ الْأَوَّلَ مِنْ رَمَضَانَ فَاسْتَأْذَنَتْهُ عَائِشَةُ فَأُذِنَ لَهَا وَسَأَلَتْ حَفْصَةَ عَائِشَةَ أَرَأَيْتَ تَسْتَأْذِنَ لَهَا فَعَمَلَتْ فَلَمَّا رَأَتْ ذَلِكَ رَأَيْتُ ابْنَةَ الْحَجَّاسِ أَهْرَتْ بِسَاءٍ فَبَيَّنْتُ لَهَا قَالَتْ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا خَلَعَ الثَّيْبَ إِلَى بَيْتِهِ قَبَضَ بِأَلْبَانِيَةِ فَقَالَ مَا هَذَا أَقَالُوا بِنَاءُ عَائِشَةَ وَحَفْصَةَ وَرَأَيْتُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَيْسَ أَرَدَنَ بِهَذَا مَا أَنَا بِمُعْتَكِفٍ فَرَجَعُ فَلَمَّا أَفْطَرَ اخْتَلَفَ عَشْرًا مِنْ سُؤَالٍ ۖ

بِأَوَّلِهِ ۖ
۱۹۰۹ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا كَانَتْ تَرْجُلُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ خَائِفَةٌ وَهِيَ مُعْتَكِفٌ فِي الْمَسْجِدِ وَهِيَ فِي حُجْرَتِهَا تَلْأُلُوهَا رَأْسَهُ ۖ

کتاب البیوع

وَقَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَخَلَّ اللَّهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبَا وَقَوْلُهُ إِلَّا أَنْ تَكُونَا تَبَاغَا

تفاسیر و علوم قرآنی اور حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم پر دارالاشاعت کی مطبوعہ مستند کتب

تفاسیر و علوم قرآنی

تفسیر عثمانی ہزار تفسیریں مزاراتِ نبویہ جلد ۱	مولانا ابوالفضل محمد قاسم
تفسیر طبری اردو	۱۲ جلدیں
قصص القرآن	۴ حصے دار ۲ جلدیں
تاریخ ابن القرآن	مدرسہ سید سلمان مدنی
قرآن اور تاجوت	انجینئر شیخ میر دلشاد
قرآن تائیس اور تفسیر و تمدن	ڈاکٹر مفتاحی ناصر قادری
لغات القرآن	مولانا عبدالرشید نعمانی
قاموس القرآن	قاسمی قرین امتدادی
قاموس الفاظ القرآن الکرم (عربی انگریزی)	ڈاکٹر عبدالرشید عباس مدنی
ملک الیسان فی مناقب القرآن (عربی انگریزی)	حبیب الہی
اعمال قرآنی	مولانا اشرف علی محمد نقوی
قرآن کی باتیں	مولانا احمد سعید صاحب

حدیث

تفسیر البخاری مع ترجمہ و شرح اردو	۳ جلد
تفسیر مسلم	۳ جلد
بہارِ ترمذی	۲ جلد
سنن ابوداؤد شریف	۳ جلد
سنن نسائی	۳ جلد
معارف الحدیث ترجمہ و شرح	۳ جلد ۷ حصے کول
مشکوٰۃ شریف مترجم مع عنوانات	۳ جلد
ریاض الصالحین مترجم	۲ جلد
الادب المفرد کلام ترمذی و شرح	۱ جلد امام حسن علی
مناہج فرق بدیع شریعت مشکوٰۃ شریف و دیگر کلام	مولانا عبدالرشید مدنی قادری فاضل عربیہ
تقریر بخاری شریف	۳ حصے مکمل
تجربہ بخاری شریعت	۱ جلد
تفہیم اللمعات	شرح مشکوٰۃ اردو
شرح البیہق نووی	ترجمہ و شرح

ناشر: دارالاشاعت اردو بازار ایم اے جناح روڈ لاہور
 ڈی جی ایل او کی کتب دستیاب ہیں ان کی مکمل کتب خانہ کے انتظام میں ہے / فہرست کتب مفت ڈاک سے بھیجیں / پاکستان، خٹاؤں کیس (myanmar)
 قرآن پاک